آصف اللغات

جامع الفاظ مفردہ و مرکبۂ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولہای عجم ملتزم باسناد
متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای ہر یک لفظ ترجمہ با محاورہ
زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان ہند

جلد پانزدہم

مولفہ خان بہادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بہادر) وظیفہ یاب حسن خدمت
سرکار آصفیہ

سنہ ۱۳۳۵ ہجری مطابق سنہ ۱۳۲۶ ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان ۴۲۵۸ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے مین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے مین کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف مین اُن کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکر گزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) مین اپنے آقائے ولی نعمت اعلی حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے ساتسواسی روپیہ کی امداد عطا کی جائے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو ۱۰۰ روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریہ عملی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر ۱۱۲۵ سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے

وقف کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر مین ایک اور کبھی دو جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کر سکون - وہو علیٰ کل شئٍ قدیر -

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز - نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

(آقای ولی‌نعمت خود دام اقباله)

بسم الله الرحمن الرحیم

لله الحمد که نوبت به یازدهمی جلد این کتاب رسید و حلیهٔ انطباع در بر کشید. همدرین روزها با این کار سترگ چون متحمل بار ملازمت صرفخاص شاهی نشدیم و بحضور استعفای ملازمت پیش کشیدیم. الحمد لله علی احسانه که بار خاطر عاطر نشد و بخوش بختی ما مقبول بارگاه گردید تا بشکرانهٔ آن یک هزار جلد تالیفات خود را که در فنون مختلفه بود از برای شائقینش وقف کردیم و بر اعلان ما هفته نگذشت که عالمیان از نخل مراد ما برخوردند و دست بدستش بردند. حالا از برای اوقات عزیز ما همین یک کار باقی ماند ازینجاست که سعی بلیغ ما این را باسرع آوان باختتام رساند.

ملتمس

عزیز جنگ ـ مؤلف

سر کرنا۔ ذمّہ ڈالنا۔ گلے منڈھنا۔ بلا مرضی بلا خواہش کوئی چیز کسی کے سر چپنا (۲) مناکحت کرنا۔ عقد کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا۔

برگردن گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (برگردن افگندن) (صائب ؎) می کند از خون خود شیرین دہان تیشہ اش ٭ ہر کہ چون فرہاد کار عشق برگردن گرفت ٭ مؤلف عرض کند کہ ما ہمدر انجا صراحت کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو برگردن افگندن۔

برگردن ماندن خون مصدر اصطلاحی مواخذۂ خون قائم بودن برکسی (ظہوری ؎) ساقی ارباب ورع مرد غرور تو نیند ٭ خون بس تو بہ کہ برگردن مینای تو ماند ٭ (اردو) گردن پر خون رہنا۔

برگردن نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر مرادف (برگردن افگندن) کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی ہمدر انجا کردہ ایم (طالب آملی ؎) ای غم چہ پیشود ز تو کم خون دل بریز ٭ ننگہ کند بگردن بخت سیاہ نہ ٭ (اردو) دیکھو برگردن افگندن

برگردیدن بقول موارد بمعنی (۱) از طرفی بطرفی دیگر شدن چنانکہ (برگردیدن روی) کہ می آید صاحب نوادر بر معروف قانع۔ صاحب بحر این را بمعنی معکوس شدن گفتہ و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (برگردد) مؤلف عرض کند کہ فرید علیہ (گردیدن) بزیادت کلمۂ بر بران و ماخذ (گردیدن) گرد است کہ بمعنی عکس می آید پس معنی لفظی این معکوس شدن است یعنی از یک سو بسوی دیگر شدن (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ۔ پلٹ جانا۔

(۲) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی برگشتہ شدن چنانکہ (برگشتن دم شمشیر) کہ بجایش

می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ
ٹیڑھا ہو جانا۔ مڑ جانا۔ جیسے دھار مڑ جانا۔ ہاتھ مڑ جانا۔
(۳) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی دور شدن چنانکہ (برگردیدن زنگار) کہ بجایش
می آید۔ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و دفع شدن ہم داخل ہمین۔
(اردو) دور ہونا۔ دفع ہونا۔
(۴) برگردیدن۔ بقول موارد۔ انحراف ورزیدن و مخالف شدن چنانکہ
(برگردیدن از چیزے وکسے) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل
است (اردو) (پھر جانا) بقول آصفیہ۔ منحرف ہونا۔
(۵) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی باز آمدن و واپس شدن و بقول بحر مراجعت
نمودن چنانکہ (برگردیدن کسی) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی
اوّل است (اردو) پھرنا بقول آصفیہ۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ مراجعت کرنا۔
(۶) برگردیدن۔ بقول موارد و بہار استفراغ کردن (شانی تکلو ؎) ہر خون
دلی کہ بی تو خوردم ز حون بادۂ ناگوار برگشت ہا مؤلف عرض کند کہ استفراغ
شدن است نہ کردن محققین بالا غور نہ کردہ اند و متعلق است بمعنی بہ بحر بہ سبیل
مجاز مخفی مباد کہ سند بالا متعلق است بہ (برگشتن) کہ مرادف این می آید و درست
نباشد کہ این را بسند (برگردیدن) گیریم۔ (اردو) الٹنا۔ بقول آصفیہ۔ قے کرنا
اور ہمارے مضمون کے لحاظ سے قے ہونا۔ الٹی ہونا۔

(۷) برگردیدن - بقول موارد و بهار و وارسته و بحر خراب و ضائع شدن یعنی از حالت اصلی خود دگر دیدن چنانکه (برگردیدن میوه) **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اول باشد (اردو) خراب ہونا۔ ضائع ہونا۔ بگڑ جانا۔

(۸) برگردیدن - بمعنی سر بزیر افتادن - صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار بر مضارع این (برگردد) می نویسد که ای سر بزیر افتد - **مؤلف** عرض کند که معنی معکوس شدن که صاحب بحر بذیل معنی اول نوشته متعلق است باین و این هم قریب بمعنی اول و داخل آنست و فرق نازکی دارد (اردو) الٹنا یعنی نیچے سر اوپر پاؤں ہونا

(۹) برگردیدن - بتحقیق ما مرادف (برشدن) که گذشت (اردو) دیکھو برشدن۔

(۷۱۲۰) **برگردیدن آئینه** مصدر اصطلاحی - ضائع و خراب و بی کار شدن آئینه باشد متعلق بمعنی هفتم برگردیدن (ظهوری ع) چه خوش باشد که از تاریک جانی سینه برگردد ٭ تا بدجو رشتی معشوقیم آئینه برگردد ٭ (اردو) آئینه بے کار ہونا۔

(۷۱۲۱) **برگردیدن از عهد و قرار** مصدر اصطلاحی - نقض پیمان کردن و در اینجا برگردیدن متعلق بمعنی اول است (ظهوری ع) اگر توخوب

ز صبر و قرار برگردی ٭ عجب که یار ز عهد و قرار برگردد ٭ (اردو) قول و قرار سے پلٹ جانا۔ عهد کو وفا نہ کرنا۔

برگردیدن از کسی مصدر اصطلاحی بمعنی منحرف شدن از کسی متعلق به معنی چهارم برگردیدن (برگردیدن چمن از بهار) که می آید متعلق از همین مصدر عام است (انوری ع) برانم از تو دیگر برنگردم ٭ بگردد دلبر دیگر نگردم ٭ (اردو) کسی سے

منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ انحراف کرنا۔
(۱۴۳) **برگردیدن چمن از بہار** | مصدر
اصطلاحی۔ منحرف شدن چمن از بہار
باشد متعلق بمعنی چہارم برگردیدن (ظہوری
؎) بباغ رو کہ چمن از بہار برگردد
زبس کہ خوار شود گل بخار برگردد (اردو)
چمن کا بہار سے منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔
بہار سے کچھ کام نہ رکھنا۔ روگردان ہوجانا
(۱۴۴) **برگردیدن چیزی از چیزی** | مصدر
اصطلاحی۔ مصدر عام است بمعنی جدا
شدن چیزی از چیزی چنانکہ (برگردیدن
خار از خاصیت) کہ بجایش می آید واین
متعلق بہ معنی سوم برگردیدن است۔
(اردو) کسی چیز کا کسی چیز سے جدا ہونا۔
(۱۴۵) **برگردیدن خار از خاصیت** | مصدر
اصطلاحی۔ جدا شدن خار از خاصیت
یعنی خاصیت در و باقی نماندن متعلق
بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ؎)
اگر گل صائب آب روی خود دریای
او ریزد محالست این کہ از خاصیت
خود خار برگردد (اردو) خار کا اپنی
خاصیت سے جدا ہونا کانٹے کی خاصیت
زائل ہونا۔
(۱۴۶) **برگردیدن خرقۂ پشمینہ** | مصدر اصطلاحی
واپس شدن خرقۂ پشمینہ متعلق بمعنی پنجم
برگردیدن بر سبیل مجاز (ظہوری ؎)
نگردم گرد شرح نازکیہای خشن پوشان
رود دیبا بگردو ار خرقۂ پشمینہ برگردد
(اردو) خرقۂ پشمینہ کا واپس ہونا۔
(۱۴۷) **برگردیدن دم شمشیر** | مصدر اصطلاحی
برگشتہ شدن لب شمشیر و دم شمشیر متعلق
بہ معنی دوم برگردیدن (عالی ؎) دم
شمشیر چو بر سنگ رسد برگردد سخن تند
بما سنگدلان نادانی است (اردو)

دہار مڑ جانا۔ دیکھو (برگردیدن) کے دوسرے معنون مین آصفیہ کا قول۔

(١٣٦٨) **برگردیدن روی** مصدر اصطلاحی۔ (١) از یک سو بسوی دیگر شدن روی و (٢) کنایہ از مخالف شدن و واقع شدن اعراض لازم (برگردانیدن روی) کہ بذیل برگردانیدن گذشت متعلق بمعنی اول (برگردیدن) (طالب ؏) نمی بندد کمر بر کس گرہ و زنار برگردد ہا مباد آن روز کز من روی زلف یار برگردد ہو۔ (اردو) منہ پھرنا۔ بقول آصفیہ (١) منہ پلٹ جانا۔ (٢) التفات نرہنا۔ اور طرف خیال ہوجانا۔ (ظفر ؏) حبّ دنیا نے جہان مارا طمانچہ حرص کا ہا حق کی جانب سے وہین آدم کا منہ پھر جائیگا ہو بے رخ ہوجانا۔ (ظفر ؏) تو اگر پھیریگا منہ عالم کا منہ پھر جائیگا

(١٣٦٩) **برگردیدن زنگار** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دور شدن و دفع شدن زنگار از آئینہ و آہن و امثال آن متعلق بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ؏) بہل از من سپہر نیلگون آزردہ دل باشد ہا چہ زین بہتر کہ از آئینہ ام زنگار برگردد ہو (اردو) زنگ دور ہونا۔

(١٣٧٠) **برگردیدن زہر** مصدر اصطلاحی۔ دور شدن و جدا شدن و بی اثر شدن زہر باشد متعلق بمعنی سوم برگردیدن۔ (ظہوری ؏) چہا گردید شکر بر کام تلخ چاشنی گیران ہا معاذاللہ اگر زہر تو از لوزینہ برگردد ہو (اردو) زہر کا بے اثر ہونا۔

(١٣٧١) **برگردیدن زیان** مصدر اصطلاحی۔ رجوع شدن نقصان کنایہ از رسیدن نقصان متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل مجاز (ظہوری ؏) از سعی وفای محبت [illegible] ارباب محبت را ہا زیان کینہ ہم آخر باہل کینہ برگردد ہو (اردو) نقصان پہنچنا۔

(۳۱۶۲) **برگردیدن زینه** مصدر اصطلاحی۔ بلند شدن زینه باشد و (برگردیدن) دریجا بمعنی بلند شدن است متعلق بمعنی نهم برگردیدن (ظهوری ؎) بتعریف بلندیهای پستان خطبۂ خوانم ؛ اگر از منبر گردون گردان زینه برگردد ؛ شاعر گوید که پستان او از آسمان هم بلند است و خطبۂ تعریفش در الحال تو انیم خواند که زینۂ منبر فلک از منبر هم بلند شود تا بوسیلۂ آن بر پستان برسیم و عوض گردون۔ پستان را منبر قرار دهیم (اردو) زینہ کا بلند ہونا

(۳۱۶۳) **برگردیدن سخن** مصدر اصطلاحی مرادف آواز پیچیدن که در ممدوده گذشت (صائب ؎) هر که میداند که برگردد سخن در کوهسار ؛ کی بحرف سخت بگشاید دهن در کوهسار ؛ (اردو) آواز گونجنا۔ دیکھو آواز پیچیدن

(۳۱۶۴) **برگردیدن سیل** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) واپس آمدن سیل باشد و (۲) کنایه از ناممکن بودن کاری متعلق بمعنی پنجم برگردیدن۔ (صائب ؎) سیل دریادیده هرگز برنمی گردد به جوی ؛ نیست ممکن هر که مجنون شد دگر عاقل شود ؛ (اردو) (۱) سیل کا واپس آنا (۲) کسی کام کا ناممکن ہونا

(۳۱۶۵) **برگردیدن سینه** مصدر اصطلاحی (۱) دور شدن سینه از جای خود متعلق به معنی سوم برگردیدن و (۲) کنایه از مردن۔ سند این از ظهوری بر (برگردیدن آئینه) گذشت (اردو) (۱) سینہ اپنی جگہ پر نرہنا یا ہٹا دیا جانا (۲) مرنا۔

(۳۱۶۶) **برگردیدن شب** مصدر اصطلاحی۔ واپس آمدن شب گذشته متعلق بمعنی پنجم برگردیدن مخفی مبادکه محض ادعای شاعری و آرزوی محال است (ظهوری ؎) کند پر صبح شنبه سال و ماه و می پرستان را

ؔ به خنکیهای ساقی گر شب آدینه برگردد
ؔ (اردو) گزری ہوئی رات واپس ہونا
۔ آرزوی محال ہے ۔

(۱۷۷) **برگردیدن غذا** مصدر اصطلاحی۔
خراب و ضائع شدن آن متعلق بمعنی ہفتم
برگردیدن و برای ہر قسم غذا استعمال
این توان کرد (سلیم ؔ) سوی سفره چو
سایه گستر گشت ؔ خشک شد خشکه و شله برگشت
ؔ مخفی مباد که شله بضم اول و فتح ثانی و تشدید
لغت فرس است نوعی از طعام (کذافی البرہان)
۔ فارسیان استعمالش به تخفیف ہم کنند (اردو)
غذا کا بگڑ جانا۔ یعنی خشک ہونا یا سڑ جانا ۔

(۱۷۸) **برگردیدن غم** مصدر اصطلاحی ۔ واپس
شدن غم باشد یعنی باز آمدن غم متعلق به معنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ؔ) ظہوری
در طریق کامرانی نعل وارون زن بعیش
تازه افتی گر غم دیرینه برگردد ؔ (اردو)
غم کا واپس آنا۔ تازه ہونا ۔

(۱۷۹) **برگردیدن کسی** مصدر اصطلاحی۔ (۱)
منحرف شدن و انحراف ورزیدن کسی متعلق
به معنی چہارم (برگردیدن) (گلستان سعدی)
که باندک تغییر حال از مخدوم قدیم برگردد ؔ
و (۲) بمعنی واپس آمدن کسی متعلق به معنی پنجم
(برگردیدن) (صائب ؔ) دران کشور
که حسن من فشاند گرد راه خود ؔ غبار آلوده
خجلت یوسف از بازار برگردد ؔ (اردو)
(۱) کسی کا پلٹ جانا منحرف ہونا (۲) واپس آنا

(۱۸۰) **برگردیدن گریه** مصدر اصطلاحی دور شدن
گریه کنایه از بند شدنش متعلق بمعنی سوم
برگردیدن ۔ (ظہوری ؔ) ہمیشه جلوه
گہت برگشت منفعلم ؔ چگونه گریهٔ بی اختیار
برگردد ؔ (اردو) گریه و زاری کا بند ہونا

(۱۸۱) **برگردیدن گل بنجار** مصدر اصطلاحی
تبدیل یافتن گل بنجار یعنی گل از ضعف غم

مثل خاری شدن ۔ سند این از ظہوری
بر (برگردیدن چمن از بہار) گذشت
(اردو) پھول کا سوکھ کر کانٹا بنجانا ۔

(۲۷۴) **برگردیدن گنجینہ** مصدر اصطلاحی کنایہ
باشد از ظاہر شدن خزینۂ مدفونہ متعلق بمعنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ۔) نہ عیب پنہان
فقر باطنی ظاہر بیا را ہم کہ بہ آبادی کشند ویرانہ
گنجینہ برگردد ۔ (اردو) خزانہ نکلنا ۔
برآمد ہونا ۔

(۲۷۵) **برگردیدن میوہ** مصدر اصطلاحی ۔ بقول
موارد بمعنی خراب و ضائع شدن میوہ ۔
متعلق بہ معنی ہشتم برگردیدن (قدسی ۔)
غمش در خاطر از بس ماند و ترسم خرمی گردد
کہ چون بر شاخ ماند میوۂ بسیار برگردد ۔
مؤلف عرض کند کہ چون میوۂ بسیار
بر شاخی پیدا شود عادت است کہ شاداب
نمی گردد و از کمی پرورش می ریزد یا قد
او کوتاہ و ذائقہ او خراب می شود (اردو)
میوے کا بگڑ جانا ۔ خراب ہو جانا ۔

برگردیدہ اصطلاح ۔ بقول بحر بذیل
(برگشتن) بمعنی استفراغ ۔ **مؤلف** عرض
کند کہ نظر بہ معنی ششم (برگردیدن) موافق
قیاس است کہ مفعول آنست ولیکن مجرد
قیاس کفایت نمی کند مشتاق سند استعمال
می باشیم ۔ صاحب بحر (برگشتہ) را ہم مرادف
این گرداند کہ بجایش می آید (اردو)
استفراغ ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ مذکر ۔ قے
(فقرۂ امیر) حلق سے چیز اتر ہی اور استفراغ ہوگیا ۔

برگردیدہ بخت اصطلاح ۔ بقول بہار
کنایہ از بدبخت (میرزا رضی دانش ۔)
دل برگردیدہ بخت از تیغ ہم سودی نمی بیند
کہ بیک پہلو دل افتادست در سودای
گیسوئی ۔ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند کہ نظر بہ معنی ہشتم برگردیدن موافق

قیاس است و ازہمین اصطلاح (برگردیدن بخت) ہم پیدا می شود کہ بمعنی بدشدن طالع باشد (اردو) بدبخت۔ دیکھو بداختر۔

برگرفتن بقول موارد و بہار (۱) بمعنی برداشتن چنانکہ (برگرفتن پردہ و نقاب) و (برگرفتن دل ازکسی) و (برگرفتن نقش) صاحب بحر ذکر این معنی کردہ فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این برگیرد۔ مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ (گرفتن) است بزیادت کلمہ بر بران وہم بر بمعنی بلند بامصدر گرفتن مرکب شدہ و معنی لفظی این بلندکردن ومشدن کہ در (برداشتن چیزی) بلندی آن چیز داخل است۔ (اردو) اٹھانا۔ بلند کرنا۔ہونا۔

(۲) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی گرفتن چون (برگرفتن چاشنی) صاحب ضمیمہ برہان این راقبول کردن گوید و صاحب مؤید ہمزبانش۔ صاحب بحر بمعنی قبول کردن واختیار نمودن نوشتہ مؤلف گوید کہ مجاز معنی اوّل است وکلمہ بر درینجا زائد (اردو) پکڑنا۔ لینا۔ قبول کرنا اختیار کرنا۔

(۳) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی منتقل کردن یعنی نقل نوشتن از قبالہ و حکم و جز آن چنانکہ (برگرفتن سواد) مؤلف عرض کند کہ ما بامعنی منتقل کردن اتفاق نداریم۔ کہ طرز تعریف خوب نیست از (برگرفتن سواد) ہمین قدر معلوم می شود کہ حاصل کردن نقل و سواد است و مجرد برگرفتن را درینجا بمعنی نوشتن یا حاصل کردن گیریم باتی حال مجاز معنی اوّل است (اردو) لکھنا۔ حاصل کرنا

(۴) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی معاف کردن چنانکہ (برگرفتن درجم) کہ می آید مؤلف

عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد (اردو) معاف کرنا۔

(۵) برگرفتن۔ بقول سوارد بمعنی خوردن چنانکه (برگرفتن زخم) که بجایش می آید۔ مؤلف عرض کند که بحالت اضافت به زخم و امثال آن۔ حاصل کردن زخم بصورت اضافت بسوی اطعمه نوش کردن آن چنانکه (برگرفتن جام) و امثال آن بهر دو صورت مجاز معنی اوّل است (اردو) کھانا جیسے زخم کھانا۔ پینا۔

(۶) برگرفتن۔ بقول سروری در ملحقات کنایه از نهل کردن و بخیره نمودن مؤلف عرض کند که سند این بر (برگرفتن کسی را) می آید و درینجا همین قدر کافی است که باعتماد محقق اهل زبان این معنی را تسلیم کنیم و مجاز معنی اول دانیم اگرچه قدری دور از قیاس است و لیکن محاورهٔ زبان باشد و حقیقت سند همدر انجا عرض کنیم (اردو) دل لگی کرنا ٹھٹول کرنا۔

(۷) برگرفتن۔ بقول بهار بمعنی حاصل کردن بار۔ یعنی بارور شدن درخت و حیوان مؤلف عرض کند که بر درینجا بمعنی بار است و گرفتن بمعنی حاصل کردن چنانکه بر (برگرفتن بروح) می آید (اردو) باردار ہونا۔

(۸) برگرفتن۔ بقول بهار بمعنی نواختن و پروردن چنانکه (برگرفتن بروح) مؤلف عرض کند که ما بر مصدر مرکب خیال خود ظاهر کنیم و درینجا همین قدر کافی است که سند این بر (برگرفتن از خاک) می آید (اردو) نوازنا۔ سرفراز کرنا۔ پالنا۔ پرورش کرنا۔

(۹) برگرفتن۔ بقول بهار۔ دور کردن۔ مؤلف عرض کند که ترک کردن هم درین داخل است چنانکه (برگرفتن شمار) و این

متعلق بمعنی اول است بر سبیل مجاز کہ از
برداشتن چیزی آن چیز دور می شود از
جای خودش (اردو) دور کرنا۔ ترک کرنا
(۳/۱۸۴) (۱۰) برگرفتن۔ بہ تحقیق ما بمعنی منسوب کردن
چنانکہ (برگرفتن بکسی) کہ می آید و کلمۂ بر
درینجا زائد باشد (اردو) منسوب کرنا
(۳/۱۸۵) (۱۱) برگرفتن۔ بہ تحقیق ما بمعنی پیدا کردن
و قائم کردن چنانکہ (برگرفتن دربان)
کہ می آید این ہم مجاز معنی اول باشد۔
(اردو) پیدا کرنا۔ قائم کرنا۔
(۳/۱۸۶) (۱۲) برگرفتن۔ بہ تحقیق ما بمعنی تحمل کردن
و این ہم مجاز معنی اول است چنانکہ۔
(برگرفتن زدور) کہ می آید (اردو)
متحمل ہونا۔ تحمل کرنا۔
(۳/۱۸۷) (۱۳) برگرفتن۔ بہ تحقیق ما بمعنی کشیدن
و بیرون آوردن چنانکہ (برگرفتن دست
از جیب) کہ می آید۔ مجاز معنی اول است
وبس (اردو) کھینچنا۔ باہر لانا۔

برگرفتن از خاک مصدر اصطلاحی۔
بمعنی نواختن و بمرتبۂ بلند رسانیدن تحقیق
بمعنی ہشتم برگرفتن (صائب ؒ) مردم
ہموار را از خاک بر باید گرفت ٭ رشتہای
بی گرہ را در گہر باید گرفت ٭ مخفی مباد
کہ (از خاک برگرفتن کسی را) بجای خودش
گذشت (اردو) نوازنا۔ سرفراز کرنا۔

برگرفتن اعتبار مصدر اصطلاحی۔
بمعنی حاصل کردن اعتبار تحقیق بمعنی ہم
برگرفتن (ظہوری ؒ) شوق از من
اعتباری برگرفت ٭ چشم در پاشم تماشا
برگرفت ٭ مخفی مباد کہ (اعتبار برگرفتن)
بجایش گذشت (اردو) اعتبار حاصل کرنا

(۳/۱۸۸) **برگرفتن بار** مصدر اصطلاحی۔ دور
کردن بار باشد تعلق بمعنی ہم برگرفتن
(خواجۂ شیراز ؒ) بارغمی کہ خاطر ما خستہ کردہ بود

؎ عیسی دمی خدا الغرضا دو برگرفت کہ۔
(اردو) بار کا دور کرنا۔

(۱۵۹) **برگرفتن بہ پیکان** مصدر اصطلاحی۔
قبول کردن و استعمال کردن بجای پیکان
متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری ؎)
چون گل سوفار در خواہش دہانم باز ماند
؎ تا خدنگت غنچۂ دل را بہ پیکان برگرفت
؎ (اردو) پیکان کے لئے قبول کرنا
بجاے پیکان استعمال کرنا۔ پیکان بنانا۔

برگرفتن بتاری مصدر اصطلاحی۔
بمعنی بر داشتن بتاری و مقصود از برگرفتن
است بآسانی بمجاز و متعلق بمعنی اول برگرفتن
(ظہوری ؎) مشک صد تا تار ریزم از
نفس یک زلف۔ آنچہ را بتاری برگرفت
؎ (بتاری برگرفتن) بجای گذشت (اردو)
ایک تار پر اٹھالینا۔ کھینچنا۔ دیکھو بتار برگرفتن

(۱۶۰) **برگرفتن بچیزی** مصدر اصطلاحی۔ قبول
کردن بچیزی و گرفتن بمعاوضہ چیزی یعنی خریدن
متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ؎)
دادم دو جہان بباد در عشقش ؎ ما را بدو
حبہ بر نمی گیرد ؎ (اردو) کسی چیز کے
عوض مین قبول کرنا۔ خرید کرنا۔

(۱۶۱) **برگرفتن بروح** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن بار و بارور شدن بروح (اسلمان
؎) زیک نسیم کہ در آستین غنچۂ بکبر ؎
دہد شمال چو مریم بروح برگیرد ؎ مؤلف
عرض کند کہ متعلق بمعنی ہفتم برگرفتن فاعل
(اردو) روح سے پھل حاصل کرنا۔
روح سے حاملہ ہونا۔ باردار ہونا۔

(۱۶۲) **برگرفتن بہ کسی** مصدر اصطلاحی منسوب
کردن بہ کسی (انوری ؎) خطائی کہ کردم
بمن برگیرد ؎ خطائی کہ گفتم زمن در گذارد ؎
(اردو) کسی سے منسوب کرنا۔

(۱۶۳) **برگرفتن [illegible] از رخ** مصدر اصطلاحی

معنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد
متعلق بمعنی اول و نهم برگرفتن (خواجه شیراز
ره) ساقی بیا که یار ز رخ پرده برگرفت
۞ کار چراغ خلوتیان باز در گرفت ۞ (اردو)
منہ پر سے پردہ اٹھانا۔

(٣١٩٤) برگرفتن پرده از روی کار مصدر اصطلاحی
ظاهر کردن حقیقت کاری (انوری ره)
پردهٔ ما دریده کرد هنوز ۞ پرده از روی
کار ما نگرفت ۞ (اردو) کسی کام پر سے
پردہ اٹھانا حقیقت ظاہر کر دینا۔

(٣١٩٥) برگرفتن تهمت مصدر اصطلاحی۔ دور
کردن تهمت باشد متعلق بمعنی نهم برگرفتن
(ظهوری ره) گر بمی کوشد جهان در شست
و شوی دامنم ۞ گرچه دریا تهمت پاکی
ز دامان برگرفت ۞ (اردو) تهمت دور کرنا

(٣١٩٦) برگرفتن جام مصدر اصطلاحی۔ برداشتن
جام کنایه از خوردن می۔ متعلق بمعنی اول
و پنجم برگرفتن (ظهوری ره) پیریم و جام
مرد فگن برگرفته ایم ۞ وز جیب دست
توبه شکن برگرفته ایم ۞ (اردو) ساغر اٹھانا
شراب پینا۔

(٣١٩٧) برگرفتن چاشنی مصدر اصطلاحی بمعنی
چاشنی گرفتن و ذوق حاصل کردن (نظامی
ره) نخست از همه چاشنی برگرفت ۞ در آن
چاشنی ماند خسرو شگفت ۞ مؤلف عرض
کند که متعلق است بمعنی سوم برگرفتن۔
(اردو) چاشنی حاصل کرنا۔ ذوق پانا۔

(٣١٩٨) برگرفتن چاک مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن چاک و زخم است متعلق بمعنی دوم
برگرفتن (ظهوری ره) آرزو دارم که
بر وارد دل از تیغ غمت ۞ آنقدر چاکی
که از شوقت گریبان برگرفت ۞ (اردو)
چاک حاصل کرنا۔ زخم حاصل کرنا۔

(٣١٩٩) برگرفتن دامان مصدر اصطلاحی۔ دامن

گرفتن و مدد خواستن ۔ متعلق بمعنی دوم
برگرفتن (ظہوری ؎) دیدہ تاب وطاقت
خود را قیاسی کردہ بود ٭ در تماشایت
چرا دامان مژگان برگرفت ٭ (اردو) دامن
پکڑنا ۔ بقول آصفیہ پناہ لینا ۔ حمایت میں آنا ۔

[illegible] **برگرفتن دربان** مصدر اصطلاحی ۔ قائم
گردن دربان را ۔ متعلق بمعنی یازدہم برگرفتن
(ظہوری ؎) وصل بر رویم دری خواہد
کشودن یافتم ٭ اینچنین سالی کہ ہما کے پائی
دربان برگرفت ٭ (اردو) دربان قائم کرنا ۔

[illegible] **برگرفتن درم** مصدر اصطلاحی ۔ بقول
موارد (مذیل معنی چہاردہم برگرفتن) بمعنی
معاف کردن درم ۔ مقید بسند از (نظامی
؎) ز دیوان دہقان قلم برگرفت ٭ ز بیچارگان
ہم درم برگرفت ٭ (اردو) درم کو
معاف کرنا ۔ یعنی رعایا کو محصول مالگذاری
کی معافی دینا ۔

(۳۲۰۲) **برگرفتن دست از جیب** مصدر اصطلاحی
کشیدن و بیرون آوردنش متعلق بمعنی سیزدہم
برگرفتن سند این از ظہوری بر (برگرفتن جام)
گذشت (اردو) جیب سے ہاتھہ نکالنا ۔

(۳۲۰۳) **برگرفتن دشت** مصدر اصطلاحی بمعنی
بلند و پیدا شدن دشت متعلق بہ معنی اول برگرفتن
است (ظہوری ؎) سد منعی پیش راہ
آہ نیست ٭ از دلم دشت غباری برگرفت
٭ (اردو) جنگل روبرو ہونا ۔

(۳۲۰۴) **برگرفتن دل از چیزی وکسی** مصدر
اصطلاحی ۔ بمعنی برداشتن دل از چیزی
وکسی باشد متعلق بمعنی اول برگرفتن (قاسم
مشہدی ؎) بدریا قطرہ چون گردید واصل
ترک سر گیرد ٭ کسی چون با تو بنشیند چسان
دل از تو برگیرد ٭ (انوری ؎) در نیامد
ز راہ سینہ بدل ٭ تا دل از راہ سینہ برنگرفت
٭ (اردو) دیکھو برداشتن دل ۔

(۳۰۵) **برگرفتن دیده** | مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن چشم و ترک نظر کردن متعلق بمعنی اول و نهم برگرفتن (صائب ؎) نیست ممکن برگرفتن دیده از رویش مرا ٭ پاره گر بر سر گذارد تیغ ابرویش مرا ٭ (اردو) دیکھو برداشتن چشم از کسی۔

(۳۰۶) **برگرفتن راه** | مصدر اصطلاحی بمعنی قبول کردن راه باشد متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ؎) دل راه صلاح بر نمی گیرد ٭ کردم همه حیله در نمی گیرد ٭ (اردو) راسته قبول کرنا۔ راسته اختیار کرنا۔

برگرفتن زاد راه | مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن زاد راه باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظهوری ؎) تر زبان گردیده خضر از العطش گویان تست ٭ زاد راه تفته جانی آب حیوان برگرفت ٭ (اردو) زاد راه۔ توشهٔ سفر کا حاصل کرنا۔

(۳۰۸) **برگرفتن زخم** | مصدر اصطلاحی بمعنی خوردن زخم (سنجر کاشی ؎) ز تیغ شاه یکی زخم برگرفت بکف ٭ ز شست شاه یکی تیر خورد در صف جنگ ٭ مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی پنجم برگرفتن و من وجه متعلق بمعنی دوم هم (اردو) زخم کھانا۔ دیکھو برداشتن زخم۔

(۳۰۹) **برگرفتن زور** | مصدر اصطلاحی متحمل زور شدن متعلق بمعنی دوازدهم برگرفتن است (ظهوری ؎) خوش سبک گردیده ام در وصل حرمان غالب است ٭ میزنم بر هجر زوری گرچه نتوان برگرفت ٭ (اردو) زور کا تحمل کرنا۔ متحمل ہونا۔

(۳۱۰) **برگرفتن سواد** | مصدر اصطلاحی بقول موارد (بذیل معنی سوم برگرفتن) بمعنی منتقل کردن و نقل نوشتن (عرفی ؎)

زمانہ عنبر الم نامہ نیست تصنیفش ہے دلم
ز صفحۂ فہرست برگرفت سواد ہے مؤلف
عرض کند کہ نقل گرفتن و حاصل کردن
نقل و معلومات (اردو) نقل لینا۔
سواد حاصل کرنا۔

(۳۲۱) **برگرفتن شمار** مصدر اصطلاحی بمعنی
ترک کردن شمار و حساب نکردن و
بحساب نیاوردن متعلق بمعنی نہم برگرفتن
(انوری ے) برگرفتم شمار عشق آن بہ کہ
کہ ترا از شمار نشمارد ہے (ظہوری ے)
دل جفاہای تو بر من می شمرد ہا از وفای
خود شماری برگرفت (اردو) شمار
ترک کرنا۔ حساب نہ کرنا۔ شمار میں نہ لانا

(۳۲۲) **برگرفتن طعنہ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن طعنہ و مورد طعن و طنز شدن۔
متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری ے)
دعوی لذت بزہرت کردنا دانستہ کردی
طعنۂ تلخ جہانی شکرستان برگرفت ہے۔
(اردو) طعنہ حاصل کرنا۔ مورد طعن و
طنز ہونا۔

برگرفتن عمان مصدر اصطلاحی۔ پیدا (۳۲۳)
کردن عمان باشد متعلق بمعنی یازدہم برگرفتن ہا
(ظہوری ے) کوہ راسیلی ز نان خواہد
بدریا سیل برد ہے ابر قدر گاہم بجای قطرہ
عمان برگرفت ہے (اردو) دریا پیدا کرنا

برگرفتن فال مصدر اصطلاحی بمعنی (۳۲۴)
گرفتن و حاصل کردن فال است متعلق
بمعنی دوم و سوم برگرفتن (ظہوری ے)
نیست در کوی تو ہر گز سرخ رویان را
نجات ہے عید اگر فال شگون از خون قربان
برگرفت ہے (اردو) فال لینا۔ بقول
آصفیہ فال نکالنا۔

برگرفتن فشار مصدر اصطلاحی بمعنی (۳۲۵)
پیدا کردن ریزش متعلق بہ معنی یازدہم ہا

برگرفتن مخفی مبادکہ فشار بقول برہان بمعنی ریزش
(ظہوری ؎) در تخیل زیر دندان ہوس ؛
شکرین لعلش فشاری برگرفت ؛ (اردو)
ریزش پیدا کرنا۔

برگرفتن قدم | مصدر اصطلاحی بمعنی (۳۲۱۰)
برداشتن قدم متعلق بمعنی اول برگرفتن
(ظہوری ؎) در غریبی فتادہ ظہوری بہر
قدم ؛ گرد رخیال راہ وطن برگرفتہ ایم
؛ (اردو) قدم اٹھانا۔

برگرفتن کسی | مصدر اصطلاحی۔ (۱) دو (۳۲۱۱)
رکردن کسی را متعلق بمعنی نہم برگرفتن (ظہوری
؎) نیست در گمنامی از من نامور تر دیگری
؛ بی نشان گردیدہ ام از نامہ عنوان برگرفت
؛ و (۲) نواختن کسی را متعلق بمعنی ہشتم برگرفتن
(ولہ ؎) نخل ماتم گشتہ وا ز گل گریہ بر
خاکم فشاند ؛ خوش بخاک افتادہ خود را
بسامان برگرفت ؛ (اردو) (۱) کسی کو
دور کرنا (۲) کسی کو سرفراز کرنا۔

برگرفتن کسی را | مصدر اصطلاحی بقول (۳۲۱۲)
سروری کہ بذیل معنی ششم برگرفتن گذشت
ہزل کردن باکسی (شیخ فریدالدین عطار
؎) دیگری را آن یکی می گفت سخت ؛
برگرفتی تو مرا ای شور بخت ؛ گفت مخمور نیستی
چون ہستی تو خر ؛ گر تیزی ریشت بگیرد غم
مخور ؛ مؤلف عرض کند کہ درین شعر
برگرفتن بمعنی گرفتن و گرفتار کردن و منسوب
کردن بہ خطائی متعلق بمعنی دوم برگرفتن
است و برای معنی اول الذکر طالب سند
دیگری باشیم و قول سروری را نظر باعتبارش
کہ صاحب زبانست بدون سند ہم تسلیم
کنیم (اردو) کسی کی ساتھ ہزل کرنا ٹھٹھا
کرنا۔ تمسخر کرنا۔

برگرفتن کوہ | مصدر اصطلاحی برداشتن (۳۲۱۳)
و دور کردن کوہ باشد متعلق بمعنی اول

ونیز هم برگرفتن (ظهوری ؎) از گرانجانان
ظهوری خوش سبک گردیده بود ؎ از
دلش این کوه غم را زور نسیان برگرفت
؎ (اردو) پہاڑ کو ہٹانا۔ دور کرنا۔

(۳۲۲۰) **برگرفتن گرد** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن گرد و غبار متعلق بمعنی سوم برگرفتن
(ظهوری ؎) تو تنہا سر مایۂ چندان نداشت
؎ گرد شتاب رهگذاری برگرفت ؎ (اردو)
گرد وغبار حاصل کرنا۔

(۳۲۲۱) **برگرفتن گونه** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن رنگ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن
و این مخصوص باگونه نباشد بلکه با رنگ و
لون و مرادفات آن هم استعمال توان کرد
و سند این از ظهوری بر (برگرفتن نکهت)
می آید (اردو) رنگ حاصل کرنا۔ رنگ اڑانا۔

(۳۲۲۲) **برگرفتن نثار** مصدر اصطلاحی۔ اختیار
کردن نثار متعلق بمعنی دوم برگرفتن است
سند این از ظهوری بر (برگرفتن اعتبار)
گذشت (اردو) نثار اختیار کرنا۔
صدقہ بننا۔ وارے جانا۔

(۳۲۲۳) **برگرفتن نسخه** مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن نسخه متعلق بمعنی سوم برگرفتن۔
(ظهوری ؎) از خیالش خاطر صورت نگار
؎ نسخهٔ باغ و بهاری برگرفت ؎ (وله ؎)
دراز ل قانون حکمت چون قضا می زد رقم
؎ نسخهٔ از درد جان بخش تو درمان برگرفت
؎ (اردو) نسخہ حاصل کرنا۔ پانا۔

(۳۲۲۴) **برگرفتن نشتر بکار** مصدر اصطلاحی۔
و برداشتن نشتر برای فصد باشد متعلق
بمعنی اول برگرفتن (ظهوری ؎) هردم
از شادی رگ دل می پرد ؎ غمزه اش
نشتر بکاری برگرفت ؎ (اردو) فصد
کے لئے نشتر اٹھانا۔

(۳۲۲۵) **برگرفتن نقاب** مصدر اصطلاحی۔

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد
متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (انوری ؎)
گرچہ اقبال او کہ دائم باد * از رخ ملک
برگرفتہ نقاب * (طالب آملی ؎) چسان
نقاب ز رخسار دوست برگیرم * کہ حسن
سرکش و من مو بموی محجوبم * (اردو)
نقاب اٹھانا ۔

(۳۲۲۶) **برگرفتن نقش** مصدر اصطلاحی ۔ برداشتن
و دور کردن نقش است متعلق بمعنی اوّل
و نہم برگرفتن (امیر خسرو ؎) نقش خود از
راہ فنا برگرفت * نور بقا دید و ثنا در گرفت
* (اردو) نقش مٹانا ۔

(۳۲۲۷) **برگرفتن نکہت** مصدر اصطلاحی ۔ حاصل
کردن نکہت است متعلق بمعنی سوم برگرفتن
(ظہوری ؎) نکہتی از سنبل زلفت گلستان
برگرفت * گونۂ از لعل رنگینت بدخشان
برگرفت * (اردو) نکہت حاصل کرنا

برگرفتن ہجران مصدر اصطلاحی متحمل (۳۲۲۸)
شدن ہجران را متعلق بمعنی دوازدہم
برگرفتن (ظہوری ؎) ما با این تاب و
توان برخود چہ مشکل کردہ ایم * غیر با اینہا
ضعف ہجران را چہ آسان برگرفت * ۔
(اردو) ہجران کا متحمل ہونا ۔

برگرفتن یادگار مصدر اصطلاحی ۔ حاصل (۳۲۲۹)
کردن نشانی متعلق بمعنی سوم برگرفتن است
(ظہوری ؎) دست اگر بر شاخ گل دیدی
نیافت * یادگار زخم خاری برگرفت *
(اردو) نشان حاصل کرنا ۔

برگرفتہ اصطلاح ۔ بقول بحر ذیل برگرفتن
بمعنی نواختہ و پرورده مرادف (از خاک
برگرفتہ) صاحب انند فرماید کہ اسناد
معانی این بر (برگرفتن) گذشت مؤلف
عرض کند کہ اسم مفعول برگرفتن است
شامل بر ہمہ معانیش خصوصیت بمعنی نواختہ

(اردو) دیکھو برگرفتن یہ اُس کا اسم مفعول ہے

برگری | اصطلاح ۔ بقول ضمیمہ برہان بکسر ثالث مخفف برگیری بمعنی بستانی ۔ صاحبان ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ محققین اہل زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب سند استعمال می باشیم ۔ مخفی مباد کہ این موافق قیاس است کہ تحتانی چہارم از (برگیری) حذف شد و آن صیغہ واحد مخاطب از مضارع معروف است شامل بر ہمہ معانی مصدر برگرفتن کہ گذشت خصوصیت ستاندن نباشد (اردو) تو لیوے ۔

(الف) **برگ ریز** | اصطلاح ۔ بقول سروری بمعنی پاییز (عمادی ع) برگ ریز است شاخ دانش را ما این خزان را بہار ہستی ؎ صاحب جہانگیری گوید کہ فصل خزان را گویند صاحبان رشیدی و بحر و بہار و مؤید ہم ذکر این کردہ اند (صائب ع) از ریزشی کہ گردد در ایام نوبہار ؎ در برگ ریز شاخ بوصل ثمر رسد ؎ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا فرماید کہ این مجاز است چہ در اصل ریز بمعنی ریختن است چنانکہ (خون ریز) بمعنی خون ریختن مؤلف عرض کند کہ مجرد ریز امر حاضر ریختن و ریزش حاصل بالمصدرش پس خان آرزو غلط کند کہ درینجا ریز را بمعنی ریختن داند و (خون ریز) را بمعنی خون ریختن گیرد (خون ریز) اسم فاعل ترکیبی است و آنچہ حاصل بالمصدر خون ریختن است متعلق بہ (برگ ریز) نباشد پس (برگ ریز) ہم اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ریزانندہ برگ و کنایہ از موسم خزان کہ برگ را می ریزاند قائل (صائب ع) صائب ز برگ ریز برد فیض نوبہار ؎ چون غنچہ ہر کہ سر بگریبان کشیدہ است ؎ (تحقیق ما)

برگ ریز آمدن | بمعنی (۱) ریختن برگ ها
و (۲) ضعیف شدن انسان (مولوی معنوی)
شکایت با چمن کردی که چمن برگ ریز
آمد * کفن بر تن بیفکن بین که چمن برگ ریز
آمد * (اردو) (الف) خزان - اسم مؤنث -
دیکھو پاریز (ب) (۱) پتے گرانا (۲) انسان
کا بڈھا ہونا -

برگ ریزان | اصطلاح - بقول برهان
بمعنی خزان و فرماید که بودن آفتاب در برج
میزان که فصل پاییز باشد و (۲) کنایه از
ایام پیری و آخرهای عمر هم صاحبان جهانگیری
و ناصری همزبان [illegible] و این را از الف [illegible]
(برگ ریز) گفته بمعنی اول قانع خان آرزو
در سراج بذیل (برگ ریز) فرماید که مزید علیه
الف و نون منسوب به برگ ریختن بمعنی
(برگ ریز) و فرماید که بعضی این را جمع برگ ریز نوشته
غافل از حقیقت کار بوده اند مؤلف عرض کند
که (۱) بمعنی حقیقی اسم حاصل بالمصدر است یعنی برگ
ریختن و [illegible] که الف و نون [illegible]
[illegible] مزید علیه برگ ریز
باشد و (۳) بمعنی منسوب به برگ ریختن است
و معنی اول و دوم [illegible] مجازی [illegible]
است زیرا که معنی حقیقی این [illegible] برگ
است [illegible] پس غافل از حقیقت [illegible] آرزو
باشد که حقیقت را لحاظ نکرده (نظامی ط)
شرط است که فصل برگ ریزان * خونابه
شود ز برگ ریزان * (انوری) * برگ ریزان
همه حال فرو باید ریخت * به لقاح آنچه از و
برگ و نوای طرب است * (اردو) (۱)
خزان دیکھو (برگ ریز) (۲) پیری - ضعیفی - مؤنث
عمر کا آخری حصہ - بڑھاپا - (ب) پتے گرانے والا

برگ زرد | اصطلاح - بقول مؤید و هفت
بمعنی برگ زرد مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی و کنایه باشد - اگرچه خلاف قیاس نیست

ولیکن بطالب سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم و محققین فرس ازین اصطلاح ساکت (اردو) پیلا پیّا۔ مذکر۔

برگزیدگان استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مقبولان و پسندیدگان مؤلف عرض کند که چو برگزیدن کہ می آید اسم مفعولش (برگزیدہ) و الف و نون جمع در آخرش زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) برگزیدہ لوگ۔ مقبولان بارگاہ۔

(الف) **برگزیدن** بقول بحر بضم کاف فارسی (۱) برچیدن و انتخاب کردن و پسندیدن و قبول کردن و (۲) مقبول شدن کامل التصریف و مضارع این برگزیند۔ صاحب برہان بر معنی دوم قانع و آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند که فرہنگ علیہ گزیدن بضم اوّل باشد که بجای خود ش آید حیف است کہ صاحبان موارد مصادر که محققین مصادر نام دارند ازین مصدر دست کشیدہ اند معاصرین عجم بر زبان دارند و متقدمین فرس استعمال این کردہ اند فدائی که از معاصرین عجم بود ذکر مفعول ہمین مصدر یعنی ---

(ب) **برگزیدہ** کردہ فرماید کہ بمعنی منتخب و ممتاز است و (برگزیدگان) کہ گذشت جمع ہمین (الوری الف ۵) گر ز کتیبت برگزیدستند ہا
پادشاہ جہان و صدر انام ہا (ظہوری ۵)
بہ پیش رشک زمین نیست برگزیدہ تری ہا کہ
یار راست بہر روز شوخ دیدہ تری ہا۔

(اردو) الف (۱) انتخاب کرنا۔ بقول امیر چھانٹنا۔ چننا جیسے (فقرہ) بہت سے موتی مین آپ انتخاب کر لیجیے ہا قبول کرنا۔ بقول آصفیہ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ (۲) مقبول ہونا بقول آصفیہ قبول ہونا۔ منظور ہونا۔ مقرون باجابت ہونا۔ پسند ہونا۔ منظور نظر ہونا (ب) برگزیدہ۔ دیکھو (انتخاب آلود)

برگس بقول برهان با کاف فارسی بروزن اطلس ترجمهٔ معاذ الله ونعوذ بالله۔ صاحب رشیدی حاشا ومبادا راهم داخل تعریف کند وفرماید که (برگست) هم بهمین معنی آمده وسندی که از رودکی پیش کرده است باختلاف بعض الفاظ همان است که بر (برگس بکاف عربی) گذشت مؤلف عرض کند که اصل این همانست که بکاف عربی گذشت وباعتبار صاحب جامع توانیم گفت که این مبدل آنست چنانکه گند وگند۔ صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم ۔ بی غوری صاحبان تحقیق است که یک سند را در هر دو جا آورده اند (اردو) دیکهو برگس۔

برگ سبز اصطلاح ۔ بقول وارسته وبحر وبهار (۱) کنایه از چیز بسیار کم مقدار (صائب ے) بی نوایان را به برگ سبز گاهی یاد کن ٭ چون زنیرنگ جهان خرج خزان خواهی شدن ٭ (وله ے) انصاف نیست کز چمنت بعد صد بهار ٭ بی برگ سبز وبدر آسمان نهم ٭ (ظهوری ے) هر برگ سبز اگر تحفه جاجتم افتد ٭ میسرم نشود رنگی از بهار مدام ٭ مؤلف عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی است (وله ے) بود ز وسمه دو ابروی آن بهشتی روی ٭ دو برگ سبز که خون در دل بهار کند ٭ (وله ے) هر برگ سبز او کف افسوس می شود ٭ نخلی که میوهٔ نفشاند بپای خویش ٭ مخفی مباد که (برگ سبز است تحفهٔ درویش) مثلی است که می آید شامل بر هر دو معنی بالا (اردو) (۱) برگ سبز ۔ مذکر ۔ اردو مین کم مایت تحفه کو کهه سکتے هین ۔ نهایت کم مالیت چیز مؤنث (۲) برگ سبز ۔ سبز پتا ۔ مذکر ۔

برگ سبز است تحفهٔ درویش مثل صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکر این کرده از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف

عرض کند که فارسیان این شغل را در سوغات
وارمغان بر سبیل کسر نفسی می زنند (اردو)
یہ شغل دکن میں مستعمل ہے یعنی جب کوئی
شخص کسی کے پاس کوئی تحفہ بھیجتا ہے تو بطور
کسر نفسی اس مصرع کو پڑھتا ہے ۔

برگ سبز سائل اصطلاح ۔ وارستہ فرماید
که این همانست که گدایان بتوقع ریزشی ۔
برگ سبز پیش اغنیا گذارند (محسن تاثیر ــه)
بوسه می دارند خوبان در بهار خط طمع کو
خط سبز گل عذاران برگ سبز سائل است
بحر و بهار وارسته را نقل نگار مؤلف عرض
کند که رسم عجم است که هر سائل که پیش کسی رود
اعم از اینکه گدا باشد یا حاجتمند کاری و چیزی
برگ سبز با خود برد و این رسمی است که اغنیا
پسندش کنند تا عطای شان بدل آن باشد
و بار احسان بگردن سائل نیاید همانا این
اخلاقی است حسنه پس این را خصوص گدایان
بتوقع ریزش کردن از نازک خیالی دور
است (اردو) سائل کا حقیر تحفہ ۔ نذر

برگ سبز فرستادن مصدر اصطلاحی ۔
بقول وارستہ و بحر و بهار (۱) مرادف (گل
فرستادن) (طغرا . نثر) نثر پردازان از فقره
تازه برگ سبز همکاری بجانب طوطیان چمن
روانه نموده اند ۔ مؤلف عرض کند که (۲)
رسم است که کسانی که با اظهار احتیاج خود
خود پیش کسی نمی روند و کسی را از طرف خود
می فرستند تحفه برگ سبزی روانه می کنند پس
(برگ سبز فرستادن) کنایه باشد از اظهار حاجت
بالواسطه کردن و این موافق قیاس ما است
نظر بر رسم عجم ولیکن سند ملا طغرا ابدای مصدر
(برگ سبز روانه نمودن) است محققین بالا
رعایت لفظی را ترک کرده اند (اردو)
(۱) دیکھو گل فرستادن (۲) کسی کے واسطہ
اور توسط سے اظہار حاجت کرنا ۔

برگ سبز ہم چشمی | اصطلاح - بقول بحر

برگ سبز ہم کاری | وغیاث وانند - برگ
پان یا سبزۂ دیگر کہ کشتی گیران بجہت مقرر کردن
کشتی بخانۂ حریف خود فرستند مؤلف عرض
کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
فرس ساکت و ہرسہ محققین بالا ہندنژادند
- طالب سند استعمال می باشیم (اردو)
وہ پان یا کوئی سبزی جو کشتی گیران اپنے
حریف کے پاس اسلئے بھیجتے ہیں کہ وہ مقابلہ
کا ایک دن مقرر کرے گویا یہ بلاوا ہے -

برگست | بقول برہان ورشیدی وجامع
وجہانگیری وسراج وناصری ہمان برگست
کہ بکاف عربی بجایش گذشت مؤلف عرض
کند کہ بکاف عربی اصل است وصراحت
ماخذ ہم در آنجا گذشت واین مبدل آن
چنانکہ کند وگند (اردو) دیکھو برکست
- کاف عربی کے ساتھ -

(الف) برگستان | اصطلاح - (الف)

(ب) برگستوان | بضم سوم بقول سروری
مخفف برگستوان - صاحب جہانگیری نسبت
ہر دو فرماید کہ مرادف کجیم یعنی پوششی است
کہ در روز جنگ پوشند و بر اسپ اندازند
تا از زخم ایمن باشند و آن را کجیم و کجین
ہم گویند - صاحب برہان ذکر ہر دو کردہ
گوید کہ (الف) مخفف (ب) (امیر خسرو
الف ع) صف از پشیم چو سیمین سفت ساخت
؛ سوار آب برگستان باخت ؛ (شیخ مظہر
ع) دریدہ جوشن وخفتان بریدہ برگستان
؛ گریخت آن سپہ از پیش عاجز ومضطر ؛
(شرف شفروہ ب ع) مریخ را ز ہیبت این
سخت واقعہ ؛ از دست و دوش خنجر
و برگستوان فتاد ؛ (کمال اسمعیل ع) از
تیغ مہر وناوک انجم خلاص یافت ؛ این ابلق
زمانہ ز برگستوان برف ؛ صاحب ناصری

بذکر معنی بالا فرماید که آن جامه ایست که
بجای پنبه دران پیله و ابریشم فرو مایه کج
و کژ نام دارد می گذاشته و می دوخته اند۔
صاحب جامع هم ذکر هر دو کرده۔ صاحب
غیاث بر (ب) صراحت [illegible] کند که این را
در هند پاکر نام است صاحب مدائی فرماید
که زرهیست سرتاپا و زرهی که بالای اسپ
افگنند۔ خان آرزو در سراج گوید که بفتح
و ضم کاف فارسی (الف) مخفف (ب) [illegible]
که ماخوذ است از برگست که معنی پناه دران
داخل است و (وان) کلمهٔ نسبت درینصورت
بفتح کاف باشد۔ مؤلف عرض کند که محقق
نامدار معنی پناه را در لغت برگست از کجا
داخل می کند حزین نیست که برگست کلمه
ایست که در محل تردید گویند و بجای (پناه
بخدا) و (حاشا) استعمال کنند چنانکه گذشت
و ماخذش هم همدرانجا مذکور پس (پناه بخدا)
را در ماخذ (برگستوان) داخل کردن چه مایه
تلاش است یکی از معاصرین عجم درست گوید
که این لباس کلفتی است که کاه برغست را
بجای پنبه داخل کرده درست کنند و شمشیر
در هوا اثر نمی کند و چون واو نسبت برو داخل
شد (برغستو) شد از قبیل هندو و معنی لفظی
آن منسوب به برغست و برغستوان بزیادت
الف و نون۔ مزید علیه آن۔ پس غین معجمه
بدل شد به کاف فارسی چنانکه غلوله و گلوله
اندرینصورت ضرورت نیست که کلمهٔ (وان)
را برای نسبت گیریم چراکه بان و وان هر دو
بمعنی شبیه و نظیر و نگهبان آمده چنانکه نگهبان
و فیلوان پس ترکیب اول الذکر بهتر می نماید
از آخر الذکر و لباس پر از ریشم و زره را
بمجاز برگستوان گفته اند (اردو) الف
و ب۔ ایک لباس ہے جس مین ایک خاص
قسم کی گھانس بھر کر بناتے ہین جو لڑائی مین

پہنتے ہیں اور گھوڑوں پر ڈالتے ہیں جس پر تلوار کی کاٹ کا اثر نہیں ہوتا جیسے گھوڑے کے لئے پاکھر۔ دیکھو (اسپ نمد) جس پر پاکھر کا ذکر گزرا ہے۔

برگستوان بر اسپ افگندن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از آراستن اسپ بہ برگستوان (ملا عبداللہ ہاتفی ؎) شدند آہنین جامہ پیر و جوان ؛ فگندند بر اسپ برگستوان ؛ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و بجای افگندن انداختن و مرادف آن ہم استعمال توان کرد (اردو) گھوڑے پر پاکھر ڈالنا۔

برگستوان ور | اصطلاح۔ بہار و انند بذکر این از تعریف ساکت و کلام فردوسی را بسند گیرند (؎) ہمانا ز ایرانیان صد ہزار ؛ فزون است برگستوان ور سوار ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ور بہ فتح واو مخفف آور است بمعنی صاحب و خداوند و دارندہ پس این بمعنی صاحب برگستوان و برگستوان پوش است و لبس (اردو) برگستوان رکھنے والا۔ برگستوان پہنا ہوا۔

برگسر | اصطلاح۔ بقول شمس بفتح با و کاف فارسی و سین مہملہ۔ بمعنی پوشیدہ و پنہان (حکیم سوزنی ؎) زی لبی کس ز شاہ مدرسہ خواست ؛ ظاہر است آن نہان و برگسر است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ہمین لغت بہ ہای مختفی در آخر عوض رای مہملہ می آید و ہمین سند سوزنی بہ تغیر الفاظ در انجا ہم پس ضرورت نیست کہ برباد کنندگان لغات فرس عوض تحقیق تصحیف در لغت و سند ہر دو کردہ اند حالا درینجا ہمین قدر کافی است کہ تصرف صاحب شمس است

ولیس (اردو) دیکھو برگسه

(الف) برگ سفر | اصطلاح
(ب) برگ سفر ساز کردن | و مصدر
اصطلاحی - (الف) بقول بحر سامان سفر (ب)
تهیه اسباب سفر کردن مؤلف
عرض کند که بمعنی دوم برگ سند این از صائب
گذشت (صائب ره) قطع پیوند از این سبز چمن
مشکل بود مرا خجالت بی سفری برگ سفر داد مرا
(اردو) (الف) سامان سفر (ب) سامان سفر کرنا

برگسه | بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی زده و کاف عجمی مفتوح و سین و اخفای
ها بمعنی پوشیده و پنهان (حکیم سوزنی ره) دی بسی کس زشاه مدرسه خواست ؛ ظاهرا است
این پنهان و برگسه نیست ؛ صاحبان برهان و جامع و ناصری و رشیدی و سراج هم ذکر
این کرده اند مؤلف عرض کند که این همان لغت است که صاحب شمس به رای مهمله
آخر عوض های مختفی آورده که بجایش گذشت و همین سند را به تصرف الفاظ نقل کرده
که اشاره این هم را اینجا کرده ایم و جز این نیست که مرکب است با برگ و سا. برگ بمعنی حقیقی
اوست و سا امر حاضر سائیدن که بمعنی لمس کردن و سودن می آید پس (برگسا) اسم
مفعول ترکیبی است بمعنی (سوده برگ) و مجازاً بمعنی مخفی و پنهان که شاخ از برگ
پنهان شود و این کنایه باشد و بس. الف آخر بدل شد به های هوز چنانکه یاسا و یاسه
والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) مخفی - دیکھو ابشت .

برگشت گرد جهان روزگار | مقوله -
بقول مؤید یعنی کار جهان تغیر پذیرفت و صاحب
هفت نقل نگارش مؤلف عرض کند که
(برگشتن روزگار) مصدریست مرکب

که بجایش می آید و تعریف آن همه را نجا مذکور
شود۔ وای بر مؤید و نقل نگار او که چه خوش
مقوله پیدا کرده است همانا خوش تائیدی
است برای فضلا۔ اگر مؤید جهلا گوئیم جا دارد
محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین
عجم ریشخند می کنند (اردو) دیکھو برگشتن روزگار

برگشتگی | اصطلاح۔ بقول فدائی خمیدگی
مؤلف عرض کند که نظر بر اعتبار فدائی
که از علمای معاصرین فارس بود این معنی
خاص را جا داده ایم و لیکن حق آنست که
حاصل بالمصدر (برگشتن) است که می آید
و شامل باشد بر همه معانی آن (اردو) خم
بقول آصفیه جھکاؤ۔ ہماری راے میں خمیدگی
کا استعمال بھی اردو میں ہوسکتا ہے۔
(ناسخ ہ) ہر کسی کا حال ہے وضع مصاحب
سے عیاں ٭ ڈال حیدر کی تواضع پر ہے خم
تلوار کا ٭۔ دیکھو برگشتن یہ اس کا حاصل المصدر
ہے اور اس کے تمام معنوں پر شامل۔

برگشتن | بقول موارد و نوادر و بهار و بحر۔ مرادف برگردیدن۔ شامل بر همه معانی
آن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است و مضارع این برگردد مؤلف عرض
کند که سالم التصریف که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول یعنی برگشت و خواهد برگشت و
برگشته نیاید آنانکه برگردد را مضارع این دانسته اند سکندری خورده اند و پی بحقیقت
نبرده اند۔ که آن مضارع برگردیدن است (اردو) دیکھو برگردیدن کے تمام معنے

برگشتن اختر | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی نامساعدت طالع چنانکه (ع) خال
شبرنگ ترا اختر دولت برگشت ٭ مؤلف
عرض کند که (اختر برگشتن) در مقصوره
گذشت و این مرادف (برگشتن بخت)
است که می آید و کنایه باشد و خصوصیت اختر

و بخت نیست مرادفات این هم استعمال
توان کرد چنانکه برگشتن طالع و قسمت و
تقدیر متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و (برگشتن
ایام) مماثل این (اردو) قسمت الٹنا۔
دیکھو اختر برگشتن (تقدیر پلٹنا) بقول آصفیہ
بخت کا برگشتہ ہونا۔ بد اقبالی ہونا۔ ادبار
ہونا۔ مقسوم بگڑنا۔

برگشتن از راه استعمال۔ بمعنی واپس
برگشتن از وطن شدن از راه و وطن ([illegible])
باشد متعلق بمعنی پنجم (برگردیدن) (ظہوری
سه) چه رنگ باخته از راه مدعی برگشته
بره است امن دل بی خطرمی بایست (ولہ
سه) معذرت خجلت ظہوری بس که خوش
غریبانه از وطن برگشته (اردو) راستہ
یا وطن سے پلٹ آنا۔ واپس آنا۔

برگشتن ایام مصدر اصطلاحی۔ مرادف ([illegible])
(برگشتن اختر) و سند این بر (برگشته ایام)
می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

(۳۳۳۴) **برگشتن باختن** مصدر اصطلاحی بمعنی
برگشتن بازی است عام باشد برای غلبہ
و شکست ہر دو متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن
(ظہوری سه) آخری ہست پاک بازان را
ہر دل از ماست باختن برگشته (اردو)
بازی پلٹ جانا۔ یہہ عام ہے یعنی ہار جیت
دونوں سے متعلق اور دکن میں مستعمل ہے
صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔
بازی کا رنگ بدل جانا بھی کہہ سکتے ہیں
یہہ بھی ہار جیت دونوں سے متعلق ہے۔
(کھیل بگڑ جانا) بقول آصفیہ۔ بنے ہوئے کام
کا بگڑ جانا۔ (کھیل بننا) بقولہ کام بننا۔

(۳۴۳۳) **برگشتن بخت** مصدر اصطلاحی۔ اشارہ
این بر (بخت برگشته) گذشت مرادف
(برگشتن اختر) صاحب فرہنگ فدائی بذیل
(برگشتگی) ذکر این کرده گوید که (برگشتن بخت

و دولت بمعنی افتادن از بزرگی است
مؤلف عرض کند که متعلق باشد بمعنی هفتم
برگردیدن (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

(۳۳۳) **برگشتن بوسه** | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
باقی نماندن بوسه و دور شدن آن متعلق
بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری ـه) در لبم
بوسه گشت حیرت بیز ها که به نیرنگ آن
دهن برگشت ۶ (اردو) بوسه کا لب سے
جدا ہونا باقی نہ رہنا۔ حالت بوسه باقی نہ رہنا

(۳۳۵) (الف) **برگشتن جان از تن** | مصدر اصطلاحی
(ب) **برگشتن جان بلب** | (الف) بمعنی
مخالف و منحرف شدن جان با تن کنایه از مردن
متعلق بمعنی چهارم برگردیدن و (ب) در اسپ
آمدن جان بلب و حرکت پیدا کردن لب
و زنده شدن متعلق بمعنی ششم برگردیدن
(ظهوری الف ب ـه) یار چون صبر من ز من
برگشت ۶ زیستن رفت و جان ز تن برگشت
۶ (صائب ب ـه) برگشت ز تن جان بلب
خسته دگر بار ۶ تا روی تو آئینه مرا پیش
نظر داشت ۶ (اردو) (الف) جان نکلنا
۔مرنا۔ (ب) جان آنا۔ زنده ہونا۔

(۳۳۴) **برگشتن خم زلف از شکن** | مصدر اصطلاحی
باقی نماندن و دور شدن شکن از زلف
متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظهوری ـه)
من و شوخی و دشت پیمائی ۶ که خم زلفش
از شکن برگشت ۶ (اردو) زلف میں خم
باقی نہ رہنا شکن باقی نہ رہنا۔

(۳۳۶) **برگشتن روزگار** | مصدر اصطلاحی۔ مخالف
شدن اهل روزگار با کسی قریب بمعنی برگشتن
اختر و بخت که گذشت متعلق بمعنی چهارم برگشتن
(انوری ـه) برگشتی چو روزگار از من ۶
گر نه با روزگار یار ستی ۶ (ظهوری ـه)
دل در ره امید چنان پیش می دوید ۶ گو برگشت
روزگار و چنین در قفا فتاد ۶ (اردو)

زمانہ پھر جانا۔ بقول آصفیہ لوگون کا کسی کے خلاف اور اُس کا دشمن ہو جانا (نواب احمد ؎) اپنے بیگانے ہوے سب لطف ساقی دیکھ کر۔ کہ پھر گیا ہم سے زمانہ گردش ساغر کے ساتھ ہو

([illegible]) **برگشتن صبر** مصدر اصطلاحی۔ دور شدن صبر و باقی نماندن صبر۔ متعلق بمعنی سوم برگردیدن سنداین ازظہوری بر (برگشتن جان ازتن) گذشت (اردو) صبر نہ رہنا۔ صبر جاتا رہنا

([illegible]) **برگشتن طالع** مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برگشتن اختر) کہ گذشت وسنداین ازصائب بر (برگشتہ طالع) می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر

([illegible]) **برگشتن عادت** مصدر اصطلاحی بمعنی دور شدن عادت و باقی نماندن عادت متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ؎) نشنید پند عادت تو ہیچ برنگشت کہ ہرچند مدعای ظہوری اعادہ شد کہ (اردو) عادت دفع ہونا۔ عادت جانا۔ عادت پلٹنا۔

([illegible]) **برگشتن غذا** مصدر اصطلاحی بمعنی رد شدن غذا و ہر چیزی کہ خورند و نوشند خصوصیت غذا ندارد۔ سند سلیم بر معنی ششم برگردیدن گذشت (اردو) دیکھو برگردیدن کے چھٹے معنے۔

برگشتن قمار استعمال۔ بقول بہار و آنند بمراد نہ نشستن قمار فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ مؤلف عرض کند کہ مرادف برگشتن باختن و متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (صائب ؎) کاری بمرادم نشد از نقش موافق کہ امروز کہ برگشتہ قمارم چہ توان کرد کہ (اردو) قمار کا بگڑ جانا۔ پلٹ جانا۔ دلخواہ نہ ہونا۔

([illegible]) **برگشتن کسی** مصدر اصطلاحی بمعنی تباہ شدن کسی و سر زیر پا افتادن و سرنگون شدن متعلق بمعنی ہشتم برگشتن (ظہوری ؎) فلک فارغ نکرد از دربدر گشتن اسیرت را کہ ہنوز این غیر پرور را نیامد وقت برگشتن کہ (اردو)

سرنگون ہونا۔ تباہ ہونا۔

(۲۳۲۲) **برگشتن مژگان** | مصدر اصطلاحی۔ منعکس شدن مژگان کہ نوکش در دیدہ داخل می شود و این مرضی است کہ دائما آب از چشم می ریزد سند این بر (برگشتہ مژگان) می آید (اردو) پلکون کا پلٹ جانا۔ آنکھہ مین داخل ہو جانا۔ یہہ ایک مرض ہے۔

(۲۳۲۳) **برگشتن نسیم از ہواداری** | مصدر اصطلاحی۔ مخالف شدن نسیم باشد متعلق بمعنی چہارم برگشتن (ظہوری ے) کردہ خوش جا نسیم درکویش ہا از ہواداری چمن برگشت ہا۔ (اردو) نسیم کا پلٹ جانا۔ مخالف ہونا۔

برگشتہ | اصطلاح۔ بقول وارستہ و (بحر بذیل برگشتن) مرادف برگردیدہ بمعنی استفراغ وسندی کہ از شانی تکلو پیش شد ہمان است کہ بر معنی ششم (برگردیدن) مذکور شد کہ از آن (برگشت) بمعنی استفراغ شد۔ پیداست۔ وہم او گوید کہ بمعنی خراب و تباہ ہم آمدہ و فرماید کہ ازینجاست کہ قمار بازی را کہ نقش بمراد نہ نشیند برگشتہ قمار گویند (بدیعی سمرقندی ے) برکندہ باد دیدہ و برگشتہ باد روی گر چشم بر گہر بود و روی بر زرم ہا وسند دیگر از صائب بر (برگشتن قمار) گذشت بہا نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول برگشتن است شامل بر ہمہ معانیش نمی دانیم کہ محققین بالا چرا این را بطور اسم جامد جا دادہ اند۔ (اردو) دیکھو برگشتن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔ تمام معنون کے ساتہ۔

برگشتہ اختر | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بطالع و بداختر مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول است از مصدر مرکب (برگشتن اختر) کہ بجایش گذشت (اردو) قسمت کا ہیٹا۔ بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدبخت۔

برگشتہ ایّام | اصطلاح۔ بقول بہار و
انند۔ مرادف برگشتہ بخت کنایہ از بدبخت
(باقر کاشی ؎) چون کند عرض نیاز از روی
بگردان روی خود ہ این سرای باقر برگشتہ
ایّام است وبس ہ **مؤلف** عرض کند
کہ متعلق است بمعنی **چہارم** برگردیدن
واسم مفعول (برگشتن ایّام) کہ بجایش گذشت
ومرادف (برگشتن اختر) (اردو) دیکھو برگشتہ اختر

برگشتہ باد | اصطلاح۔ بقول مؤید وہفت آ
زیر وزبر باد **مؤلف** عرض کند کہ محقق با نام
نشان ہ برای تائید فضلا ذکر این کردہ باشد
شاید فضلا نمی دانند کہ برگشتن مرادف برگردیدن
شامل است برچند معانی۔ وبرگشتہ اسم
مفعول آنست ومرکب است با کلمہ باد
(اردو) برگشتہ ہو۔ تہ و بالا ہو۔ پلٹ جاے
الٹ جاے۔

(الف) برگشتہ بخت | اصطلاح۔ بقول بہار
(ب) برگشتہ دولت | وانندش نقل نگار
بمعنی بدبخت (شیخ شیراز ؎) نہ تنہا منت
گفتم ای شہریار ہ کہ برگشتہ بختی وبد روزگار
ہ چو برگشتہ دولت ملامت شنید ہ سر انگشت
حسرت بدندان گزید ہ **مؤلف** عرض کند کہ
(بخت برگشتہ) بجایش گذشت وہر دو مرادف
(برگشتہ اختر) است کہ بجایش مذکور شد
اسم مفعول (برگشتن بخت ودولت) (اردو)
دیکھو برگشتہ اختر۔

برگشتہ سر | اصطلاح۔ بقول بہار وانندش
نقل نگار مرادف (برگشتہ اختر) (اسیری لاہجی
در مثنوی اسرار الشہود در حکایت سلطان محمود
؎) تو ز حال زار این برگشتہ سر ہ ہر زمان
بہر چہ آزادتر ہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی
خود سر است وبمجاز معنی بدقسمت پیدا می شود
کہ خود سری ہم برگشتن بخت است (اردو)
سر پہرا۔ دکن میں خود سر کو کہتے ہیں جو کسی کی

بات نہ مانے۔ صاحب آصفیہ نے (سر پھرنا)
پر فرمایا ہے۔ شامت آنا۔ کم بختی آنا۔ پس
(سر پھرا) بدقسمت کو کہہ سکتے ہیں۔

برگشتہ شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و ضمیمۂ برہان بمعنی زیر و زبر شدن۔
مؤلف عرض کند کہ مصدر مجہول برگشتن
است و بس (اردو) برگشتہ ہونا۔

برگشتہ طالع | اصطلاح۔ بقول بہار و
انندش نقل نگار مرادف برگشتہ اختر (صائب
ے) در لعل آبدار ز برگشتہ طالعی ہا باشد
ہمان چو نقش نگین خشک جوی من) **مؤلف**
عرض کند کہ (برگشتن طالع) بجای خودش
گذشت و این متعلق است بہ ہمان یعنی
اسم مفعولش و از سند پیش شدہ حاصل
بالمصدر پیدا است (اردو) بدقسمت۔

برگشتہ قمار | اصطلاح۔ بقول بحر کسی کہ
نقش او بمراد نہ نشیند **مؤلف** عرض کند کہ
اسم مفعول (برگشتن قمار) کہ بجایش گذشت
و سند این از صائب ہمد را انجا مذکور
(اردو) بازی بگڑا ہوا یعنی وہ شخص
جسکی بازی بگڑی ہوئی ہو۔

برگشتہ مژگان | اصطلاح۔ بہار و انندش
نقل نگار از تعریف این ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ (۱) دیدۂ خمار آلودہ را
گویند کہ مژگانش ہم باثر خمار بلندی شود
پس اسم مفعول مصدر (برگشتن مژگان)
است کہ بمعنی حقیقی گذشت و این کنایہ باشد
از معشوق و (۲) کسی کہ بمرض مژگان عکوس
مبتلا باشد کہ نوکش در دیدہ رود (صائب
ے) گرچہ امید ظفر با لشکر برگشتہ نیست
می کند صید دل آن برگشتہ مژگان بیشتر)
(ابوطالب کلیم ے) چشم مستت را غم
برگشتہ مژگان تو نیست کہ ہیچ او صد عاشقی
رو برقفا را دیدہ است ے (اردو)

(۱) مخمور آنکھین رکھنے والا معشوق۔ مذکر
(۲) وہ شخص جسکو پلکون کا مرض ہو جنکی
نوکین دیدے کی جانب پھر گئی ہون جس سے رات
دن آنکھین لال اور پانی بہتا ہے۔ بہت
برا مرض ہے۔

(۵۲۲۱) **برگفتن** | مزید علیہ گفتن است بزیادت
کلمۂ بر بران (انوری ع) ما جرائی از آن
حکایت کرد ہا بندہ برگویدت چنانکہ شنید
ہا (اردو) کہنا۔

(۵۲۲۲) **برگ فشاندن** | مصدر اصطلاحی بمعنی
حقیقی (۱) برگ ریزی درخت و (۲) کنایہ
از نفع رساندن (صائب ع) تا درین
باغی لشکر انیکہ داری برگ و بار ہا برگ
می باید فشاند و بار می باید کشید ہا (اردو)
(۱) پتے جھڑانا۔ (۲) نفع پہنچانا۔

برگ کازرونی | اصطلاح۔ بقول
برہان دوائی است کہ او را بشیرازی
(آہو دوشک) و بعربی حزآ گویند بکسر حای
بی نقطہ و زای نقطہ دار۔ صاحب محیط بر
حزآ فرماید کہ بقول شیخ زوفر و بقول شارح
کازرونی گوید کہ بفارسی (دینار رویہ)
و بشیرازی (میرک کازاونی) و کوخر گرم
و خشک در اول و دوم۔ مسخن و قابض
و محلل و منضج و ہاضم طعام و مدر بول و
حیض و کاسر ریاح و دافع آروغ ترش
و منافع بی شمار دارد۔ صاحب مخزن الادویہ
ہم ذکر حزآء کردہ گوید کہ دینار رویہ فارسی
است (اردو) برگ کازرونی ایک
دوا کا نام ہے جسکو عربی مین حزآء کہتے ہین
اور فارسیون نے (دینار رویہ) کہا ہے۔ مذکر

برگ کردن | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی نغمہ
و آہنگ کردن متعلق بمعنی ہفتم برگ و سند
این از مولوی معنوی ہم در انجا مذکور شد۔
(اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

برگ گاہ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ موئد فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی (۱) ساق درخت و (۲) شاخ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است قلب اضافت ۔ معنی لفظی مینا جای برگ کنایہ از شاخ (اردو) (۱) تنہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ دیکھو برز کے تیسرے معنے (۲) شاخ ۔ مؤنث ۔ دیکھو برزدہ

برگ گل اصطلاح ۔ بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) مرادف برگ بغرا و سند این از سلیم ہم در انجا گذشت **مؤلف** عرض کند کہ استعارہ باشد و (۲) بمعنی حقیقی یعنی ورق گل (ظہوری ؎) از دل ریش کہ از برگ گل آزردہ شود ٭ نوک خار از گل بیجا رکشیدیم عبث ٭ (اردو) (۱) دیکھو برگ بغرا (۲) پنکھڑی ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ پھول کی پتی ۔ برگ گل ۔ ورق گل (میر تقی ؎) نازکی اس کے لب کی مت پوچھو ٭ پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے ٭

برگ گلاب استعمال ۔ بقول بہار و انند ۔ برگ گل سرخ کہ آن را بتازی ورد خوانند (میر خسرو ؎) پس از شستن شخص خورشید تاب ٭ کشید ند بروی چو برگ گلاب ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و مرادف برگ گل کہ گلاب بمعنی گل آمدہ (اردو) دیکھو برگ گل ۔

برگ گنجیفہ اصطلاح ۔ بقول بہار بمعنی ورق گنجیفہ و فرماید کہ در اشعار میرزا طاہر وحید آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ خلاف تحقیق نیست و برگ بمعنی ورق بجای خود ش گذشت ولیکن این چہ قسم استناد است کہ اشارۂ کلام شاعری کند و نقلش ندارد ۔ و وای برین طرز تحقیق معاصرین عجم ورق گنجیفہ را بر زبان دارند صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند (اردو) گنجیفہ کے پتے ۔ مذکر ۔

برگل آن مهره زن | مقوله۔ بقول شمس
۔اے برزمین زد مؤلف عرض کند که
محققین فارسی زبان ازین ساکت معاصرین
عجم برزبان ندارند۔ وسند استعمال پیش نه شد
۔خلاف قیاس۔ لفظ ومعنی مخالف یکدیگر
که از امر حاضر معنی ماضی مطلق پیدا کند اعتبار
را نشاید (اردو) ناقابل ترجمه۔

برگ لاجورد | اصطلاح۔ بقول جهانگیری
در ملحقات کنایه از آسمان۔ دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نکرد۔ معاصرین عجم
برزبان ندارند مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی و توصیفی است اگرچه خلاف قیاس
نیست ولیکن طالب سند استعمال میباشیم
(اردو) دیکهو آسمان۔ امیر نے اس کی
تشبیهات مین خیمهٔ لاجورد۔ غنچهٔ لاجورد
سقف لاجوردی۔ مهرهٔ لاجورد کا ذکر
کیا ہے۔

برگلو بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار
واننده بمعنی برگردن بستن مؤلف عرض
کند که ما از معاصرین عجم استعمال این با کلمهٔ
در شنیده ایم حیف است که بهار و نقل
نگارش سند استعمال این پیش نه کرد (اردو)
گلے مین باندهنا۔ گردن پر باندهنا۔

برگلو پا فشردن | مصدر اصطلاحی۔ بر
گلوی چارپای مذبوح پا می نهند تا از جا
نرود پس بمعنی حقیقی است (ظهوری ۔
پنجهٔ قصاب ما باد بخون لاله گون که برگلوی
آرزو خوش هوسی پا فشرد کو (اردو)
گلے پر پاؤن رکهنا ہلنے نه دینا۔

برگلو خنجر مالیدن

برگلو کارد و مانند آن مالیدن | مصدر
اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی ذبح کردن و گلو بریدن
بهار و اننده ش نقل نگار ذکر (برگلو مالیدن
خنجر و کارد و مانند آن) کرده مؤلف عرض کند

کنند که درین اصطلاح گلو را هم تخصیص نباشد
و بجای آن حلق و گردن و امثال آن هم
می توان استعمال کرد. مرادف (کارد بر حلق
مالیدن) که بجایش می آید (اردو) گلے پر چھری
پھیرنا۔

برگماشتن بقول انند بحوالۂ فرهنگ فرنگ
نصب نمودن برکاری و بقول فدائی مقرر
کردن کسی است برکاری مؤلف عرض کند
که مزید علیه گماشتن باشد بزیادت کلمۂ بر بران
که بمعنی موقوف داشتن شخصی بر سر چیزی و کار
و شخصی می آید و فی الحقیقت مقرر کردن و
سپردن و تحویل کسی دادن است و بحث
کامل همه را بجا کنیم (انوری ؎) یا غلام حمید
را از روی جنبش برگمار ؎ تا شبیخون آورد
و دفع این ملعون کنند (اردو) سونپنا [illegible]
آصفیه سپرد کرنا. حوالے کرنا. تحویل کرنا (کسی کو
کسی کام پر مقرر کرنا)۔

برگناه گوش زدن مصدر اصطلاحی [illegible]
انند بحوالۂ فرهنگ سکندرنامه مراد از تنبیه
کردن مؤلف عرض کند که [illegible] برگناه
نقل شعر نکرد (آصفیه) معنی می کردیم [illegible]
فرس ساکت. معاصرین عجم بر زبان ندارند
و مجاز گوش زدن بمعنی مالیدن گوش تنبیه (اردو)
تنبیه کرنا. سزا دینا. چشم نمائی کرنا۔

برکند بقول سروری به رای مهمله و کاف فارسی بوزن فرزند بمعنی رشوت باشد و فر[illegible]
که (بدکند) هم به همین معنی آمده (شمس فخری ؎) تا به بیند یک نظر رخسار شان [illegible]
قدسی جان ببرکند آورید ؎ مؤلف عرض کند که وای به محققین که همین شعر را به سند
(بدکند) آورده اند و تصرف در لغت کرده اند و ما صراحت ماخذ (بدکند) همه را انجا کرده
و نمی دانیم که شمس فخری در کلام خود (بدکند) به دال مهمله دوم آورده یا (برکند) به ر[illegible]

مهمله دوم. بای حال برگند به همین معنی بکاف تازی بر معنی سوم‌ش گذشت و بخیال ما بدین معنی بکاف فارسی است واصل این گنده باشد که بمعنی بدبو دارنده می آید و گند بدون های آخره مخفف آن هم می آید وکلمهٔ بر در اوّل این زائد واین کنایه باشد از رشوت که ناپاک است (اردو) دیکھو برکند کے تیسرے معنے۔

برگنه بقول انند بفتح اوّل وسوم ونون و سکون ثانی بمعنی درهم کوفته شده هر چیز را گویند و بتخصیص عطریات راکبیر اوّل هم گفته اند مؤلف عرض کند که همین لغت بهمین معنی بکاف تازی هم بجایش گذشت وصراحت آن‌ش همدرانجا کرده ایم واین مبدّل آن باشد چنانکه گند و کند (اردو) دیکھو برکنه۔

برگ نے اصطلاح. بقول وارسته (۱) برگ نیستان (۲) بمعنی سرو ... شیرین است چون نیشکر ... های برگ نی ... وفرماید که (۳) قسمی از خربزه (تاثیر) هنگام برگ نیستان ها برگ نی او شود نواخوان ...

صاحب بحر عوض معنی اوّل گوید که (۳) قماش سبز رنگ را گویند و بمعنی دوم متفق باوارسته. خان آرزو در چراغ هدایت بر معنی دوم قانع. بهار بهر دو معنی متفق باوارسته مؤلف عرض کند که سند سیفی تائید معنی سوم می کند نه معنی اوّل پس قول بحر درست است نسبت معنی دوم عرض می شود که موجد این معنی بسند کلام تاثیر همین محققین سند نداده اند و دیگر کسی از محققین اهل زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند واز کلام تاثیر هم معنی خربزه پیدا نمی شود شاعر گوید که چون لشکر نیستان می رود یعنی در نیشکر زار پس عوض نیشکر برگ نیشکر هم ثنا خوان او می شود واین

مبالغهٔ شاعری است و من وجه درست
هم باشد که تجربه ماست یعنی از برگ نیشکر
هم در هوا آوازی می آید چون آواز قماش
ریشم بافته که صوتش (سرسر) است پس
برگ نے در شعر تاثیر معنی حقیقی است که برگ
نیشکر است و در سبز گشتن از نیشکر خربزه
را آوردن و بدون استعمال اهل زبان
خلاف قیاس این معنی را پیدا کردن کار
محققین هند نژاد نیست (اردو) (۱) دهانی
رنگ - سبز رنگ جیسے نیشکر کے پتون کا رنگ
- مذکر (۲) خربزه - مذکر - دیکھو اربوجینا -
(۳) ایک خاص قسم کا سبز کپڑا - مذکر -

برگ نیل | اصطلاح - بقول سروری و محیط
که بتازی وسمه خوانند بعضی گویند که گیاهی
است که زنان آن را بجوشانند و برابروان
نهند و بعربی وسمه نام دارد صاحبان ناصری
و برهان و مؤید و هفت هم ذکر این کرده اند
صاحب محیط بر نیل فرماید که اسم هندی است
و بعربی نیلج و حنای مجنون و گویند که نیل
اسم فارسی حشیشهٔ معروف و عصارهٔ آن
نیلج و برگ آن را بسریانی و رومی قلبا
نیلا و قلیاطس و بعربی وسمه که در خضاب
مو استعمال می کنند و بقول شیخ الرئیس گوید
که طبع وسمه حار در آخر اول و خشک در
دوم - تری آن در تجفیف و حدت شدید
و قابض و منع سیلان و قطع نفث خون و
حیض نماید و بستانی آن ضعیف کند و لهذا
نافع طحال و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است (اردو)
نیل کا پتا - وسمه - مذکر -

(الف) **برگ و بار** | اصطلاح - بقول انند
بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی اوراق و
اثمار درختان مؤلف عرض کند (۲) کنایه از
شادابی و (۳) بمعنی ساز و سامان (ظهوری

(برقص افتادن) گذشت (اردو) ساز و سامان۔ مذکر۔ دیکھو باروبند۔

برگوش خوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند (۱) شنیدن و (۲) شنیدن حرفی که بر طبیعت گران آید (فطرت ؎) دوشم از گلبانگ بلبل این نوا برگوش خورد ٭ کای می جستیم در گنجینهٔ دل بوده است ٭ (طالب آملی ؎) برگوش خورد نام وصالی ولی چه سود ٭ کز صاحبان دیده بخوابش کسی ندید ٭ **مؤلف** عرض کند که بسماعت رسیدن است مطلقاً یعنی شنیده شدن و ہمین معنی پیدا می شود از کلام فطرت و طالب۔ فارسیان نمی گویند که "فلان این خبر را بگوش خورد" بلکه گویند که این خبر بگوش ما خورد" پس ہر دو معانی بیان کرده محققین بالا درست نباشد (اردو) کان مین پڑنا بقول آصفیه گوش زد ہونا۔ سننے مین آنا۔ انھین معنون مین (کان پڑنا) بھی کہا جاتا ہے۔

برگوش خوردن حرف | مصدر اصطلاحی بقول بہار شنیدن حرف و شنیدن حرفی که بر طبیعت گران آید۔ **مؤلف** عرض کند که خصوصیت حرف نباشد و نسبت معنی خیال خود را بر (برگوش خوردن) ظاہر کرده ایم (اردو) دیکھو برگوش خوردن۔

(الف) **برگوش رسانیدن** | مصدر
(ب) **برگوش زدن** | اصطلاحی

بقول بحر ہر دو معنی شنوانیدن بہار بر ذکر (ب) قانع و فرماید که مرادف (برگوش کشیدن) یعنی شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) از نکہت تو باد ره ہوش می زند ٭ گل را حدیث حسن تو برگوش می زند ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی بالا برای الف درست باشد ولیکن (ب) در محاورهٔ عجم بمعنی آگاه و تنبیه کردن است نه رسانیدن به سماعت

پس محققین بالا بہ کلاہ ہم محمد قلی سلیم غور نفرمودہ اند
(اردو) کان میں ڈالنا۔ ڈالدینا۔ بقول
آصفیہ (الف) سنادینا۔ کانوں تک پہنچا دینا یا پہنچانا
گوش گزار کردینا۔ (داغ ؎) بتائیں لفظ
تمنا کے تمکو معشوق کیا ہ تمہارے کان میں یک
لفظ ہم نے ڈالدیا ہ (ب) آگاہ کردینا۔

برگوش کشیدن مصدر اصطلاحی بقول
بہار و انند۔ مرادف (برگوش زدن) یعنی
شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) بنرم حسن رخ
او کنایۂ خوبی بہ ماہ گوید و برگوش آفتاب
کشد بہ وارستہ و بحر ہمین را (برگوش کسی
کشیدن) نوشتہ اند بمعنی مذکور مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس است (اردو) کان
میں ڈالنا۔ دیکھو برگوش رسانیدن۔

برگوگ بقول ضمیمۂ برہان بہردو کاف
فارسی بروزن مفلوک عمارت را گویند
و فرماید کہ بابای فارسی ہم آمدہ صاحب
انند ہم بحوالۂ فرہنگ فرنگ ذکر این کردہ
گوید کہ عمارت و قصر باشد **مؤلف** عرض
کند کہ گوگ بہردو کاف فارسی بقول کنز و
لغات ترکی در ترکی زبان بمعنی سما یعنی آسمان
است پس فارسیان کلمۂ بر بمعنی بلند در
اولش زیادہ کردہ برای قصر و عمارت بلند
نام کردہ باشند کہ آسمان بلند عمارت عالی
را گفتند پس در معنی این صفت بلندی را
داخل کردن ضرور است ولیکن مجرد
قول محققین بالا کفایت نمی کند سند استعمال
باید کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
اہل زبان سکوت ورزیدہ اند۔ صاحب
برہان ہمین لغت را بہ بای فارسی بجای
خودش بمعنی عمارت عالی آوردہ کہ می آید
و ازان تائید خیال ما می شود و نسبت آن
ہمین قدر گوئیم کہ مبدل این است کہ موحدہ
بدل شد بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ

(اردو) بلند عمارت۔ مؤنث ۔

برگ و نوا اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ از ساز و سامان و زر و پول بہار بر ساز و سامان قانع صاحب مؤید بحوالۂ رسالۂ علمی فرماید کہ آنکہ کسی را روزگاری باشد چنانکہ گوئی "فلان برگ و نوائی دارد" یعنی روزگاری دارد و فرماید کہ در فرہنگی بمعنی سرانجام آمدہ۔ صاحب بحر گوید کہ مرادف برگ و ساز است صاحب ہفت فرماید کہ بمعنی سامان و سرانجام۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی ہشتم برگ اشارۂ این گذشت (انوری ؎) زمانہ کلکی کز کلک و خاتمش در ملک ٭ ہزار بند و کشاد و ہزار برگ و نواست ٭ (ولہ ؎) ای بجود قرن از کرمت بردہ جہان برگ و نوا ٭ توجیہ دانی کہ جہان بی توجیہ بی برگ و نواست ٭ (ولہ ؎) چند بی برگ و نوا سبر کنی شرم بنہ ٭ کو خداوندم ا برگ و نوائی فرماے ٭ (اردو) دیکھو برگ و ساز

۲۳۵۳ (الف) **برگ و نوا آوردن** مصدر

(۲۳۵۴) (ب) **برگ و نوا بردن** اصطلاحی

(۲۳۵۵) (ج) **برگ و نوا فرمودن** (الف) حاصل کردن ساز و سامان است (انوری ؎) بوستان آستان عرش سای خسرو است ٭ چون ہمہ برگ و نوا زین آستان آوردہ ام ٭ و (ب) مرادف الف و (ج) عطا کردن ساز و سامان۔ سند استعمال (ب و ج) برابرگ و نوا گذشت (اردو) (الف و ب) ساز و سامان حاصل کرنا (ج) ساز و سامان عطا کرنا۔

برگ و یراق اصطلاح۔ بقول بول چال سامان سواری اسپ یعنی زین وغیرہ مؤلف عرض کند کہ بر زبان معاصرین عجم است و یراق بقول لغات ترکی بمعنی سلاح آمدہ و بقول غیاث اسلحۂ سپاہ و بمعنی مطلق سامان و اسباب

و مصالح هر چیز (اردو) گھوڑے کا	ساز و سامان۔ مذکر۔

برگه بقول وارسته و بهار چیزی که از مال دزدیده پیش دزد شناسند و بدست آویز آن مطالبهٔ ما بقی کنند (منصور فکرت سه) شعر رنگین مرا کس نتواند بردن ❊ برگهٔ دزد حنا زود بکف می آید ❊ (میرزا عزت ناصح سه) عارف چو بفکر برد رو به دزدیدهٔ خویش ❊ نشناسد زاو رنده آوردهٔ خویش ❊ هر کس ز وجود خویشتن برگه گرفت ❊ گو مگذارش که یافت گم کردهٔ خویش ❊ مؤلف عرض کند که برگ بمعنی ساز و سامان بجای خودش گذشت فارسیان های هوز تسمیه بر آخرش زیاده کرده برای قسم خاص سامان۔ اسم جامد قرار داده اند۔ چنانکه دندانه (اردو) مال مسروقہ سے چور کے پاس برآمد کی ہوئی چیز۔ مؤنث۔

(۲۵۸۸) **برگه گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ گرفته کردن چیزی از مال مسروقه پیش دزد سند این از میرزا عزت ناصح بر (برگه) گذشت (اردو) مال مسروقہ سے کسی چیز کو چور کے پاس پکڑنا۔ برآمد کرنا۔

برگه لاجورد اصطلاح۔ بقول مؤید آسمان را گویند مؤلف عرض کند که همین اصطلاح بکاف عربی به همین معنی گذشت و صراحت مأخذ همه را انجا کرده ایم و برای مأخذ این توانیم گفت که های هوز در آخر لفظ برگ زائد و معنی لفظی این ورق لاجورد است و کنایه از آسمان (اردو) امیر نے تشبیہات آسمان میں ورق لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔ دیکھو آسمان

برگی بفتحتین بقول سروری بحواله ساحی کلاه درازکه زنها در سر گیرند و بتازیش برنس گویند۔ اشاره سند این از کلام سعدی بر (برگی بکاف

عربی ا گذشت. **مؤلف** عرض کند که ما صراحت
ماخذ این بمعنی سوم (برگ) کرده ایم و درینجا
همین قدر کافی است که این را مبدل آن
دانیم که کاف عربی با فارسی بدل شود چنانکه
کند و گند (اردو) دیکھو برگی۔

برلب انگشت زدن | مصدر اصطلاحی۔
همان (انگشت برلب زدن) است که در
مقصوره گذشت (اردو) دیکھو انگشت برلب زدن۔

برلب خاک مالیدن | مصدر اصطلاحی۔
صاحب بحر ذکر (خاک برلب مالیدن) کرده
گوید که (۱) در مقام حاشا مستعمل است یعنی
در محل انکار امری (صائب ؎ اگرچه می بایست
برلب چشم او از سرمه خاک پا شد بردم تیغ
خونریزی او آشکار ﴿ (۲) بتحقیق ما معنی (۲۵۶)
خاموش شدن (صائب ؎) بعهد من زمین
نایاب چون اکسیر شد صائب ﴿ زبس خون
خوردم و برلب ز غیرت خاک مالیدم ﴿

مؤلف عرض کند که رسم عجم است و اهل قصبات
دکن هم که چون از چیزی انکار دارند مشت خاک
را از زمین برداشته قریب دهن کنند و گویند
که ما این کار را هرگز نکرده ایم و مقصود شان
ازین طرز عمل آنست که اگر کرده باشیم خاک
عوض رزق در دهان ما افتد از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد بمعنی انکار کردن
و نسبت معنی دوم عرض می شود که چون لب
سبو را بخاک بند کنند چیزی از و بیرون نیاید
و دائما این عمل برای سبوی شراب و روغن
جاری است و از همین عمل معنی دوم قائم
شد (اردو) (۱) انکار کرنا (۲) خاموش
ہونا۔ ساکت ہونا۔

(الف) **برلب نهادن** | مصدر اصطلاحی۔
بقول بهار تجرّع نمودن. صاحب بحر فرماید که
جرعه جرعه خوردن (طالب آملی ؎) بیا که
برلب دل آتشین ایاغ نهیم ﴿ بنواله های جگر

در دهان داغ نهیم ؛ مؤلف عرض کند که (انگشت برلب نهادن) بجای خودش در مقصوره گذشت و آن هم داخل همین بمعنی اصطلاحی عام باشد و (مهر برلب نهادن) بمعنی ساکت کردن می آید و آن هم داخل همین تعمیم است و از کلام طالب آملی ۔۔

(۲۵۱۱) (ب) برلب نهادن ایاغ | پیداست که بمعنی پیاله و جام می برلب نهادن است یعنی خوردن شراب پس تجرّع از کجا پیدا شد و سرد و محققین هندنژاد این معنی را ازینا سند بکدام قرینه پیدا کردند فتامّل پس بخیال ما تجرّد (الف) چیزی نیست و (ب) بمعنی می خوردن است و بس (اردو) (الف) پینا (ب) شراب پینا ۔

(الف) برلنگ | (الف) بقول هفت بفتح

(ب) برلنگ زدن | اول و فتح لام کنایه از گریختن باشد (ب) بقول سروری و جهانگیری (در ملحقات) و بقول رشیدی و برهان و واسته و بحر (۱) کنایه از گریختن (سراج الدین راجی ـــه) سر خویش از غصه بر سنگ زد ؛ ز خجلت پس آنگاه برلنگ زد ؛ (ظهوری رباعی ـــه) برلنگ زدم تا نخورم حسرت لنگ ؛ با تشنه لبی نهنگ از غلغل تنگ ؛ بیش که بر هم شکایت دست و زبان ؛ گیرایی شل خواهم و گویائی گنگ ؛ خان آرزو در سراج بنقل سند ظهوری گوید که ازینا بیت هیچ معلوم نمی شود که بضم لام است یا غیر آن و نیز معنی گریختن درینجا مناسبت ندارد بلکه هیچ معنی ازین بیت مستفاد نمی شود ورنه بر دارنده بهار گوید که از دو جهت درین تامّل است یکی آنکه ضبط حرکت نکرده اند دوم آنکه این بیت بر معنی مذکور دلالت نمی کند و لهذا برلنگ بکسر لام بمعنی شکست نره است پس (۲) بمعنی قطع کردن نره باشد

چراکه زدن بمعنی بریدن و دور کردن آمده
مؤلف عرض کند که استاد و شاگرد هر دو بخبر
اند که کلام ظهوری رباعی است نه بیت و
اگر محققین فرس صراحت اعراب لفظ کرده
باشند کار ما و شماست که تحقیقش کنیم و صاحب
هفت اگرچه بر الف قناعت کرده است و سکندری
خورده که (زدن) را ترک کرد و لیکن صراحت
فتح اول و دوم کرده است عجبی نیست که بر
قافیه کلام سراج الدین راجی غور نموده و معنی
هر دو استاد بالا برای گریختن درست می شود
نمیدانیم که هر دو محققین آخر الذکر چرا سند ظهوری
را غیر متعلق ازین معنی قرار داده اند و خان
آرزو چرا کلام ظهوری را بی معنی پندارد ظهوری
گوید که بگریختم تا حسرت تهبند خود نکشتم یعنی دشمنان
غالب در یغما لنگ را هم نگذارند و بحالت گریز
از تشنه لبی و غلغل تنگ تبنگ بودم (و معنی
شعر دوم صراحت نمی خواهد که واضح است۔

مخفی مباد که در قافیه کلام ظهوری لُنگ بالضم
بمعنی تهبند است و تُنگ بالضم کوزهٔ سر تنگ
و گُنگ بالضم بمعنی لال (کذا فی البرهان) و در
مصرع اولش در مصدر (بر لنگ زدن) لفظ
لَنگ بالفتح باشد چنانکه در قافیه سراج الدین
راجی گذشت و لنگ بقول برهان بالفتح بمعنی
آله تناسل آمده نه بالکسر چنانکه بهار ذکرش
کرده پس معنی لفظی (بر لنگ زدن) (۱) بریدن
آلهٔ تناسل و نامرد شدن (۲) کنایه باشد از
گریختن در کارزار پس چه خطا شد که محققین
فارسی که سروری هم دران داخل است
این را بمعنی گریختن نوشتند۔ همانا کنایه ایست
لطیف و موافق قیاس و معاصرین عجم تصدیق
این می کنند۔ خان آرزو و تلمیذش اگر زحمت
تحقیق می کشید تحقیق اعراب لغت هم می شد
و معنی کلام ظهوری هم بدست می آمد۔ زحمت
تحقیق نبرداشتن و بر کلام استادان سخن

حرف نهادن کار محققین سخن دان نیست (اردو) (الف) ناقابل ترجمه (ب) (۱)	ہیجڑا بنانا ۔ آلۂ تناسل قطع کرنا ۔ نامرد ہونا (۲) بھاگنا

برلیان بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار ـ چیزی که تابان است ـ صاحب بولیپال صراحتی خوب کند که مخصوص است برای الماس که آن را تراشیده باشند و این مفرس است از لغت انگلیسی (بِرِی لیانٹ) معاصرین عجم این را بکسر اوّل و سوم خوانند و تحتانی دوم و چهارم و تای هندی آخره حذف شد دیگر هیچ ـ صاحب روزنامه ذکر (برلیان کرده) می کند و می فرماید که بمعنی جلاداده تسامح اوست که تراشیده را جلا کرده نوشت و جلا لازمۂ تراش است که الماس از تراش بسیار مجلاّ می شود و می تابد ـ (اردو) تراشا ہوا ہیرا ـ مذکر ـ

برم بقول سروری و رشیدی و ناصری و سراج ـ به رای مهمله بوزن شرم (۱) گوی بزرگ که آب دران جمع شود و آن را برغ نیز گویند (شهید بلخی ؒ) چون تن خود ببرم پاک به شست بکو از مساش تمام لولو رست بکو نرم نرمک ز برم بیرون شد به مهرش از آنچه بد افزون شد بکو صاحب جهانگیری این را بمعنی چشمۂ آب گوید و اشاره گوی بزرگ هم کند و فرماید که آن را تالاب و برخ هم گویند و بقول برهان و جامع تالاب و استخر و چشمۂ آب ـ مؤلف عرض کند که برغ به غین معجمه که گذشت مرادف این است و همین معنی بر معنی دوم برخ به خای معجمه هم مذکور و صراحت ماخذ هر دو بجایش کرده ایم پس این مبدّل برغ باشد که غین معجمه به میم بدل شد چنانکه غلغلیج و غلملیچ و جا دارد که

برخ را ہم مبدل برغ گیریم کہ غین معجمہ بہ خای منقوطہ ہم بدل شود چنانکہ چرغ وچرخ (اردو) دیکھو برغ۔

(۲) برم۔ بقول سروری ورشیدی وجامع وناصری وجہانگیری بروزن ورم چیزی باشد کہ تاک وبتہ کدو وخیار وامثال آن بران بر اندازند صاحب برہان فرماید کہ این چوب بندی باشد وبقول خان آرزو در سراج دار بستی کہ تاک وبیارۂ کدو وغیرہ را بران اندازند مؤلف عرض کند کہ میم تخصیص بر کلمۂ بر زیادہ کردہ اند ومعنی لفظی این چیزی کہ مخصوص است برای بلندی ومراد از سایہ بانی کہ برای بیارہ از چوب درست کنند (اردو) منڈھا بقول آصفیہ۔ منڈپ یا سائبان یا شامیانہ جو ہندوؤن مین شادی کے روز بطور رسم تانا جاتا ہے۔ اسے منڈوا بھی کہتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے کہ اسی قسم کے منڈوے پر انگور یا کدو وغیرہ کی بیل چڑھائی جاتی ہے۔ جسکو دکن مین منڈوا کہتے ہین۔ اسم مذکر۔ افسوس ہے کہ صاحب آصفیہ نے ان معنون کو ترک فرمایا ہے اور (انگور کا منڈوا) بعض اہل زبان کی بول چال مین سنا گیا۔ امیر نے اسکو (انگور کی ٹٹی) فرمایا ہے۔

(۳) برم۔ بقول سروری بروزن درم (الف) نام سبزۂ کہ آن را مرغ گویند وبقول جامع وناصری بروزن نرم۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ این را فرز و فریز نیز نامند۔ وبقول برہان سبزۂ کنار جوی۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گفتہ کہ این تصحیف است۔ صاحب محیط فرماید کہ بالفتح وبفتحتین (ب) اسم گل درختی است

خاردار - قریب القوه بابدیمشک - مائل بحرارت ومقوی دماغ ومانع سیلان و منافع بسیار دارد (الخ) صراحت نمی کند که بدین معنی لغت کدام زبان است و برمرغ گوید که اسم دوب است وبر دوب فرماید که لغت هندی است بفارسی مرغ بفتح میم وهندیان آنرا (دربهاگشلوه) بمعنی نرم وملائم گویند باجمله این علفی است خودرو که بر زمین بسیار نمناک می روید وبرای اسپ بهترین علف - تر و خشک - هردو گره دارد ونزد هرگره ریشه می کند وطبع آن مائل بسردی و باعتدال اقرب جهت دفع قی وهیضه نافع ورفع سمیت مارگزیده کند ومنافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که همین سبزهٔ اوّل الذکر یعنی (الف) را فارسیان برم نامیده اند ووجه تسمیه جزین نباشد که میم تخصیص بر لفظ بر زیاده کرده اند که بر بمعنی ششم وهجدهمش بمعنی هرچه بالای درخت پیدا می شود یعنی ثمر وبرگ وگل گذشت پس معنی لفظی این برگ مخصوص ومراد از سبزهٔ مذکور واگر (ب) راهم لغت فارسی گیریم معنی آن گل مخصوص باشد آنچه خان آرزو این را لقب تصحیف می دهد - کمی معلومات اوست از مصاف هرسه محققین اهل زبان بدون دلیل وبرهان می رود (اردو) (الف) هریالی - بقول آصفیه - هندی - اسم مؤنث (گنوار) سبزی - هریاول - سبزه - دوب - اور یه ایک قسم کی عمده اور باریک گھانس ہے - (ب) ایک خاردار درخت کا پھول - مذکر - جس کا مشہور نام معلوم نہو سکا -

(۴) برم - بقول سروری بروزن درم بمعنی انتظار که آنرا برموننیز گویند - صاحبان

جهانگیری و برهان و جامع بر وزن نرم گویند۔ خان آرزو در سراج فرماید که این تصحیف باشد و آنچه بمعنی انتظار است برمر است که می آید (الخ) مؤلف عرض کند که هم او بر لغت (برمر) و (برمو) می فرماید که اگر برای برم سند بهم رسد مخفف برمر خواهد بود و ما می گوئیم که از برای لغت فارسی زبان قول سروری و جامع که از محققین اهل زبانند سند است پس چرا سند را می جوید و چرا تصحیف می گوید و چرا مخصوص کند بار برمر ما برای اعتبار سروری و جامع می گوئیم که اسم جامد فارسی زبان است که بر بمعنی حفظ و یاد گذشت و میم تخصیص در آخرش زیاده کردند پس معنی لفظی این یاد مخصوص و مراد گرفتند از انتظار که انتظار هم من وجه یاد است و بس و آنچه به رای مهمله و واو آخر می آید مزید علیه همین باشد که رای مهمله و واو در آخر لغات زیاده کنند چنانکه شنا و شنار و خال و خالو این است حقیقت این لغت که خان آرزو حق تحقیق ادا کرده است (اردو) انتظار۔ دیکھو انتظار۔

(۵) برم۔ بقول جهانگیری و جامع و ناصری با اوّل مفتوح و ثانی زده بمعنی حفظ که از بر هم گفته می شود (انوری ــه) ای مرکب بید اد توسن چو دل تست ﴿ آن را چو نیب خویش چرا برم نداری ﴿ از دفتر تندی و درشتی نه همانا ﴿ یک سوره بر آید که تو آن برم نداری ﴿ صاحب رشیدی فرماید که بدین معنی (از برم) باشد نه برم تنها۔ و به نقل کلام انوری مصرع چهارم را باختلاف خفیف می نویسد یعنی (یک سوره بر آید که تو از برم نداری) و بقول برهان و مؤید حفظ و از بر کردن و بیاد نگاه داشتن۔ خان آرزو در سراج

بذکر قول رشیدی گوید که غالب که قول جهانگیری صحیح باشد چه از بر لفظ قرار داده است
بمعنی حفظ و زیادت میم دران حساب ندارد و احتمال دارد که برم تنها به آن معنی آمده
باشد چنانکه قول جهانگیری است (الخ) **مؤلف** عرض کند که چه خوش تحقیقی است که
میم بجایش [illegible] دارد حیرانم فرماید که بر بمعنی حفظ لغت معلوم است که بمعنی یاد هم
برگذشت. و میم آخر زائد باشد چنانکه صاحب قواعد جامع سند این قسم زیادت
[illegible] از برم و چرام می دهد که درین هر دو میم آخر زائد است وای بر برهان و مؤید
که معنی مصدری ازین اسم جامد پیدا می کنند بجالتی که این حاصل بالمصدر هم نیست زیرا
که (برمیدن) بمعنی حفظ کردن نیامده پس بجای آنکه در معنی این حفظ و یاد را ذکر کنند
(حفظ و از بر کردن و بیاد نگاه داشتن) را چرا نوشت این است تحقیق محققین با نام و
نشان (اردو) دیکھو بر کے گیارھوین معنے۔

برماس | بقول برهان و جامع و ناصری و هفت بروزن الماس بمعنی لمس و لامسه
و دست کشیدن و [illegible] عضوی باشد بر عضو دیگر۔ خان آرزو در سراج گوید که
این مبدل و مغیر برماچ است که مخفف آن برمچ باشد و تبدیل جیم فارسی بسین آمده۔
مؤلف عرض کند که خان آرزو غور نکرد این مزید علیه مس باشد که لغت عرب است
و بقول منتخب بالفتح و تشدید بمعنی سودن و حاصل بالمصدر این در استعمال فارسی همان
مس بمعنی لمس و مچ مبدل آن به همان معنی که سین مهمله به جیم فارسی بدل شود چنانکه خروس
و خروچ حیف است که صاحبان فرهنگ مچ را بجای خودش بدین معنی جا نداده اند و

برمس بزیادت کلمهٔ بر بران مزید علیه آن وبرماس بزیادت الف بعد رای مهمله مزید علیهش چنانکه مهار و ماهار و برمچ که می آید مبدل همان برمس که ذکرش بالا گذشت پس آنچه خان آرزو برماچ را اصل قرار میدهد وبرمچ را مخفف آن وماس را مبدل الشین می گیرد. غلط می کند. (اردو) لمس - اسم مذکر - دیکهو بسودان -

برماسیدن بقول بحر (۱) لامسه کردن و دست مالیدن وسودن عضوی بر عضوی فرماید که (سالم التصریف) یعنی غیر از ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید - صاحب موارد ذکر این کرده گوید که مضارع این برماسد وبرماس که گذشت حاصل بالمصدر این - صاحب سفرنگ فقرهٔ چهل وسوم (نامهٔ سوم شت شای کلیو) را بند این آورده (دمو هزا) «نه پسوندیدن وپسودن وسودن وبرماسیدن» خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که برماس که گذشت اسم این مصدر است که فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف وعلامت مصدر (دن) بر وزیاده کرده مصدری ساختند که کامل التصریف است واستعمال مضارع این در کلام فارسیان یافته نمیشود وبه تحقیق ما (۲) دانستن ودریافت کردن بمعنی اول باشد (حکیم سنائی ؏) آنکه از نفس خویش نشناسد؛ نفس دیگرکسی چه چه برماسد؛ (اردو) (۱) چهونا بقول آصفیه هندی مس کرنا - هاتهه لگانا - (۲) جاننا - معلوم کرنا -

برمال بقول برهان وناصری بر وزن ابدال (۱) سینه و(۲) سرابالای کوه وپشته و(۳) گریز و(۴) امر بگریختن - خان آرزو در سراج برگریز وگریختن قانع مؤلف

عرض کند که (بر مالیدن) مصدر یست که بمعنی نوردیدن و بالا کردن آستین و پارچهٔ تنبان و گریختن و بشتاب رفتن می آید. صاحب غیاث بر لغت (مال) می فرماید که معروف (که مرادش از مال و دولت است) و گوید که این را مال از ان گفتند که طبع انسان مائل بسوی آن می باشد و بقول منتخب مآل بمعنی زر و خواسته و مرد بسیار مال و صاحب انند مآل را لغت عربی و بمعنی مطلق خواسته آورده و آنچه در ملک کسی باشد و اموال جمع آن (الخ) پس بر مآل بمعنی اول قلب اضافت (مال بر) بمعنی مال بلند و کنایه باشد از سینه و معنی دوم مجازش نظر به بلندی کوه و پشته حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که این مرکب است از لفظ بر که بمعنی سینه بجایش گذشت و مآل امر حاضر مالیدن که بجایش می آید پس (بر مال) اسم مفعول ترکیبی بمعنی لفظی کسی که سینهٔ او مالیده شده و کنایه از گریخته و اسم جامد قرار یافت برای گریز و معنی چهارم موافق قیاس است که مصدر (بر مالیدن) بمعنی گریختن می آید و به تحقیق ما اسم مصدر (بر مالیدن) هم نظر بمعنی سوم که گریز است. خان آرزو غلط کرد که در معنی این مصدر گریختن را جا داد (اردو) (۱) سینه. مذکر (۲) پہاڑ اور پشتہ کی بلندی. مونث (۳) گریز. بقول آصفیہ. فارسی اسم مونث. بھاگڑ. فرار (۴) برمالیدن کا امر حاضر۔

(الف) بر مال زدن مصدر اصطلاحی
(ب) بر مال کردن هر دو بقول برهان
و مجاز کنایه از گریختن صاحب جامع بر الف قانع و صاحب جہانگیری در ملحقات خود بر (ب) اکتفا کرد و سندی که از حکیم نزاری پیش کرد برای مصدر (بر مالیدن) است که بمحل انجا

مذکور شود و صاحب سروری در ملحقات
خود هم هم زبانش. مؤلف عرض کند که برمال
بمعنی گریز بر معنی سومش گذشت پس این
هر دو مصدر مرکب است ازان دیگر هیچ
(اردو) (الف و ب) بھاگنا۔

برمالیدن بقول موارد و برهان و جامع
و ناصری و وارسته و بحر و بهار و سروری
در ملحقات) (۱) مرادف (برمال کردن)
که گذشت (نزاری قهستانی ؎) چو حزم
از دست داد نداز پی مال بکه زمالد گفت
هر مرز را که برمال بکو (ظهوری ؎) شب
وصال که پروانه خواست برمالد بانسیم تحسین
حسرت اینش که بال و پر تنگ است که
بهار گوید که گریختن بمجاز است و بشتاب
رفتن اصل. صاحب بحر هم ذکر بشتاب رفتن
کرده فرماید که (کامل التصریف) و مضارع
این برمالد. خان آرزو در سراج بذیل

برمال ذکر این کرده. مؤلف عرض کند که
نظر بر معنی سوم برمال که گذشت معنی گریختن
اصل است و بشتاب رفتن را اگر سند
استعمال پیش شود مجاز دانیم پس خیال ما برعکس
بهار است. و این مرکب است از اسم
مصدر (برمال) و یای معروف و علامت
مصدر (دن) و باصول ما که بر (اسم مصدر)
بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسمش
مال فارسی زبان است و بقول محققین فرس
مصدر جعلی (اردو) بھاگنا۔ جلد جانا۔
(۲) برمالیدن بقول موارد و نوادر بمعنی بالا
کردن و برچیدن و نورد دیدن چنانکه (برمالیدن
آستین و پاچهٔ تنبان و ساعد و دست و ساق
و تیر و کمان). صاحبان برهان و جامع برمالا
کردن و نورد دیدن آستین و پاچهٔ تنبان و امثال
. صاحب ناصری فرماید که این مصدر [illegible] گریختن
است. بهار گوید که بالا زدن آستین و پاچه

تنبان از جهت ساختن کاری. وارسته هم ذکر این کرده و خان آرزو هم ذیل برمال این را آورده مؤلف عرض کند که (برمالیدن دست و ساعد و ساق و کمان) در ملحقات این می آید و تعریف هر یکی بجایش کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که این را با اسم مصدر (برمال) هیچ تعلق نیست و کلمهٔ بر بمعنی بلند و بالا درینجا مرکب است با مصدر (مالیدن) و من وجه فرد علیه مالیدن هم بزیادت کلمهٔ بر بران. صراحت کامل در ملحقات کنیم (اردو) چڑھانا. اُٹھانا. دیکھو مالیدن۔

(۲۳۳۹) **برمالیدن دست** | مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی دست مالیدن و شکستن است متعلق بمعنی دوم برمالیدن و فرد علیه (مالیدن دست) و کلمهٔ بر درینجا زائد است. ایجا کاشی ع) چون آمدی بدیر گناه کبیره کن برمال دست و ساعد و انگور شیره کن

(اردو) ہاتھ موڑنا. توڑنا۔

(۲۳۴۰) **برمالیدن ساعد** | مصدر اصطلاحی (۱) مرادف برمالیدن دست است که گذشت و سند این از سنجر کاشی همدرانجا مذکور و (۲) بمعنی آماده شدن که عالمیان در حالت آمادگی کاری دست بر ساعد می مالند و آستین را بلند کنند و در بلند کردن آستین هم دست بر ساعد مالیده می شود متعلق بمعنی دوم برمالیدن (آصف خان جعفر ع) خوشتر بفیشش از بخت ساعد شده ساقی و برمالیده ساعد ها (اردو) (۱) دیکھو برمالیدن دست (۲) آمادہ ہونا۔

(۲۳۴۱) **برمالیدن ساق** | مصدر اصطلاحی۔ مرادف معنی دوم (برمالیدن ساعد) است که گذشت و متعلق بمعنی دوم برمالیدن۔ (صائب ع) چرا آزاده در وحشت سرای لنگر اندازد که سرو از خاک بیرون ساق

بر مالیده می آید ۴ (اردو) دیکھو (بر مالیدن ساعد) کے دوسرے معنے ۔

بر مالیدن کمان | مصدر اصطلاحی ۔ کنایه باشد از آماده شدن به تیر اندازی و خم دادن کمان را و بدست گرفتن کمان متعلق به معنی دوم (بر مالیدن ۲) (فرخی ۵)

سیلی چو در پوشی زره شیری چو بر مالی کمان
ابری چو برگیری قدح بحری چو در بازی بزین ۴

(اردو) کمان ہاتھ میں لینا ۔ تیر اندازی پر آمادہ ہونا ۔ کمان کھینچنا ۔

برماه | اصطلاح ۔ بقول سروری چوب درودگران که سنبه و ماهه نیز گویند و فرماید که بهای فارسی هم آمده (رضی الدین در مذمت اسپ ۵) و بهمه اندوهی از بهر رفتن بر سرش ۲ او قدمها دوخته بر جای چون برمه بود ۴ صاحبان برهان و جامع فرمایند که افزاری است درودگران را که بدان چوبها و تخته را سوراخ کنند ۔ صاحب ناصری بذکر این گوید که برماهه هم بهمین معنی آمده ۔ مؤلف عرض کند که بقول ساطع برما بدون های آخر بالفتح لغت هندی است و به تحقیق ما از معاصرین سنسکرت دان لغت سنسکرت ۔ پس خبر نیست که فارسیان الف آخر را به های هوز بدل کرده برمه کردند چنانکه پاسا و پاسه ۔ و پس از ان الف زائد بعد میم آوردند چنانکه تهمار و ماهار و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این است چنانکه تیپ و تپ و های هوز دوم در آخر برماهه هم زائد باشد (اردو) برما ۔ دیکھو اسکنک و اسکنه ۔

(الف) برماه مشک انداختن | مصدر اصطلاحی | (الف) بقول ملحقات برهان و آنند و بقول
(ب) برماه مشک داشتن | بحر عجم دو کنایه از خط سیاه بر رخساره داشتن

صاحبان مؤید و انند و هفت ذکر (برما
شک واری) کرده گویند که ای خط سیاه
بر عذار داری - مؤلف عرض کند که
کنایه ایست موافق قیاس ولیکن مشتاق
سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم بر زبان
ندارند و محققین اهل زبان ساکت -

(اردو) (الف و ب) عارض پہ
خط ہونا -

برمایه | اصطلاح - همان برماه است
که گذشت - اشاره این هم همدرانجا کرده ایم
و صراحت ماخذ هم - صاحبان جامع و برهان
و هفت و انند ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو برما

(الف) برمایون | اصطلاح - بالکسر بقول جهانگیری نام ماده گاوی که فریدون را
(ب) برمایه | شیر میداد - و بقول بعضی پرورش فریدون بر شیر آن می شد
صاحبان رشیدی و جامع و سراج و هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند (استاد دقیقی الف)
جهان کاین آمد چنین ماک افریدونا ٭ که آن کجا گاو نکو بودش برمایونا ٭ (حکیم فردوسی ب)
همان گاو کش نام برمایه بود ٭ ز گاوان خود برترین پایه بود ٭ صاحب برهان بذکر
هر دو (ب) گوید که بفتح نیز و بجای حرف ثانی زای منقطه وار هم آمده - صاحب ناصری
بذکر هر دو گوید که بای فارسی هم و فرماید که بخیال ما بالضم درست باشد یعنی (پُرمایه) که
شیر بسیار داشته - صاحب انند نقل نگارش - مؤلف عرض کند که ظاهرا خیال ناصری نسبت
ماخذ (ب) درست معلوم می شود پس اندرین صورت واو در الف مبدل های هوز باشد
و نون آخر زائد چنانکه اوسه و اوسو و گذارش و گذارشن و آنچه به زای هوز عوض رای
مهمله می آید مبدل اینست چنانکه برغ و بزغ (اردو) (الف و ب) اس گاے کا نام جس نے

دوده پر فریدون کی پرورش ہوتی تھی۔ مؤنث۔

برمج اصطلاح - بقول سروری به رای مهمله و میم و جیم بوزن منهج لامسه باشد. مؤلف عرض کند که مبدل (برمچ به جیم فارسی) است ذکرش به (برماس) گذشت. چنانکه چوچه و جوجه و چرده و جرده. صراحت ماخذ این همه را اینجا کرده ایم (اردو) دیکھو (برماس)

برمجنون اصطلاح - بقول تحقیق اصطلاح صحرائی است درمیان مکه و مدینه (راقم مشهدی سه) شور سودا بسکه ای دل ناله بیرون میدهد ٭ سینه ام پیوسته یاد از برمجنون می دهد ٭ بهار گوید که بالفتح و تشدید نام همان دشت است که مسکن مجنون بود (میر نجات سه) بهر تعمیر خراب آباد بیچارگان ٭ میرسد از برمجنون خوش سبا مان گردباد ٭ زندیم - رباعی) فرهاد به بی ستون چو من شنیده است آ ٭ با لیلی شیرین سخنم سودا نیست ٭ در بحر خیال شوق بر مجنون ٭ شوری دارم که آن شور پیدا نیست ٭ مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و بر به فتح اول و تشدید رای مهمله لغت عرب است و بقول منتخب بیابان (اردو) بر مجنون - اس جنگل کا نام ہے جو مجنون کا مسکن تھا - مذکر -

برجیدن بقول سروری به را و دال مهملتین و جیم تازی بروزن پروریدن بمعنی لمس کردن و دست مالیدن (لطیفی سه) تو دلفریب جهانی بشیوهٔ خوبی ٭ به برجیدن یوسف بوی یعقوبی ٭ مؤلف عرض کند که همین مصدر بجیم فارسی می آید و بعض محققین همین سند را به تحریف بسند آن آورده اند درینجا همین قدر کافی است که این مبدل آن است که جیم عربی بفارسی بدل شود۔

چنانکه کاچ و کاج و صراحت ماخذ بر (برسیان)
گذشت (اردو) دیکھو برماسیدن ۔

برمجیده بقول شمس بفتح یکم و سوم فرزند
عاق و بیفرمان و فرماید که (برمخبیده) بنون
دوم مثله مؤلف عرض کند که معاصرین
عجم و محققین فرس ازین ساکت و (برمخبیده)
باین معنی نیامده و (برمخیده) به خای معجمه
عوض جیم فارسی به همین معنی می آید پس
جز این نیست که محقق بی تحقیق به تبدیل حروف
تصحیف کرده این را با مصدر گذشته
تعلق مفعولی است و هیچ نسبت در معنی ندارد
(اردو) دیکھو برمخیده ۔

(الف) برمچ (الف) بقول برهان
(ب) برمچیدن بفتح اول و ثالث و
سکون ثانی و جیم فارسی بمعنی لمس و لامسه
و دست کشی و (ب) بقولش با جیم فارسی
لامسه کردن و دست مالیدن و سودن بجهت
صاحبان نوادر و جامع و ناصری و سراج
هم ذکر ب لضمن الف کرده اند ۔ صاحب
بحر (ب) را مرادف برماسیدن و سالم التصریف
نوشته و صاحب نوادر همان سند لطیفی را
برای (ب) آورده که بر (برجیدن) به جیم
عربی) گذشت مؤلف عرض کند که ما حقیقت
ماخذ این بر (برماس و برماسیدن) بیان
کرده ایم (اردو) (الف) دیکھو برماس
(ب) دیکھو برماسیدن ۔

برمحک زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر و بهار و انند عیار گرفتن و فرماید که اطلاق
آن بر طلا شائع و به مجاز بر نقره و غیره نیز آمده
(میر طاهر وحید ؎) رقیب روسیه پنهان
چو گیرد از لبش بوسی ۞ چو خط نقره بر سنگ
محک پنهان نمی ماند ۞ (خواجه حسین ثنائی
؎) سرشک نیست مرا بر سواد دیده مقیم
۞ که دست عشق پی صبر بر محک زده سیم ۞

است (اردو) (۱) عاق کیا ہوا (۲) مخالف وخود رائے ۔

است متعلق به معنی پنجم برهم که بجایش گذشت وسند این از انوری همدرانجا مذکور ۔

برهم داشتن استعمال ۔ بمعنی یاد داشتن (اردو) یاد رکھنا ۔

برهم اصطلاح ۔ بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع با اول مفتوح و ثانی زده و میم مفتوح مرادف (برمو) که می آید بمعنی انتظار و فرماید کهببای فارسی نیز آمده (مختاری ـه) جان اعدا بر د کلک چنانکه بشنود پیش مرگ برهم تیغ پایمان آرزو در سراج ذکر این کرده و مابحث این بمعنی چهارم برهم کرده ایم که این مزید علیه آنست و آنچه به بای فارسی می آید آن را مبدل این دانیم چنانکه اسب و اسپ و اگر (پرمر) را به بای فارسی مضموم و میم مضموم گیریم بمعنی تلخی آید پر از تلخ و مجاز پر از تلخی باشد که مر لغت عرب است بالضم و تشدید و بقول منتخب بمعنی تلخ پس فارسیان به تخفیف گرفتند و باکلمه پر مرکب کرده کنایه قرار دادند برای انتظار که تلخی انتظار مسلم است تبدیل ضمه اول و سوم تصرف محاوره پیش نیست اندرینصورت این مبدل آن باشد که به بای فارسی می آید (اردو) دیکھو پرم کے چوتھے معنے ۔

(۲) برهم ۔ بقول جهانگیری و رشیدی و جامع بمعنی امید (مختاری ـه) هنوز هست فلک را رحیم گشتن روی ◦ هنوز هست سخن را قوی شدن برهم ◦ و بقول برهان و ناصری امید وار شدن مؤلف عرض کند که مجاز معنی اول است که انتظار در امید مسلم و طرز تعریف برهان و ناصری امید واری را ظاهر کند و این خلاف

قیاس وسند مختاری ہم خلاف ایشان است ۔ فتامل (اردو) امید ۔ دیکھو امید
صاحب آصفیہ نے بر پر لکھا ہے ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ مراد ۔ تمنا جیسے (بر مانگنا)
بمعنی مراد چاہنا ۔ تمنا کرنا ۔ (بر دینا) مراد پوری کرنا ۔

(۳۳) برمر ۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی مگس عسل و فرماید کہ این
اصطلاح مگس داران است مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل
زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معلوم می شود کہ بدین معنی فتح موحدہ
وضم میم دارد کہ مرکب توصیفی است و بفک اضافت مستعمل و معنی لفظی این زنبور
تلخ و کنایہ از زنبور عسل کہ زہر دارد پیدا شد پس بر را بالفتح لغت سنسکرت گیریم بمعنی زنبور
و مر را لغت عرب بمعنی تلخ و مرکب ہر دو را مفرس دانیم تصرف در اعراب از محاورۂ
زبان واقع شد وجا دارد کہ این را مبتدل (پرمر) گیریم کہ معنی لفظی این پر از تلخ و مجاز
پر از تلخی ۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ ۔ چنانکہ تپ و تب واللہ اعلم و تصرف در اعراب
نتیجۂ لب ولہجہ و محاورہ (اردو) بھڑ ۔ بقول آصفیہ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ زنبور
ببر ۔ بربری ۔ ایک زرد رنگ کے پردار کیڑے کا نام جسکی ڈنک مین زہر ہوتا ہے صاحب
ساطع نے بر کا ذکر فرمایا ہے بمعنی زنبور ۔

برمراد | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم میم بحسب مراد و مقصود
(صائب ؎) دشمن از صحبت ما کامروا می خیزد کہ برمراد دگران سیر کند اختر ما ۔
(ظہوری ؎) صد چشم وام کن نتوان دید سر غیب چشمی بہوش از ہمہ و برمراد بین …

(اردو) دلخواہ۔ دیکھو (برحسب دلخواہ)

برمردمان تنیدن | مصدر اصطلاحی

۔ بقول بحر و بہار و انند مردمان را بدام خود آوردن **مؤلّف** عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فرس ساکت طالب سندی باشیم که ہر سہ محققین بالا سند نداده‌اند (اردو) لوگون کو اپنے دام مین لانا۔

برمزاج گفتن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند بر وفق مزاج مخاطب حرف زدن **مؤلّف** عرض کند که در مصدر لفظاً مخاطب یا کسی را داخل نکردن و در معنی راه دادن خلاف احتیاط باشد پس باید که (برمزاج مخاطب و مستمع گفتن) قائم کنیم۔ (شیخ شیراز ؒ) حکایت برمزاج مستمع گوی ؎ اگر دانی که دارد با تو میلی ؎ ہر آن عاقل که با مجنون نشیند ؎ نگوید غیر حدیث روی لیلی ؎ مخفی مباد که از سند بالا مصدر (برمزاج مستمع حکایت گفتن) پیداست (اردو) مخاطب کے موافق طبیعت بات کرنا۔

(الف) **برمژگان دویدن** | مصدر اصطلاحی

۔ بقول بحر و انند و غیاث چیزی در نظر آمدن (طالب آملی ؒ) چو برمژگان دوید این جلوه‌گاہم ؎ چو گل نشگفت اجزای نگاہم ؎ وارسته این را (برمژگان دویدن چیزی) قائم کرده و بسند این ہمین شعر آملی را آورده **مؤلّف** عرض کند که اگر این مصدر مخصوص را با تعمیم چیزی قائم کنیم

(ب) **برمژگان دویدن اشک** | را

چگونه درین معنی داخل کنیم پس (ب) بمعنی جاری شدن اشک از چشم باشد

و بوثیقۂ سند بالا ــــــــ
(ج) بر شمرگان دویدن جلوہ معنی
در نظر آمدن۔ فائل (اردو) (الف)
نظر آنا (ب) آنسو گرنا (ج) نظر آنا۔ بقول
آصفیہ۔ دکھائی دینا (ذوق ؎) اس
بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا ہم کو فلک
آیا نظر اک خال سے نیچا ہم کو

برمسائل گشتن مصدر اصطلاحی۔
خان آرزو در چراغ گوید کہ بمعنی مطالعہ
کتب و دریافت مسائل آن (عبدالرزاق
فیاض ؎) گشتیم بر مسائل عالم تمام
بود بہم نارسا ولائل وہم ناتمام بحث
(تیز) رشید (نیز) بہار گوید کہ این کنایہ
باشد۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این
دور کردن بر مسائل و عبور حاصل کردن
بر مسائل است و ہیچ تخصیص با کتاب
ندارد و مقصود از دریافت و تحقیق
مسائل است (اردو) مطالعۂ کتب
سے مسائل دریافت کرنا۔ مسائل کی
دریافت و تحقیق کرنا۔ مسائل سے واقف ہونا

(الف) برمشام افگندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف (برمشام زدن) یعنی (۱)
بدماغ رسیدن و رسانیدن (ظہیر فاریابی
؎) غبار موکب شاہ است یا نسیم بہشت
کہ بوی امن و امان برمشام جان افگند
صاحب آنند فرماید کہ (۲) بدماغ کردن
و رنجانیدن و فرماید کہ (بر دل خوردن)
و (بر دماغ خوردن) و (بر طبع خوردن)
مثلہ کہ بمحل آن گذشت مؤلف عرض
کند کہ با معنی متعدی اول اتفاق داریم
کہ افگندن لازم نباشد و از ہمین سند ــ
(ب) برمشام افگندن بو قائم کنیم و
معنی دوم را غلط محض دانیم و صراحت
معنی ہر یک مصدر متذکرہ بالا بجایش کردہ ایم

(اردو) (الف (۱)) دماغ مین پہنچنا۔ پہنچانا۔
(۲) بیدماغ کرنا۔ رنجیدہ کرنا۔ رنج دینا۔
(ب) دماغ مین بو پہنچانا۔

برمشام زدن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و آنند مرادف (برمشام افگندن) مؤلف عرض کند کہ معنی اول آن باشد۔ لازم و متعدی ہر دو داخل قیاس۔ معاصرین عجم بزبان ندارند۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برمشام افگندن کے پہلے معنے۔

برمشیدن | بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر شین معجمہ بمعنی (۱) خریدن و (۲) ربودن و (۳) کشیدن مؤلف عرض کند کہ مشیدن در مصادر مرکبہ نیامدہ کہ این را مزید علیہ آن دانیم و محققین مصادر فرس و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مرکب است با کلمۂ بر کہ ہیچ معنی ندارد و لفظ (مشی کہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی رفتن) و علامت مصدر دن پس معنی لفظی این مشی کردن است و با ہر سہ معنی بالا (اردو) (۱) آہستہ داخل ہونا۔ دیکھو خریدن (۲) اچک لیجانا (۳) کھینچنا۔

(الف) برمغاز | بقول جہانگیری۔ ہر دو با اول مفتوح و بثانی زدہ و بسیم مفتوح بمعنی
(ب) برمغازہ | شاگردانہ و آن زری باشد کہ استاد بشاگرد دہد عوض خدمتی کہ شاگرد دلخواہ استاد خود کند صاحب برہان گوید کہ شاگردانہ زریست اندک کہ بعد از اجرت۔ استاد برسم انعام بہ شاگرد دہد۔ صاحب رشیدی فرماید کہ این را بغیانہ نیز گویند و صاحب ناصری بضمن الف ذکر ب ہم کردہ۔ صاحب جامع نسبت ہر دو

برشاگردانه قانع۔ خان آرزو در سراج نقل نگار قول بعض محققین و صاحب شمس
(برمغازد به دال مهمله عوض های هوز) را به همین معنی آورده **مؤلّف** عرض کند که
مغازه لغت عربی زبان است و بقول انند به ضمّ اوّل و تشدید زای معجمه مفتوح بمعنی
شتابی کردن پس آنچه بخیال ما می آید همین قدر است که استادان بعد ازانکه زر تنخواه
خود حاصل کنند چیزی قلیل به شاگردان خود میدهند تا ذوق آن شاگردان زر
تنخواه را از والدین خود زود حاصل کرده پیش کنند و تاخیر راه نیابد پس معنی لفظی این
ثمرهٔ شتابی است که بر بمعنی ثمر گذشت اندرین صورت مرکّب اضافی است به فکّ
اضافت ء (الف) مخفّف (ب) (اردو) (الف و ب) وه خفیف سا انعام جو
استاد اپنی تنخواه پانے کے بعد شاگردون کو عطا کرتا ہے۔ مذکر۔

برمک — بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا به رای مهمله و میم بروزن مردک (۱) نام
ولایتی صاحبان برهان و ناصری و جامع و رشیدی هم ذکر این کرده اند صاحب مؤید
فرماید که نام مقامی و نام ولایتی **مؤلّف** عرض کند که وجه تسمیه این تحقیق نه شد۔
(اردو) برمک ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۲) برمک — بقول مؤید در کمبایه نام رودی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد
و ندیدیم که کمبایه چه چیز است ملکی باشد۔ ترک این معنی براجمال بیان تفوق داشت
(اردو) برمک ایک ندی کا نام ہے جو کمبایه مین واقع ہے۔ مؤنث۔

(۳) برمک — بقول سروری نام مردی که در انشای فضل و کرم و شعر ضرب المثل بود

وجعفر نام اصلی اوست و خالد پسر او بود و فرماید که در تواریخ مسطور است که وجه
تسمیهٔ (جعفر برمک) آنست که او بشام که در آن حین دار السلطنهٔ حکام بنی امیه بود
آمده خواست که سلیمان بن عبد الملک را ببیند چون در مجلس او باریافت سلیمان فرمود
که او را از مجلس بیرون کردند بعد از ان حضار پرسیدند که چه وجه اخراج او بود
سلیمان فرمود که این مرد زهر همراه داشت گفتند چون دانستی گفت دو مهره بر
بازوی من بسته که هرگاه زهر یا طعام مسموم حاضر شود در مجلس این مهره حرکت می کند
و چون این مرد داخل مجلس شد این مهرها حرکت عنیفی کردند بعد از ان بجهت ایضاح
این امر از جعفر پرسیدند گفت قدری زهر در زیر نگین انگشتری من هست تا در
هنگام شدائد برمکم پس او و اولادش ملقب به برمک شدند. صاحب رشیدی بحواله
حبیب السیر آورده که نسب جعفر که پدر خالد است و برمک عبارت از وست بملوک
فرس می پیوندد و او در اوائل مجوسی بود و در نوبهار بلخ بعبادت آتش قیام می نمود
ناگاه بنا بر سابقهٔ عنایت ازلی جمال حالش بحلیهٔ ایمان و نیور اسلام زینت پذیرفت
باعیال و اطفال بجانب دمشق که دار الملک حکام بنی امیه بود توجه نمود و بحواله
مروج الذهب مسعودی گوید که هر کس متولی سدانیه که از موقوفات نوبهار بلخ است
می بود او را برمک می گفتند و چون پدر خالد متولی سدانیه بود بآن نسبت او را
برمک گفتند و اولاد او را منسوب باین اسم داشتند (انتهی) صاحبان ناصری و
جامع هم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج به اشارهٔ واقعات بالا گوید

که احتمال دارد که لقب جعفر یا قوم او برمک بود و اتفاق لفظ آن کلمه نیز در مجالس سلیمان بن عبد الملک افتاده والعلم عند الله تعالی - صاحب غیاث گوید که شخصے بود آتش پرست در آخر مسلمان شده با عیال بدمشق رفت خالد نام پسرش در دولت عباسیه وزیر شد و بعد از خالد پسرش که یحیی نام داشت بدولت رسید و بعد از و فضل بن یحیی و بعد از فضل برادرش جعفر بمرتبهٔ اعلی رسید و دولت برامکه بر جعفر تمام شد مؤلف عرض کند که لقب خاندان جعفر برمکی است و لغت عرب معلوم می شود که صاحب منتخب ذکر این کرده و جمع این برامکه آمده از دو برمک - خاندان جعفر برمکی [illegible] ذکر -

برمکان بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی - بدون صراحت کاف بروزن

برمگان ارمغان موی زهار - صاحب ناصری هم بدون صراحت کاف ذکر این کرده گوید که این را (رمکان) و (رم) نیز گویند - صاحب برهان این را بکاف فارسی آورده فرماید که بروزن قلمدان است که این را بعربی عانه گویند - صاحب جامع هم بکاف فارسی آورده ولیکن بروزن پهلوان نوشته خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه آنچه بمعنی موی زهار است (رمکان) باشد و فرماید که قوسی موحده را زائد گرفته - مؤلف عرض کند که خود برهان رهم را بالفتح بمعنی موی زهار نوشته و رمکان بروزن اشبان را بمعنی مذکور آورده پس بجهت اعراب قول سروری و جامع را معتبر دانیم که محقق اهل زبان حنیف است که سند کلامی

پیش نشد تا اعراب این در استعمال شعرا هم متحقق می شد پس متحقق است که بای اوّل زائد
است و رَم بمعنی موی زهار اسم جامد فارسی زبان و گان علامت جمع خلاف قیاس
که ضرورت کاف فارسی نبود ولیکن حقیقت این چنین نباشد که فارسیان رَم را بزیادت
های زائده در آخر رَمه استعمال کردند و باز بقاعدهٔ خود برای جمع آن ها را به کاف فارسی
بدل کرده الف و نون جمع در آخرش آوردند چنانکه بچه و بچگان و آنچه برای غیر ذی روح
برخلاف قاعده استعمال الف و نون کرده اند داخل مستثنیات است چنانکه (درختان)
بالجمله تحقیق آنست که رَم واحد است و رَمگان و برمگان جمع آن پس محققین بالا به
ناواقفیت از ماخذ این را موی زهار گفتند و در حقیقت موهای زهار است و شک نیست
که بکاف فارسی است. خان آرزو که حکم غلطی می دهد غلطی اوست مخفی مباد که رَم لفظاً
اسم جامد می نماید ولیکن معلوم می شود که فارسیان از لغت عرب رَقَم که بقول منتخب بالکسر
و میم مشدد بمعنی خاشاک ریزه آمده استعارةً مفرس کرده برای موی زهار استعمال
کردند و استعمال رُم که بقول برهان بالضم است تصرف محاوره باشد که تصفیه این بجاش
شود (اردو) جھانٹ بقول آصفیه ـ ہندی ـ اسم مؤنث ـ موی زہار ـ موی زیر ناف ـ
(الخ) اسکی جمع جھانٹیں ـ جھانٹوں ـ

(الف) برملا | اصطلاح ـ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث بمعنی آشکارا
و ظاهر و هویدا و

(ب) برملا افتادن | بقولش فاش و ظاهر شدن مؤلف عرض کند که ملا بقول

منتخب بفتحتین و مد همزه بمعنی صحرا و آشکار الغت عرب است پس فارسیان کلمه بر
در اول این زیاده کرده استعمال کرده اند که مفرس باشد۔ (ظهوری ے) راز
پنهان ظهوری چون نیفتد برملا٭ شوق در خلوت سرای طاقت ما محرم است٭ (وله
ے) شوریده عبرو راز نهان برملا فتاد٭ خاطر درین خیال وصال از کجا فتاد٭
(وله ے) بحمد الله که در گفتن نمی گنجد حدیث من٭ ازین اندیشه آزادم که رازم
برملا افتد٭ (اردو) (الف) برملا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ علانیہ۔ کھلم کھلا۔ کھلے خزانے
سب کے سامنے۔ منہ در منہ۔ آشکارا و آشکارا۔ بقول امیر۔ ظاہر۔ فاش۔ (ب) ظاہر ہونا

برمن مگیر مقوله۔ بقول مؤید (۱) اے
برمن اضافه مکن و (۲) خطا مگیر۔ بقول هفت
خطای من مگیر و بقول شمس (۳) برمن
نسبت مکن **مؤلف** عرض کند که (گرفتن
برکسی) مصدریست اصطلاحی بمعنی خطای
کسی گرفتن و او را خطامند قرار دادن
و الزام نهادن برکسی و (برکسی گرفتن)
بهمین معنی گذشت و سندش هم همدرانجا
مذکور پس محقق با نام ونشان تائید فضلا میکند
که مصدر عام را مخصوص کرده بطور مقوله
پیش می سازد معنی اول و سوم هیچ است
و هیچ (اردو) مجھ پر الزام نہ رکھ۔ دیکھو برکسی گرفتن

برمنه بقول مؤید نوعی از آلت درودگران
مؤلف عرض کند که محقق مرحوم بدست
مطبع نولکشور است که برنبه را برمنه طبع کرد
(اردو) دیکھو برنبه۔

برمو بقول سروری به رای مهمله بروزن بدخو بمعنی انتظار باشد (شاعر ے)
هست آسان رفتنم برموی سر٭ نزد من بسیار از برموی وصل٭ صاحبان رشیدی

وبرہان ومؤید وجامع وجہانگیری وہفت وسراج ہم ذکر این کردہ اند وما حقیقت
این را بر معنی چہارم برم ظاہر کردہ ایم خان آرزو در سراج فرماید کہ بعضی گویند کہ
برمو بمعنی انتظار ثابت نشدہ **مؤلف** عرض کند کہ از قول سروری وجامع کہ از
اہل زبانند ثبوت بہم رسیدہ پس جز این نباشد کہ فرید علیہ برم بمعنی چارم اوست
(اردو) دیکھو برم کے چوتھے معنے ۔

برموبستن مصدر اصطلاحی ۔ گرفتار
کردن بآسانی (ظہوری ؎) دلم را بست
برمو درکشادش کوششی دارم ٭ ظہوری
بی کشش ہرگز گرہ محکم نمی گردد ٭ (اردو)
آسانی کے ساتھ گرفتار کرنا ۔

(الف) برموتہ (الف) بقول سفرنگ واپا

(ب) برمودہ بقول برہان وناصری و
جامع بروزن فرمودہ بمعنی چیز کہ ترجمہ آن
بعربی شئ باشد ۔ صاحب سفرنگ دربین
فقرۂ نامۂ شت ساسان نخست ذکر (الف)
کردہ گوید کہ بمعنی چیز باشد (دموبذا) پس
جدا شناس ایشان از یکدیگر بمیانجی برموتہ
بیرون ازگوہر ایشان بود ۔ **مؤلف** عرض
کند کہ ہمین در لغت با بای فارسی عوض موحدہ
بہمین معنی می آید وجز این نیست کہ یکی از ینہا
اسم جامد شدہ و پاژند است ونظر بر زبان
فرس اصلیت این بہ بای فارسی یافتہ می شود
ودیگر مبدلش کہ تبدیل موحدہ بہ بای فارسی
وعکس آن وتبدیل فوقانی بہ دال مہملہ وعکس
آن آمدہ چنانکہ تب وتپ واسپ واسب
وزرتشت وزردشت وخاد وخات ۔
(اردو) چیز بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم
مؤنث ۔ شئ ۔ اسباب ۔ جنس جیسے ٭ چیز نہ تھی
اپنی اور چیزون گالی دے ٭

برموز بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و مؤید و سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا ابو زن مرموز) (۱) علف دواب و فرماید که ببای فارسی هم آمده مؤلف عرض کند که اصل این (پرموزه) بود بمعنی پر از حلاوت که موزه بقول برهان بمعنی حلوا آمده پس بای فارسی دریںجا بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب و های هوز آخره حذف شد بر سبیل تخفیف مخفی مباد که مسلم است که دواب از کاه و دانه خود حلاوت بسیار می‌گیرند پس عجبی نیست که همین باشد ماخذ این و اگر ازین ماخذ قطع نظر هم کنیم مسلم باید فارسی قدیم دانیم حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند و ظن لغت ترکی می‌نماید ولیکن حقیقت است که محققین ترکی زبان ازین ساکت صاحب آنند صراحت مزید کند که لغت فارسی است (اردو) چارپایوں کا دانہ چارا۔ مذکر۔

(۲) برموز۔ بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع مرادف (برمر) که بمعنی انتظار گذشت صاحب ناصری فرماید که آنچه برمو که بهمین معنی گذشت مخفف این باشد خان آرزو در سراج باتفاق خیال ناصری فرماید که درین صورت برمو تصحیف نیست۔ مؤلف عرض کند که بخیال ما اصل این (پرمز) است مرکب با لفظ پر بمعنی خودش و مز بمعنی ترش شیرین که لغت عربست و معنی این پر از شیرینی ترش که انتظار۔ حلاوت ترش دارد فارسیان بای فارسی را به موحده بدل کردند چنانکه تپ و تب و مز را بزیادت واو برای اظهار ضمه موز کردند و واو زائد هم می‌آید چنانکه برمند و برومند دیگر هیچ (اردو) دیکھو برم کے چوتھے معنے۔

(۳) برموز۔ بقول برهان و ناصری و جامع

بمعنی زنبور عسل - خان آرزو در سراج فرماید که بدین معنی برمز است - مؤلف عرض کند که برمز به زای هوز آخره نیامده معلوم می‌شود که مقصودش از (برمر) باشد که به رای مهمله آخر بمعنی سوسش گذشت - ما می‌گوئیم که اصل این (برمر) بود فارسیان واو زائد در لغت مر آوردند چنانکه تن مند و تنومند وجا دارد که واو برای اظهار ضمهٔ میم آورده باشند و پر مبدل بُر که بای فارسی بموحده بدل شد چنانکه تپ و تب پس معنی لفظی این پر حلاوت ترش چنانکه در ماخذ معنی سوم گذشت وجا دارد که موز را مزید علیه مز گیریم و مز را مبدل مر که رای مهمله به زای هوز بدل شود چنانکه برغ و بزغ و معنی لفظی این پر از تلخ و تلخ را مجازاً بمعنی تلخی توان گرفت پس چیزی که مملو از تلخی است زنبور عسل است که زهر دارد و الله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو برمر کے تیسرے معنے -

برموزه بقول سروری پسر ساوه شاه و فرماید که در مؤید بپای فارسی آمده (فردوسی) ببرموزهٔ ساوه شاه آن رسید * که کس در جهان این شگفتی ندید * صاحب برهان صراحت مزید کند که بروزن چلغوزه خویش کاموس کشانی باشد و هم او بر (پرموزه به بای فارسی) گوید که بمعنی بالا و نیز مرادف برموزه و در ینجا بر یک معنی قناعت کرد و صاحب ناصری نگوید که بدین معنی (برموده - بدال مهمله عوض زای هوز) اصح است مؤلف عرض کند که هم او بر برموده ذکر این معنی نکرده و در ینجا صراحت وجه تسمیه هم نفرموده ما را هم وجه تسمیه این متحقق نشد پس توان گفت که این مبدل آن است که دال مهمله به زای هوز بدل شود چنانکه سرخ مرد و سرخ مرز (اردو) برموزه و برموده - ساوه شاه کے

بیٹے کا نام ہے۔ مذکر۔

برموم | اصطلاح۔ صاحب محیط بذیل عکبر گوید کہ بفتح عین وسکون کاف و فتح موحدہ (۳۲۶۵)
وسکون رای مہملہ بفارسی برموم نام دارد و آن چیزیست شبیہ بہ موم باندک
عسل آمیختہ وغیر آن (ہردور) است مجتمع می گردد در خانۂ زنبور مع عسل و در
سالہای خشک کہ گیاہ کم روید بیشتر بہم می رسد وبحوالۂ بغدادی گوید کہ کسانی کہ
آن را (وسخ الکوائر) دانستہ اند غلط کردہ اند جہت آنکہ (وسخ الکوائر) چیزیست کہ
بر دیوار خانۂ آن کہ کور نامند بافتہ می شود و آن چیزیست کہ اولاً زنبور عسل آن را
بمنزلہ اساس بنیاد می کند پس بران از موم خانہ ہا ساختہ عسل دران جمع می نماید (انتہی)
وصاحب محیط گوید کہ بخیال ما۔ (برموم) چیزی است کہ درمیان عسل بود کہ بشیرازی آن را
(دارو) خوانند ومگس عسل آن را برای خورش خویش وبچگان خود می آرد از مجموع گلہا
وآن الوان می باشد زرد وسرخ وسفید وکبود وبغایت تلخ بود۔ گرم وخشک در آخر
دوم بسبب کمال حرارت خوردن را نشاید وضماد آن جہت قوبا وجذب خار وپیکان
مفید ومنافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این از معنی حقیقی
ظاہر است کہ ثمر موم حاصل موم است (فک اضافت) (اردو) برموم اُس مادّہ
کا نام ہے جو شہد میں شریک ہوتا ہے جسکو بہڑین اپنے اور اپنے بچّون کی خوراک کے لئے
پھولون سے جمع کرتی ہین جسکو شیرازمین (دارو) کہتے ہین۔ مذکر۔

برمہ | بقول سروری وبرہان وجامع وناصری وسراج ہمان (برماہ) کہ بہ الف آخر

عوض های هوز گذشت و به بای فارسی هم
می آید و ما صراحت ماخذ و اشارهٔ این بر
(برماه) کرده ایم سند رضی الدین در مذمت
اسپ بغمن بر ماه گذشت (اردو) دیکھو
اسکنه۔

(۲۲۴۵) **برمهتاب سینه زدن** | مصدر اصطلاحی
بمعنی مقابل و روبروی مهتاب بودن و
تماشای مهتاب کردن۔ مخفی مباد که (سینه
زدن بر چیزی) بجای خودش می آید۔ پس
تخصیص با مهتاب نباشد (صائب
ﮦ) شمع من امشب کجا بودی که برباد
رفت ٭ تا سحر پروانهٔ من سینه بر مهتاب
زد ٭ (اردو) مهتاب کے مقابل ہونا
۔ روبرو ہونا۔ مهتاب کا تماشا دیکھنا۔

(۲۲۴۶) **برمیان کمر بستن** | مصدر اصطلاحی کمر بند
بر کمر بستن که کمر بمعنی کمر بند آمده (انوری ﮦ)
سبب خدمت تو از دل پاک ٭ جان من بسته بر میان
کمر است ٭ (اردو) کمر پر کمر بند باندھنا۔

(الف) **برن** | بقول سروری بضم با و رای مهمله و بقول رشیدی بکسر اول (۱) مخفف
برون (میر خسرو ﮦ) شمع و چراغی که بود شب فروز ٭ کشته شود گر برن آید بروز ٭
و بقول برهان و ناصری و انند و هفت (۲) بروزن چمن نام قصبه ایست در هندوستان
مؤلف عرض کند که بمعنی اول موافق قیاس است بحذف واو چنانکه خاموش و خمش
و از کلام میر خسرو مصدر

(ب) **برن آمدن** | بمعنی بیرون آمدن پیداست و معنی دوم در خور بیان نبود و اهمال
محققین نفرین نکند بتحقیق (اردو) (الف) (۱) باہر دیکھو برون (۲) برن۔ ہندوستان
مین ایک موضع کا نام ہے۔ جس کا بیان اس اجمال کے ساتھ فضول ہے۔ مذکر۔ (ب) باہر آنا۔

برنا بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و غیاث باوّل مفتوح ـ مرادف برناک و برناه (۱)
بمعنی جوان (حکیم سنائی ــه) هرکجا دولت است و برنائی ٭ تو بدان کس مپیچ که برنائی بگو
(شاه کبود ــه) عشق و پیری ـ سربسر زشتی و رسوائی بود ٭ ره بده بردی اگر باری
دلم برناستی ٭ صاحب برهان گوید که جوان و نوچه اوّل عمر ـ صاحب ناصری باتفاق برهان
فرماید که گویند بر بمعنی بالاست و نای بمعنی حلقوم و چون جوانان بالغ شوند استخوان نای
ایشان قدری برآید لهذا ایشان را برنای گویند و فرماید که برنای و برناک و برناه مرادف
یکدیگراست مؤلف عرض کند که ما بر (ابرناک) از ماخذ این بحث کرده ایم
و آنچه صاحب ناصری گفته من وجهٍ درست است و حقیقت برناک و برناه
بجایش عرض کنیم (اردو) دیکهو ابرناک ـ
(۲) برنا ـ بالفتح بقول جهانگیری و جامع بمعنی حنا ـ صاحب برهان فرماید که بضمّ اوّل
هم آمده صاحب ناصری گوید که بقول جهانگیری بمعنی حنا است و آن غلط است چرا
که حنا عربی است نه پارسی و بعضی گویند که حنّی معرب است ـ خان آرزو در سراج
گوید که بدین معنی (یرنا ـ به تحتانی اول) لغت عرب است (کما فی تحفة المومنین و بحر الجواهر)
و فرماید که بضم هم آمده مؤلف عرض کند که قول ناصری بدان ماند که ؎ ما چه می گوئیم
و طنبوره چه می سراید ؎ اینقدر واضح است که او معنی حنا را درین لفظ غلط داند
و برای تردیدش قول جامع که از اهل زبانست کافی است ولیکن توجیهی که برای
غلطی قول جهانگیری می کند معنی ندارد و درینجا از تحقیق لفظ حنا بحثی نیست و آنچه خان آرزو

(برنا به تحتانی اوّل) را بدین معنی لغت عرب گوید صاحب برهان آنرا بجای خودش در لغات فارسی آورده باقی حال تحقیقش ممدره انجا شود و در ینجا همین قدر کافی است که اگر (برنا) را به تحتانی اوّل بمعنی حنا لغت عرب هم گیریم می توانیم که برنا را مبدلش دانیم و مفرس که تحتانی بموحده بدل شود چنانکه پاتیوس و پاتبوس و ضرورت این توجیهه هم نباشد که براعتماد قول جامع اسم جامد توانیم گرفت مخفی مباد که بر ارتقان طبیعت وخاصیت حنا را بیان کرده ایم و بر اتران هم ذکر این گذشت (اردو) مہندی۔ دیکھو اتران وارقان جس پر کامل صراحت موجود ہے۔

(۳) برنا۔ بالفتح بقول برہان و سراج بمعنی ظریف مؤلف عرض کند که ماخذ این بدین معنی هیچ متحقق نمی شود جز این که مجاز معنی اوّل دانیم که ظرافت در جوانان بیشتر می باشد (اردو) ظریف۔ بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ خوش طبع۔ دل لگی باز۔ بذلہ سنج۔ لطیفہ گو۔ ٹھٹھول۔ ٹھٹھے باز۔ ہنسی باز۔

(۴) برنا۔ بالفتح بقول برہان وجامع و سراج بمعنی خوب و نیک مؤلف عرض کند که این را هم مجاز معنی اوّل دانیم که جوانی خوب و نیک باشد (اردو) خوب۔ نیک۔ اچھا۔

برناچه | اصطلاح۔ بقول بہار و انند مصغر برنا مؤلف عرض کند که موافق قیاس است بترکیب کلمهٔ چه بر برنا که افادهٔ معنی تصغیر کند چنانکه باغ و باغچه و طاق و طاقچه (سیفی صاحب بدایع حمد ۵) همچو نی با هر که شد یعنی زمانی هم نفس وصف آن برناچه رعنای خودش نقد می کند (اردو) چھوٹا سا جوان۔ مذکر۔

برناخن استادن وایستادن مصدر اصطلاحی. بقول برهان و بحر و بهار و رشیدی و جهانگیری (۱) کنایه از اطاعت کردن (۲) با ادب ایستادن. خان آرزو در سراج فرماید که با ادب ایستادن است و بمعنی اطاعت کردن هم گفته اند و این خالی از رکاکت و ضعف نیست مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و کنایه خوشی هم نیست که استادن بر ناخن خیال فرضی است و هیچ تعلق قیاسی با اطاعت و ادب ندارد ـ محققین زبان دان ازین مصدر ساکت پس قول محققین هند نژاد را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم مخفی مباد که ایستادن بزیادت تحتانی مزید علیه استادن آمده چنانکه بست و بیست (اردو) (۱) اطاعت کرنا (۲) ادب سے کھڑا رہنا ـ

برناس بقول سروری بوزن الماس (۱) بمعنی غافل و نادان (ناصر خسرو ؎) نامه ها پیش تو همی آید ٭ هم زبیدار دل هم از برناس ٭ و فرماید که فرناس هم بهمین معنی آمده صاحب رشیدی بذکر معنی بالا فرماید که بمعنی غافل و خواب آلوده و (۲) بمعنی غفلت و خواب آلودگی ـ صاحب برهان باتفاق معنی اوّل سروری نسبت معنی دوم فرماید که غافلی و نادانی باشد صاحب جامع هم زبانش ـ صاحب ناصری بر معنی اوّل تابع خان آرزو در سراج تصدیق هر دو معنی کند مؤلف عرض کند که ناس لغت سنسکرت است بقول ساطع بمعنی عدم و نیستی و ویرانی خیال ما همین قدر که فارسیان بزیادت کلمهٔ بَر بران اسم جامدی وضع کردند بمعنی ثمرهٔ ویرانی و معدومی و بر سبیل تفرس

بمعنی دوم گرفتند و معنی اوّل مجاز آنست والله اعلم۔ طبع آزمائی است و بس وآنچه به فا
عوض موحده می آید مبدّل این است چنانکه زبان و زفان و اگر فرناس را اصل گیریم
واین را مبدلش معنی لفظی آن نیستی شان وشوکت که نتیجهٔ غفلت و نادانی است معاصرین
عجم برزبان ندارند (اردو) (۱) غافل۔ نادان خواب آلوده (۲) غفلت۔ نادانی خواب آلودگی مؤنث۔

برناک بقول جهانگیری و رشیدی مرادف معنی اوّل و دوم برنا۔ صاحب برہان باتفاقش گوید
که بمعنی اوّل هم آمده۔ صاحب جامع این را مرادف معنی اوّل و دوم و چهارم گیرد خان آرزو
بذیل برنا فرماید که برناک نیز بدین معنی آمده که دران کاف برای تصغیر است ولیکن
لفظی که الف درآخر آنست کاف تصغیر دران دیده اند **مؤلف** عرض کند که ما
برابرناک که در مقصوره گذشت از ماخذ این بحث کرده ایم۔ آنچه خان آرزو
برای کاف تصغیر کلیهٔ قائم می کند محققین فرس ازان ساکت و بخیال ما درین
لغت کاف تصغیر نیست بلکه زائد است که در آخر کلمات می آید چنانکه زلو و زلوک و
پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو برنا کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

برناج اصطلاح۔ بقول بول چال بر
زبان معاصرین عجم بمعنی فهرست صاحب
سواد السّبیل فرماید که فارسیان فهرست را
(برنامه) گویند و عربان به تبدیل های هوز
آخره باجیم عربی معرّب کرده اند **مؤلف**
عرض کند که برنامه بجای خودش می آید و
درینجا همین قدر کافی است که معاصرین
عجم همان معرّب را در روزمرّهٔ خود استعمال
کرده اند واین مرادف معنی دوم (برنامه)
باشد (اردو) فهرست۔ بقول آصفیه

فارسی۔ اسم مؤنث چیزوں کی تفصیل جیسے (فہرست کاغذات۔ فہرست مضامین وغیرہ)

بر نام کسی زر زدن | مصدر اصطلاحی۔ سکہ زدن (انوری ؎) تو شاہ خوبانی و من تا ... رخسار ... ہر شب بدارالضرب غم بر نام تو زر می زنم (اردو) سکہ مارنا۔ بقول آصفیہ نقود پر ضرب لگانا۔ ٹھپا لگانا (سکہ زدن) کا ترجمہ۔

برنامہ | اصطلاح۔ بقول سروری و رشیدی بوزن و معنی (۱) سرنامہ یعنی آنچہ بر سر نامہ نویسند و آن را بعربی عنوان گویند۔ صاحب برہان فرماید کہ ترجمہ این در عربی القاب و عنوان است صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی ترتیب کتاب از ابواب و مباحث و فصول و آن را (پہرست) نیز گویند و (فہرست) معرب آنست و (برنامج) و (برنامجہ) معرب برنامہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ برنامہ بمعنی سرنامہ است و بس۔ صاحب مؤید ہمزبانش۔ مؤلف عرض کند کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن کہ فہرست کتب ہم در اول کتاب می باشد۔ صاحب ناصری در معنی دوم خورش تعریفی نکرد مقصودش جز این نباشد کہ در اول کتاب فہرستی کہ بر تفصیل فصول و ابواب و غیر آن شامل باشد ہمان است۔ برنامہ (اردو) (۱) سرنامہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ لفافہ کی عبارت مکتوب الیہ کا نام و نشان۔ آداب و القاب وغیرہ آپ ہی نے عنوان پر فرمایا ہے۔ سرنامہ پیشانی۔ سرخی۔ ہیڈنگ۔ فصل۔ باب۔ (۲) دیکھو برنامج۔

برنانہ | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بروزن دیوانہ بمعنی خانۂ گلین۔ صاحب

مؤید بحوالۂ لسان الشعراء ذکر این کرده وصاحبان
انند و هفت هم ذکر این کرده اند و محققین
زباندان و معاصرین عجم ساکت۔ **مؤلف**
عرض کند که تاند لغت سنسکرت است
بقول ساطع بسکون سوم بمعنی تابه گلبن و
ماخذ این خزین بتحقیق نمی شود که فارسیان
این را مرکب کردند با کلمه بر که بمعنی بلند
بجایش گذشت و دال مهمله را به های هوز
بدل کردند چنانکه تبرزد و تبرزه یا حذف
کرده در آخرش های نسبت زیاده کردند
معنی لفظی این چیزی که بلند است منسوب
به تابه گلی و مراد از خانۂ گلبن۔ وجا دارد
که این لغت را بلالحاظ ماخذ اسم جامد فارسی
قدیم گیریم ولیکن صورت لغت متقاضی
آنست که مرکب باشد۔ والله اعلم (اردو)
مٹی کا مکان۔ مذکر۔

برناه بقول سروری و رشیدی وجهانگیری
وجامع و ناصری و برهان مرادف برنا که گذشت
خان آرزو در سراج بذیل برنا گوید که این
ضابطۂ فارسیان است که ها در آخر کلمه که
الف در آخرش باشد زیاده کنند چون شناو
شناه و گیاو گیاه و بعضی ازینها مخصوص
نظم است و بعضی عام چون لفظ شاه و
می تواند که کلمه که دران ها نباشد مخفف کلمه
باشد که دران ها بود **مؤلف** عرض کند که
درین لغت خاص این قسم اشکال بیان
کردن تحصیل حاصل است درینجا همین قدر
کافی است که های هوز آخره زائد و در لفظ
شاه های اصلی است و این مزید علیه همان
برنا باشد که بجای خودش گذشت فارسیان
های هوز در آخر کلماتی هم زیاده کنند که الف
در آخرش نباشد چنانکه خونخوار و خونخواره
وستمگار وستمگاره نمی دانیم که خان آرزو
چرا این قسم تخصیص قائم کند (اردو) دیکھو برنا

برنای بقول شمس بالفتح جوانی و فرماید
که از شیخ واحدی بالضم صحیح مؤلف عرض
کند که برنا بمعنی جوان بجایش گذشت و
نظر بر قواعد فارسی زبان برنائی به دو یای
آخره را بمعنی جوانی می توان گرفت که بجایش
می آید و برنای بیک تحتانی غیر ازین نباشد
که مزید علیه برناست بزیادت تحتانی در آخرش
چنانکه پا و پای - محقق بی تحقیق غور نکرد
و صراحت اعراب برنا گذشت (اردو)
دیکھو - برنائی - برنا -

برنایشتی اصطلاح - بقول برهان و
سراج بکسر یای حطی و سکون شین قرشت
و فوقانی به تحتانی رسیده بمعنی پشتی و تعصب
باشد چه (برنایشتی کردن) بمعنی پشتی و تعصب
کردن آمده و بقول صاحب جامع بمعنی
تعصب - و پشتی و حمیت صاحب ناصری
گوید که بمعنی پشتی کردن است که بعربی تعصب
گویند صاحبان انند و موارد و هفت و مؤید
هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که
نظر بر قول صاحبان جامع و ناصری که از اهل زبانند
توانیم عرض کرد که ما این را مرکب از برنا
و پشتی دانیم مخفی مباد که پشت بمعنی قسم آمده
پس معنی لفظی این بمعنی قسمی از جوانی و کنایه
از پشتی و تعصب (اردو) پشتی بقول آصفیه
فارسی - اسم مؤنث - تائید - مدد - حمایت -

برنائی بقول ملحقات برهان و مؤید و انند
و غیاث بمعنی جوانی مؤلف عرض کند که
تحتانی آخره مصدری است که بر لفظ
(برنای) که مزید علیه برناست زیاده
کرده اند از قبیل رعنائی و قاعده فارسیان
است که چون خواهند که بر لفظی که در آخرش
الف است یای مصدری زیاده کنند و
قبل آن تحتانی زائد بیفزایند ظهوری
ع) جوانی می تراود از در و بام جهان

پیر برنائی رسانا ہو (اردو) جوانی۔ مؤنث۔

(۲۰۶۹) **برنائی کردن** استعمال۔ بمعنی حقیقی (۱) جوانی ظاہر کردن واگر در کلام انوری کہ تذیل می آید معنی (۲) اعانت کردن بہتر نماید من وجہ مجاز آنست (ع) ای جان تو منی کنی چرا برنائی چون نیکو سرو کار نیست تو در می پائی ہو (اردو) (۱) جوانی ظاہر کرنا (۲) اعانت کرنا۔

برنبور بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثانی وسکون نون وضمّ موحدہ بازیچۂ طفلان۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی قدیم است بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت (اردو) بازیچۂ طفلان۔ بچوں کا کھیل۔ مذکر۔

برنتابد استعمال۔ بقول مؤید معنی (۱) طاقت نیارد وتحمّل نکند وفرماید کہ در اداۃ بجای تحمّل۔ احتمال است صاحبان ہفت وشمس ذکر این کردہ اند صاحب انند بذکر معنی بالافزاید کہ (۲) گرداند کہ مضارع تافتن است وبر زائد باشد مؤلف عرض کند کہ (برتابیدن) بمعنی تاب وطاقت داشتن وتحمّل کردن وگردانیدن گذشت واین مضارع منفی آنست پس ضرورت نداشت کہ این را بطور مقولہ بیان کنند کم التفاتی محققین است ولیس ستم بالای غوری صاحب انند کہ معنی دوم را در اثبات بیان می کند واز نفی لغت غافل (اردو) دیکھو برتافتن۔ یہ اُس کا مضارع منفی ہے۔

برنج بقول جہانگیری رشیدی وبرہان وناصری وجامع و(مؤید بحوالۂ زفانگویا) با اوّل وثانی مضموم آن باشد کہ بواسطۂ کوری یا بسبب تاریکی کسی دست خود را بر دیوار با جای

بمالد تا برگذرد یابد خان آرزو در سراج بذکر این معنی گوید که ظاهرا همان برمج بمیم بجای
نون باشد بمعنی قوت لامسه که به تحریف چنین خوانده اند واهنداسند این در میان
نیست **مؤلف** عرض کند که چرا تحریف می گوید و چرا مبدل نمی فرماید که میم به نون بدل
می شود چنانکه کجیم و کجین و قول صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع سندی را ماند پس
این لغت مسئله را تحریف گفتن و تبدیل را تحریف نام نهادن کار خان آرزو است
نه محقق حقیقت جو (اردو) دیکھو برمج. فارسیون نے ہاتون کی اُس تلاش کو برنج
کہا ہے جو بینا اندھیرے مین یا اندھا دن اور رات مین اسلئے کرتا ہے کہ کہین گر نہ پڑے مونث
(۴) برنج. بکسر اول و فتح ثانی بقول فدائی که از معاصرین عجم بود دانه ایست خوردنی
که از ان پلاو و چلاو و آشهای دیگر می پزند صاحب مؤید بحواله شرفنامه گوید که ارز
باشد. صاحب رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر این کرده **مؤلف**
عرض کند که صاحب منتخب بر ارز عربی گوید که برنج باشد پس متحقق شد که برنج اسم جامد
فارسی زبان است برای ارز و قول فدائی و رهنما مؤید خیال ماست و ترک دیگر
محققین فارسی زبان تسامح شان. صاحب محیط بر چاول گوید که اسم برنج است
در هندی تندلی و تاندل نیز گویند و طعام برنج کهنه از شالی یکساله با دو کف و تپ دور
نماید و منافع بسیار دارد (الخ) و بر ارز گوید که معرب آدریز یونانی است که برنج
است و هم او بر برنج فرماید که لغت فارسی است که به تورانی گرنج و بعربی تمن و ارز
و بسریانی وزی و به ترکی دوگی و در انگریزی رائس و بهندی چاول گویند و آن

از حبوب ماکولهٔ شریفهٔ معروفه و نبات آن مانند جو و گندم. گرم در اوّل و گویند در
دوم و بقول بعض سرد در اوّل و خشک در دوم و صحیح آنست که معتدل در حرارت
جیّد الغذا. موافق معتدل مزاجان. تسخین و ترطیب می نماید. سیّد الحبوب و منافع بسیار
دارد (الخ) (**اردو**) چاول. مذکر. دیکھو تج۔

(۴۳) برنج بقول فدائی چیزی که از ان آوند ها می سازند چنانکه از مس. جز آنکه رنگ
این زرد باشد و رنگ مس سرخ است. صاحب غیاث فرماید که معرّب پرنگ است
که بهندی پیتل گویند و آن مس و جست ممزوج باشد. صاحبان روزنامه و رهنمای جوائد
سفرنامهٔ ناصر الدّین شاه قاجار ذکر این کرده اند. صاحب محیط بر برنج گوید که بکسر
اوّل و فتح ثانی اسم پیتل است و بر پیتل فرماید که اسم هندی قسمی از مس که آنرا در لشکرات
رتیکا نامند و از جملهٔ فلزات معروفه و نزد هندیان سرد و خشک. دافع کھلی و صفرا
و کف است و گویند معتدل در گرمی و سردی و دافع فاد بلغم و یرقان (الخ) **مؤلف**
عرض کند که باعتبار فدائی که از معاصرین عجم بود می گوئیم که لغت فارسی زبان است (اردو)
پیتل. بقول آصفیه. هندی. اسم مذکر. برنج. صُفر. ایک قسم کی زرد اور مرکب دہات
جو جست اور تانبا ملا کر بنائی جاتی ہے۔

(۴۴) برنج. بقول مؤیّد الفضلا بکسر تین بمعنی رو آوردن **مؤلف** عرض کند که طرز بیانش
پرده می اندازد بر چشم محققین و همین است تائید فضلا و این همان معنی اوّل باشد
غالبًا و ما از (رو آوردن) نتوانیم فهمید و این مصدری نیست که معنی مصدری دارد

فتأمل و عجبی نیست کہ این تصرف مطبع نولکشور باشد کہ در بعضی نسخ قلمی صراحت معنی اوّل موجود است۔ (اردو) دیکھو برنج کے پہلے معنے۔

(۵) برنج۔ بقول مؤید بکسر تین بمعنی قصعہ کہ ہندش کاسہ گویند **مؤلف** عرض کند کہ این تصرف و تصحیف مطبع نولکشور معلوم می شود کہ خدایش بہ بخشد و در دیگر نسخ مؤید بحوالۂ شرفنامہ مذکور است کہ بمعنی ارزیز ترجمۂ سیسہ کہ ہندش کانسہ گویند صاحب محیط بر سیسہ گوید کہ اسم ہندی اسرب و ناگ نیز گویند و در سنسکرت ناگا در درہ ہای کوہ سیاہ رنگ می شود نزد ہندیان در خواص مثل ارزیز است باد و بلغم و بواسیر را دفع نماید و چون در نقرہ اندازند نقرہ را پاک کند و سختی شکم را دور نماید۔ کشتۂ او را ناگ بہسم گویند و آن بسیار گرم و چرب و تلخ و ہاضم است (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما این معنی نتیجۂ تصرف کاتبین می نماید و آنچہ ارزیز است تعریفش بر معنی دوم گذشت و ارزیز را ترجمۂ سیسہ گفتن غلط محض و برنج در فارسی زبان بمعنی سیسہ اصلا نیامدہ و کانسہ در محیط متروک و کاسہ و قصعہ بہ قاف و صاد و عین مہملہ را زین لفظ تعلقی نیست۔ اینقدر جگر کاوی ہا برای آنست کہ تحقیق طلبان در غلط نیفتند کہ در نسخۂ قلمی مؤید نہ قصعہ است و نہ کاسہ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

(۶) برنج۔ بقول مؤید (در نسخۂ قلمی بحوالۂ قنیہ) بفتحتین بمعنی برنگ و آن دارو ای است صاحب برہان بر (برنگ) فرماید کہ بکسر اوّل و ثانی برنج کابلی و آن تخمیست دوائی کہ بیشتر از کابل آورند **مؤلف** عرض کند کہ بر (بادبرنگ) ذکر این گذشت (اردو) باوبڑنگ

بقول جامع الادویہ۔ برنگ کابلی ایک پھل ہے گول شکل سیاہ مرچ کے۔ غیر سمی دوا۔
(دیکھو بادبرنگ)

برنجار | اصطلاح۔ بقول (جہانگیری در ملحقات) بکسر تین بمعنی برنج زار باشد و آن را شالی پایہ وگرنجار نیز خوانند صاحب برہان و ناصری بر وزن گرفتار آوردہ اند و صاحب جامع فرماید کہ محل زراعت برنج را نام است **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (برنج زار) گیریم بحذف زای ہوز ہم وجہ دارد کہ اصل این (برنج آر) باشد۔ اسم فاعل ترکیبی کہ در محاورہ ممدودہ بمقصورہ بدل شد و آنچہ بکاف فارسی گرنجار۔ می آید مبدل این است کہ موحدہ بکاف فارسی بدل شود چنانکہ بالہ وگالہ
(اردو) چاول کا کھیت۔ مذکر۔

(الف) **برنجاسب** | اصطلاح۔ الف۔ بقول
(ب) **برنجاسپ** | جہانگیری بکسر تین گیاہ زرد کہ آن را (بوی مادران) گویند و بیونانی (ارطیمیا) نام دارد صاحب جامع بذیل (الف) ذکر (ب) ہم کردہ۔ صاحب ناصری فرماید کہ (برنجاسف) معرب این۔ صاحب برہان برنجاسپ و برنجاسف را ذکر کردہ و بضمن برنجاسف ذکر (الف) ہم کردہ۔ خان آرزو در سراج بر ذکر (ب) قانع **مؤلف** عرض کند کہ ما قول محیط را نسبت این داریم و بر (ارطمیسیا) ذکر کردہ ایم۔ و (بلنجاسف) ہم بہ ہمین معنی می آید و آنچہ (حبق الراعی) نام دارد ہمین است خیال ما نسبت ماخذ جزین نیست کہ (بلنجاسپ) اصل است کہ بجای خودش می آید مرکب از بلنج و اسپ بلنج بالکسر بقول برہان بمعنی قدو اندازہ و مقدار و اسپ بمعنی حقیقی او

پس گیاهی که در قد بقدر اسپ است آن را فارسیان (بلنجاسپ) نام کردند و باقی همه لغات مبدل این که لام به رای مهمله بدل شود چنانکه آلوند و اروند و بای فارسی به بای موحده تبدیل یابد چنانکه اسب و اسپ و بای فارسی به فا چنانکه سپید و سفید (اردو) دیکھو ارطمیبا۔

برنجاست بقول شمس با فوقانی آخر سبزه ایست بغایت تلخ صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که همان برنجاسپ که گذشت و (بلنجاست) به لام عوض رای مهمله هم آمده و فرماید که آنچه آخر او با بود اصح است مؤلف عرض کند که این مبدل (برنجاسب) باشد که موحده بفوقانی بدل شود چنانکه تکوب و تکوت که بجایش گذشت و (بلنجاست) مبدل این که رای مهمله به لام تبدیل یابد چنانکه اروند و آلوند۔ (اردو) دیکھو ارطمیبا۔

برنجاسف همان که ذکرش بضمن برنجاسب کرده ایم (اردو) دیکھو ارطمیبا۔

برنج زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بالفتح بمعنی ناپدید و معدوم گردانیدن۔ مؤلف عرض کند که بای موحده بمعنی در باشد و معنی لفظی این زدن کسی را در رنج و ما این کنایهٔ غیر لطیف را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم۔ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ساکت و قول مجرد شمس اعتبار را نشاید (اردو) معدوم کرنا۔

برنج زرد اصطلاح۔ بقول ملحقات برهان و بحر و مؤید برنجی که با زعفران و زرد چوبه آلوده بپزند۔ بهار گوید که برنج مزعفر را گویند و مانندهم بانش و مزعفر بقول غیاث نوعی از پلاو شیرین که برنج آن بزعفران وغیره رنگ کنند مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی

است وکنایه از طعام برنج که برنج را با زعفران وقند وشکر آمیخته می پزند (اردو) مزعفر. بقول آصفیه. عربی. اسم مذکر. ایک قسم کا میٹھا پلاو جس مین زعفران پڑتی ہے اور نہایت زرد ہوتا ہے۔

برنج زنده اصطلاح. بقول وارسته برنجی که طبخ تمام نیافته باشد و فرماید که از اہل ایران شنیده شد که زنده بمعنی نیم خام خصوصیت با برنج ندارد و ہر چیز نیم خام را زنده گویند (محسن تاثیر ؎) ہست از برنج زنده لبہی ناگوار تر ہا از واعظان مرده دل اظہار زندگی ہا صاحب بحر بحواله وارسته ذکر این کرده و بہار نقل عبارت را مال خود گردانیده و صاحب انند نقل نگار بہار مؤلف عرض کند که این ایجاد وارسته که چون در کتب لغات این را نیافت از کلام محسن تاثیر معنی دلخواه خود خلاف قیاس پیدا کرد و برای آن حواله قول معاصرین عجم داد ما از معاصرین عجم دریافته ایم که زنده بر زبان شان بمعنی نیم خام اصلا نیست پس (برنج زنده) مرکب توصیفی است بمعنی برنج نا پخته مقابل (برنج مرده) که برنج پخته باشد یعنی چون برنج بحالت خود است زندگی او داند و چون آن را بپزند. مرده می شود و بحالت خود پخته باقی نماند و ظاهر است که مخلوق را برنج پخته گوارا تر است بخلاف برنج زنده که بدون پختن بکار غذا نمی خورد پس معنی شعر از ہمین خیال درست می شود ضرورت ندارد که معنی نیم خام بر خلاف قیاس پیدا کنیم که معنی حقیقی زنده به ترکیبش با برنج نیم کی را پیدا نمی کند و نیم خامی عیب او [illegible] که از لفظ زنده پیدا نتوان کرد. قائل (اردو) نیم خام چاول. ہمارے معنون کے لحاظ سے

کچے چاول۔ مذکر۔

برنج شماله اصطلاح۔ بقول برہان بفتح شین نقطه دار و میم بالف کشیده و لام مفتوح بمعنی مزعفر است و آن طعامی باشد معروف۔ فرماید که در شیراز طباخی بود که شبها بر سر راهی نشستی و زرد پلاوی یا برنج درشتی پختی و در پیش خود فانوسی داشتی و گاهی دو مشعل افروختی و فریاد کردی که ای برنج شماله و این بیت خواندی (ع)

این شمع ها که در دل بسحاق برفروخت
از رهگذار نور برنج شماله بود

صاحب ناصری فرماید که قسمی است از برنج که در شیراز مشهور است و ازان مزعفر پلاو می پزند و ذکر داستان بعینه برہان ہم کرده صاحب جامع بر طعام مزعفر قانع صاحبان بحر و سراج گویند که مزعفر و آن طعامی است معروف صاحب مؤید نقل برہان کرده و صاحب غیاث بر پلاو زرد اکتفا کرده بہار گوید که برنج مزعفر باشد **مؤلف عرض کند** که شماله بقول ناصری لغت فارسی است بمعنی شمع و قسمی از برنج و بقول برہان بمعنی مطلق شمع خواه از موم خواه از پیه و نوعی از برنج خوردنی۔ پس بسحاق در کلام خود مزعفر را که با قند و زعفران مرکب کرده می پزند۔ (برنج شماله) گفت و معنی لفظی این برنجی که مثل شمع روشن است و کنایه از مزعفر و برنج خاص را شماله ازین نام کردند که ازو مزعفر درست می کنند پس مزعفر را برنج شماله گفتن کنایه ایست روشن دیگر هیچ **(اردو)** دیکھو برنج زرد ۔

برنج کابلی استعمال۔ بقول برہان و ناصری تخمی است دوائی و آن کوچک و بزرگ می باشد و کوچک آن بہتر است و رنگ آن مائل بسرخی و طبیعت آن گرم و خشک بفاصل

را نافع صاحب جامع ہم ذکر این کردہ و
بقول محیط معرب (برنگ کابلی) مؤلف عرض
کند کہ آن ہمانست کہ ذکرش بر معنی ششم
برنج گذشت کہ ہندی آن بڑنگ است
(اردو) دیکھو برنج کے چھٹے معنے ۔

برنج مشک اصطلاح ۔ بقول برہان
بر وزن و معنی فلنجمشک کہ بالنگوی خود
باشد بواسیر را نافع صاحب ناصری گوید
کہ (فرنج مشک) ہم مرادف این و این
را پلنگمشک نیز گویند صاحب جامع ہم ذکر
این کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت
کامل بر (افرنجمشک) کردہ ایم مخفی مباد
کہ اصل ہمہ ہمین است کہ این نباتی است
بشکل برنج سیاہ و (ابرنجمشک) کہ اشارہ
آن بر (افرنجمشک) کردہ ایم مزید علیہ آن
و باقی ہمہ مبدل این کہ رای مہملہ بہ لام
بدل شود چنانکہ اروند و الوند و مؤحدہ
بہ بای فارسی ہم چنانکہ تب و تپ و مؤحدہ
بہ فا ہم چنانکہ زبان و زفان و جیم عربی
بکاف فارسی نیز چنانکہ آخشیج و آخشیگ ۔
(اردو) دیکھو افرنجمشک ۔

برنج مطلا استعمال ۔ بقول رہنما بحوالہ
سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار برنجی کہ
ملمع طلا بر و کردہ باشند و برنج درینجا بمعنی سوم
اوست صاحب بولچال ہم ذکر این کردہ
مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است
(اردو) سونے کا ملمع کیا ہوا پیتل مذکر

برنجن ہمان ابرنجن است کہ در مقصورہ
گذشت صاحبان جہانگیری و رشیدی
و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ
و ورنجن و ورنجین مبدل [illegible]
خان آرزو در سراج غنیمت [illegible]
مخفف ابرنجن نوشت [illegible]
است کہ می آید و ابرنجن [illegible]

الف وعسل و (او ریخن) مبدلش و (وریخن)
مبدل بریخن باشد که الف با واو بدل شود
چنانکه آب و آو آنانکه مطلق بریخن را زیور
دست و یا گفته اند سکندری خورده اند۔
صراحت کامل بہ (ابریخن) کرده ایم۔
(اردو) دیکھو ابریخن۔

(الف) بریخ نوشتن | مصدر اصطلاحی۔
(ب) بریخ نویس | صاحب شمس گوید
که (الف) بمعنی بیهوده وضائع کردن کاری
چنانکه بر آب نوشتن و بریخ زدن و (ب)
بیهوده و بی فائده مؤلف عرض کند که
همه محققین فارسی زبان ازین ساکت وجزینا
نیست که محقق بی تحقیق (بریخ نوشتن) را که
به تحتانی سوم و خای چهارم می آید تصحیف
کرد و اسی بر و و رسم بر لغات فارسی زبان
(اردو) دیکھو بریخ نوشتن۔

برنج و عسل روزی خداداد است | مقوله۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این
کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند که این مقوله ایست که فارسیان
بحق برنج دشتی و عسل می زنند که بغیر کاشتن
هم حاصل می شود نه مثل (اردو) جنگلی
چاول اور شہد خدا داد نعمت ہے یہ صرف
ترجمہ ہے ہند میں کوئی خاص مقولہ یا مثل
اس کا مماثل نہیں ہے۔

برنجیده آورده | اصطلاح۔ بقول شمس
بمعنی پریشان آمده مؤلف عرض کند که
محقق بی تحقیق کار از عقل و قیاس هم نگرفته
و سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم و محققین
فارسی زبان ساکت اعتبار را نشاید۔
(اردو) پریشان۔

برنجین | صاحبان برهان و جهانگیری و جامع
و رشیدی و سراج ذکر این کرده اند و این
همانست که در مقصوره بر (ابرنجین) گذشت

وحقیقت این بر (ابرنجن) مذکور که اصل است (اردو) دیکھو ابرنجن ۔	گذشت نمی دانیم که بکدام وجه جیم عربی را بفارسی بدل کرد سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم
برنجار بقول خان آرزو در سراج به نون وجیم فارسی بروزن گرفتار مخفف برنج زار **مؤلف** عرض کند که بر (برنجار) بجیم عربی	ومحققین زبان فارسی ازین ساکت بدون سند اعتبار را نشاید ۔ تسامح محقق با نام و نشان است (اردو) دیکھو برنجار ۔

برند بقول جهانگیری در ملحقات باوّل وثانی مفتوح (۱) نام قصبه ایست در هندوستان **مؤلف** عرض کند که برین اجمال بیان ـ ترکش تفوق داشت (اردو) برند ـ هندوستان مین ایک موضع کا نام ۔ ایسے ابہام بیان سے کچھ فائدہ نہین ۔

(۲) برند ـ بقول برهان وجامع بضمّ اوّل بروزن خجند وبفتح اوّل بروزن سمند بهر دو بمعنی تیغ وشمشیر تیز وآبدار وجه هردارو فرماید که باین معنی با بای فارسی هم آمده صاحب ناصری بروزن خجند قانع ـ خان آرزو در سراج گوید که درین معنی بروزن خجند شبهه نیست زیرا که اسم فاعل برین وزن می آید وآنکه بفتح و بای فارسی نوشته محض تصحیف است واین قسم تصحیفات در برهان بیرون از حد **مؤلف** عرض کند که بُرنده بالضم اسم فاعل بُریدن است وبرند بدین معنی بضم موحده وکسر رای مهمله مخففش وهمین قدر موافق قیاس است ولیکن بنظر براعتماد صاحب جامع که از اهل زبان است بفتح اوّل را محاوره لب ولهجهٔ فارسیان دانیم وهمچون خان آرزو تصحیفش نخوانیم پس معنی این قطع کننده باشد چنانکه بمعنی چهارم ذکر این می آید و

فارسیان مجاز تیغ و شمشیر آبدار و جوهردار را هم گفته اند و آنچه بباي فارسی به همین معنی
می آید بدین وجه درست است یعنی پرواز کننده و کنایه از تیغ و شمشیر بر سبیل مجاز
نمی دانیم که خان آرزو بر خلاف محاورهٔ زبان چرا می رود و با وجود هند نژادی
بهر امثال معقولات زبان می دهد و برهان قاطع را بدون برهان بر از تصحیفات چرا
می گوید و حق آنست که خود او حقیقت را نمی جوید (اردو) تیز تلوار، آبدار تلوار، مؤنث

(۳) برند - بقول برهان و ناصری و جامع بفتح اوّل بمعنی پرند باشد که حریر ساده را
گویند مؤلف عرض کند که نظر بر اعتماد ناصری و جامع که از اهل زبان باشند این را هم
جائز بهمین زبان دانیم و معلوم می شود که (پرند) که به باي فارسی می آید اصل است
و این مبدل آن که باي فارسی به موحده بدل میشود چنانکه تپیا و تبا و آنچه حریر ساده
را پرند گفته بخیال ما استعاره باشد که همچون پرنده نازک و تیز هم می باشد والله
اعلم (اردو) ساده حریر - جس پر نقش نگار نه هو - مذکر -

(۴) برند - بقول بهار بالضم بمعنی گوارنده و هاضم بر سبیل مجاز چون (آب برنده)
(طاهر وحید) ره تنگ عشق است پست و بلند * ولی چون دم اژده باشد
برنده خان آرزو در چراغ باستناد همین شعر این را بمعنی حقیقی برنده گوید و
مقصودش جز این نیست که مخفف آنست بحذف هاي هوز آخره مؤلف عرض کند
که همین است معنی حقیقی این که اشارهٔ این بر معنی دوم گذشت مخفف اسم فاعل
مصدر بریدن و آنچه بهار این را بمعنی گوارا و هاضم آورده بدون سند استعمال

تسلیم نکنیم و آنچه بہار از کلام طاہر وحید معنی گوارا و ہاضم پیدا می کند درست نباشد البتہ بر معنی پنجم برندہ ذکر ہمین معنی می آید و جا دارد کہ این را مخفف آن دانیم ولیکن تسلیم استعمال این منحصر بر سند است (اردو) گوارا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ زود ہضم اور بلحاظ معنی حقیقی کاٹنے والا۔

برنداد | اصطلاح۔ بقول شمس با اوّل و ثانی مفتوح۔ تیغ و شمشیر گوہردار (حکیم اسدی ؎) زخون براندادآن پشت پیل ٭ چو شکر بپاشید بر تل نیل ٭ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر در سند بالا تحریفی راہ نیافتہ باشد توانیم عرض کرد کہ (بُرنداد) بالضم مبدل و فرید علیہ (بُرندہ) باشد کہ بمعنی حقیقی قطع کنندہ اسم فاعل مصدر بریدن و بمجاز شمشیر را گویند۔ ہای ہوز آخرہ بدل شد بالف چنانکہ ہمیان و امیان و دال مہملہ آخرہ زائد باشد چنانکہ بیداو بیداد و شفتالو و شفتالود (اردو) دیکھو برندکے دوسرے معنے۔

برنداف | اصطلاح۔ بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح بنون زدہ (۱) بمعنی دوال (مختاری ؎) کشد تیر تو از بر شیر پی ٭ درد تیغ تو بر تن پیل خام ٭ از ایراک حی زین و زنان بایدت ٭ برنداف و زین و عنان و لگام ٭ و (۲) رودکالی باشد۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ ظاہر این لفظ (یرنداق) است بیای حطّی و قاف و لغت ترکی است نہ فارسی۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید کہ رودہ ہا را گویند اعم از آنکہ رودۂ انسان یا حیوان۔ صاحب

ناصری ذکر ہر دو معنی کردہ گوید کہ بہ قاف است ولغت ترکی ۔ صاحب جامع این را
بہر دو معنی لغت فارسی گفتہ فرماید کہ برای معنی اوّل در ترکی زبان لغت قپش است
خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی گوید کہ ہمین لغت بزیادت الف بعد رای مہملہ گذشت
وبقول بعض ببای حطی وقاف لغت ترکی است ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دوم
ہمان (برانداف) است کہ گذشت پس درینجا الف سوم را محذوف دانیم و معنی
اوّل مجاز معنی دوم وصراحت ماخذ ہم ہمدرانجا گذشت ۔ حیف است کہ (بیزناق)
بہ تحتانی اوّل وقاف آخر در لغات ترکی نیافتیم واگر متحقق شود توانیم عرض کرد کہ
این مبدّل آنست کہ تحتانی بموحدہ بدل شود چنانکہ بالیوس و بالبوس وقاف بہ فا
تبدیل می یابد چنانکہ برچاق و برچاف ۔ اندرین صورت این را مفرس دانیم
(ار ۹ و) (۱) دوال ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ تسمہ ۔ رکاب کا تسمہ ۔
(۲) آنت ۔ بقول امیر ۔ ہندی ۔ آنتر ۔ رودہ ۔ انتڑی ۔

بردنک بقول سروری و برہان ۔ بفتح با و را و دال مہملتین وسکون نون و کاف
بمعنی پشتہ کوہ خورد ۔ صاحب برہان صراحت مزید کند کہ پشتہ کوچک کہ در میان
صحرا باشد ۔ صاحب مؤید بحوالہ لسان الشعرا گوید کہ قید دشت نباشد ۔ صاحب ناصری
فرماید کہ بقول بعض (بردنک) و (بردک) اصح است زیرا کہ برد بمعنی سنگ است
۔ صاحب جامع با برہان متفق ۔ خان آرزو در سراج نقل عبارت محققین کردہ
مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این (اندک بلند) کہ برد بمعنی بلند و بلندی آمدہ و

این واضح‌تر از ماخذ ناصری است که پی‌با بسوی سنگ بر ده سکندری خورده است و بردک بدین معنی نیامده و (بردنگ) که بکاف فارسی بدین معنی گذشت آن را با این هیچ تعلقی نیست و اگر تعلقی پیدا کنیم همین قدر که آن قلب بعض و مبتدل این باشد که دال مهمله قبل نون واقع شد چنانکه استطرو و استطرغ و کاف عربی بفارسی بدل شده است چنانکه کند و گند۔ (اردو) دیکھو بردنگ۔

برندکام | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و برہان و سراج باوّل مکسور دوائیست که آن را (بابونه گاو) گویند صاحب ناصری فرماید که بحتمل که میم به واو تبدیل شد صاحب محیط بر (بابونه گاو) فرماید که (بابونه گاوچشم) اسم اقحوان است و بر (اقحوان) فرماید که در عربی عین البقر هم گویند و بمصر کاش و بمغرب شجرهٔ مریم و بموصل شجرة الکافور و بافریقیه کافوریه و (رجل الدجاجه) و بیونانی آبانیس واویبا و بسریانی فرابیون و بلغت اهل دیلم گاو بانو و بفارسی (بابونه گاوچشم) و بهار و (گل گاوچشم) و (کوله) و (کربایک) و بهندی (سوبھل) گویند۔ اقحوان نزد عرب بابونه است و ازهری گفته که آن قرّاص است نزد عرب و بابونه نزد فُرس۔ بالجمله گرم و خشک در دوم و سفید این مستعمل۔ مسخن قوی و محلّل و مقطّع و ملطّف و منضج و مفتّح سدد و افواه عروق و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند که بحث اقحوان و بابونه گاو بجایش گذشت و بقول محیط اشارهٔ (بابونه گاو) هم بر اقحوان مذکور۔ پریشان بیانی محققین مفردات طب هیچ تصفیه و تسکین حقیقت جویان نمی کند باقی حال هیچ ماخذ این

متحقق نشد که از (بابونه گاو) چگونه (برندگام)
شد تبدیل واو بمیم چنانکه خیال ناصری است
موافق قیاس است چنانکه سویز و ممیز ولیکن
نمی گشاید که لفظ بابونه چگونه با برند بدل شد
جز این که برند بقول برهان بمعنی شمشیر گذشت
و فارسیان استعارةً چشم را شمشیر گویند

پس (برندگام) را بمعنی چشم گاو گیریم و
مراد از (بابونهٔ گاو چشم) که بابونه حذف شد
گاو چشم اشارهٔ آن باقی ماند۔ والله اعلم
بحقیقة الحال۔ شک نیست که لغت مرکب
است (اردو) دیکھو۔ بابونہ گاؤ اور
اقحوان۔

برندوش بقول شمس مرادف (پراندوش) که بمعنی شب گذشته و پیوسته می آید
مؤلف عرض کند که بر سبیل تبدیل بای فارسی را بموحده مبدل توان گرفت چنانکه
تپ و تب و الف را محذوف چنانکه باز و بر ولیکن تا آنکه سند استعمال این پیش نشود
مجرد قول شمس اعتبار را نشاید که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت
(اردو) گزری ہوئی رات۔ مؤنث۔

برنده بقول سروری و برهان و جامع
و سراج بفتح با و را و دال مهملتین (۱) معروف
مؤلف عرض کند که مقصود شان جزین
نباشد که از مصدر (بردن) اسم فاعل
اوست بالفتح و ضرورت نداشت که ملحقات
مصدر را همچون اسم جامد و هند (اردو)

لیجانے والا۔
(۲) برنده۔ بفتحتین بقول سروری بحوالهٔ
مؤید بقول جامع پروانهٔ چراغ را گویند صاحب
برهان صراحت فزید کند که جانوری که شبها گرد
شعلهٔ شمع و چراغ زند صاحب ناصری فرماید
که بباء پارسی نیز آمده خان آرزو در سراج

بذکر قول برہان سند می خواہد و فرماید کہ احتمال
بای فارسی ہم مؤلف عرض کند کہ قول
سروری و جامع و ناصری کہ از اہل زبانند
سند اوست و تبدیل بای فارسی بموحدہ
موافق قیاس چنانکہ تپ و تب و حقیقت
ماخذ پروانہ بجای خودش بیان کنیم درینجا
ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست
(اردو) پروانہ ۔ مذکر ۔ دیکھو بارپرہ ۔

(۴۳) برندہ ۔ بقول ناصری بروزن درندہ
بمعنی دلیل و رہنما مؤلف عرض کند کہ
نظر بر اعتبار صاحب ناصری کہ از اہل زبانست
این معنی را کہ مجاز معنی حقیقی است تسلیم
کنیم و حقیقتہً درینجا ہم اسم فاعل بردن است
و کسی کہ قافلہ را با خود می برد شک نیست
کہ رہنمای اوست (اردو) رہنما بقول
آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ ہادی ۔ رہبر
۔ اگوا ۔ راستہ دکھلانے والا ۔

(۴۴) برندہ ۔ بقول ناصری بروزن درندہ
بمعنی کشش کہ بعربی جذبہ نامند چہ بردہ
بمعنی مجذوب آمدہ مؤلف عرض کند کہ
درینجا ہم بمعنی حقیقی اسم فاعل بردن است
و مجازاً بمعنی کشش مستعمل کہ چیزی کہ دل انسان
را می برد ہمان جذب و کشش است نظر
بر اعتماد محقق اہل زبان ازین معنی انکار
نتوانیم کرد معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) کشش ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی
اسم مؤنث ۔ کھنچاو ۔ جذب ۔

(۴۵) برندہ ۔ بقول خان آرزو در چراغ
ہدایت بمعنی آب گوارہ و ہاضم و فرماید کہ
این معنی از اہل زبان بہ ثبوت رسیدہ
و ز آنہ بردارش بہار ہم ہمزبانش مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم این معنی را بر زبان
دارند و سند این بر (برندہ آب) از سعید
اشرف در ملحقات می آید دیگر محققین فارسی زبان

ازین ساکت وسیاً سکوت محققین اہل زبان
یعنی سروری و ناصری و جامع قابل نظر است
در نظر بر سند سعید اشرف که در ملحقات می آید
این معنی را تسلیم کنیم وحقیقت ماخذ این
بر مصدر (بریدن آب) بیان کنیم که می آید
بہار بر معنی چہارم برند که مختص ہمین است
مطلق گوارا بسند طاہر وحید آوردہ ماہمہ را بجای
خیال خود ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو
برند کے چوتھے معنے ۔

(۱۱) برندہ - بقول بہار بالضم قطع کنندہ
از عالم کشندہ **مؤلف** عرض کند که اسم
فاعل مصدر بُریدن است که بمعنی قطع کردن
می آید دیگر ہیچ ضرورت نداشت که این را
برنگ اسم جامد جادہد (اردو) کاٹنے
والا ۔ قطع کرنے والا ۔

برندہ آب اصطلاح ۔ بقول نوادر
که بذیل مصدر بریدن آوردہ بمعنی
آب ہاضم وخوشگوار (سعید اشرف
ع) از ان دل آرزوی زخم دمبدم
دارد ﴿ که آب تیغ برندہ است اگر
چہ ذم دارد ﴾ **مؤلف** عرض کند که
(بریدن آب) بجایش می آید وصراحت
ماخذ ہمہ را آنجا کنیم ۔ درین جا ہمین قدر
کافی است که این قلب اضافت مرکب
توصیفی است یعنی (آب برندہ) ولیکن
سندی که پیش شد از ان (آب برندہ)
پیدا می شود و (آب برندہ) در ممدودہ باستثنا
ہمین سند گذشت (اردو) دیکھو آب برندہ

برنشر بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار ظروفی که باختلاط فلزات
متعددہ سازند **مؤلف** عرض کند که از معاصرین عجم تلافی مافات رہنما می شود
که بکسر اوّل و دوم وسکون سوم وچہارم است تا بحدی که از قیاس کار می گیریم

مبدل برنج معلوم می‌شود که بر معنی سوم گذشت معاصرین عجم جیم را به زای منقوطه بدل کرده معرب کرده اند چنانکه جوجه و جوزه و برای معنی بالا مخصوص (اردو) وه ظروف جو متعدد دهاتون کو ملا کر بنائے جاتے ہین۔ مذکر۔

برنس بقول وارسته بضم موحده و رای مهمله ساکن و نون مضموم و سین مهمله (۱) جامهٔ که از پشم سیاه بافته و نادر اسفید هم باشد و آن لباس ترسایان و نصاری است۔ خاصته و بحوالهٔ صاحب کشف گوید که در صحاح (۲) بمعنی کلاه دراز آورده و محشی وارسته گوید که در قاموس بمعنی کلاه دراز و هر جامهٔ که سر آن جامه از ان جامه باشد اعم از انکه پیراهن بی آستین زنان باشد یا جبهٔ مردان یا غیر آن (مرزا جلال طباطبا در توحید۔ فقره) رشتهٔ برنس راهب و طیلسان زاهد را یک چرخ رشته ؛؛ صاحب برهان فرماید که جامه و کلاه پشمین گندهٔ نصرانیان و بقول بعض نام کلاه نصرانیان۔ و فرماید که بکسر ثالث بر وزن مغلس هم آمده و بقول بعض گوید که بمعنی کلاه لغت عرب است صاحب مؤید در نسخهٔ مطبوعهٔ نولکشور فرماید که لغت فارسی است و (۳) نوعی از گلیم ترسایان و بحوالهٔ صحاح ذکر کلاه دراز هم کرده و بحوالهٔ دستور گوید که (۴) روی پوش را گویند و در نسخهٔ دیگرش که قلمی است بر معنی سوم قانع۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که این لغت عرب است صاحب جامع با برهان متفق۔ بهار نقل نگار وارسته (ابو نصر نصیرائی بدخشانی ؔ) نه از کفرم خبر باشد نه از دین ؔ نه برنس می‌شناسم نی مصلا ؔ (خاقانی ؔ) بدل سازم به زنار و

به برنس بار داو طیلسان چون پورستا ٭ صاحب سواد السبیل گوید که معرب است و
اصل این برس بمعنی دوم مؤلف عرض کند که لغت عربی است بمعنی اوّل و دوم
ومعنی دوم متعلق بمعنی اوّل است که کلاه دراز و سیاه نصرانیان از جامهٔ برنس
درست کرده باشند و بمعنی سوم مفرس است که فارسیان ردای ترسایان را مخصوص
کردند - و همه اسناد متعلق به همین معنی یافته می شود و معنی چهارم را طالب سند باشیم و بدون
سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) بُرنُس عربی مین ایک ریشمی کپڑے کا نام جو اکثر
سیاه ہوتا ہے - مذکر (۲) برنس - عربی مین اس لانبی ٹوپی کا بھی نام ہے جو اسی کپڑے
سے بنائی جاتی ہے - مؤنث - (۳) برنس - فارسیون نے اس چادر کو کہا ہے جسکو آتش
پرست استعمال کرتے ہین - مؤنث (۴) مُنہ کا پردہ - مذکر -

(۲۴۴) **برنشاندن** مزید علیه نشاندن بزیادت
کلمهٔ بر بران و متعدی نشستن است که بجای
می آید (کامل التصریف) و مضارع این
برنشاند (انوری ؎) مگر بسایهٔ او برنشاند
تقدیر ٭ وگرنه کی بغبارش رسد سوار ذکا
٭ صراحت ماخذ بر (برنشستن) می آید -
(اردو) بٹھلانا - دیکھو برنشستن یہ اس
کا متعدی ہے -

(الف) برنشست
(ب) برنشستن

صاحب سروری در
ملحقات ذکر (الف) کرده
گوید که (۱) کنایه از سوار شدن (سعدی ؎)
شبی برنشست از فلک برگذشت ٭ بتمکین
و جاه از ملک برگذشت ٭ و فرماید که (۲)
بمعنی سواری نیز (مولوی معنوی ؎) هست
شاهان را زیان برنشست ٭ بهوی سرنگان
و صارمها بدست ٭ صاحب مؤید بمعنی

اوّل فرماید که ای سواری کرد و سوار شد
صاحبان غیاث و هفت هم ذکر معنی اوّل
کرده اند و (ب) بقول جهانگیری (در ملحقات)
(۱) کنایه از سوار شدن (سراج الدین راجی
؎) گردون ببیند چو برنشستی ٭ در سایهٔ
چترت آفتابی ٭ صاحبان رشیدی و برهان و
ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند. خان
آرزو در سراج بذکر معنی مذکور فرماید که ظاهر
آنست که با زین استعمال کنند چنانکه بزین
برنشست درین صورت حقیقت است نه
مجاز چراکه (۲) بلند و بالانشستن درینجا متحقق
و تنها برنشستن بمعنی سوار شدن دیده نشده و
آنچه در شعر اوّل واقع است بمعنی بلند شدن
است (انتهی) مخفی مباد که خان آرزو همان
شعر سعدی را که گذشت مال نظامی قرار
می دهد صاحب بحر ذکر معنی بالا کرده گوید که
(کامل التصریف) و مضارع این برنشیند

صاحب نوادر گوید که لغتی است در نشستن
و بمعنی سوار شدن هم آمده مؤلّف عرض
کند که اجمال بیانش را صراحت کنیم که (۳)
مزید علیه نشستن است که کلمهٔ بر بران زیاده
کرده اند که هیچ معنی نکند (ظهوری ؎) به
تحصیل مطالب برنشستم ٭ برای دل ز
دفتر نگذرانم ٭ و آنچه بمعنی اوّل می آید مزید علیه
نباشد که کلمهٔ بر دران بمعنی بلند و بالا است
و بالانشستن را بمعنی نشستن بر بلندی و کنایه از
سوار شدن بر اسپ گرفته اند و (الف) بمعنی
اوّلش ماضی مطلق (ب) باشد و بمعنی دوّمش
بمعنی بالانشینی که حاصل بالمصدر (ب ه
کنایه از سواری توان گرفت آنچه خان آرزو
(برنشست) را در سند اوّل الذکر بمعنی (سوار
شد) نه گیرد و بمعنی (بلند شدم) می گیرد خطای
اوست که غور بر معنی شعر نمی کند و نمی داند
که سند مذکور متعلق به بیان احوال سراج

نبوی است علیه الصلوٰة والسلام وخیال
می فرماید که در سواری آنحضرت براق
بود پس چرا دبمعنی شعر سوار شدن را
نمی گیرد که کنایه ایست لطیف وچرا معنی
اوّل را بالخصوص به زین کند وحق آنست
که بحض برای قائم داشتن این تخصیص
غیر ضروری در معنی سند بالاجبی پیدا می کند
اگرچه بالانشستن معنی حقیقی این است وبلند
شدن را هم کنایه توان گرفت ولیکن
ضرورت ندارد که کنایهٔ سوار شدن را
گذاشته از بلند شدن کار گیریم لطف
سخن ندارد ونمی داند که در هردو سند سعدی
و سراج الدین راجی نظر بر واقعهٔ معراج مبارک
معنی سوار شدن بهتر از بلند شدن است

قول محققین اہل زبان معتبر تر از خان آرزو
است مخفی مباد که نشستن مصدر یست
مرکب از نشست وعلامت مصدر رتن
و یک فوقانی حذف شده نشستن شد
و نشست اسم مصدر وحاصل بالمصدر
است وبس (اردو) (الف) (۱) سوار
ہوا (۲) سواری۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ گھوڑے پر چڑھنے کا کام۔
مؤلف کہتا ہے خصوصیت گھوڑے کے
ساتھ نہیں ہے ہر اس چیز کو سواری کہہ
سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے سواری کریں
جیسے: بگّی کی سواری۔ گھوڑے کی سواری۔
(ب) (۱) سوار ہونا (۲) بلندی پر بیٹھنا۔
(۳) بیٹھنا۔ نشستن کا ترجمہ۔

برنگ بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا (۱) بکسر با و را ذخیره وفرماید که در
فرهنگ بفتحتین آمده وبقول صاحبان جهانگیری ورشیدی وبرهان وجامع وسراج
با اوّل وثانی مضموم۔ صاحب ناصری این را بروزن خدنگ گوید صاحب هفت

صراحت کاف فارسی آخرہ برای ہمہ معانی این می کند مؤلف عرض کند کہ زنگ
بالفتح بمعنی زر و اسباب بجای خودش می آید پس حزین نباشد کہ درینجا موحدہ
زائد است پس قول ناصری در اعراب صحیح باشد (اردو) ذخیرہ۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ خزانہ۔ گنجینہ۔ گودام۔ وہ چیز جو کسی وقت کے واسطے لگا رکھیں
(۲) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی جرس۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی و برہان
و ناصری و جامع و سراج این را باول و ثانی مفتوح آوردہ اند مؤلف عرض کند
کہ رنگ بالفتح بمعنی جلاجل بجای خودش می آید پس حزین نباشد کہ بزیادت موحدہ
در اول این مزید علیہ آن باشد و بفتحتین صحیح است (اردو) جرس بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ گھنٹا۔ درای کلان۔
(۳) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی کلید۔ و فرماید کہ بعضی بزای معجمہ نوشتہ اند
و بقول برہان و جامع و سراج بر وزن خدنگ بفتح اول و ثانی۔ صاحب ناصری
فرماید کہ اصح این لغت۔ مزنگ است بمیم اول عوض موحدہ مؤلف عرض کند کہ آنچہ
بمیم اول می آید مبدل این باشد کہ موحدہ بہ میم بدل شود چنانکہ غژب و غژم و آنچہ
بزای ہوز می آید بر وزن خدنگ است و جا دارد کہ ازین ہر دو یکی را اسم جامد بگوئیم
دانیم کہ رای مہملہ بزای ہوز و بالعکس آن بدل می شود چنانکہ ترغ و تزغ بالجملہ
اعراب این بفتحتین صحیح می نماید (اردو) کنجی۔ مؤنث۔ دیکھو اقلی۔
(۴) برنگ۔ بقول سروری و برہان و جامع و جہانگیری بفتحتین نام ولایتی کہ قطب

جنوبی در انجا دیده می شود خان آرزو بذکر این گوید که بدین معنی برگ (برمعنی پنجم) گذشت مؤلف عرض کند که ہمدر انجا این را اسم جامد فارسی زبان نوشته ایم وجا دارد که نظر باعتبار سروری این را اصل دانیم و برگ را محذوف و مبدل این که نون حذف شود چنانکه ایشان وایشا و کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکه گند و کند و وجہ تسمیه ہیچ معلوم نشد (اردو) دیکھو برگ کے پانچویں معنے۔

(۵) برنگ۔ بقول سروری بکسر تین حبّه دوائی که از کابل آرند و آن را (برنگ کابلی) نامند و بدین معنی به فتحتین ہم آمده صاحب جہانگیری بکسر تین آورده و بقول رشیدی تخمی است دوائی صاحبان برہان و ناصری و جامع می فرمایند که (برنج کابلی) است مؤلف عرض کند که ہمان برنج است که برمعنی ششمش گذشت و به (بادبرنگ) ہم مذکور۔ خیال ما این است که مخفف (بادبرنگ) باشد و حقیقت (بادبرنگ) بجایش گذشت و برنج بمعنی ششمش معرب این (اردو) دیکھو۔ بادبرنگ۔

(۶) برنگ۔ بقول برہان و ناصری بروزن خدنگ غلق درخانه و بقول جامع حلقهٔ درخانه مؤلف عرض کند که مجاز معنی سوم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) زنجیر در۔ دروازے کی زنجیر۔ مؤنث۔

برنگ دادن مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند رنگ کردن چیزی را صاحب (ص) گذشته عید بہار و ز تنگدستی ہا ہم ساقی

برنگ ندادیم از حنای قدح ہا مؤلف عرض کند که معنی دادن برای رنگ و کنایه از رنگ کردن۔ موافق قیاس است

(اردو) رنگنا۔ بقول آصفیہ رنگ چڑھانا۔ رنگ کرنا۔

برنگ کابلی اصطلاح۔ بقول محیط وفرہنگ جہانگیری بذیل (برنگ) ہمان بادبرنگ است کہ گذشت و ذکر این برمعنی پنجم (برنگ) مذکور مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو باد برنگ۔

برنو بقول سروری وبرہان وناصری وجامع بروزن بدخو (۱) دیبای تنک باشد کہ آن را (برنون) نیز گویند وبقول ناصری بہ بای فارسی ہم می آید خان آرزو در سراج گوید کہ ہمین بزیادت نون ہم واین مخفف آن ولیکن صحیح (بدیون) است کہ بدال گذشت مؤلف عرض کند کہ لغتی بدال مذکور نہ شد وہم او بجایش بہات واصل این (برنیان) است کہ بجای خودش بہمین معنی می آید و(پرنیان بپای فارسی) مبدلش کہ موحدہ بدل شد بپای فارسی چنانکہ تب وتپ وماخذ (برنیان) بجایش مذکور شود دریجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف برنون کہ می آید وبرنون مخفف ومبدل برنیان کہ تحتانی حذف شد والف را بہ واو بدل کردند چنانکہ تاغ وتوغ پس این اصل (برنون) باشد چنانکہ ادعای خان آرزو است (اردو) دیبا۔ ریشمی کپڑے کا نام ہے از قسم حریر۔ مذکر۔

(۲) برنو۔ بقول خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی بمعنی مطلق خانۂ تاریک مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت واگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان

است (اردو) تاریک گھر۔ مذکر۔

(الف) **برنوس** بقول سروری۔ مرادف (برونوس) که می آید وبحوالۀ نسخۀ
(ب) **برنوش** اداتُ الفضلا فرماید که (۱) نام سرلشکری وگوید که به شین معجمۀ آخره هم وبحوالۀ نسخۀ میرزا گوید که (۲) نام لشکری صاحب جهانگیری در ملحقات الف را باوّل مفتوح وثانی زده آورده صاحب برهان بر الف ذکر معنی بالا گوید که لشکر و لشکری را نیز گویند وفرماید که به شین آخر وبالضم هم آمده وصاحب مؤید در لغات فارسی ذکر الف وب بمعنی اوّل کرده و(برونوس) را مرادف این گفته خان آرزو در سراج (ب) را تصحیف گوید وبضمّ اوّل هم درست نمی داند و(الف) را بمعنی اوّل ذکر کند۔ **مؤلف** عرض کند که نوس در فارسی قدیم بمعنی لشکر وفوج باشد حیف است که لغات فرس ازین ساکت بعض معاصرین عجم هم ازین بیخبر و موبدان معاصر اتفاق باقیاس ما می کنند ولیکن سند ندارند وکلمۀ بر بمعنی خود شش که بالا است پس معنی لفظی این بالای لشکر و (۳) کنایه از سرلشکر پس این را نام سرلشکر گفتن ومعنی حقیقی را گذاشتن خطاست۔ جا دارد که سرلشکری را هم بدین نام موسوم کرده باشند واجمال بیان محققین اوّل الذکر افسوسناک وترک این بربیانش تفوق داشت۔ نگفتند که این سرلشکر که بود وکجا بود ومعنی سوم مجاز باشد ولبس وغیر ازین قیاس۔ تحقیق وجه تسمیه نمی شود والله اعلم بحقیقة الحال و (ب) مبدل الف که مهمله به معجمه بدل شود چنانکه فرسته وفرشته وآنچه بزیادت واو بعد رای مهمله

می آید فرید علیه این چنانکه تنمند و تنومند و برمند و برومند بای حالِ بالفتح صحیح باشد و آنچه خان آرزو (ب) رالعوض مبدّل تصحیف نام می نهد قلّت معلومات اوست مجرّد قیاسش اعتبار را نشاید (اردو) الف و ب (۱) ایک سرلشکر کا نام جسکی تعریف فرید معلوم نہ ہوسکی ۔ مذکر (۲) لشکر ۔ مذکر یعنے فوج اور لشکری یعنے وہ شخص جو شریک لشکر ہو جیسے فوجی (۳) سرلشکر ۔ فوج کا سردار ۔

(۱۷۲۲) **برنوشتن** مزید علیه نوشتن است که بجای خودش می آید بزیادت کلمهٔ بر برای (انوری) تختهٔ عشق برنوشتم بازه بنویس ای نگار تختهٔ نازه مخفی مباد که نوشتن بفتحتین بمعنی فروپیچیدن و درنوردیدن و بهر سه حرکت اول و کسر ثانی بمعنی کتابت کردن است که بجای خودش مذکور شود و ماخذش را همدر اینجا بیان کنیم (اردو) دیکھو نوشتن ۔

برنوف بقول ناصری بحواله تحفه درختی است شبیهه بدرخت انار و بسیار پرشاخ و برگش شبیهه به برگ زعرور و به سپیدی آمیخته و از ان تیره تراست صاحب محیط این را بالفتح با و سکون رای مهمله و ضمّ نون لغت مصر گوید و فرماید که بفارسی شابانگ و شابانج نام است درخت آن مثل درخت انار و تند بو مثل بوی (بخور مریم) و گل آن در خوشه شبیهه به نبات غاسول و در وسط گل آن زغب و مائل بزردی شبیهه به گل قیصوم گرم و خشک در دوم محلّل و مجفّف رطوبات و شکننده ریاح غلیظ بارد و مفتّح سدد دماغ و منافع بسیار دارد (الخ) و هم او برشابانگ فرماید که این را شانک و فابانگ نیز گویند و بعربی قسوت الکلاب و ریحان الشیطان و

بفارسی جوان اسپرغم و بشیرازی (آتش سگ) و بفارسی قدیم جوزو آسپرم نامند و در اهواز نوعی از قیصوم را گویند که آن شجرهٔ مریم است و در هادی گفته که آن حفرم بری است و این اصح است و صاحب جامع آن را برموتوف دانسته (الخ) صاحب مخزن الادویه (برنوف) را لغت عربی گوید (اردو) دیکھو آتش سگ اور اسپرغم

برنون بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا ابیم به رای مهمله و نون بروزن مقرون حریر باشد و فرماید که در ادات الفضلا بجای نون اول بای حطی بنظر رسید صاحب جامع ذکر این معنی بالا کرده صاحب برهان گوید که در مؤید الفضلا بجای نون اول بای ابجد و یای حطی هر دو آمده. خان آرزو در سراج آنچه نسبت این گفته بر برنو گذشت مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ این به برنو کرده ایم و آنچه بموحدهٔ سوم عوض نون اول است حقیقت ماخذش بجای خودش نوشته ایم و آنچه به تحتانی سوم عوض نون می آید صراحت ماخذش هم در آنجا

(اردو) دیکھو برنو۔

برنه بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثالث لغت فارسی است نام کشتی گیر و پهلوانی معروف مؤلف عرض کند که برین اجمال [illegible] ک این تفوق داشت و در وجه تسمیهٔ این معنی برنا شامل باشد که جوان را گویند الف آخره به های هوز بدل شد چنانکه یاسا و یاسه (اردو) برنه ایک پهلوان کا نام۔ مذکر۔

(الف) برنهاد اصطلاح۔

(ب) برنهادان موارد

(الف) بقول (در ملحقات) المعجم قاعده و (ب) بقول صاحب سفرنگ شرح چهل و ششمی فقره از نامهٔ شت وخشور زرتشت

جمع (الف) بمعنی قوانین و قواعد (فقرۂ مذکور)
پس ایشان را گزیر نیست از برنهادگان و
برنهادان که همه بران همداستان باشند ۱۲
مؤلف عرض کند که الف اسم مصدر
و حاصل بالمصدر (برنهادن) است
که بمعنی وضع قانون کردن می آید و (ب)
جمع آن بزیادت الف و نون (اردو)
(الف) قاعده - قانون - مذکر (ب) قوانین مذکر

برنهادن بقول موارد (۱) واپس
کردن و آواره نمودن صاحب سروری
در ملحقات گوید که کسی را دفع کردن و
آواره ساختن (خلاق المعانی ؎) اگر
نیست اندر چمن ها پرینه ها چرا زاغ را
می نهد بر شگوفه ها صاحب نوادر
همزبان سروری و صاحب موارد بحواله شش
گوید که ظاهر ازین شعر (پرینه) به بای
فارسی و رای مهمله و تحتانی و نون و های
هوز - بمعنی علامتی است که بر کنارۂ
زراعت برای رمانیدن طیور سازند
و مجرد (نهادن) بمعنی واپس کردن و
آواره نمودن است **مؤلف** عرض کند
که حیف است که محقق بلند پرواز بر کلمۂ
بر غور نکرد اگرچه پیش از لفظ نهد نیامده
ما بعد آنست و نمیداند که (می نهد بر)
و (بر می نهد) هر دو یکی است و اگر کلمۂ
بر را متعلق به (می نهد) نگیریم معنی شعر
چه باشد و کلمۂ بر چه معنی دارد - شاعر گوید
که اگر پرینه درین چمن نبودی شگوفۂ
گل زاغ را بپراد چه طور آواره کردی
مخفی مباد که کلمۂ بر درین مصدر بمعنی بالا است
و بسبیل مجاز (بالا نهادن) کنایه باشد از
دور کردن و آواره نمودن و پرانیدن
و دفع کردن (اردو) اڑانا - دفع کرنا
دور کرنا - واپس کرنا - آواره کرنا -

(۲) برنهادن - بقول صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی بالا نهادن. مؤلف عرض کند که برداشتن و بالا کردن باشد چنانکه (برنهادن دست) که بجای خودش می آید و کلمهٔ بر درینجا بمعنی بالاست (اردو) اُٹھانا۔

(۳) برنهادن - بتحقیق ما بالفتح بمعنی وضع قانون کردن که (برنهاد) بمعنی قاعده و قانون گذشت که فارسی قدیم است پس علامت مصدر (دن) بروزیاده کرده مصدری ساختند دال مهمله از دو دال جمع شده حذف شد - حالا استعمال این بدین معنی متروک معاصرین عجم برزبان ندارند. اگرچه موافق قیاس است (اردو) وضع قانون کرنا (۲۲۶۳)

(۲۲۶۴) **برنهادن دست** - مصدر اصطلاحی برداشتن و بالا بردن دست باشد (انوری ـ)

روز راروئی به سیلی خواست زد گرچه
دستی برنهادی موی تو

واین متعلق است به معنی دوم برنهادن که گذشت (اردو) ہاتھ اٹھانا۔

برنی - بقول برهان و جامع و انند بفتح اول و سکون ثانی و ثالث به تحتانی رسیده مرتبان کوچک - خان آرزو در سراج گوید که این لغت عرب است و بقول منتهی الارب (برنیه) بالفتح ظرف سفالین یا از شیشه که معرب برنیک است یعنی میوهٔ نیکو و خوب (الخ) صاحب انند صراحت فرماید که لغت فارسی است و فارسیان ظرفی را گویند که در او مربا کنند و فرماید که بلام عوض را و بالضم هم آمده **مؤلف** عرض کند که ما این را مقدس دانیم که فارسیان لغت عرب را که بالا گذشت بحذف تای مدوره مطلقاً برای هر ظرف مربا گرفتند و آنچه به لام باشد مبدل این که رای

مهمله به لام بدل شود چنانکه آروند و آلوند و آنچه بالضّم می آید تصرّف محاوره باشد

(اردو) ایک چھوٹا مرتبان - مذکر -

برنیان بقول ملحقات برهان بروزن سختیان جامهٔ و بافتهٔ ابریشمی است که بعربی حریر نام دارد و بابای فارسی هم می آید و مشهور همان است صاحبان مؤید و موارد و انند هم ذکر این کرده اند و بقول محیط (برنی) بمعنی ابریشم است و بر (ابریشم) گوید که برنی بدین معنی لغت یونانی است **مؤلف** عرض کند که فارسیان در آخرش کلمهٔ (ان) زیاده کرده اند که افادهٔ معنی نسبت کند چنانکه آیر و ایران و ذکر این بجای خودش گذشت پس معنی لفظی این منسوب به ابریشم و کنایه از حریر و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو برنو -

(الف) برنیان خوی اصطلاح - صاحب
(ب) برنیان خوئی انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ گوید که (الف) بمعنی خوش خلق و
متواضع و صاحب مؤید نسبت (ب) فرماید
که ای نرم خوئی و خوشخوئی **مؤلف** عرض
کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است
و (ب) بزیادت یای مصدری افادهٔ معنی
مصدری کند و برنیان درینجا بمعنی نرم آمده
که مجاز معنی حقیقی اوست از نرمی قماش حریر
طالب سند هردو باشیم که معاصرین عجم بر زبان دارند
(اردو) (الف) خلیق متواضع (ب) خوش خوئی
خوش اخلاقی - مؤنث -

برنیس بقول صاحبان سروری و ناصری و جامع و برهان بروزن ادریس نوعی از بلوط صاحب محیط فرماید که بنیش را گویند و برنیش گوید که این را بیونانی برنیس و در

انگلیسی (ایکونائٹ روٹ) و بهندی بس و بچهناک نامند مؤلف عرض کند که ما صراحت کامل این بر (اجهل گیا) کرده ایم و متحقق شد که این لغت یونانی است که فارسیان استعمالش کرده اند (اردو) دیکهو اجهل گیا۔

برنیش بقول برهان پیچش یا شکم رو را گویند که ترجمهٔ آن بعربی زحیر است۔ صاحب رشیدی گوید که بضم با و سکون را و کسر نون و یای حطی مجهول و شین منقوطه شکم رو و پیچش و ظاهرا (برنیش) بضم با و کسر را و نون و یای ساکن بمعنی همی باید۔ صاحب ناصری قول رشیدی را تسلیم کند۔ صاحب جامع فرماید که مرض زحیر است و پیچش شکم۔ صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده و خان آرزو در سراج این را بحوالهٔ رشیدی آورده و بر (برینش) بتقدیم تحتانی بر نون گوید که بمعنی اسهال یا پیچش مجاز است۔ مؤلف عرض کند که برنیش بتحتانی سوم و نون چهارم حاصل بالمصدر بریدن است بمعنی حقیقی بُرِش که بجایش می آید و درینجا نظر بر اعتبار قول جامع و سروری و محققین اهل زبان همین قدر گوئیم که قلب بعض (برینش) است که نون مقدم شد بر تحتانی چنانکه استلخ و استرخ و افزار و افراز دیگر هیچ (اردو) (۱) پیچش بقول آصفیه۔ فارسی اسم مؤنث۔ مروڑ۔ درد ہوکر دست یا پیخانه یا آنو آنا۔ (۲) دیکھو برینش۔

برنیک بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثالث لغت فارسی است بمعنی خرمای نیکو که معرب آن برنی باشد مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند مرکب توصیفی است بمعنی

بار نیکو اگر سند استعمال پیش شود توانیم مخصوص بخرمای خوب کرد. صاحب منتخب بر
(برنی) فرماید که بالفتح نوعی است از خرما و صراحت کند که معرب برنیک است
یعنی میوهٔ نیکو و خوب (الخ) پس ازین معرب معلوم می شود که فارسیان برنیک
خرمای مخصوص را نام کرده باشند (اردو) برنیک فارسی مین ایک عمده کهجور کا نام هے

برو بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و بهار و رشیدی بالفتح با وضم رای
مهمله (۱) ابرو باشد (شمس فخری ؎) خورشید را بلرزد از بیم استخوان ٭ با او اگر
بعربده پرچین کند برو ٭ (استاد بهرامی ؎) بغمزه تیر و مژه تیر و قد و قامت تیر ٭ و
برو کمان و ببازو درو فگنده کمان ٭ (فردوسی ؎) سر نامداران پر از کین همه ٭ ز
برو ها برو ها پر از چین همه ٭ صاحب جامع فرماید که مخفف آبرو است مؤلف
عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکهو ابرو -

(۲) برو - بقول سروری و برهان و جهانگیری و جامع بمعنی مخفف بروت (فردوسی
؎) که دارد گه کینه پایاب او ٭ ندیده برو های پرتاب او ٭ صاحب ناصری
فرماید که درین شعر بمعنی بروت گرفتن خطاست و بقول رشیدی محل تامل - خان
آرزو در سراج بذکر این معنی و به نقل تامل رشیدی گوید که فردوسی درین شعر بمعنی ب
گرفته لیکن مناسب بمعنی سپاه گری و ترکیب بروت های پرتاب است نه ابروهای
پرتاب چنانکه بر ذائقه اهل سخن پوشیده نیست (انتهی) مؤلف عرض کند که نیستیم
که رشیدی را چرا تامل است ما می گوئیم که شک نیست که برو مخفف بروت موافق قیاس

است و قول جامع و سروری که از اہل زبانند اعتبار استعمال را کفایت کند (حکیم سنائی ے) ہر که ابروی تو بیند زپی خدمت تو ٭ ہم بروی تو که پشتش چو بروی تو بود ٭ (اردو) موچھ و موچھا۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ ہونٹوں کے اوپر کے بال۔ سبلت۔ بروت۔ شارب۔

(۳) برو۔ بقول جہانگیری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی زده نام ستاره مشتری است (حکیم فردوسی ے) ببالا چو سرو و میان ہمچو غرو ٭ برخ ہمچو برو و برفتن تدرو ٭ (وله ے) ببالای تو در چمن سرو نیست ٭ چو رخسار تو تابش برو نیست ٭ صاحب ناصری گوید که آنچه شعر اوّل فردوسی را بشاہد آورده اند دران (پرو) بیای عجمی است که مخفف (پروین) است که بدرخشندگی معروف و فرماید که در شعر ثانی فردوسی ہم که بالا مذکور شد (تابش پرو) به بای فارسی است بمعنی تابش پروین صاحب رشیدی فرماید که این تصحیف است و آنچه بمعنی مشتری می آید ببای فارسی پرو است۔ صاحب شمس گوید که بمعنی ماه و آفتاب ہم۔ خان آرزو در سراج بذکر قول جہانگیری و بنقل تامل رشیدی گوید که سلیقه شاعری ازین تشبیه (که در شعر دوم فردوسی است) ابای کلی دارد۔ مؤلف عرض کند که می پرسیم ازو که چرا و وجه ابا چیست اگر در شعر اوّل فردوسی برو را بمعنی ستاره مشتری نمی گیری بفرمای تا بچه معنی می گیری که تشبیه رخ روشن چرا با ستاره مشتری خوب نیست و در شعر دوم چنین نمی دانیم که ازین بحث بی ضرور تحقیق خود را چرا ابر عالم بالا می سپاری۔ محققین را

نشايد از تحقيق گريز كنند ما مي گوئيم كه اگر (پرو را به باي فارسي) هم بدين معني مخفف پروين دانيم درانصورت هم (برو به باي عربي - مبدل آنست چنانكه تپ وتب وقول جامع راكه از اهل زبانست براي اين لغت مبدله كافي دانيم (اردو) مشتري. مؤنث. ديكهو ارمز۔

(۵) برو. بقول جهانگيري بالفتح بزبان هندي نوعي از ني قلم راگويند مؤلف عرض كند كه از موضوع ما خارج است كه لغت فارسي زبان نيست۔

(۶) برو. بفتح اول وضم دوم مخفف (بر او) كه عليه باشد۔ (اردو) اُس پر۔

بروار. بقول سروري وبرهان وناصري وجامع وسراج وهفت وآنند وغياث بروزن ومعني فروار كه خانه تابستاني است مؤلف عرض كند كه مخفف (برواره) باشد كه مي آيد بحذف هاي هوز وحقيقت ماخذاين (برير) گذشت كه موحده سوم بجايش مذكور شد و (بر بار) هم بجايش گذشت واين مسلم آن است كه موحده به واو بدل شد چنانكه آب وآو صاحب جامع اين رامرادف (برواره) گويد به معني اول ودومش. خان آرزو در سراج گويد كه صحيح به باي فارسي است وما مي گوئيم كه اصل به باي موحده وآنكه بباي فارسي وفاهي آيد مبدلش چنانكه (پروار) هم مبدل اوست جزين نيست كه خان آرزو غور بر ماخذ نمي كند وبر القاي خود حكم صحت مي دهد بدون دليل (اردو) ديكهو بربار كے پهلے اور دوسرے معنے۔

بروارہ بقول برہان و جامع و جہانگیری بروزن ہموارہ (۱) بالاخانہ و حجرۂ بالای حجرہ و (۲) راہی را نیز گویند کہ غیر متعارف باشد کہ از انجا نیز آمد و شد توان نمود صاحب سروری بر معنی اوّل قانع و گوید کہ مرادف بربارہ کہ گذشت (حکیم سنائی ؎) ہست بروارۂ او راز سمی از بام فلک ٭ ہمہ شاہان جہان ساکن بروارۂ دوست ٭ صاحب مؤید بذکر معنی اوّل و دوم بحوالۂ ادات گوید کہ (۳) بمعنی گذارۂ چہار پہلو نیز۔ خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع و فرماید کہ مبدّل پروارہ بہ بای فارسی۔ مؤلف عرض کند کہ ما ماخذ این برابر بارہ ما عرض کردہ ایم کہ اصل است و این مبدل آنست و بس کہ موحدۂ سوم بدل شد بہ واو چنانکہ آب و آو و آبخہ بہ بای فارسی و نیز بہ فا می آید ہم مبدل آن خان آرزو عذر بہ ماخذ نمی کند و بعادت مستمرۂ خود می رود و حقیقت معنی اول و دوم ہم برابر (بربارہ) عرض کردہ ایم نسبت معنی سوم عرض می شود کہ صاحب مؤید بر (بربارہ) ہم ذکر این کردہ و مابدون سند استعمال این را تسلیم نہ کردہ ایم و درینجا ہم طالب سند باشیم کہ معنی دوم را کہ خاص و موافق قیاس است عام کردن محتاج سند است (اردو) (۱ و ۲) دیکھو بربارہ (۳) چوراہہ۔ اسم مذکر۔ دیکھو باختہ۔

برواز بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و ثانی زدہ (۱) جای قرار و آرام (شمس فخری ؎) ملاذ سیف و قلم خسرو ستارہ حشم ٭ کہ ہست خلق جہان را جناب او برواز ٭ صاحبان برہان و ناصری و جامع و مؤید بذکر معنی اوّل گویند کہ (۲)

نشیمن باز و شاهین و امثال آن خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که غالب که مجاز باشد یعنی جائیکه دران بر و سینه. و از توان کردو بند و جامه کشاده معاش توان نمود مؤلف عرض کند که با ماخذ بیان کردهٔ خان آرزو اتفاق نداریم اصل این به بای فارسی پروازاست که بجای خودش می آید کنایه از معنی دوم که پرندگان درانجا به آرام و قرار پرواز خوشی کنند از یک شاخ بشاخ دیگر پس این مبدل آنست بمعنی دوم بای فارسی بموحده بدل شد چنانکه اسپ و اسب و معنی اوّل مجاز آن بمعنی مطلق جای قرار و آرام. صاحب سواء السبیل گوید که این معرب است از اصطلاح فارسی پرواز که بمعنی جای قرار و آرام می آید. عربان این را بمعنی چارچوب تصویر و شیشه استعمال کنند (اردو) (۱) آرام و قرار کی جگه. مؤنث (۲) پرندون کا نشیمن. مذکر.

بروازه بقول برهان و جامع و ناصری بروزن دروازه (۱) آتشی را گویند که پیش پیش عروس افروزند و (۲) خوردنی و طعامی که از عقب سرجمعی که بسیر رفته باشند ببرند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که این غلط است چراکه صحیح به بای فارسی است بمعنی آتشی که دامن عروس و داماد را بهم بسته مغان گرد آن گردند وطعامی که خواه بباغ وگشت روند خواه بسفر و فرماید که معنی دیگر آن در (پرواره) به بای فارسی و رای مهمله می آید مؤلف عرض کند که صدای غلط دائما از زبان محقق هندنژاد بلند می شود نمی دانیم که مجرد قولش را بمقابلهٔ جامع و ناصری که از اهل زبانند

چرا معتبر دانیم و چرا این را مبدّل (پروازه) نه دانیم که بای فارسی بموحده بدل
شود چنانکه اسپ و اسب و صراحت ماخذ (پروازه) همه را نجا کنیم و تصرّفی که
در معنی این مبدّل بمقابلهٔ اصل لغت شده است نظر بر خصوصیت محاوره و اعتبار
اهل زبان معتبر دانیم و لازم نمی آید که این را بر همهٔ معانی (پروازه) شامل دانیم
فتأمّل (اردو) (۱) وہ آگ جو فارسیان قدیم دلہن کے آگے آگے روشن کرتے
تھے ۔ مؤنث ۔ (۲) وہ کھانا جو سیر و سفر کو گئی ہوئی جماعت کے لئے بھیجا جاتا ہے ۔ مذکر

برواسیدن بقول انند بحوالهٔ جواهر الحروف بالفتح لمس نمودن چیزی و سودن
دست بچیزی برای ادراک گرمی و سردی و درشتی و نرمی آن و فرماید که برماسیدن
همین است مؤلّف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود این را مبدل (برماسیدن) دانیم که بمیم سوم گذشت
که میم به واو بدل می شود چنانکه تمیز و مویز و (پرواسیدن) که به بای فارسی می آید
مبدّل این باشد که موحده ببای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ و جا دارد
که (پرواسیدن) را مبدّل (برماسیدن) دانیم مجرّد قول انند و صاحب جواهر الحروف
از برای تسلیم این مبدّل بدون سند استعمال کفایت نمی کند که معاصرین عجم بر زبان
ندارند (اردو) دیکھو پرواسیدن ۔

برو انداختن مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی ظاهر کردن ۔ سند این از علی قلی اصفهانی
بر (بخیه را برو انداختن) مذکور (اردو) ظاہر کرنا ۔

بروانی بقول محیط بفتح موحده و سکون رای مهمله و فتح واو و الف و کسر نون

و یای آخره اسم عجمی است و بسریانی عبروس و بیونانی اسقوآلس گویند و آن
نباتیست پرشاخ و شاخهای آن مانند کمان کج و خمیده و گل آن سفید و ثمر
آن مانند زیتون و طعم آن تلخ۔ گرم و تر در اوّل۔ مفرح و موافق سینه و دماغ
و مدرّ و مفتّت حصاة و نافع استسقا و بواسیر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلّف
عرض کند که حیف است که اسم معروف و ترجمهٔ این در السنهٔ هندی و عربی و غیر
ذلک معلوم نشد و جز این نباشد که اسم جامد فارسی زبان است و جا دارد
که از لغت (پروان) بر سبیل تبدیل و بزیادت یای نسبت این را وضع کرده
باشند که نام شهریست و باشد که وطن این نبات همان شهر باشد واللّٰه اعلم به
حقیقة الحال (اردو) بروانی۔ عبروس۔ اسقوالس۔ ایک پودہ کے نام ہیں جس
کا متعارف نام معلوم نہ ہوسکا۔ جس کا درخت خمدار شاخوں کے ساتھ ہوتا ہے
۔اوّل درجہ میں گرم تر۔ نافع استسقا و بواسیر وغیرہ۔

بروانیا | بقول برہان با نون مکسور و تحتانی با لف کشیده بلغت یونانی رستنی باشد
که مانند عشقه بر درخت ها می پیچد و میوهٔ آن شبیه به انگور ریخته دباغت کردن
چرم بکار آید و آن را بعربی (حالق الشعر) خوانند چه از ان ریشه ها آویزان می‌شود
و ازین سبب (هزار افشان) گویندش۔ مؤلّف عرض کند که ما بر (ارجالون)
بحث این کرده ایم (اردو) دیکھو ارجالون۔

بروبازو گشادن | مصدر اصطلاحی | بقول بهار و انند کنایه از دست و بازو

وسعی بلیغ نمودن (نظامی ه) بدشمن گرائی وخصم افگنی ؛ گشاده بر و بازوی بهمنی ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) ہاتھہ پاؤں مارنا بقول آصفیہ۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا کمال سعی کرنا۔ نہایت کوشش کرنا (دانا ه) مانی و بہزاد نے ملک عدم کی راہ لی ؛ وہ کمر مطلق نہ پائے لاکھہ مارے ہاتھہ پاؤں ؛

برو برو مقولہ۔ فارسیان چون از کسی ناخوش شوند یا کلام کسی را تسلیم نہ کنند استعمال این می کنند که تکرار امر حاضر رفتن است و مزید علیہ (رو رو) بزیادت بای موحده بر ہر یک (اردو) جا جا۔

(الف) **بر و بوم** اصطلاح۔ بقول بحر واننده زمین خشک و زمین نارانده۔ صاحب انند بحوالہ خان آرزو و شرح سکندرنامہ گوید که مرکب است از بر به رای مشدد بمعنی زمین ناکاشته و آن لغت عربی است و بوم بمعنی زمین کاشته یعنی قابل زراعت و ناقابل که ستی پذیرد (نظامی ه) زمینی که دارد بر و بوم ست ؛ اساسی بر و بست نتوان درست ؛ مؤلف عرض کند که بر بمعنی بلندی و استقلال و بوم در فارسی زبان بقول برہان سرشت و طبیعت ہم و زمین شیار کرده ہم پس در کلام نظامی مصدر ...

(ب) **بر و بوم ست داشتن زمین** پیداست کنایه از بلند و سخت نبودن گیریم که اساس و طرح عمارت بر ہمچو زمین ہا قایم نمی کنند که نقصانی در عمارت پیدا کند و بلحاظ سند نظامی این معنی چسپان تر است فتامل (اردو) (الف) خشک زمین۔ افتاده زمین وہ زمین جس مین

ہل نہ چلا ہو۔ مؤنث۔ (ب) زمین کا خراب نہ ہونا۔ یا ناہموار ہونا۔ سخت نہ ہونا ہونا۔ ذرائع آب پاشی نہ رکھنا۔ زرخیز اور قابل عمارت نہ ہونا۔

بروت بقول سروری وملحقات برہان ومؤید وغیاث وہفت دانند بمعنی سبلت یعنی موی لب (انوری ے) فلکش گفت بر بروت مخند ٭ که جہانیت ریشخند کند ٭ صاحب سخندان گوید که این را در سنسکرت (بھرو دت) گویند۔ بھرو بمعنی ابرو و دت مفید معنی فاعلیت یعنی ہمرتبه ابرو و ابرو دارنده **مؤلف** عرض کند که برو مخفف ابرو و فوقانی آخره زائد چنانکه یاداش و یاداشت پس جا دارد که فارسیان از لغت سنسکرت به تخفیف بعض حروف این را وضع کردند یا بزیادت فوقانی در آخر برو مخصوص بدین معنی کردند که بروت ہم مثل ابروست والله اعلم و برو مخفف این بمعنی دوش گذشت (اردو) موچھ و مونچھ دیکھو برو کے دوسرے معنے۔

بروت برتافتن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر دانند بصله از (۱) اعراض کردن و رو برگردانیدن **مؤلف** عرض کند که این کنایه باشد و معنی حقیقی این بدون صله (۲) تاب دادن بروت را مزید علیه (بروت تافتن) است بزیادت کلمه بر بر مصدر تافتن۔ بہار گوید که سند این بر (برریش کسی قناعت کردن) می آید و در آنجا سندی که منقول است متعلق به (بروت تافتن) اعتنی ندارد که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) منہہ پھیرنا دیکھو اعراض کردن (۲) موچھوں پر تاؤ دینا

بقول آصفیہ موچھوں کو بل دینا۔

بروت تافتن مصدر اصطلاحی۔

صاحب آصفی گوید کہ بصلہ از مرادف مصدر گذشتہ **مؤلف** عرض کند کہ این اصلی است و آن مزید علیہ این (شاعر ـــ) ہر کہ از ما بروت می تابد بکو ماتیزش فراغتی داریم بگو مخفی مباد کہ این ہم شامل باشد بہ ہر دو معنی آن (اردو) دیکھو بروت بر تافتن۔

(الف) **بروت ریختن** مصدر اصطلاحی

۔ بقول آصفی مغلوب و زبون گردانیدن (زلالی خوانساری ـــ) پنبہ از خفطش چہ یابد وجہ قوت بگو ز آتش موسی فرو ریزد بروت بگو **مؤلف** عرض کند کہ این سند (بروت فرو ریختن) است عیبی ندارد کہ ہر دو مستعمل است و مصنف را (بروت کسی ریختن) می آید و ہمین سند را بہار متعلق بدان کند و مصدر ــــ

(ب) **بروت فرو ریختن** لازم و متعدی ہر دو آمده (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف) مغلوب کرنا (ب) (۱) موچھہ گرنا۔ جھڑنا موچھہ اکھڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا۔

بروت کسی برکندن مصدر اصطلاحی

بقول بہار و انند کنایہ از رسوا کردن (انوری ـــ) با زمی حشوہای شانت بگو برکنده قدر بروت قاقم بگو **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

بروت کسی را پنبہ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار کنایہ از ظرافت و تمسخر (زلالی ـــ) شگوفہ در تبسمہای شادی بگو بروت باد را پنبہ نہادی بگو **مؤلف** عرض کند کہ بسم است

کہ فارسیان واہل ہند ہم بہ تمسخر خوابیدہ را
پنبہ بر بروتش می نہند و روشن کنند ازہمین
عادت این مصدر قائم شد (اردو)
تمسخر کرنا ۔

بروت کسی ریختن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ وبحر وبہار ہمان است
کہ بر (بروت ریختن) مذکور شد وما صراحت
کافی ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو
بروت ریختن ۔

بروت کسی کندن مصدر اصطلاحی

بقول بحر مرادف (بروت کسی برکندن)
کہ گذشت (حکیم زلالی ؎) فلک را
گوش سفتی نالہ تیرت بروت مہر کندی برق
شمشیرت مؤلف عرض کند کہ بہار ہمین
سند را ذیل (بروت کسی برکندن) قائم
کردہ است تسامح اوست (اردو)
دیکھو بروت کسی برکندن ۔

بروت مالیدن مصدر اصطلاحی ۔

بقول بحر تکبر ونخوت کردن دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نکردہ لیکن موافق
قیاس است ومعاصرین عجم ہم بہ این معنی استعمال
دارند حیف است کہ سند استعمال پیش نکشیدہ
(اردو) موچھون پر تاؤ دینا بقول آصفیہ
غرور کرنا (بحر ؎) تاؤ موچھون پہ دیا کرتے
ہین زاہد کے حضور ۔ تیری رحمت پہ
یہہ رکھتے ہین گنہگار گھمنڈ ۔ (انشا
؎) جو معرکہ مین رزم کے دیوے کہ اہو دا
۔ موچھون پہ تاؤ شیر نیستان کے سامنے

بروت مہر اصطلاح ۔ مرکب اضافی

است وکنایہ از خطوط شعاعی بہ تشبیہ
موی بروت ۔ سند این از حکیم زلالی
بر (بروت کسی کندن) گذشت ۔
(اردو) کرن ۔ دیکھو انگشت آفتاب
جس پر کامل صراحت ہے ۔

بروج بقول سروری به رای مهمله بر وزن منهج یکی از بنادر گجرات است که نیل و لاک از انجا می آرند و فرماید که مراد از لاک رنگی باشد بغایت سرخ که بسیاهی زند و رنگرزان و نقاشان ازان بکار برند **مؤلف** عرض کند که وجه تسمیۂ این معلوم نشد (اردو) بروج گجرات کے ایک ٹاپو کا نام ہے جہان نیل اور لاک کی پیداوار زیادہ ہے۔ مذکر۔

بروج آذری اصطلاح۔ بقول شمس برج حمل و اسد و قوس۔ **مؤلف** عرض کند که (بروج آتشی) بجای خودش گذشت که مرکب توصیفی است که ازهمین هر سه بروج هریکی را نام است و این اشاره به هر سه برج مذکور است که بروج جمع برج باشد در عربی زبان و آذر بفارسی آتش را گویند و به تحتانی نسبت مرکب توصیفی است۔ (اردو) برج۔ حمل اور اسد اور قوس کو فارسیون نے (بروج آذری) کہا ہے مذکر

بروجرام اصطلاح۔ بقول بول چال مفرس (پروگرام) است **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم از لغت انگلیسی (پروگرام) به تبدیل بای فارسی به عربی و کاف فارسی بجیم وضع کرده اند چنانکه تپ و تب و لگام و لجام بعضی گویند که در محاورۂ معاصرین عرب۔ معرب است که معاصرین عجم هم استعمالش کرده اند و این قرین قیاس است زیرا که معاصرین عجم را ضرورت تبدیل نبود که جیم و کاف فارسی مال فارسی زبان بود بالجمله این فهرست اوقات باشد که برای کارهای خود که در زمانۂ آینده کردنی است مرتب کنند (اردو) پروگرام۔ بقول آصفیه۔ انگریزی۔ اسم مذکر

فیصلہ یا اعلان کا اشتہار۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اُس فہرست اوقات کا نام ہے جو آیندہ زمانے کے کامون کے لئے مرتب کر کے شائع کرتے ہین تاکہ عامہ رعایا کو معلوم ہو جاے فلان دن فلان تاریخ فلان وقت مین فلان کام کیا جاویگا ضبط اوقات کی فہرست۔

بروجرد | اصطلاح۔ بقول تحقیق الاصطلات بالکسر وضمّ را وسکون واو وکسر جیم وسکون را و دال مہملہ قصبہ ایست سہ منزلی ہمدان وازقاموس مستفاد می شود کہ بفتح اول است و فرماید کہ از ہر دوم ہمدان بکسر اوّل امتناع یافتہ وازانجاست مرشد شاعر مشہور مادح میرزا غازی وقاری۔ مردم (بروجرد) را بہ تحریف (یزدجرد) خوانند کہ قصبہ ایست در فارس صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ لغت فارسی است و فرماید کہ شرح آن بر (بروگرد) بیاید و بہ (بروگرد) بحوالہ ناصری گوید کہ نام شہریست نزدیک بہ ہمدان واصل آن (پیروزگرد) بودہ یعنی شہر فیروز واعراب باے عجمی را عربی کردہ وکسرآن را ضم نمودہ وباو زاے آن را حذف کردہ (بروجرد) خوانند واکنون بہ تعریب اشتہار دارد مؤلف عرض کند کہ قول ناصری قرین قیاس وہرچہ صاحب تحقیق آوردہ درست نمی نماید کہ (یزدجرد) بہ تحتانی وزاے ہوز کہ بجاے خودش می آید نام پدر بہرام گوراست نہ قصبہ۔ نمی دانیم کہ مقصود صاحب تحقیق چیست (اردو) دیکھو بروگرد۔ ایک شہر کا نام ہے جو ہمدان کے پاس ہے مذکر

بر وداری از سر خیزی کہ نتوان گذشت ازتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب بہار عجم مرادف

(بر وودر ماندن) که می آید۔ چنانکه گویند
" این شمشیر دلم نمی خواست بکسی دہم لیکن
چہ کنم روانہ سنگ، و آہن ندارم " مؤلف
عرض کند که ما این را در نسخۂ بہار عجم مطبوعۂ
مطبع سراجی دہلی نیافتیم عجبی نیست که این
اضافۂ مطبع نولکشور باشد۔ اصطلاح
(برودداری) بجای خودش می آید و دریجا
همین قدر کافی است که سند فقرۂ که پیش کرده
قائل است و دیگر محققین فارسی زبان
ازین ساکت و از فقرۂ مذکور مصدری که
قائم کرده است پیدا نیست و حقیقت
(برودرماندن) بجای خودش عرض کنیم
همچه در ینجاست لغو محض (اردو)
ناقابل ترجمہ ۔

برودتی حاصل شدن استعمال۔
بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار (۱) ناراضی پیداشدن و (۲) سردی
پیداشدن مؤلف عرض کند که برودت
بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی
سردی پس معنی دوم حقیقی است و معنی
اول مجاز مجاز باشد که حاصل شدن برودت
بوقوع آمدن سردمہری و پیداشدن ناراضی
نتیجۂ آن (اردو) (۱) ناراضی پیدا ہونا
(۲) سردی پیدا ہونا۔

برودخانه زدن مصدر اصطلاحی بقول
رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
فرود آمدن در جوی چنانکه فرماید که (باین
رودخانه باید زد) ای باید که بضرور درین
رودخانه فرود آیند " مؤلف عرض کند که
زدن بمعنی داخل شدن بجای خودش می آید
و این موافق قیاس است و تاکید۔ نتیجۂ
محاوره باشد (اردو) ندی میں اترنا۔

برودرآمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بر زمین افتادن مؤلف عرض کند که درآمدن

با موحده و لفظ رو ـ مرکب است و کنایه
باشد از رو بزمین افتادن و بمعنی از افتادن
بزمین هم ـ خلاف قیاس نیست ولیکن
مشتاق سندی باشیم که دیگر محققین فارسی
زبان و معاصرین عجم ساکت (اردو)
زمین پر گرنا ـ او ندھے گرنا ـ

برو درماندن مصدر اصطلاحی ـ
بقول وارسته بشرم حضور کسی از چیزی
که نتوان گذشت گذشتن مثلاً گویند ؏
این شمشیر دلم نمیخواست که بکسی بدهم لیکن
چه کنم رو از سنگ و آهن ندارم برو
درماندم و با و دادم ؏ و فرماید که نیز درین
مقام گویند ؏ رو تیز از شمشیر است ؏
(طغرا در رسالهٔ فردوسیه در صفت شمشیر
گوید ـ فقره) بنفشهٔ خط گلرخان اگر برو
در نمی ماند خود را به بنفشه زارش می رسانند
(بیانا ؎) مرا رسوا چو نتوانست دیدن تا نگر
برو درماند رنگم از پریدن ؏ (شفیع اثر
؎) دلم با مردم دنیا ندارد میل آمیزش
که برو درمانده است آئینه ام از بی
غبار یها ؏ (وحشی ـ در قصهٔ ناظر و منظور
گفته در حالتی که پدر ناظر از بیم بحبیه کردن
راز عشقش که با منظور نام پادشاه زاده
ـ پسرش در بند بوده حکم بسفر فرمود ؎)
نه روئی آنکه گوید نی جوابش ؏ نه رای آنکه
سازد با خطابش ؏ برو درمانده پیشش
آخر کار ؏ جوابش گفت چون شد صرف بسیار گفتار
که مقصود پدر چون رفتن ماست ؏ ز ما
بودن بجای خویش بیجاست ؏ (ساطعای
کشمیری ؎) شد چهره با تو آئینه ز شکستیش
چرا ؏ درماندهٔ تو این همه جانان برو دی خویش
؏ هم او فرماید که رو بمعنی شرم در کلام نازک
گویان بسیار دیده شد چنانکه سلیم گوید ـ
؎) چه سود جلوهٔ خوبان که از حجاب طراوکه

نظر بر آئینه کردن زرو نمی آید ۶ و فرماید
که شخص بی حیا را نظر به همین معنی بی رو گویند
و بالآخر گوید که هرگاه بقول زبان دانان
معنی (بر و در ماندن) این باشد که گفته آمد
پس این بیت یکی از معاصرین که در حمد الٰهی
گفته (س) بر و در مانده هم اکبر هم اصغر
تعالی شانه الله اکبر چه نشاید که درست
باشد. فافهم (انتهی) صاحب بحر نقل نگار
بعض محققین و فرماید که (بر رو در ماندن)
هم آمده. بهار نیز بردار وارسته نقل
عبارتش را مال خود قرار می دهد مؤلف
عرض کند که معنی لغوی این (۱) قائم ماندن
بر رو چنانکه (بر و در ماندن رنگ) که
مراد از نه پریدن رنگ است چنانکه از
کلامش پیدا و ظاهر است که بالا گذشت و (۲)
بی خوفی و دلاوری چنانکه (بر و در ماندن
آئینه) بمعنی ایستادنش پیش رو بدون خوف
و روبرو شدن از مردانگی چنانکه از سند شفیع
اثر پیداست که بالا گذشت و این هم مجاز
معنی حقیقی است که بالا گذشت و (۳) کنایه
از عاجز آمدن و حیران ماندن چنانکه از سند
وحشی پیداست که بالا گذشت. خان آرزو
در چراغ هدایت ذکر این معنی کرده سند
شفیع اثر را برای این گیرد و غور بر معنی ا
شعر نمی کند صاحب غیاث هم ذکر این معنی
کرده و صاحب بحر نقلش برداشته و این
هم مجاز معنی اوّل است و (۴) کنایه از
لحاظ مقابل خود کردن و مجبور شدن از لحاظ
او و متاثر شدن از مقابل که درینجا لفظ رو
بمعنی مقابل است چنانکه در فقرهٔ طغرا مذکور
که بالا گذشت و این هم مجاز معنی اوّل است
و (۵) بقول غیاث بحوالهٔ (چراغ هدایت) خجلت
زده شدن و خان آرزو در چراغ ذکر این
معنی نکرده و تامع غیاث در حوالهٔ اوست

و من وجه این معنی از تعریف وارسته پیدا می‌شود
که در اوّل بحث گذشت و حقیقت آن همانست
که بر معنی چهارم نوشته ایم بالجمله این است
فرق نازک هر پنج معانی که بالا مذکور شد
وارسته حاطب اللیل و بهار زیر بارش و
صاحب بحر نقل نگارش مخفی مباد که آنچه وارسته
بر کلام یکی از معاصرین اعتراض کند تسامح
اوست که متعلق بمعنی سوم است. فتأمل
(اردو) (۱) منہ پر قائم رہنا (۲) بی خوف
رہنا۔ روبرو ہونا (۳) عاجز آنا۔ حیران رہنا
(۴) لحاظ کرنا۔ بقول آصفیہ مروّت سے پیش
آنا۔ پاس کرنا (مقابل سے متاثر ہونا) (۵) خجل
ہونا۔ شرمانا۔

(الف) برو در ماندن آئینہ | مصادر
(ب) برو در ماندن رنگ | اصطلاحی
تعریف این ہر دو بر (برو در ماندن) گذشت
واسناد استعمال ہم ہمدرانجا مذکور (اردو)
(الف) آئینہ کا روبرو ہونا۔ (ب) رنگ نہ اُڑنا

ابرو دویدن | مصدر اصطلاحی بقول
رشیدی بمعنی گرم عتاب شدن مؤلف
عرض کند که مرادف (برو دویدن)
باشد و بس۔ ما خیال خود بر (بر دیده دویدن)
ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بر رو دویدن
و بر دیدہ دویدن۔

برور | اصطلاح۔ بقول سروری و بہار بوزن و معنی اثمر یعنی باردار و میوه دار
(ناصر خسرو) اندیشه مر مرا شجر خوب و برور است ؛ پرہیز علم ریزد ازو
برگ و بر مرا ؛ صاحبان جامع و مؤید و آنند ہم ذکر این کردہ اند صاحب
برہان گوید که مخفف (بارور) مؤلف عرض کند که بر بمعنی بار بجایش گذشت
پس ضرورت ندارد که این را مخفف بارور گیریم این مرکب است از لغت

بر و ور از قبیل بختور و امثال آن دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بارور ۔

(۲) برور ـ بقول برہان و جامع بر وزن صفدر فراویز و سنجاف دامن و جامہ و سرہای آستین و پوستین و فرماید کہ بازای نقطہ دار بر وزن مرکز و رموز ہر دو آمدہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ کلمۂ بر درینجا بمعنی بلندی است و ور مفید معنی فاعلی بمعنی دارندہ پس معنی لفظی این بلندی دارندہ و کنایہ از سنجاف کہ بالای دامن و جامہ و سرہای آستین و پوستین قائم می باشد و آنچہ بازای ہوز است مبدل این چنانکہ بسغ و بزغ و آنچہ بر وزن رموز آید تصرف محاورہ در اعراب است دیگر ہیچ (اردو) سنجاف بقول آصفیہ (اردو) اسم مؤنث ۔ جھالر ۔ کنارہ ۔ گور ۔ گوٹ ۔ حاشیہ ۔ وہ کنارہ یا گوٹ جو پوشاک کے گرداگرد لگاتے ہیں

(۳) برور ـ بقول برہان و جامع بر وزن صنوبر بلغت زند و پازند بمعنی برادر مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این صاحب آغوش است و ہم آغوش کہ برادران یک آغوش مادر پرورش می یابند حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند ۔ صاحب ناصری فرماید کہ آنچہ بمعنی برادر است بہ دال مہملہ عوض واو گذشت و این غلط است ۔ ما می گوئیم صاحب جامع کہ از اہل زبان است تصدیق این معنی می کند ۔ (اردو) دیکھو برادر ۔

(۴) برور ـ بر وزن صفدر بقول برہان و جامع حجلۂ عروس را گویند مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی زن جوان بجایش گذشت و بمعنی آغوش ہم آمدہ پس معنی لفظی

این دارندهٔ زن جوان وصاحب آغوش وکنایه از حجلهٔ عروس باشد (اردو)
حجله۔ وہ مسہری دار پلنگ یا تخت جو دولہن کے لئے پردون سے آراستہ کرتے ہین

بروزر بقول مؤید بضمتین (۱) مرادف
برور بمعنی دومش که برای مهمله آخر گذشت
وبحوالهٔ لسان الشعرا فرماید که بیای فارسی
هم آمده صاحب هفت هم ذکر این کرده
فرماید که بالفتح وبفتح واو هم آمده **مؤلف**
عرض کند که ما اشارهٔ این همه را نجا کرده ایم
وصراحت ماخذ هم (اردو) دیکھو برور
کے دوسرے معنے۔
(۲) بروز۔ بقول شمس بالفتح جای آرام
وآن سه چوب است که برای نشستن کبوتر
راست کنند ودر سند آورده گویند **مؤلف**
عرض کند که مجرد قول شمس اعتبار را نشاید
معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین
ساکت واگر سند استعمال بدست آید توانیم
قیاس کرد که مبدل برور بهر دو رای مهمله
بفتح واو بروزن صفدر چنانکه برغ
وبزغ ومعنی لفظی این بلندی دارنده
وکنایه از سه چوب کبوتر (اردو) اڈا۔
بقول امیر چڑیون کی بیٹھک پس یہہ اس کا
ترجمہ ہو نہین سکتا چونکہ اس کی تخصیص
کبوترون کی بیٹھک سے ہے لہذا اسکو
کبوترون کی چھتری کہنا چاہئے صاحب
آصفیہ نے چھتری پر فرمایا ہے کبوترون کے
بیٹھنے کا ٹھہر جو بلّی سے باندھکر گاڑ دیتے
ہین۔ مؤنث۔

بروز آوردن شب مصدر اصطلاحی
بقول بهار وانند محاورهٔ معروف وفرماید
که شیخ العارفین (بروز آوردن تاریکی شب)
استعمال فرموده واین غریب است (ف)
ظلمتکدهٔ عاشق زان چهره منور کن یکتا چند

بروز آرم تاریکی شبها را ۞ مؤلف عرض
کند که آنچه محقق هند نژاد محاوره معروف
گفته آن معنی حقیقی است یعنی شب را روز
کردن و از همین معنی حقیقی (۱) کنایهٔ همه
شب بیدار بودن توان گرفت و آنچه
شیخ العارفین آورده (۲) زحمت تاریکی
شب کشیدن است این بروز آوردن
تاریکی شب کنایه ایست خاص. شاعر گوید
که ظلمتکدهٔ عاشق را از چهرهٔ خود زدود منور
کن که عاشق زحمت تاریکی شب می کشد.
(اردو) (۱) رات کو دن کرنا. رات بھر
بیدار رہنا. (۲) تاریکی شب کی زحمت اٹھانا

بروز افتادن راز مصدر اصطلاحی
بقول انند فاش و ظاهر شدن راز (حکیم
سنائی ے) هر شب ز بسکه سوزم از آن
شمع دل فروز ۞ خواهد فتاد راز من
آخر بروی روز ۞ مؤلف عرض کند
که از سندی که پیش شد از آن مصدر
(بروی روز افتادن راز) پیدا
می شود که بمعنی فاش شدن آن است
که بجای خودش می آید و این هم موافق
قیاس است ولیکن طالب سند استعمال
می باشیم (اردو) راز افشا ہونا.
راز فاش ہونا.

بروزد بقول سروری بروزن و معنی فروزد یعنی روشن کند و افروخته سازد
(مولوی معنوی ے) جان چو فروزد ز تو شمع بروزد ز تو ۞ گر نه بسوزد ز تو جمله
بود خام خام ۞ مؤلف عرض کند که (افروزیدن) مصدری بمعنی روشن کردن
و روشن شدن چراغ گذشت لازم و متعدی هر دو آمده و صراحت ماخذش
همدر آنجا کرده ایم و (فروزیدن) اصل آنست پس مصدر (بروزیدن) را

مبدل (فروزیدن) دانیم و موحده را مبدل فا گیریم چنانکه بالعکس این - زبان را زفان کرده اند وسند این تبدیل همین مصدر است که اظهر من الشمس باشد و جادارد که لغت عرب بروز راکه بمعنی آشکار است ماخذ مصدر (بروزیدن) دانیم که فارسیان بقاعدۂ خود بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر از آن مصدری ساخته اند که معنی لفظی این آشکار اشدن و بمجاز روشن شدن باشد پس بروزد مضارع (بروزیدن) است صاحب سروری تعریفش برنگ اسم جامد کرده و معنی لازم را که روشن شود باتحرک فرموده وسند مولوی معنوی برای لازم است نه متعدی و محققین مصادر مصدر (بروزیدن) را ترک فرموده اند و بر کلام مولوی معنوی نظر غور نفرموده اند این است حقیقت یا مصدر مُرده که نام و نشانش در صفحات تحقیق باقی نبود وجادارد که بدون تحتانی معروف (بروزدن) را مصدر گیریم که خلاف قاعده نیست اندرین صورت این را مخفف (بروزیدن) دانیم و (بروزیدن) را اصل قرار دادن بدین وجه لازم می آید که ماخذش بصورت اوّل فروغ و بصورت ثانی بروز هر دو لغت عرب است و مصادری که با اسمای غیر فارسی زبان وضع می شود آن را مصدر جعلی نام است و برای مصدر جعلی زیادت تحتانی معروف قبل علامت مصدر لازم (اردو) دیکھو بروزدن اور بروزیدن یہہ اس کا مضارع ہے بمعنی روشن ہووے - روشن کرے -

بروزدادن | مصدر اصطلاحی بقول شاه قاچار بمعنی افشا کردن مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند موافق رہنما و روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین

قیاس است متعدی (بروز افتادن راز) که گذشت (اردو) افشا کرنا۔ ظاہر کرنا۔

بروز دن | بحث این بر بروز گذشت (اردو) دیکھو بروز زیدنا۔

بروز سیاه نشاندن | مصدر اصطلاحی بقول بهار وجر واند خراب و بدحال گردانیدن مؤلف عرض کند که کنایه باشد (باقر کاشی ره) مارا شب فراق بروز سیه نشاند ؛ تو در شب چراغ شبستان کیستی ؛ (شفیع اثر ره) روشندلی بروز سیاه نشانده است ؛ فانوس را شمع به دتیره روزگار ؛ (اردو) خراب اور تباه کرنا۔

بروز فلان نشستن | مصدر اصطلاحی بقول تحقیق الاصطلاحات۔ (۱) بحالت کسی رسیدن (امید همدانی ره) ظاهر شود چو شمع به پیش تو روز من ؛ که یک شب اگر تو هم نشینی بروز من ؛ وارسته وبجز ذکر مضارع این (بروز فلانی نشیند) بطور مقوله کرده میفرمایند که نحشیل او بحال تباه گرفتار آید اسنادش مخصوص بمضارع ومقوله بناشد پس بقول شان همین مصدر (۲) بمعنی گرفتار آمدن بحال تباه (باقر کاشی ره) هران سینه کو داغ عشقی ندارد ؛ الهی بروز گریبان نشیند ؛ (شاهی ره) آنکس که شبی نشست باتو ؛ بسیار بروز ما نشیند ؛ مؤلف عرض کند که ما معنی اول را معتبر دانیم وخوش تعریفی خیال کنیم اگرچه حاصل آن معنی دوم است ولیکن در آخرش لفظ کسی زیاده کردن لازم است یعنی حال کنایه باشد (اردو) (۱) کسی کا حال کسی کے مثل ہونا۔ اوسکا سا حال ہونا (۲) بلا مین گرفتار رہونا۔ برا حال ہونا۔ مبتلای مصیبت ہونا۔ تباہ ہونا۔

(الف) **برو زکسی افتادن** مصدر اصطلاحی

(ب) **برو زکسی نشستن** هر دو بقول بهار وانند ـ مثل او بحال بدی گرفتار آمدن (میر خسرو الف ے) چو از زلفش بدین روز او فتادم ؛ بمن ای شب مکن چندین تطاول ؛ (محسن تاثیر ب ے) چه ضرور منع تاثیر که بچون نشسته تا صبح ؛ نه کنی وگرنه گویم که برو ز ما نشینی ؛ مؤلف عرض کند که رسیدن بحالتی که دیگری مبتلای آنست ـ هر دو مرادف (برو زفلان نشستن) که گذشت کنایه باشد وبس (اردو) دیکهو برو ز فلان نشستن ـ

(۲۲۶۶) **برو زن افگندن برق** مصدر اصطلاحی ـ افگندن برق بر روزن و کنایه از بلائی نازل کردن وسوختن (ظهوری ے) هستی ما نقاب شد آن رخ جان فروز را ؛ کاش برو زن افگند برق وجود سوز را ؛ (اردو) بجلی گرانا ـ

(۲۲۶۸) **برو زیدن** همان مصدر مرده که بذیل (برو زد) این را زنده کرده ایم وبیان ماخذ وتعریف این همه رانجا مذکور (اردو) دیکهو افروزیدن ـ

(الف) **بروس** (الف) بقول شمس

(ب) **بروسان** گروه مردم و (ب) بقول برهان با سین بی نقطه بر وزن عروسان (۱) مطلق است از هر پیغمبری که باشد و (۲) گروهای مردمان صاحب جهانگیری این را مرادف (بروشان) به شین معجمه عوض سین مهمله بمعنی اول گوید که می آید واز معنی دوم ساکت و فرماید که این را (برسان وبرشان) بحذف واو هم گفته اند ـ خان آرزو در سراج بذکر (ب) فرماید که این غلط است وصحیح (ابر بروسان) است مؤلف عرض کند که (ابر بروسان) به تحتیه

نیامده البته به شین معجمه گذشت و ما همدرانجا
نوشته ایم که آن مزید علیه (ب) باشد بزیادت
کلمهٔ تر بر آن که هیچ معنی ندارد و (ب) اصل
است و درینجا همین قدر کافی است که
(ب) بزیادت الف و نون جمع و واو
وضع شد از (برس) که لغت عرب است
بقول منتخب بالفتح بمعنی محکم بودن بر عزم
و ماهر بودن راه بر و راه نمائی. و بقول
اسند بحوالهٔ منتهی الارب بمعنی مهارت و رهنما
و برسا بقولش بالفتح بمعنی مردم. پس فارسیان
از همین لغات عرب (الف و ب) را مفرس
کرده اند چنانکه برساء را بحذف همزه و زیادت
نون نسبت در آخرش (برسان) کردند
چنانکه جوش، جوشن پس معنی لفظی این منسوب
به مردم و جادارد که بر لغت برس الف
زائد و نون نسبت آورده برسان کردند
بمعنی آن منسوب به رهنما و کنایه از امت
پیغمبری و معنی دوم مجاز آن بر سبیل تعمیم.
پس آنچه (برسان) و مبدلش (برشان) به
همین معنی گذشته است اصل باشد چنانکه
اشارهٔ آن بر (برسان) کرده ایم و غلطی
ماست که آن را مخفف (ب) دانستیم چنانکه
بر (برسان) نوشته ایم و حقیقت این است
که (بروسان) مزید علیه برسان است
بزیادت واو چنانکه تمند و تنومند همین
قدر است حقیقت (ب) و جادارد که
(ب) را مزید علیه (الف) دانیم بزیادت
(الف) و نون زائدتان و (الف) مفرس
(برساء) عربی بحذف الف و همزه آخر و زیادت
واو درمیان کلمه چنانکه برمند و برومند
بمعنی مطلق گروه مردم. باقی حال در
مفرس بودن این شک نیست و آنچه خان
آرزو (بربر و سان) را اصل قرار میدهد
و (ب) را غلط داند غلطی اوست که از

ماخذ خبر ندارد و بروشان مبدل بروسان است چنانکہ کشتی وکستی (اردو) (الف) انسانوں کی جماعت۔ مؤنث۔ گروہ۔ مذکر (ب) (۱) دیکھو برسان (۲) انسانوں کی جماعتیں۔ مؤنث

بروش بقول مؤید در نسخۂ مطبوعۂ مطبع نولکشور ہمان برتوس و برتوس کہ بجائیش گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و در نسخۂ قلمی مؤید متروک و بعوض این برنوش و برنوشہ را بہمین تعریف آوردہ مؤلف عرض کند کہ غیر از تصحیف اہل مطبع نباشد پس ضرورت بحث زائد نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بروشاک بقول سراج بفتح با و شین معجمہ و واو مجہول خاک را گویند مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و (بروشک) بدون الف بہمین معنی می آید و صراحت ماخذش ہمدرانجا کنیم درینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال این بنظر آید الف را زائد گیریم کہ درمیان کلمہ می آید چنانکہ مہارہ و ماہار و ظن غالب آنست کہ تصحیف کاتب سراج اللغات باشد حیف است کہ در حلیۂ لفظ صراحت این نہ شد و سلسلۂ ردیف درخور تصفیہ نباشد کہ میان بروسان و برومند واقع است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ باری حال بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بروشک ۔

بروشان بقول برہان و مؤید و جہانگیری و جامع ہمان بروسان کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مبدل آنست کہ سین مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کستی و کشتی و ما صراحت ماخذ این بر (بروسان) کردہ ایم (اردو) دیکھو بروسان ۔

بروشک بقول سروری بحوالۂ تحفه و رشیدی بفتح با و شین معجمه وضم رای مهمله خاک را گویند صاحبان جهانگیری و برهان و جامع بضمتین گفته اند خان آرزو عوض این (بروشاک) را بزیادت الف آورده و ما خیال خود هم در انجا ظاهر کرده ایم۔ خیال مؤلف این است که اسم جامد فارسی قدیم که هیچ ماخذ این تحقیق نمی شود جز این که فارسیان بر را که لغت عرب بمعنی دشت و بیابان است مرکب کردند با کلمهٔ وش که بقول برهان افادهٔ معنی تشبیه کند و کاف آخر برای تقلیل چنانکه چندک یا زائد چنانکه پرستو و پرستوک و معنی لفظی این مثل دشت و کنایه از خاک والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) مٹی۔ بقول آصفیہ۔ زمین۔ ارض۔ بھوم۔ تراب۔ اربعہ عناصر سے ایک۔

(الف) **بَروفرود** اصطلاح۔ بقول سروری و برہان و ناصری و بحر بمعنی فراز و نشیب و بلندی و پستی (شیخ نظامی ۵) چون بود درست کار و بارت ؛ بندیش بروفرود کارت ؛ مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی کلمهٔ بر بمعنی بالا است و مصدر ---

(ب) **بَروفرود شدن دل** بمعنی ته و بالا شدن دل آمده (امیر خسرو ۵) دی گردِ برآمد و دل شد بروفرود ؛ نه دل فرو شد که جانم برآمد است ؛ (اردو) (الف) نشیب و فراز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اونچ نیچ۔ اتار چڑھاؤ (تحمل ۵) ہے تحمل خطیر منزل عشق ؛ سیکڑون اس مین ہین نشیب و فراز ؛ (ب) دل کا تہ و بالا ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (تہ و بالا ہونا) یہ فرمایا ہے۔ زیر زبر ہونا۔ الٹ پلٹ ہونا۔

بروفه بقول سروری بحوالۂ تحفه به رای مهمله و فا بروزن شگوفه (۱) دستاره (۲)

میان بند۔ صاحب رشیدی گوید که متضمّن دستار و فوطه صاحب برهان بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم گوید که فوطه باشد که مندیل و کمربند است۔ صاحب جامع گوید که
فوطه و دستار و مندیل **مؤلف** عرض کند که بر بمعنی جسم و بدن است که بجائش گذشت
و وفا لغت عرب است بمعنی وفا کردن و حاصل بالمصدرش هم وفا باشد و
الف آخر بدل شد بهای هوز چنانکه پاسا و پاسه پس چیزی که وفا کنندهٔ بر است
کنایهٔ دستار و فوطه را گفتند و فوطه پارچهٔ نادوخته را نام است که ازان کار
دستار و کمربند گیرند (کذا فی الغیاث) (اردو) (۱) دستار۔ اسم مؤنث دیکھو
ازار (۲) کمربند۔ بقول آصفیه اسم مذکر۔ پٹکا۔ کمر باندھنے کا دوپٹہ۔ پیٹی۔ پٹا۔

بروقه | بقول هفت بفتح اوّل و سکون رای مهمله و فتح واو و قاف و های مدوّره
زده نام گیاهی است که بخوردن آن شکم گوسفند درد کند صاحب انند بروقه
فرماید که لغت عرب است۔ نام گیاهی هرگاه ابر بیند سبز گردد و بذیل آن ذکر بروقه
کرده صاحبان محیط و مخزن الادویه و بحر الجواهر ازین لغت ساکت و متحقق شد که
لغت عربی زبان است تسامح صاحب هفت که در لغات فارسی زبان جا داده و
طرفه اینکه بر اجمال بیان قناعت کرد نمیدانیم که اسم این در السنهٔ غیر عرب چیست
تا تحقیقش می کردیم (اردو) بروقه۔ ایک گھانس کا نام ہے جس کے کھانے سے
بکریوں کو درد شکم عارض ہوتا ہے اس سے زیادہ تحقیق نہ ہو سکی۔ مؤنث۔

بروکشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول | بحر مرادف (بر رو کشیدن) است که بجائش

گذشت (اردو) دیکھو (برروکشیدن) جس پر تفصیلی بیان ہے -

برو گرد بقول ناصری و اننذ بکسر اوّل و کاف عجمی مکسور ہمان شہری کہ ذکرش بر (بروجرد) گذشت (اردو) دیکھو بروجرد -

برومند اصطلاح - بقول سروری و برہان و ناصری و جامع و بحر و بہار (۱) بمعنی باثمر (شیخ سعدی ؏) خدیو خردمند فرخ نژاد ٭ کہ شاخ امیدش برومند باد ٭ صاحب سروری بحوالہ تحفۃ السعادت فرماید کہ (۲) بمعنی برخوردار و توانا و خرم و کامیاب و بانفع - صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج بکہ ہر دو معنی گوید کہ این مرکب است از بر و واو و مند و فرماید کہ از خصائص لفظ مند است کہ واو زائدہ آرند چنانکہ تنومند مؤلف عرض کند کہ فارسیان واو زائد در میان دو کلمہ در بعض لغات می آرند اگرچہ ضرورت نباشد - بر بمعنی بار است و مند بمعنی صاحب و معنی لفظی این صاحب بر و بار دار پس معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و آنچہ خان آرزو واو زائد را از خصائص کلمۂ مند داند غلط کند چنانکہ (خردمند) کہ واو زائد ندارد پس خصوصیت کجا باقی ماند حقیقت آنست کہ این خصوصیت محاورۂ فارسیان است کہ در بعض اصطلاحات مرکب در میان دو کلمہ واو زائد آوردہ اند و در بعضی ترک کردہ و ہمین عمل در غیر کلماتی ہم یافتہ شدہ کہ کلمۂ مند دران نباشد و غیر مرکبہ چنانکہ مغل و مغول و عمر و عمرو (صائب ؏) چون نخل برومند ز خود رزق ندارم ٭ بہر دگران است مرا گر ثمری ہست ٭ (نظامی

۵۱) برومند باد آن همایون درخت ؎ که در سایهٔ او توان بر درخت ؎ (صائب)

۵۲) بچه تقریب کسی از تو برومند شود ؎ نه بزور نه بزاری نه بزرمی آئی ؎ ۔

(اردو) (۱) باردار ۔ دیکھو برآور ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ بارور بھی اردو مین مستعمل ہے یعنی مثمر (۲) برخوردار ۔ دیکھو (برخوردار) کامیاب ۔

برومند از ماه و سال | اصطلاح ۔ بقول مؤید و شمس یعنی متمتع از روزگار ۔ مؤلف عرض کند که سبحان الله چه خوش اصطلاحی بیان کرده اند که معنی حقیقی دارد و نمیدانیم که تخصیص ماه و سال چه بود (برومند از روزگار یا بخت یا اعمال وغیر ذالک ۔ هر لفظی را که با برومند مرکب کنیم ۔ نظر به معنی دوم برومند میتوان معلوم میشود که صاحب مؤید برای تائید فضلا ذکر این کرده (اردو) زمانه سے متمتع ۔

برومندی | بقول لطائف و بهار و مؤید و هفت و سروری مؤلف عرض کند که یای مصدری با لغت (برومند) مرکب کرده اند و پس معنی لفظی این (۱) بارآوری و (۲) کامیابی و برخورداری نمیدانیم که محققین بالاجماع این را بمعنی دوم مخصوص کرده اند معاصرین عجم بهر دو معنی بر زبان دارند (اردو) (۱) بارآوری ۔ (۲) کامیابی ۔ برخورداری ۔ مؤنث ۔

برومه | بقول خان آرزو در سراج بضمتین بمعنی دستار و فوطه که مندیل و کمربند است ۔ مؤلف عرض کند که برونه به فای چهارم عوض میم به همین معنی گذشت ۔ بظاهر تصحیف کاتب باشد که فا را میم نقل کرد حیف است که حاشیهٔ لفظ بیان نه شد ۔ فا به میم یا بالعکس آن بدل نمی شود تا این را مبدل آن می گفتیم (اردو) دیکھو بروفه ۔

برون | بقول سروری بحوالهٔ تحفه بکسر با و ضم رای مهمله (۱) گویند ؎ برون لو

؛؛ یعنی برای تو (رودکی ؎) یاد کن زیرت اندرون تخته ؛؛ تو بر و خوار خوابنید ستان
؛؛ جعد مویانت جعد کنده همی ؛؛ ببریده برون تو پستان ؛؛ صاحبان برہان و ناصری و
جامع صراحت کنند که بمعنی برای و بجہته۔ مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است
و آنچه حالا متعارف و مستعمل است برای باشد و جا دارد که برای را مبدّل همین
برون دانیم که واو بدل شد بالف چنانکه وریب و اریب و نون بدل شد به تحتانی
چنانکه آونج و اونج۔ (اردو) دیکھو برائے۔
(۲) برون۔ بقول سروری و برہان و ناصری و جامع و سراج مختصر بیرون که ضد
درون باشد (نظامی ؎) برون آمد همین شهسواران ؛؛ پیاده در رکابش تا جدار ان
؛؛ صاحب رشیدی بُرن و برون هر دو را مخفف بیرون گفته صاحب غیاث
این را بحواله کشف بضم هم گفته مؤلف عرض کند که برون و درون دو اسم
جامد است که وضع شد از کلمهٔ بر و در الف و نون نسبت در آخر این هر دو زیاده
کرده کلمه وضع کردند همچو ایران از آیر و پس از ان محاورهٔ فرس الف بدل شد
به واو که فارسیان دائما الف را به واو خوانند چنانکه تاغ را توغ و نان را نون
معنی لفظی این هر دو منسوب به بالا و منسوب به داخل و آنچه بزیادت تحتانی آید
یعنی بیرون مزید علیه اینست چنانکه تبت و تبیت و استادن و ایستادن۔ دیگر هیچ
آنانکه این را مخفف بیرون و بیرون را اصل دانسته اند غلط کرده اند که از ماخذ
این خبر ندارند پس اعراب صحیح بفتح اوّل است ولیکن در محاورهٔ فارسیان بضمتین

مستعمل و آنانکه این را مخفف بیرون دانند بالکسر خوانند (اردو) باہر۔ بقول آصفیہ۔ اندر کے خلاف۔ خارج۔ بیرون۔ نکلا ہوا۔

(۴۳) برون۔ بقول ضمیمۂ برہان و ناصری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی مشدد و مضموم یا زن باشد که (۱) بزکوہی بود و (۲) بزی راگویند که پیشاپیش گلہ براه برود صاحب برہان فرماید که این لغت زند و پازند است مؤلف عرض کند که بر بقول منتخب بالفتح راندن گوسفند و خواندن آن را از راندن و بمعنی بیابان لغت عرب است۔ فارسیان بزیادت الف و نون نسبت از قبیل ایران و توران و تبدیل الف به واو چنانکه تاغ و توغ و تان و نون برون کردند معنی لفظی این منسوب به بیابان و نام نہادند برای بزکوہی و تشدید رای مہملہ تصرف محاورہ و زبان است و بس و معنی دوم ہم متعلق از ہمین لغت عرب و ترکیب متذکرۂ بالا است که گوسپندی که پیشاپیش گلہ براه رود۔ گلہ را می خواند و می راند۔ یکی از معاصرین عجم گوید که فارسیان برو را که امر حاضر رفتن بموحدۂ زائد است به تشدید برو کنند و ہمین لفظ از زبان کسی می برآید که پیش پیش گلہ گوسپندان می رود و در بعضی مقامات به ہمین مقصد آواز (برے برے) ہم می دہند و بزیادت نون نسبت گوسپندی را ہم گفته اند که پیش گلہ می رود و بآوازش گلہ گوسپندان براه رود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) جنگلی بکرا۔ مذکر (۲) وہ بکرا جو سب سے پہلے چلتا ہے جس کی آواز پر اور بکرے چلتے ہیں۔ مذکر۔

(۴۴) برون۔ بقول برہان بضمّ اوّل مطلق حلقه راگویند عموماً و حلقۂ بینی شتر را خصوصاً

صاحب مؤید بحوالهٔ قنیه فرماید که حلقه های بینی شتر از مس و موی و هر حلقه ها که باشد چون دستیانه و خلخال و گوشواره مؤلف عرض کند که مجاز معنی دوم است و جا دارد که بررا بمعنی بدن گیریم که بجالیش گذشت و الف و نون نسبت بران زیاده شد چنانکه ایران و توران و الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و فتح اوّل در لب و لهجه بدل شد به ضمّه و حلقه را نام کردند که بالای جسم می پوشانند اعم ازینکه بالای بینی یا در بینی و دست و پا و الله اعلم. اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) وه حلقه جو اونٹ کی ناک مین یا انسانون کے ہاتھون یا پاؤن مین بطور زیور پہناتے یا پہنتے ہین۔ مذکر۔

برون آمدن مصدر اصطلاحی. (۱) بمعنی بیرون آمدن کسی از داخل خانه یا حیطهٔ چیزی و برون آمدن چیزی هم از چیزی چنانکه (برون آمدن خار) (انوری ے) اقبال نیک برون آمدم برای صواب ٭ بعزم خدمت درگاه پیشوای جهان ٭ و (۲) آماده شدن هم و سند این همان کلام انوری است که بمعنی اوّل گذشت و (۳) برآمدن چنانکه آرزو و برون آمدن سند این بر (برون آمدن آرزو) می آید و (۴) رفع شدن چنانکه (برون آمدن درد از دل) و (۵) نجات یافتن چنانکه (برون آمدن از زنجیر) و (۶) باز آمدن چنانکه (برون آمدن از سنجیدن) و (۷) حاصل شدن چنانکه (برون آمدن از سنگ) و (۸) متحمل شدن چنانکه (برون آمدن از ظلمت دیدن) و (۹) سبکدوش شدن چنانکه (برون آمدن از عهده) و (۱۰) مقابله کردن چنانکه (برون آمدن باکسی) و (۱۱) بلند شدن چنانکه (برون آمدن لب) و (۱۲) ظاهر شدن

چنانکہ (برون آمدن تہمت) مخفی مباد کہ ہمہ
معانی دوم تا آخر مجاز بمعنی اوّل است صاحبان
برہان و مؤید و ہفت این را بمعنی ترک طاعت
و انقیاد آوردہ اند مؤلف گوید کہ این معنی
پیدا می شود از (برون آمدن از حکم) و متعلق
است بمعنی اوّل (اردو) (۱) باہر آنا۔
نکلنا۔ باہر ہونا (۲) آمادہ ہونا (۳) برآنا۔
(۴) دفع ہونا (۵) نجات پانا (۶) باز آنا۔
(۷) حاصل ہونا (۸) متحمل ہونا (۹) سبکدوش
ہونا (۱۰) مقابلہ کرنا (۱۱) بلند ہونا (۱۲)
ظاہر ہونا۔

برون آمدن آرزو مصدر اصطلاحی
بمعنی برآمدن آرزو است متعلق بمعنی سوم
(برون آمدن) کہ گذشت سند این بر (آرزو
برون آمدن) در ممدودہ گذشت۔ (اردو)
آرزو نکلنا۔

(۱۷۴۲) **برون آمدن از پرسیدن** مصدر
اصطلاحی۔ کنایہ از خاموش شدن متعلق
بمعنی اوّل برون آمدن (ظہوری ؎) باتمید
جوابی گوش برخود تا بکی پیچد٭ شود روزی
کہ روزی لب ز پرسیدن برون آید٭
(اردو) خاموش ہونا۔

(۱۷۴۳) **برون آمدن از ترسیدن** مصدر
اصطلاحی۔ بی خوف شدن متعلق بمعنی اوّل
(برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎)
ظہوری بستہ تعویذی بہ بازوی خود از
موئی٭ کہ در شب گردئی کوئی ز ترسیدن
برون آید٭ (اردو) خوف سے نجات
پانا۔ نڈر رہنا۔

برون آمدن از خویش مصدر
اصطلاحی۔ ہمان است کہ در مقصورہ
بر (از خویش برون آمدن) مذکور شد
متعلق بہ معنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت
(اردو) دیکھو (از خویش برون آمدن)

(۳۲۸۲) **برون آمدن از رنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ نجات یافتن از رنج و غم متعلق بمعنی پنجم (برون آمدن) که گذشت۔ (ظهوری ع) خوش آن کز بهر آسایش ز رنجیدن برون آید ٭ هنر بینی کند و ز عیب نادیدن برون آید ٭ (اردو) رنج سے نجات پانا۔

(۳۲۸۳) **برون آمدن از سنجیدن** مصدر اصطلاحی۔ باز ماندن از سنجیدن متعلق بمعنی ششم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ع) از ان بشیم که بیشی را بپا سنگ کمی آرم ٭ کسی این پله گر خواهد ز سنجیدن برون آید ٭ (اردو) تولنے اور اندازه کرنے سے باز آنا۔ باز رہنا۔

(۳۲۸۴) **برون آمدن از سنگ** مصدر اصطلاحی۔ حاصل شدن به مشکل تمام متعلق بمعنی نهم (برون آمدن) که گذشت (انوری ع) وصل تو که از سنگ برون می آید ٭ در کوکبه خیال چون می آید ٭ (اردو) نہایت مشکل سے ہاتھ آنا۔ حاصل ہونا۔

(۳۲۸۵) **برون آمدن از ظلمت دیدن** مصدر اصطلاحی۔ متحمل تاب نگاه شدن متعلق به معنی هشتم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ع) توان چشمی برویش در تماشا آشنا کردن ٭ برویش گر نگاه از ظلمت دیدن برون آید ٭ (اردو) تاب نگاه کا متحمل ہونا۔ دیکھ سکنا۔

برون آمدن از عهده مصدر اصطلاحی۔ این همان است که در مقصوره بر (از عهدهٔ کاری برون آمدن) گذشت متعلق به معنی نهم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری ع) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم باری ٭ که گوش از عهدهٔ پیغاره نشنیدن برون آید ٭ سند دوم همدر انجا گذشت۔

(اردو) دیکھو از عہدۂ کاری برون آمدن۔

(۳۲۵۶) **برون آمدن از عیب** مصدر اصطلاحی
خارج شدن از عیب و بی عیب شدن است
متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت
سند این از ظہوری بر (برون آمدن از
رنجیدن) گذشت (اردو) بی عیب ہونا۔

(۳۲۵۷) **برون آمدن باکسی** مصدر اصطلاحی۔
مقابلہ کردن باکسی متعلق بہ معنی دہم (برون
آمدن) کہ گذشت (انوری ؎) بہر دست
خواہی برون آی با من ٭ ز تو دست برد و
ز من بردباری ٭ (اردو) کسی کے ساتھ
مقابلہ کرنا۔

(۳۲۵۸) **برون آمدن خار** مصدر اصطلاحی
خارج شدن و بیرون آمدنش۔ متعلق بمعنی
اوّل (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری
؎) مبادا خار راہ ہجر در پا ہیچ دشمن
را ٭ بکاوم تا بتارک گر بکاویدن برون آید ٭
(اردو) کانٹا نکلنا۔ (پاؤں یا ہاتھ سے)

(۳۲۵۹) **برون آمدن درد از دل** مصدر
اصطلاحی۔ دور و دفع شدن درد از دل
متعلق بمعنی چہارم (برون آمدن) کہ گذشت
(ظہوری ؎) بمنع نالہ قفلی بر دہان از
ہر نفس بندم ٭ اگر دانم کہ درد از دل
بنالیدن برون آید ٭ (اردو) دل سے
درد جاتا رہنا۔

(۳۲۶۰) **برون آمدن گل از غنچہ** مصدر
اصطلاحی۔ پیدا شدن گل باشد از غنچہ
متعلق بہ معنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت
(ظہوری ؎) بہار آمد ز نرگس باغ دارد
چشم بر راہت ٭ کہ گل از غنچہ می خواہد
بگل چیدن برون آید ٭ (اردو)
گل پیدا ہونا۔

(۳۲۶۱) **برون آمدن لب** مصدر اصطلاحی
بلند شدن لب برای بوسہ متعلق بہ معنی

یازدہم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ؎) لبت تا عاشقان را دست گیرد ؎ برون آید بدست دیگر امروز ؎ (اردو) لب بوسہ کے لئے بلند ہونا۔ بوسہ پر آمادہ ہونا جسکی شکل لب کو بلند کرتی ہے۔

(۲۲۹۱) **برون آمدن نگاہ** مصدر اصطلاحی۔ آمادہ نگاہ شدن متعلق بمعنی دوم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎) چون برون آمد نگہ راہی بجائی می رود ؎ پرتو دیدار بر بام منظر افتادہ ایم ؎ (اردو) دیکھنے پر آمادہ ہونا۔ دیکھنا۔

(۲۲۹۲) **برون آمدن ہمت** مصدر اصطلاحی ظاہر شدن ہمت متعلق بمعنی دوازدہم (برون آمدن) (صائب ؎) ہمت از اندیشۂ سائل نمی آید برون ؎ گردن مینا از انتظار ساغر است ؎ (اردو) ہمت ظاہر ہونا۔

(۲۲۹۳) **برون آوردن** استعمال بضمتین و بکسر اوّل وضمۂ ثانی۔ ہر دو متعدی برون آمدن است کہ گذشت مرکب با لفظ برون و مصدر آوردن (۱) آوردن کسی را از داخل بہ خارج چنانکہ (برون آوردن زید از جائی) و (۲) چیزی را از چیزی برآوردن چنانکہ (برون آوردن شمشیر از غلاف یا خار از پا) کہ بہ (برون آوردن چیزی از چیزی) می آید و (۳) برآوردن و نجات دادن و رہانیدن چنانکہ (برون آوردن از چیزی یعنی از تلخی وغیر ذلک برآوردن) (اردو) (۱) کسی کو اندر سے باہر لانا (۲) کوئی چیز کسی چیز سے نکالنا جیسے تلوار میان سے نکالنا یا پاؤں سے کانٹا نکالنا (۳) نجات دلانا۔ چھڑانا۔

(۲۲۹۴) **برون آوردن از تلخی** مصدر اصطلاحی بیرون کردن و برآوردن از تلخی و نجات

دادن ازان متعلق بمعنی سوم برون آوردن
که گذشت (ظهوری ۵) بزهری عمر شیرین
را برون آوردم از تلخی ﴿ شدم از جا تلخی
گیران ز شکر کام می شویم ﴾ (اردو)
تلخی سے نجات دینا۔ تلخی سے نکالنا۔

(۳۴۵) **برون آوردن از جائی** استعمال
بمعنی حقیقی است یعنی کسی را از حجره یا خانه
یا امثال آن بیرون آوردن متعلق به معنی
اول (برون آوردن) که گذشت (ظهوری
۵) یوسف از زندان نیاوردی برون
﴿ سیر باغ بوستان عیب است عیب
﴾ (صائب ۵) برون آورده غوغای
خرامش گوشه گیران را ﴿ نشست جلبه پامال
است رفتار اینچنین باید ﴾ مخفی مباد که
درین شعر صائب قرینه متقاضی آنست
که (از گوشه) را محذوف دانیم (اردو)
باہر لانا۔ (کسی مقام سے)

(۳۴۶) **برون آوردن از چیزی** مصدر
اصطلاحی۔ نجات دادن از چیزی چنانکه
از چاه بر آوردن و مصدر (برون آوردن
از تلخی) که بجایش گذشت متعلق از همین مصدر
عام است (اردو) نجات دینا نکالنا
جیسے باولی سے نکالنا۔ غم سے نجات دینا۔

برون آوردن از هوس مصدر
اصطلاحی۔ از قبیل (برون آوردن از
تلخی) و متعلق بمصدر عام (برون آوردن
از چیزی) که گذشت و این همان است
که در مقصوره بر (از هوس برون آوردن
کسی را) گذشت (اردو) دیکھو (از هوس
برون آوردن کسی را)

(۳۴۷) **برون آوردن چیزی از چیزی**
استعمال۔ خارج کردن چیزی باشد از
چیزی چنانکه بر آوردن شمشیر از غلاف
یا خار از پا و امثال آن متعلق به معنی دوم

(برون آوردن) کہ گذشت (صائب ؎) زبی دردان علاج دردخود جستن بدان ماند ٭ کہ خار از پا برون آرد کسی از نیش عقرب ہا ٭ (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے نکالنا۔ جیسے تلوار میان سے یا کانٹا پاؤں سے۔

(۳۳۹۹) **برون آوردن سر از چیزی** استعمال۔ بہ تماشای چیزی و کسی سر از جائی بیرون کردن چنانکہ (بر آوردن سر از دریچہ و روزن) (صائب ؎) حوریان از روزن جنت برون آرند سر ٭ چون نگہ زان مردمان چشم گردد آشکار ٭ این متعلق است بمعنی دوم (برون آوردن) کہ گذشت (اردو) تماشے یا مشاہدے کے لئے سر کسی چیز سے باہر نکالنا جیسے دریچے سے سر نکالنا۔

برون از جنبش اسطلاح۔ بقول مؤید و ہفت ای برتر از فلک مؤلف عرض کند کہ کنایۂ خوب نیست طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین کنایہ ساکت و ہر دو محققین بالا از اہل زبان نبودہ اند کہ مجرد قول شان سندی را ماند (اردو) آسمان سے بلند۔ برتر۔

(۳۴۰۰) **برون افتادن** استعمال۔ بمعنی حقیقی (۱) بیرون شدن از چیزی چنانکہ (برون افتادن از پردہ و فاش شدن) لازم برون کردن و مرادف برون شدن۔ سند این در ملحقات می آید (اردو) باہر آنا۔ باہر ہونا۔ فاش ہونا۔ ظاہر ہونا (۲) برون افتادن بمعنی رسوا شدن۔ (۳۴۰۱) چنانکہ (برون افتادن از پردہ و امثال آن) کہ در ملحقات می آید (اردو) رسوا ہونا۔ بدنام ہونا۔

برون افتادن از پردہ مصدر

اصطلاحی۔ (۱) فاش شدن و (۲) رسوا
شدن (ظهوری ره) بیرون افتم از پردهٔ
رمز و ایما ❊ کشادی برین راز مبهم بهبندم
❊ (سحابی استرآبادی ره) از هر دو جهان
زیاده می خواهم ❊ وز پرده برون فتادهٔ
می خواهم ❊ مخفی مبادکه (از پرده بیرون
افتادن) بجای خودش در مقصوره گذشت
(اردو) (۱) فاش ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بیرون افتادن از گریبان مصدر (۳۳۰۲)
اصطلاحی۔ ظاهر شدن و بیرون آمدن
از گریبان (ظهوری ره) نی افتد برون
این اخگر هجر از گریبانم ❊ درون سینه
تا کی داغ دل برکید گرچیدن ❊ (اردو)
ظاہر ہونا۔ باہر آنا۔ (گریبان سے)

بیرون افتادن تخم از خاک مصدر (۳۳۰۳)
اصطلاحی۔ بمعنی ظاهر شدن است و بالای
زمین آمدن۔ (صائب ره) برون افتد
چو تخم از خاک گردد روزی موران ❊
نهان کن زینهار از دیدهٔ مردم عبادت
را ❊ (اردو) ظاہر ہونا مٹی سے باہر ہونا

(۳۳۰۴) **بیرون افتادن دل** مصدر اصطلاحی
بیرون آمدن دل از جای (ظهوری ره) دل
آمد در طپیدن از درون ترسم برون
افتد ❊ جگر را لخت لخت آرم شگاف سینه
بهچینیم ❊ (اردو) دل نکل پڑنا۔

(۳۳۰۵) (الف) **بیرون افگن** اصطلاح۔ الف
(ب) **بیرون افگندن** بقول (ناصری در
ملحقات) کنایه از اسبابیست که وقت
عزیمت مسافرت برای همراه بردن از
خانه بیرون افگنند (نظامی ره) (بیرون
افگن) بنه زین دار نه در ❊ مگر این
شوی زین مارنه سر ❊ مؤلف عرض
کند که اسم مفعول ترکیبی است بمعنی بیرون
افگنده و کنایه از سامان سفر که بیرون خانه

می کنند و (ب) مرادف (بیرون انداختن) که می آید (اردو) (الف) سفر کا سامان نذر کر (ب) باہر کرنا۔

بیرون انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی و مرادف (برون افگندن) معنی بیرون کردن است کہ گذشت (صائب ؎) خوردن گندم برون انداخت آدم را ز خلد؏ تا بدانی پیش حق یک جو اطاعت مشکل است؏ (ظہوری ؎) فکر اسباب ظہوری زدل انداز برون؏ وای آن سر کہ باندازۂ سامان بخشند؏ (اردو) باہر کرنا۔ نکال دینا۔

برون برآوردن استعمال۔ مرادف معنی سوم (برون آوردن) کہ گذشت (ظہوری ؎) بیہودہ نکتہ سازان افتند در زبانہا؏ خود را برون برارم از (۳۳۰۴)

قیل و قال مردم؏ (اردو) نجات دینا۔ بچانا۔

(۳۳۰۵) **برون بردن** مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی حقیقی بیرون کردن چیزی و کسی از جائی و (۲) دور کردن و دفع کردن چیزی (اردو) (۱) باہر لیجانا۔ کسی چیز کو یا کسی شخص کو (۲) دور کرنا۔

(۳۳۰۶) **برون بردن از شہر** مصدر اصطلاحی دور کردن و دفع کردن از شہر اعم از اینکہ چیزی را یا کسی را (ظہوری ؎) شور خود چون برم از شہر برون؏ بہر دیوانگیم صحرا نیست؏ (ولہ ؎) چہ قدر غم دل دیوانہ برون بر ز شہر؏ این ہمہ فصل بہار آمد و صحرا نشگفت؏ (اردو) شہر سے دفع کرنا۔

(۳۳۰۷) **برون بردن از مجلس** استعمال۔ دور کردن از محفل باشد و بر داشتن از

مجلس (ظهوری ؎) شراب عشوه چندان
کرد ساقی دوش در کارم ؎ که از مجلس برون
بر دوش بردم صبر و طاقت را ؎ (اردو)
مجلس سے باہر کرنا۔ لیجانا۔

(۲۲۰) **برون بردن خرابی از چیزی** مصدر
اصطلاحی۔ دور و دفع کردن خرابی از
چیزی باشد (انوری ؎) ملک را رای
تو معمور چنان می دارد ؎ که به تدبیر برون
برد خرابی از می ؎ (اردو) خرابی کسی چیز
سے دور کرنا۔ دفع کرنا۔ مٹانا۔

(۲۲۱) **برون بردن رخت از دل** استعمال
دور کردن خیال از دل مرادف (از دل
رخت بدر انداختن) که در مقصوره گذشت
(ظهوری ؎) امید دیدن فردا برون
می برد رخت از دل ؎ بجا واقع شد این
تغیر احوال خراب امشب ؎ (اردو)
دل سے دور کرنا۔

برون برشدن از چاه مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی
ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بیرون
آمدن از چاه (بدر چاچی ؎) برشود یوسف
زرین رسن از چاه برون ؎ بسکه مه گرد
عذار اشک زلیخا آورد ؎ (اردو)
کنوین سے باہر آنا۔ نکلنا۔

برون پریدن خدنگ از کمان
(مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که بیرون شدن تیر از کمان باشد۔
(ازرقی هروی ؎) پیکان بقبضه سر کشید
از بهر جنگ تو ؎ وز سوی زه خدنگ
برون پرد از کمان ؎ (اردو) تیر کا
کمان سے چھوٹنا۔

(۲۲۲) **برون تاختن** مصدر اصطلاحی صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند که (۱) دوانیدن از جا بمعنی
شعدی و (۲) دویدن از جا و گریختن
بمعنی - لازم (فغانی شیرازی ۵) مثالش
برون تاخته توسن کین را که بتخانه چنین
ساخته خانهٔ زین را که (ظهوری ۵)
کند زیر و زبر تنها سپاه مصر دولت را
که برون تازد نمایان عشوه گر از صف
مژگانش که (قاسمی گونابادی - ع) زبیدن
عالم برون تاختن شه (اردو) (۱) دوڑانا
(۲) دوڑنا ۔ بھاگنا ۔

(۱۳۱۳) **برون تاختن از خود** مصدر اصطلاحی
- از خود بیرون و بیخود شدن (ظهوری
۵) از خود برون نتاخته یاد رگلی چنین
شد رعشق طی نساخته کس منزلی چنین که
(اردو) بے خود ہونا ۔ آپے سے باہر ہونا

برون تو مقوله ۔ بقول اندو (بہار
بجواله سروری) بمعنی برای تو و بجهت تو
مؤلف عرض کند که ما این را در سروری
نیافتیم و سندی که از رودکی پیش کرده
تعلق بمعنی (۱) برون گذشت که بقول
سروری بمعنی (برای) مذکور شد نمی دانیم
که محققین بالا این را مخصوص بلفظ (تو)
چرا کرده اند و چرا این را برنگ مقوله آورده اند
- جزین نباشد که در سند رودکی استعمال
(برون تو) بمعنی برای تو آمد - وای برین
تحقیق که عام را خاص می کنند و وجه تخصیص
بیان نمی کنند بحث (برون) بدین معنی
بجایش گذشت و ما با سروری اتفاق داریم
که (برون) را بمعنی (برای) بجایش نوشت
و استعمالش مخصوص نکرد با کلمهٔ (تو) -
(اردو) تیرے لئے ۔ تیرے واسطے تیری خاطر

برون خرامیدن استعمال - کنایه از
گریختن است صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت (فغانی شیرازی ۵) برون

خرام کہ بسیار شیخ و دانشمند ٭ خراب آن
شکن و طرّهٔ و بناگوشند ٭ (اردو) بھاگنا۔

برون دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
آصفی بیرون دادن کنایہ از آشکارا کردن
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
(عرفی ؎) از حجاب سخنم بسکہ عرق داد
برون ٭ صورت شیشہ بر آورد زلال تسنیم
٭ (صائب ؎) ببین بدور لبش خط عنبر
افشان را ٭ کہ چون شراب برون دادہ
راز پنہان را ٭ (اردو) ظاہر کرنا۔

برون دمیدن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر بیرون دمیدن کردہ
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ پیدا
شدن و بیرون آمدن (انوری ؎)
گر صبا از کف دست تو وزد تا آید ٭
درم افشان دمد از شاخ برون دست
چنار ٭ (اردو) نکلنا۔ پیدا ہونا۔

(الف) **برون دویدن** استعمال۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بیرون
شدن و بیرون آمدن از جای (شاپور
طہرانی ؎) می پرد چشم و دل می دود
از سینہ برون ٭ ہمنشین خانہ بیارای
کہ غافل نرسد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ
(ب) **برون دویدن دل** کنایہ
از بیقراری دل است کہ از سند بالا
پیدا می شود (اردو) (الف) باہر
ہونا۔ باہر آنا۔ (ب) دل بیقرار ہونا
۔ دکن مین کہتے ہین (دل باہر نکل پڑنا)
بعض اہل دہلی اسکو جائز خیال کرتے ہین۔

برونده استعمال۔ بقول سروری و برہان و جامع و سراج و مؤید بہ رای مہملہ
و واو و نون بوزن شرمندہ (۱) سلّہ و سبد **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بیای

فارسی هم می آید و آنچه به دال سوم عوض واو گذشت اشارهٔ این همه را انجا کرده ایم و همین اصل است و آنچه ببای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ اصل این رونده بود موحدهٔ زائد در اوّل این آورده (برونده) کردند و رای مهمله را در استعمال ساکن کردند و (رونده) اسم فاعل رفتن است که حقیقت آن در ردیف رای مهمله بیان کنیم و درینجا همین قدر کافی است که سبد و بستهٔ قماش برای نقل سامان بکار آید و نقل و حرکت بالواسطه می کند پس فارسیان این را مجازاً بمعنی سلّه و سبد استعمال کردند و بس (اردو) ٹوکرا۔ بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ سبد۔ جھلّی۔ جھابا۔ بانس یا جھاؤ وغیرہ کا بنا ہوا ظرف (بحر ؎) مغبچے آوازہ کستے ہین سیرہی دستار پہ ٭ ٹوکرا کب تک یہہ سر پر عزت و توقیر کا ٭

(۲) برونده۔ بقول برہان و جامع و ناصری و سراج و مؤید و (سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا) و (سامی فی الاسامی) بستهٔ قماش که بعربی رزمه گویند مؤلف عرض کند که ماخذ این هم همان است که بر معنی اوّل گذشت و این مجاز معنی اوّل است (اردو) بسته۔ بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ بندھا ہوا گٹھری۔ پس اس کا ترجمہ کپڑون کا بستہ یا گٹھا ہے۔ محاورهٔ اردو مین بڑی گٹھری کو گٹھا کہتے ہین۔ (۱۳۱۴)

برون راندن | مصدر اصطلاحی۔ کنایه از دوانیدن و پیش بردن۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (انوری ؎) جاه او مرکب ار برون راند ٭ جو دا و دل دهد بعلیّین ٭ (نظامی ؎) سکندر به دستوری رهنمون ٭ ز مقدونیه راند رایت

برون ۶ (اردو) دوڑانا۔ آگے لیجانا۔

برون رستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که پیش کرده است برای (برون روئیدن) است و این مرادف آنست ولیکن ما سندی از انوری یافته ایم (ے) باد نوروز سحرگه چو به بستان بگذشت ۶ گل صد برگ برون رست ز پیراهن خار ۶ (اردو) دیکھو برون روئیدن۔

برون رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که خارج و محو شدن و دور شدن (صائب ے) عشقی که صادق است بود ایمن از زوال ۶ این تب برون نمی رود از استخوان صبح ۶ (ظهوری ے) می رفت از صفحه صورت ها برون ۶ صورتش گر دیوار تصویر نیست ۶ (صائب ے) گریبان زکوی او دل ما می رود برون ۶ زین باغ آب رو بتقاضا می رود برون ۶ (اردو) خارج ہونا۔ محو ہونا۔ دور ہونا۔

(۳۲۱۵) **برون روئیدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برآمدن (ازرقی هروی ے) مرجان فروغ لاله برون آید از چمن ۶ مینا نهاد برگ برون روید از چنار ۶ (اردو) نکلنا

(الف) **برون ریختن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بیرون کردن و ریختن است و ---

(۳۲۱۶) (ب) **برون ریختن آب از چشم** مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از گریستن (بنائی هروی ے) از موج گریه شود غرق آب کشتی چشم ۶ اگر نه مردم چشم آب ازو فرو ریزد ۶ و همچنین ---

(۳۲۱۷) (ج) **برون ریختن پرتو** انگندن پرتو

باشد (ظہوری ے) ہر شراری پر تو صد
روز می ریزد برون ؂ در شبستان تمنّا
شمع دولت برگرفت ؂ و ہمچنین۔۔
(۱۱۱۲) (د) **برون ریختن حلاوت** پیش
انگندن حلاوت (ظہوری ے) حلاوتی
کز شہد لبت زیادت بود ؂ بشور خندہ
برون ریختی شکر برداشت ؂ و ہمچنین۔
(۱۱۱۳) (ہ) **برون ریختن رخت از جائی**
دور کردن رخت از سرا باشد۔
(ظہوری ے) اگر می بایدت در کوچۂ
آسودگی منزل ؂ برون ریز از سرای
طبع رخت رسم و عادت را ؂ (صائب
ے) فرصت خاریدن سر نیست در
پایان عمر ؂ رخت پیش از سیل می
باید برون از خانہ ریخت ؂ (اردو)
(الف) باہر پھینکنا۔ باہر کر دینا۔
(ب) رونا (ج) پرتو ڈالنا۔ نور ظاہر کرنا
(د) حلاوت سامنے رکھدینا۔ (ہ) سامان
باہر کرنا۔ دور کرنا۔ (کسی جگہ سے)
برونز اصطلاح۔ بقول بول چال فارسیان
برنج را گویند کہ بمعنی سومش گذشت کہ ترجمۂ
آن در اردو پیتل است و بہ انگلیسی
برانز۔ **مؤلف** عرض کند کہ لغت انگلیسی
را بہ تبدیل الف با واو مفرّس کردہ اند
دیگر ہیچ معاصرین عجم بضمّ اوّل و دوم
و سکون واو و نون و زای ہوّز خوانند۔
وای برین بی رحمی کہ معاصرین عجم لغات خود
را مخفی می کنند در مفرّسات بی ضرور۔
(اردو) دیکھو برنج کے تیسرے معنے۔
برون زدن دست مصدر اصطلاحی ظاہر
شدن و بیرون آمدن دست باشد (انوری
ے) در ابر اگر ز دست تو یک خاصیت
نہند ؂ دست تہی برون نزند دیگر از خیار
؂ (اردو) ہاتھ نکلنا۔ ہاتھ باہر آنا۔

برونزی اصطلاح - بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار اشیائی که از برنج درست کرده باشند مؤلف عرض کند که بعربی نیست که مرادف (برنجی) است چنانکه طشت برنجی و شمع برنجی - یای نسبت زیاده کرده اند بر لغت (برونز) که بمعنی برنج گفته و ما صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم (اردو) برنجی - یعنی پیتل کا بنا ہوا -

(۱۲۲۲) **برون ساز** اصطلاح - کسی که ظاهر خود را درست دارد و باطنش درست نباشد اسم فاعل ترکیبی بمعنی آرایش کنندهٔ بیرون (صائب ؎) نبود سیرت شایسته خودآرایان را ۔ که برون ساز محالست درون ساز شود ۔ (وله ؎) از خودآرا طمع سیرت شایسته خطاست ۔ که برون ساز درون ساز نگردد هرگز ۔ (اردو) وه شخص جس کا ظاہر درست ہو - باطن اچھا نہو -

برون سرا اصطلاح - بقول سروری و رشیدی و برهان و بحر و ناصری و جامع زری باشد که در غیر دار الضرب سکه کنند مثالش نزاری قهستانی گوید (؎) افسانه ئو عظمت سرایان ۔ نقدلیست ولی برون سرائی ۔ (وله ؎) با قول سینه با من ۔ همچو سیم پاک بنمودی ۔ آخر امتحان کردم زر بیرون سرا بودی ۔ (وله ؎) بروشنائی نتوان شناخت قلب از نقد ۔ اگرچه نقد روان مرا روانی نه ۔ محک مشاهد حال است و عاقلان دانند ۔ که سکه در همین برون سرائی نه ۔ خان آرزو در سراج فرماید که بکسر اول است و ظاهر این لفظ مجاز باشد یعنی زریکه بیرون سرای دار الضرب سکه زده باشند مؤلف عرض کند که محقق هند نژاد در این صراحت ماخذ از خیال سطحی کار گرفته است که سرا را دار الضرب

گرفت وحق آنست که (سره) لغت فارسی
است که بقول برهان بمعنی زر رائج وتمام
عیار ونقیضش قلب یعنی (ناسره) می آید
(رائج) فارسیان های هوز آخره را بالف
بدل کردند چنانکه نظاره ونظارا وپس از آن
مرکب کردند بالفظ برون ومعنی لفظی این
خارج از کامل العیاری وکنایه از زر قلب
حیف است که محققین بالا در معنی این هم
از تحقیق کار نگرفته اند ولیکن مرادشان
همین است که ذکرش کرده ایم طرز بیان
شان خوب نیست از کلام استادان که
پیش شده هم همین معنی درست می شود که
ذکرش کرده ایم (اردو) کھوٹا سکہ۔
سکہ قلب۔ مذکر۔

(۲) برون سرا۔ بتحقیق ما بسبیل مجاز
بمعنی کسی که دلش صاف نباشد مفسد و
شریر وسند این بر معنی اول از سند دوم
گذشت (اردو) کھوٹا۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ شریر۔ بدذات۔ مفسد جیسے "یہ
بڑا کھوٹا آدمی ہے۔

برون شدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی حقیقی خارج شدن است چنانکه
(برون شدن از دل) (مسعود جرجانی
ع) برون شدی چو براهیم از دل آتش
که بگردش آتش شوریده می شدی گلنار
و (برون شدن از شهر) (انوری ع)
سال بد پانصد وسی وسه تاریخ عجم
گفت برخیز که از شهر برون شد همراه
(اردو) باہر ہونا۔ باہر جانا۔

برون عید استعمال۔ بقول بہار وآنند
پیش از عید مؤلف عرض کند که اصلا محاوره
نیست معاصرین عجم بزبان ندارند ومحققین
فارسی زبان ازین ساکت۔ سندی پیش نشد

خلاف قیاس (اردو) عید سے پہلے۔

برون فتادن از چیزی استعمال مخفف
برون افتادن بمعنی ظاہر شدن است (ظہوری
ے) نبض شادی برون فتاد از پوست
؎ غمزہ در دست نیشتر دارد ؎ (اردو)
باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔ دکن میں (باہر پڑنا)
مستعمل ہے۔

برون فشاندن مصدر اصطلاحی۔
بیرون کردن است (ظہوری ے) برون
فشاند ظہوری ز مغز عطر سخن ؎ شمامہ‌ان
شمیم تو در مشام کشید ؎ (اردو) باہر کرنا

برون فگندن استعمال۔ مرادف
برون فشاندن است (ظہوری ے)
رفت افسردگی از دل بفگندیم برون
؎ ای خوش آن دل کہ در و شعلۂ آہی گیرد
(ولہ ے) ای دیدہ رخت گریہ ز منزل
برون فگن ؎ ای لب برای خندہ توہم
جای باز کن ؎ (اردو) باہر کرنا۔

برون کردن استعمال۔ بمعنی خارج
و دور کردن و علاحدہ کردن۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اصفہانی
ے) مرا نشاند برو ز سیاہ خویش ہنوز ؎
ز سر برون نکند طرّہ تو طرّاری ؎ (ظہوری
ے) زکوٰۃ گوشہا باید برون کرد ؎ زبان
در داستانش بہرہ منداست ؎ (ولہ
ے) سہل باشد کہ برونم کنی از محفل خویش
؎ گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش ؎
(ولہ ے) برون کردہ ام صد تمنا ز دل
؎ کہ یک حسرتش را در آوردہ ام ؎ (اردو)
باہر کرنا۔ دور کرنا۔ علیحدہ کرنا۔

برون کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ مرادف برون کردن است
(خسرو دہلوی ے) سوز دل تا کی نگہ دارم

بقول آصفیه موچهون کو بل دینا۔

بروت تافتن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی گوید که بصله از مرادف
مصدر گذشته مؤلف عرض کند که این
اصل است و آن مزید علیه این (شاعر
ع) هرکه از ما بروت می تابد بماتیزش
فراغتی داریم مخفی مباد که این هم شامل
باشد بر هر دو معنی آن (اردو) دیکهو
بروت بر تافتن۔

(الف) **بروت ریختن** مصدر اصطلاحی
۔بقول آصفی مغلوب و زبون گردانیدن
(زلالی خوانساری ع) پنبه از خفطش
چه یابد وجه قوت ز آتش موسی فرو
ریزد بروت مؤلف عرض کند که
این سند (بروت فرو ریختن) است
عیبی ندارد که هر دو مستعمل است و مصنف
(بروت کسی ریختن) می آید و همین سند را
بهار متعلق بدان کند و مصدر ----

(ب) **بروت فرو ریختن** لازم و متعدی
هر دو آمده (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی
و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف)
مغلوب کرنا (ب) (۱) موچهه گرنا جهڑنا
موچهه اکهڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا۔

بروت کسی برکندن مصدر اصطلاحی
بقول بهار و انند کنایه از رسوا کردن
(انوری ع) با نرمی حشوهای شانت
برکنده قدر بروت قاقم مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اردو)
رسوا کرنا۔

بروت کسی را پنبه نهادن مصدر
اصطلاحی۔ بقول وارسته و بحر و بهار
کنایه از ظرافت و تمسخر (زلالی ع) شگوفه
در تبسمهای شادی بروت باد را پنبه
نهادی مؤلف عرض کند که رسم است

(اردو) دیکھو بر نوس۔

برونی استعمال۔ بقول فدائی که از معاصرین عجم بود خارجی **مؤلف** عرض کند که مخفف بیرونی باشد بزیادت تحتانی نسبت در آخر بیرون و بیرون دیکھیے (اردو) بیرونی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ چیز جو باہر ہو اردو میں اسی سے بیرونی کتابت یعنی دیہات و قصبات حوالی شہر مستعمل ہے۔

بروی آب آوردن مصدر اصطلاحی بقول غیاث ظاهر ساختن۔ حواله با وستیا **مؤلف** عرض کند که (برو آوردن) من وجه موافق قیاس باشد بدین معنی و (بروی آب آوردن) بحسب قیاس مفت آوردن باشد ولیکن استعمال این از نظر نگذشته۔ طالب سند باشیم و بدون سند استعمال اعتبار را نشاید محققین فارسی زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) ظاهر کرنا۔

بروی بر دویدن مصدر اصطلاحی بقول جهانگیری کنایه از گرم عتاب شدن (ظهوری) زین ساز دو دیده خاوتی برسر کوی ٭ آویخته تارش دل ناامید موی ٭ هر بار باو گفته تو پیش آمد ٭ صد بار اگر بر دوش نغمه بروی ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است که هر که گرم عتاب شود بر روی کسی می دود همان (بر رو دویدن) است که بجایش گذشت و صراحت کامل بر (بر دیده دویدن) کرده ایم (اردو) دیکھو بخشم شدن

بروی چیزی خراب شدن مصدر اصطلاحی۔ افتادن بر چیزی چنانکه صاحب رهنما بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار گوید که "بروی جاده و سر کالسکه خراب شود" یعنی افتد در راه از کالسکه **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست (اردو) کسی چیز پر گر پڑنا۔

بروی خود آوردن | مصدر اصطلاحی (۲۲۲۷)
- بر زبان آوردن و ظاہر کردن (صائب
ع) اگر بجرم سپینہ صافی سنگ بارانت کنند
٭ ہمچو آب از برد باریہا بروی خود میار ٭
(اردو) زبان پر لانا ۔ ظاہر کرنا ۔

بروی دست بردن | مصدر اصطلاحی
- بقول بہار و انند باعزاز و احترام بردن
(محمد جعفر مذنب ع) تاکشور بیخودی مرا الہ
صفت ٭ این لالہ رخان بروی دستم بردند
٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است
و ہمان کہ بر (بر روی دست بردن) گذشت
(اردو) ہاتھوں ہاتھ لیجانا دیکھو بر روی
دست بردن ۔

بروی دو عالم دربستن | مصدر (۲۲۲۸)
اصطلاحی ۔ از دنیا و دین سرو کاری نداشتن
(ظہوری ع) دل غم نشین شد است بتا
خانہ شادبین ٭ در بستہ ام بروی دو عالم
کشادبین ٭ (اردو) دو عالم سے سروکار نہ رکھنا

بروی دویدن | مصدر اصطلاحی ۔ بہار
این را مرادف (بر روی دویدن) دانستہ
و اسناد ذیل بذیل آن نوشتہ (محمد قلی سلیم
ع) چو تیغ نیست محابا زخصم تیشۂ ما ٭ بروی
سنگ دود ہمچو آب شیشۂ ما ٭ (رفیع ع) توان
نشست چو شبنم بروی گل گریان ٭ ولی بذوق
دویدن بروی خار خوشست ٭ (ظہوری
ع) این قطرۂ خون بر رخ تو چیست ہلالی
٭ گویا کہ دل از غصہ بروی تو دویدہ است
٭ مؤلف عرض کند کہ این مصدر عام معنی
حقیقی است و بس یعنی دویدن کسی بر کسی
اعم ازینکہ بخشم باشد یا بذوق یا غیر ہر دو
(اردو) کسی کی جانب یا کسی پہ دوڑنا ۔

بروی روز افتادن راز | مصدر
اصطلاحی ۔ بقول بہار و انند کنایہ از بسیار
ظاہر و آشکارا شدن سندی کہ از مولانا

بنائی پیش کرده است بر (بروز افتادن راز) گذشت و شک نیست که متعلق بدین مصدر اصطلاحی است و این مرادف (بروز افتادن راز) است که گذشت و خیال خود همه را انجا ظاهر کرده ایم محققین بالا که راز را از معنی خارج کرده اند تسامح شان است (اردو) دیکھو بروز افتادن راز۔

بروی کار آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و انند بعرصه آمدن مؤلف عرض کند که (برروی کار آمدن) بجایش گذشت وما آن را مرادف این گفته ایم که بمعنی ظاهر شدن است سند استعمال پیش نشد عیبی نیست معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ظاهر هونا۔

بروی کار آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بهار بعرصه آوردن مؤلف عرض کند که ظاهر کردن است مرادف (برروی کار آوردن) که بجایش گذشت (خواجه سلمان ع) خط را بروی کار در آورد عاقبت ٭ سرگشته زلف راهمگی برکران نهاد ٭ (میرزا صائب ع) یاقوت آبدار تو آورد عاقبت ٭ خطی بروی کار که ریحان بگرد رفت ٭ (ظهوری ع) هنر نهانی خود را بروی کار آور ٭ که غمزه شده مائل به ترکتاز ایدل ٭ (وله ع) آورده نهانی خود را بروی کار ٭ آماده خرابی یغمای کیستی ٭ (اردو) ظاهر کرنا۔

بروی کسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و انند بحضور و مواجهت کسی چیزی کردن۔ مؤلف عرض کند که (برروی کسی چیزی کردن) بجای خود پیش گذشت و ما خیال خود همه را انجا ظاهر کرده ایم حق آنست که (بر روی کسی) یا (بروی کسی) هر دو بمعنی پیش کسی و بمواجهه کسی باشد و همین قدر

بیان کردن کافی بود چنانکه (۱) (ابروی کسی
آوردن چیزی) و (۲) (بروی کسی پیاله
کشیدن) و (۳) (بروی کسی حرف وسخن
زدن) و (۴) (بروی کسی ساغر زدن)
و (۵) (بروی کسی نوشیدن شراب) همین
مصادر اصطلاحی است که برای آن مصدر
بالا را فاعم کرده اند که لفظاً درست نیست
(محمد قلی سلیم ؎) جهان مشغله اگر داد جرعه
آبی ٭ همان نفس چو می آن را بروی ما آورد
٭ (ملا وحشی ؎) ای سبزه این چه بخت
تو داری که لاله سان ٭ هر سو کسی پیاله
بروی تو می کشد ٭ (صائب ؎) بروی
او سخنان درشت حظ فرنید ٭ شکسته دل
مپسندید حرف بدگو را ٭ (حافظ ؎)
دران ساعت که جام می بدست او مشرف
شد ٭ زمانه ساغر شادی بروی غمگساران
زد ٭ (خواجه شیراز ؎) شراب خانگی
از ترس محتسب خورده ٭ بروی یار بنوشیم
ببانگ نوشانوش ٭ مخفی مبادکه بهار
بوسند این سند ذیل هم آورده (حافظ
؎) عیدست وموسم گل و یاران در
انتظار ٭ ساقی بروی یار ببین ماه و
می بیار ٭ بخیال ما (بروی یار دیدن)
درین شعر معنی حقیقی دارد یعنی بر چهره
یار ماه را نظر کن که ابروی او همچون هلال
است باقی حال ما این مصدر عام را
بهتر از مصادر خاص ندانیم که ذکر شد
بالا گذشت که حقیقت طلبان در غلط
نیفتند (اردو) کسی کے روبرو کچھ
کام کرنا۔

بروی یکدیگر چیدن مصدر اصطلاحی
درست کردن به ترتیب و درستی بالای
یکدیگر (ظهوری ؎) بماند با وجود خلد
در بیرون زبس تنگی ٭ از بس یاد تو در

حساطر بر دوی یا کسی چیز کو (اردو) خوبی کے ساتھ ترتیب دینا۔ جمانا۔ قائم کرنا۔

بره | بالفتح سروری بمعنی شکوه و زیب و برازش صاحب جهانگیری فرماید که (۱) با ظهار

های ملفوظ معروف بره [illegible] خان آرزو در سراج گوید که مخفف برآه است بمعنی براه

چنانکه گذشت مولف عرض کند که صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم (اردو) دیکھو براہ

(۲) [illegible] بقول جهانگیری به اختفای های ملفوظ معروف۔ صاحب برهان صراحت

نکند که [illegible] گوسپند که بعربی حمل گویند خان آرزو در سراج فرماید که مخفف بره باشد

که به تشدید است بمعنی بچه گوسپند۔ صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار

استعمال این [illegible] بمعنی به تشدید رای مهمله کرده۔ صاحب محیط بره (بره) به تشدید گوید

در فارسی اسم بچه میش است۔ مولف عرض کند که بر در عربی زبان بفتح و

تشدید رای مهمله بمعنی راندن گوسپند آمده (کذا فی المنتخب) عجبی نیست که

فارسیان به زیادت های نسبت [illegible] اسم [illegible] بر سبیل تقریب وضع کرده

باشند [illegible] از کلمه [illegible] بمعنی [illegible] گذشت به زیادت های نسبت در

آخرش بچه گوسفند را اسم [illegible] گوسپند است [illegible] حالا اسم جامد فارسی زبان

است (اردو) بره [illegible] اسم مذکر۔ بکری یا بھیڑ وغیرہ کا چھوٹا بچہ

(۳) [illegible] بقول جهانگیری [illegible] سراج با اختفای های ملفوظ بمعنی ابره یعنی روی

جامه (عنصری) [illegible] اعار عنقش را جامه پوشیده است نیکوئی فرو بابسته کان را بره مشکست

آتش آستر [illegible] صاحب رشیدی [illegible] این معنی گوید که مصرع ثانی این شعر باختلاف لفظی

چنین دیده شد (ع) جامهٔ کش ابره از شکست و زاتش آستر ۲ مؤلف عرض کند که
اندرین صورت این شعر سند این معنی نباشد صاحب ناصری فرماید که مخفف ابره
جامه که رویهٔ جامه باشد و نسبت اختلاف لفظی مصرع دوم شعر بالا هم ذکر کرده
ما می گوئیم که با این حال این را مخفف ابره توان گرفت که بجایش گذشت و جا دارد
که این را مرکب گیریم از کلمهٔ بَر و های نسبت که بَر بمعنی بالا گذشت و چیزی که به بالا
نسبت دارد کنایه باشد از ابره که بالای آستر است اندرین صورت هیچ ضرورت
ندارد که این را مخفف ابره گیریم بلکه آبره مزید علیه این باشد بزیادت الف
وصل در اوّلش فالآخر اقوی من الاوّل (اردو) دیکھو ابره کے پہلے معنی ۔
(۴) بره ۔ بقول برهان باخفای های هوّز کنایه از عاجز و زبون خان آرزو در سراج
بذکر این گوید که ازین ماخوذ است (بره گرفتن) بمعنی عاجز و زبون گرفتن و این
مجاز باشد مؤلف عرض کند که ما این را بدین معنی مجاز معنی دوم دانیم که بچّه گوسپند
هم عاجز باشد پس فارسیان بمجاز این را به تخفیف رای مهمله بمعنی مطلق عاجز استعمال
کردند و بس و جا دارد که این معنی را از مصدر اصطلاحی (بره گرفتن) پیدا کرده باشند
که صراحت ماخذش عنقریب بجایش می آید پس مصدر مذکور ازین ماخوذ نیست بلکه این
ماخوذ است ازان و غلطی محققین بالا است که از مصدر مرکب لفظ بره را جدا کرده
این معنی پیدا کرده اند چه بمعنی عاجز و زبون کردن در مصدر مذکور از مجرّد لفظ بره
پیدا نشد (اردو) عاجز ۔ دیکھو استوه ۔

(۵) بره - بقول انند و غیاث لغت فارسی است به تشدید رای مهمله بمعنی برج حمل که محل شرف آفتاب است وقتی که آفتاب در برج حمل باشد موسم بهار شروع می شود مؤلف عرض کند که مجرد قول دو معاصرین هند نژاد است طالب سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم قیاس کرد که مجاز معنی دوم است دیگر هیچ (اردو) حمل - اسم مذکر - دیکھو (اوّل برج)

برهٔ آب اصطلاح - بقول بحر بمعنی موج حباب آب و گویند که بعضی این را به نون عوض موحده (نرهٔ آب) گفته اند صاحب ملحقات برهان هم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج بحوالهٔ زفان گویا به تشدید رای مهمله آورده و بحوالهٔ شرفنامه به نون عوض موحده آورده **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است و بره درین اصطلاح مجاز بمعنی دومش بمعنی لفظی بچهٔ آب و کنایه از موجهٔ آب و آنچه به نون عوض موحده می آید آن مرکب است از نره که بمعنی موجی آید و آب بمعنی خودش (اردو) موج آب - پانی کی موج - مؤنث

بره بازه اصطلاح - بقول شمس باوّل مفتوح و ثانی زده و زای منقوطه و اخفای ها مرادف پره بازه - که به بای فارسی می آید (۱) بمعنی سوخته و (۲) چوب پوسیده که زیر سنگ چقماق نهند و چقماق زنند تا آتش درگیرد و آن را پد زه و خف نیز خوانند **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال این به موحده بدست آید توانیم عرض کرد که مبدل پره بازه باشد که می آید چنانکه تپ و تب معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت و غیر از صاحب شمس دیگر کسی ذکر این نکرده و آنچه ببای فارسی اوّل می آید

مرکب می نماید از لفظ بر بمعنی حقیقتش و ہا شرہ بہ زای فارسی بمعنی ہر چیز زبون کہ می آید
و زای فارسی بدل شد بہ زای عربی چنانکہ ژند و زند و بای فارسی بہ بای عربی پس معنی
لفظی این چیزی کہ بر زبون است و بسیار زبون و کنایہ از معنی دوم و معنی اول مجاز است
(اردو) (۱) جلی ہوئی چیز۔ مؤنث (۲) چقماق کا ایندھن۔ مذکر۔

برہان بقول بہار بالضم معروف و مبین از صفات اوست (عرفی ۵) برہان
دہر ز عتاب تو می گذشت بہ تسلیم در ثبوت خدا کردہ روزگار ہا مؤلف عرض کند
کہ لغت عرب است و بقول منتخب حجت روشن و دلیل قاطع فارسیان این را ترکیب
کردہ با لغات فارسی استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) حجت روشن
دلیل قاطع کہہ سکتے ہیں۔ مؤنث صاحب آصفیہ نے (دلیل کامل) کا ذکر کیا ہے مؤنث
بمعنی دلیل یقین۔

برہان تطبیق اصطلاح۔ بقول صاحب
تحقیق اصطلاحات (مرکب از ہر دو لفظ
عربی برہان التطبیق فارسی مرکب اضافی
نام برہانی کہ حکما بر اثبات واجب تعالی
شانہ آوردہ اند و در برہان دو سلسلہ
جاری کنند و مدار آن بر ابطال تسلسل
ہر دو سلسلہ باشد (آزاد بلگرامی ۱۰۰)
ببین قدرت آن دو زلف مسلسل ہا
کہ برہان تطبیق را کرد باطل ہا مؤلف
عرض کند کہ صاحبان اصطلاحات فارسی
ازین لغت ساکت اند (اردو) برہان
تطبیق اس دلیل کا نام ہے جسکو حکما نے
اثبات ذات باری تعالی شانہ کے لئے
استعمال کیا ہے۔ مؤنث۔

برهان مسیح بقول جهانگیری در ملحقات
(۱) کنایه از مرده زنده کردن ـ صاحب
برهان بذکر معنی بالا گوید که (۲) شفا دادن
بیمار و (۳) اجابت دعوات ـ صاحبان
بحر و جامع همزبانش **مؤلف** عرض کند که
مرکب اضافی است بمعنی (دلیل عیسی)
و دلیل نبوتش و کنایه از معجزهٔ که مرده را
زنده می کرد و معنی دوم مجاز آن یعنی
شفای بیمار نه شفا دادن و معنی سوم هم
مجاز باشد ـ طرز بیان محققین که حاصل
بالمصدر را بشکل مصدر بیان کرده اند
غیر مطبوع (اردو) (۱) عیسی علیه السلام
کا معجزه ـ مردے کا زنده ہونا یعنی مرده
کی زندگی ـ حاصل بالمصدر (۲) بیمار
کی شفا یابی ـ مؤنث ـ (۳) اجابت دعا ـ مؤنث

برهان یافتن با استعمال ـ دلیل یافتن
و مدلل شدن و حاصل کردن برهان ـ
(انوری ـ) هر چه دعوی کرده از ثبت
امیر المومنین ٭ روزگار از پایهٔ قدر
تو برهان یافته (اردو) دلیل حاصل کرنا

(الف) **برّه بند** اصطلاح ـ بقول وارسته با تشدید
(۱) تجربه کار و ماهر (ظهوری ـ) چو گرگیت
ور اندگریز سخن ٭ نباشی اگر تره بند سخن ٭
رشید گوید که به تخفیف هم مستعمل و فرماید که (۲)
تره بنده قومی است که فوج جنگی پرورند
و بجنگ نند و به بهای گران آن را فروشند
ـ مدار آن جماعه بر بیع و شرای فوج است
(شاعر ـ) بسی سال طبل لوندی زدی
٭ صلا از پی تره بندی زدی ٭ و فرماید
که (۳) ریسمان پای خیمه نیز (یحیی شیرازی
ـ) ای همسفری که کم ادای تو خوش است
٭ چون خیمه بره بند پای تو خوش است
٭ خان آرزو در چراغ هدایت بر معنی اول
قانع ـ (یحیی کاشی ـ) لقمه اش گوسپند

پرواز است ؎ چه عجب بره بند این کار
است ؎ (قاسم مشهدی ع (۱)) یک زخم
سال خورده ویک داغ بره بند ؎ (حسن
هروی ؎) عمریست که در کمند عشقیم ؎
قربانی بره بند عشقیم ؎ (داراب بیگ
جویا ؎) از بسکه خورده خون دلم را بجای
شیر ؎ آهوی چشم او همین بره بند شد ؎
و فرماید که آنچه به تخفیف می آید مخفف همین
- زانکه بردارش بهار ذکر معنی اول و
دوم وسوم کرده گوید که (بر بند) که
بدون های هوز گذشت مخفف این است
مؤلف عرض کند که (بره بنده) چنانکه
وارسته بر معنی دوم ذکرش کرده نیامده
وبرای آن سندی که وارسته از شاعر
پیش کرد از ان (بره بندی) بمعنی تجربه
کاری پیداست نه (بره بنده) و از
سند داراب بیگ جویا که بر الف گذشت

مصدر ----------

(ب) **بره بند شدن** | بمعنی تجربه کار
شدن وگوسپند جنگی را پرورش کردن
هر دو پیداست و آنچه (بر بند) به معنی
اول بر معنی دومش گذشت مخفف
(الف) توان گرفت ولیکن سندش
نه در پنجابیش شد نه درانجا. بدون
سند استعمال تسلیمش نه کنیم. مخفی مباد
که بره به تشدید رای مهمله بمعنی بچه گوسفند
بر معنی دومش گذشت و ماخذش همدرانجا
مذکور. پس فارسیان آنرا بالفظ بند مرکب
کرده اسم فاعل ترکیبی کردند وبرای معنی
دوم استعمال کردند و معنی اولش مجاز آن
که تجربه کار را هم (بره بند) گفتند نسبت
معنی سوم عرض می شود که آن بدون تشدید
مرکب است به تحتانی مفتوح که افاده معیت
کند و بره مخفف راه بمعنی سبیل و بند

بمعنی خوردش و این مرکب با اسم مفعول
ترکیبی است بمعنی چیزی که براه بسته شده
است و کنایه از ریسمان خیمه که برای
قائم کردنش بر زمین و راه بندند و جا
دارد که درینجا بره را مبدل پره گیرم
به بای فارسی مفتوح و تشدید رای مهمله
می آید چنانکه اسپ و اسب و معنی آن
کناره و طرف و دامن - فارسیان بتخفیف
و تبدیل درین اصطلاح استعمالش کرده
باشند پس معنی لفظی این بطرف و کناره
بسته شده و کنایه از رسن خیمه والله
اعلم بحقیقة الحال (اردو) (الف) (۱)
تجربہ کار (۲) وہ قوم جو بکرے پالتی
ہے اور لڑاتی ہے - مونث (۳) ڈیرے
کی رسی جس کے سہارے سے ڈیرا
کھڑا کیا جاتا ہے مونث (ب) تجربہ کار رہنا -
لڑائی کے بکرے پالنا -

(الف) برہخت (الف) بقول سروری
(ب) برہختن و ناصری به رای مهمله
(ج) برہختہ و ها و خا بوزن بدبخت
بمعنی ادب کرد (شمس فخری ع) بسان
هندوان ترک فلک را بچوب کین
بمالید و برہخت (۵) و فرماید که باضافه
یا نیز آمده - صاحب برہان گوید که بمعنی
ادب کرد و فرماید که ماضی ادب کردن
است - خان آرزو در سراج فرماید که
بروزن سرسخت بمعنی ادب کرده شده
مشتق از برہختن و (ب) بقول سروری
بمعنی (۱) ادب کردن و بقول جهانگیری
بمعنی برآہنجیدن که گذشت صاحب
برہان بذکر معنی اول نسبت معنی دوم
فرماید که (۲) برکشیدن و (۳) برآوردن
و فرماید که بهر دو معنی آخر بکسر ثالث هم
درست باشد صاحب بحر بذکر برہہ بمعنی

گوید که بالفتح بهر دو معنی آخر بکسر هم و فرماید
که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل
و اسم مفعول نیاید صاحب موارد نیز که
هر سه معنی بالا (برآهیختن) را که بزیادت تحتانی
چهارم می آید مخصوص بامعنی دوم و سوم
کرده. خان آرزو بذیل (الف) ذکر (ب)
کرده چنانکه بالا گذشت. صاحبان سروری
و برهان نسبت (ج) می فرمایند که بمعنی
ادب کرده (سراج الدین راجی ۵) هر کرا
روزگار برهیخته یا به ترازوی عقل برسنجته
یا مؤلف عرض کند که (آهیختن) مصدری
گذشت بمعنی دوم و سوم و ماخذ آن
آهیخ که بمعنی کشش است و (برآهیختن)
مزید علیه آن بزیادت کلمه بر بر آن و
(ب) مخففش بحذف الف و تحتانی و آنچه
معنی اوّل درینجا نوشته اند است مجاز معنی
دوم باشد که برکشیدن کسی را کنایه از

تعظیم آن کردن است و وجهی نیست که
همین معنی در مصدر (برآهیختن) و (برهیختن)
هم نباشد ولیکن محققین محتاط آن را بدین
وجه ترک کرده باشند که سند استعمالش بنظر
نیامد پس الف ماضی مطلق ب و (ب)
مصدر مرکب و (ج) اسم مفعول و ماضی
مطلق بزیادت های زائده که افاده معنی
ماضی قریب کند. آنچه صاحب جهانگیری
این را مرادف برآهنجیدن نوشت سکندری
خورد که برآهنجیدن مزید علیه آهنجیدن است
و آهنجیدن ورای معنی کشیدن دیگر معانی
هم دارد که درین معنی سند یافته نشد پس
این مرادفش در معنی دوم است و بس
و خان آرزو در معنی (الف) خطا کرد
که آن را اسم مفعول دانست غور
نکرد که اسم مفعول آن (ج) است.
هایِ حالی متحقق شد که بکسر های هوّز است

وآنانکه بمعنی اوّل بفتح آن گرفته اند خلاف ماخذش
رفته اند وعجبی نیست که تسامح شان از کلام
سراج الدین راجی راه یافته که سَختہ را قافیۂ
سَختہ آورده وسَختن که بجای خودش می آید
بالفتح وبالضم هردو پیش خیال کرده باشند
که سَختہ وسَختہ هردو بالفتح است وبقاعدۂ
قوافی غور نکردند که (سختہ بالکسر) هم قافیۂ
(سختہ بالفتح یا بالضم) درست باشد بالجمله
باعتبار صاحب سروری که از اهل زبان
است فتح های هوّز را محاورۂ زبان دانیم
اگرچه خلاف ماخذ است مخفی مباد که (الف)
و (ج) هم شامل باشد بر هر سه معانی (ب)
(اردو) (الف) ادب کیا (ب) (۱) ادب
کرنا (۲) و (۳) دیکھو آهیختن و برآهیختن
(ج) ادب کیا۔ ادب کیا ہوا۔

(۳۳۳۱) **بر هدف آمدن تیر** مصدر اصطلاحی
برنشانه رسیدن تیر (صائب ره) ترا آنروز
آید بر هدف تیرم که سازد قامتت را چون
کمان دردم (اردو) تیر کا نشانہ پر لگنا۔

(۳۳۳۲) **بر هدف دست داشتن** مصدر
اصطلاحی۔ قدرت داشتن بر نشانه و
کنایه از رسیدن بر هدف (صائب ره)
بر هدف دستی ندارد تیر بی زور کمان
همت پیران جوانان را بمنزل می برد
(اردو) نشانے پر پهنچنا۔ نشانے پر لگنا۔

برۂ دو مادری اصطلاح۔ بقول سروری
در ملحقات (۱) کنایه از کمالی که دران
نقصان راه نیابد از حوادث (خاقانی
ره) عشق ترا نواله شد گاه دل و گهی جگر
لاغر از آن نمی شود چون برۂ دو مادری
صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که
(۲) کنایه از چیزی یا کسی که از سوانح و
حوادث روزگار کاهشی ونقصانی درو
راه نیابد و فرماید که برۂ که خواهند فربه کنند

از دو ملش شیر دار شیر دهند و آن را شیر مست
نیز نامند و بترکی املک کرمید گویند. صاحبان
رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر
این کرده اند. خان آرزو در سراج گوید
که (۳) چیزی که تقویت او از دو طرف باشد
و بقول بعض چیزی را از حوادث روزگار
نقصان نه بیند و بذکر قول رشیدی و سند
بالا گوید که عجب است ازو که برای این معنی
مثال این شعر آورده و حال آنکه درین
بیت بمعنی خود است کما لا یخفی علی المتامل
تا آنکه بردارش بهار نقل عبارتش کرده
(رشیدی) را نشانهٔ اعتراض نکرده مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است و کنایه
از بزغاله که شیر از دو مادر یابد و رسم
است که در گلهٔ گوسپندان بعض بره ها
ورای مادر خود از ماده بز دیگر هم شیر خورند
و او منع نمی کند و شیر می دهد از محبت یا همین

صورت راه می یابد یا ماده که بره اش مرده
باشد پس (۴) فارسیان برهٔ دو مادری
همین بره را نامند و معنی هم بیان کردهٔ خان
آرزو مجاز آن و معنی دوم و اول محققین
بالا هم مجاز مجاز باشد ولیکن بقیاس بعید
و ما نسبت معنی اول اعتبار صاحب سروری
داریم که از اهل زبان است پس در کلام
خاقانی همین اصطلاح بمعنی چهارم مستعمل
و جا دارد که من وجه متعلق بمعنی سوم هم کنیم
و هیچ لطف با معنی اول و دوم دران نیست
. فتامل (اردو) (۱) وہ کمال جس میں
کوئی نقص نہ آیا ہو۔ مذکر (۲) وہ چیز
یا وہ شخص جسکو کوئی نقصان حوادث زمانہ
سے نہ پہنچا ہو۔ مؤنث و مذکر (۳) وہ
چیز جسکو دو طرف سے تقویت ہو۔ مؤنث مذکر
(۴) وہ برہ جسکو دو ماؤں کا دودھ ملا ہو

بر هر چه نتوان توانا اصطلاح. بقول

آنند بحوالہ مظہر العجائب۔ از صفات حق
سبحانہ تعالی۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر
محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان
ندارند۔ تا آنکہ سند لفظی استعمال پیش نشود
ما مجرد قول محقق را کافی ندانیم۔ اگرچہ موافق
قیاس است کہ باعتبار محاورہ لطفی ندارد
(اردو) ہر اُس چیز پر قادر جس پر ہمکو
قدرت نہیں ہے (خداوند تعالی کی صفت)

برۂ عافیت نزار اصطلاح۔ بقول
مؤید بحوالہ ادات۔ ای تن از درستی و با
معنی مغلوب و ضعیف شد۔ دیگر ہمہ محققین
فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم
بر زبان ندارند و خلاف محاورہ و ہر چہ
محقق بالا معنی این بیان کردہ است ہیچ
و صلاحیت اصطلاح ہم ندارد۔ ما بجد یکہ
معنی اصطلاحی بر سبیل مجاز پیدا می کنیم کنایہ
باشد از کسی کہ او را عافیت و صحت حاصل
نیست این است تائید علما (اردو) وہ
شخص جو بیغمی سے ناتوان اور ضعیف ہو
اور بلحاظ ہمارے معنون کے غیر تندرست

برۂ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری در
ملحقات (۱) کنایہ از ماہ و بقول رشیدی (۲) یعنی
حمل۔ صاحب ناصری در ملحقات گوید کہ برج حمل
مراد است صاحبان برہان و بحر تتبع با ناصری
مؤلف عرض کند کہ برہ بمعنی بچۂ گوسپند گذشت
پس مرکب اضافی است و موافق قیاس کہ فارسیان
برج حمل را بدین نام موسوم کردند معنی اول را تا آنکہ
سند استعمال پیش نشود تسلیم نکنیم البتہ برید فلک
بمعنی اول می آید کہ صراحت ماخذش ہمدرینجا
کنیم و جا دارد کہ کاتب جہانگیری درین لفظ
یا معنی سہو کردہ باشد (اردو) (۱) چاند
- مذکر۔ ماہ۔ قمر (۲) برج حمل۔ دیکھو اول برج

برہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
رشیدی و بحر و مؤید و بہار و جہانگیری

در ملحقات) (۱) کنایه از عاجز و زبون گرفتن
(حکیم ناصر خسرو ـه) از بهر آنکه تو بره گیری
دگر مرا ای بی تمیز مرد گری را مشو بره
صاحب برهان گوید که بره بمعنی عاجز و زبون
هم هست. خان آرزو در سراج فرماید که
زبون و عاجز کردن که در اصل بره بمعنی
زبون و عاجز مستعمل است مؤلف عرض
کند که معنی لفظی این (۲) گرفتار کردن در
راه و کسی را که در راه گرفتار می کنند بی
سر و سامان و عاجز می باشد و از گرفتاری خود
خبر ندارد از همین عادت معنی اول بر سبیل

کنایه قائم شد. آنانکه این معنی را متعلق به معنی
چهارم لفظ بره کرده اند سکندری خورده
اند که این اصل است و آن ماخوذ از این
بلکه ما همه را انجا اشاره این کرده ایم که
در محجر لفظ بره معنی عاجز نباشد و خان
آرزو هم از غور کار نگرفت که این مصدر
را ماخوذ از لغت بره دانست خبرش
نیست که بره مخفف بر آه بمعنی حقیقی
یعنی در راستای راه است و بس (اردو) (۱)
عاجز و مغلوب کرنا (۲) راسته مین
گرفتار کرنا۔

برهلیا القول برهان و هفت و انند بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث و لام ساکن
و تحتانی بالف کشیده بیونانی رستنی باشد که آن را رازیانه گویند و معرب آن اراج
باشد از روزیکه آفتاب به برج حمل می رود هر که هر روز یکدرهم تخم رازیانه با یک
درهم قند سفید سفوف کند و تا سه ماه در خوردن او مداومت نماید در تمام سال
مریض نه شود و جمیع گزندگان تخم رازیانه خورند بجهت روشنائی چشم و افعی چشم خود
را بجهت روشنائی و تقویت بران مالد. صاحب محیط ذکر این نکرده و بر رازیانج

گوید کہ معرب راز یانہ فارسی است کہ در بادیان مسطور شد و ما حقیقت این بر (اقومارثون) نوشتہ ایم (اردو) دیکھو اقومارثون۔

برہم اصطلاح۔ بقول انن بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث بمعنی (۱) باہم و مجتمع (۲) پریشان و آشفتہ و آشفتگی۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب است از کلمۂ بر کہ بمعنی علی گذشت و ہم بمعنی اوست و معنی حقیقی این (۳) بالاے یکدیگر و (۴) بر سبیل مجاز بمعنی خشمناک و غضبناک و آزردہ کہ انسان در حالت غضب بالای یکدیگر می افتد و معنی دوم ہم مجاز باشد و لیکن معنی آشفتگی مخصوص با برہمی است و معنی اول ہم درست است کہ مندرجہ در (برہم افتادن) می آید و سند استعمال دیگر معانی ہم در ملحقات مذکور شود (اردو) (۱) باہم۔ دیکھو باہم (۲) پریشان۔ دیکھو افزول (۳) ایک دوسرے پر (۴) برہم بقول آصفیہ خفا۔ ناراض رنجیدہ۔

برہم افتادن مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی جمع شدن با یکدیگر متعلق بمعنی اول برہم کہ گذشت (ظہوری ؎) خوشا عشرت کہ خاطر در ہم افتد زغم و اندوہ در دل برہم افتد و (۲) بر یکدیگر افتادن کہ مقصود از اظہار کثرت است متعلق بمعنی سوم برہم کہ بجایش گذشت (ولہ ؎) ز بس قربان بکویش برہم افتادند برای عید خاک و خون حنا کرد (اردو) (۱) باہم جمع ہونا (۲) ایک دوسرے پر گرنا۔ (اظہار کثرت کے لئے مستعمل ہے)۔

برہمان اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف برہمن۔ قومی است از ہندوان کہ در میان ایشان از انہا اصیل تری نبود (امیر خسرو ؎) ز تقدیر ... ابریشمین پوش تو حریر برہمان افگندہ بر دوش تو **مؤلف** عرض کند کہ برہمن لغت سنسکرت است۔ بقول ساطع قومی کہ بزنار دار شہرت دارد۔ مرادف براہمن و برہما ہم لغت سنسکرت است کہ بقولش بمعنی یزدان آمدہ۔ فارسیان

برہمن را مزید علیہ کردہ اند بزیادت الف یا براہمن را قلب بعض کردند بہر دو صورت مفرّس باشد و بس (اردو) برہمن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وید جاننے والا۔ خداشناس۔ ایک ہندو اُتّم ذات کا نام۔

برہم بافتہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار بمعنی مطلق بافتہ **مؤلّف** عرض کند کہ برہم درینجا بمعنی اوّل است و یعنی باہم بافتہ واز ہمین استعمال مصدر (برہم بافتن) ہم پیدا میشود و تسامح صاحب رہنما واتّفاق معاصرین عجم باماست کہ معنی باہم و بایکدیگر را داخل معنی نکرد۔ (اردو) بنا ہوا۔ باہم بنا ہوا۔

برہم بیچپیدن مصدر اصطلاحی۔ برروی یکدیگر بیچپیدن و باہم بیچپیدن متعلّق بمعنی اوّل برہم کہ بجایش گذشت (ظہوری ع) نالہ بیچپید زبس بر دل تنگم برہم کہ شد گرہ آہ اگر عقدہ (۲۲۲۲)

کشائی نرسد ۔ (اردو) باہم لپٹ جانا۔ ایک دوسرے سے لپٹ جانا۔

برہم تافتہ اصطلاح۔ بقول مؤیّد و ہفت یکجا جمع کردہ و بیچیدہ چنانچہ چند رسن یکجا جمع کردہ بہ بیچپند تا بایکدیگر بیامیزد **مؤلّف** عرض کند کہ اسم مفعول (برہم تافتن) است کہ بمعنی بالای یکدیگر و باہم تافتن باشد و برہم درینجا بمعنی اوّل و سوم اوست (اردو) باہم بٹا ہوا۔

(۲۲۲۵) **برہم چسپیدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باہم و بریکدیگر چسپیدن (ظہوری ع) دل و داغش چنان برہم بچسپید ۔ کہ از ہم شان توان ہرگز جدا کرد ۔ مخفی مباد کہ برہم درینجا بمعنی اوّل وسوم اوست (اردو) باہم چمٹ جانا۔

برہم چیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این از معنی ساکت و نقل نگارش (انند) اتباعش کند **مؤلّف** عرض کند کہ در محاورۂ فارسیان معانی مختلفہ دارد از ینجاست کہ بہار تفصیلش را

بماسی سپارد (۱) بمعنی یکی بالای دیگری جمع کردن
متعلق بمعنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن خار
در چیزی) (ظہوری ؎) چہ خارہا کہ بچیدہ است
در کفم برہم ٭ زمن نبود درین باغ گل بچیدہ تری ٭
(ولہ ؎) بہر بلبل داغہا از برگ برہم چیدہ گل ٭
شمع در پروانہ سوزی خود سراپا آتش است ٭ و
(۲) کنایہ از خون کردن وظلم کردن۔ مجاز معنی دوم
برہم کہ گذشت کہ پریشان کردن چیزی برباد
کردن است چنانکہ (برہم چیدن خون) (ولہ
؎) خون تعریف بہار وصل برہم چیدہ ام ٭
در تموز ہجر مغز استخوان آوردہ ام ٭ و (۳) تہ کردن
چنانکہ (برہم چیدن داغ) (ولہ ؎) داغہا
بر غنچۂ دل سخت برہم چیدہ ام ٭ بر جگر گر ہمین سازم
یک گلستان وا ہست ٭ مخفی مباد کہ (برہم چیدن
سفرہ) ہم متعلق ہمین معنی است (۴) کنایہ از
درست کردن وجمع کردن متعلق بہ معنی اوّل برہم
چنانکہ (برہم چیدن داغ) (علی قلی بیگ ؎)
زبس داغ تو برہم چیدہ ام در سینۂ سوزان ٭
چراغ اہل دل روشن شد از کاشانہ ام امشب ٭
(اردو) (۱) باہم جمع کرنا (۲) کسی چیز کا خون
کرنا یعنی اس کو زائل کرنا (۳) تہ کرنا لپیٹنا (۴)
جمع کرنا۔ ایک دوسرے پر جمانا۔

برہم خاستن مصدر اصطلاحی۔ پیدا شدن
بتواتر و برہم درینجا۔ من وجہ متعلق بمعنی اوّل
اوست بر سبیل مجاز (ظہوری ؎) بجای
موج خیزد برق برہم ٭ بدریا ریزی از خاکستر
من ٭ (اردو) پیدا ہونا۔

برہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ بہار
ذکر این کردہ از معنی ساکت وبقول بحر (۱) پریشان
شدن متعلق بہ معنی دوم برہم کہ گذشت (صائب
؎) از نسیمی دفتر ایام برہم می خورد ٭ از ورق گردانی
لیل ونہار اندیشہ کن ٭ (میرزا بیدل ؎)
باطن آسودہ از یک حرف برہم می خورد ٭ غنچہ
تا خوابش نفس بر لب رساند بیدل است ٭

ظہوری ؎) زغم چندان پریشان نیست
برہم خوردۂ کاکل ؏ بزیر کوه ماندن بہ کہ بیتاب
کمر گشتن ؏ (صائب ؎) عارف ز موج حادثہ
برہم نمی خورد ؏ از شور بحر آب گہر گل نمی شود ؏ و
(۲) برافروختہ وخشمناک شدن متعلّق بمعنی چہارم
برہم (ظہوری ؎) باد خاکم را بہر دو آتش آمرا
بسوخت ؏ خورده برہم طینتم از اعتدال افتاده
ام ؏ مخفی مبادکہ بعضی این را ہم متعلّق بمعنی اوّل
دانند و ما برخلاف شان کہ ذوق سخن با ہر یک
مخصوص است (اردو) (۱) پریشان ہونا۔
(۲) غضبناک ہونا۔

برہم درہم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی پریشان و آشفتہ
و زیر و زبر **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
گویند کہ " ہمہ کاروبار و انتظام شان درہم
و برہم شد " یعنی پریشان و تہ و بالا و خراب
شد ما این را بہ تقدیم برہم بر درہم نہ شنیدیم
محقّقین بالا شنیده باشند۔ خلاف قیاس نیست
و (۲) بمعنی خشمناک چنانکہ معاصرین عجم گویند "
با او حرف مزنید کہ امروز مزاجش خیلی برہم و
درہم است " یعنی خشم ناک و غضبناک است
(اردو) (۱) درہم برہم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
تہ و بالا۔ ابتر۔ الٹ پلٹ۔ گڑبڑ۔ و (۲) خفا
ناراض۔

(۳۳۳۶) **برہم ریختن** | مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدگیر
نہاده شدن متعلّق بمعنی سوم برہم کہ گذشت
موافق قیاس است متعدی ہم آمده یعنی بالای
یکدیگر نہادن کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو می آید
(ظہوری ؎) نیاز ہر دو عالم ریخت در بازار
کو برہم ؏ نیرزد نیم نازش را خریداری چنین باید ؏
(ولہ ؎) شعلۂ آہت ز موج گریہ برہم ریختہ ؏
آتش آب درون و از برون سر داده ایم ؏
(اردو) ایک پر ایک رکھا جانا۔ رکھنا۔

برہم زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

بمعنی پریشان ساختن وبقول بہار زیروزبر کردن
وخراب وپریشان کردن **مؤلف** عرض کند
کہ متعلق بہ معنی دوم برہم وسند این در ملحقات
می آید (اردو) برہم کرنا۔ پریشان کرنا۔
صاحب آصفیہ نے صرف (برہم ہونا) کا ذکر
کیا ہے جو اسی کا لازم ہے۔

(۲۲۲۸) **برہم زدن آب وخاک** مصدر اصطلاحی
کنایہ از تہ وبالا کردن وبرباد کردن وتباہ
کردن جہان (انوری ؎) لشکر طغرل تکین
برہم زندی آب وخاک ٭ گرنہ ساکن داروی
شان ہیبت طغرل تکین ٭ (اردو) دنیا کو
تہ وبالا کرنا۔ تباہ کرنا۔

(۲۲۲۹) **برہم زدن اسباب** مصدر اصطلاحی۔
پریشان وتہ وبالا کردنش (انوری ؎) آنچنان
کہ وصف ہیچونش ٭ ہمہ اسباب عقل برہم زد ٭
(اردو) سامان کا برہم اور پریشان اور تہ وبالا کرنا

برہم زدن جہان مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر (۱) جستجو کردن وتلاش کردن۔ ودیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد۔ طالب سند استعمال
می باشیم کہ بگوش ما نخورد ومعاصرین عجم بر زبان
ندارند وبہ تحقیق ما (۲) مرادف (برہم زدن آب
وخاک) کہ گذشت وموافق قیاس است۔
(اردو) (۱) تلاش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ ڈھونڈنا
کھوج لگانا۔ سراغ لگانا (۲) دیکھو (برہم زدن
آب وخاک)

(۲۲۳۰) **برہم زدن چشم** مصدر اصطلاحی۔ پریشان
شدن چشم وبہ تکلیف افتادن آن وکنایہ از
بند وبیکار شدنش ومتعدی آن ہم (صائب ؎)
چشمی است کہ برہم زدہ از موی زیاد است ٭
تا دل رگ خامی زہوس داشتہ باشد ٭ (اردو)
آنکھ بند ہونا۔ آنکھ بند کرنا۔

(۲۲۳۱) **برہم زدن دفتر** مصدر اصطلاحی۔
پریشان کردن دفتر (میرزا معز فطرت ؎)
برہم زدیم دفتر رنگ پریدہ را ٭ برنام ہیچکس رقم

وصل یار نیست ؎ (اردو) دفتر پریشان کرنا۔

(۳۴۴۴) **برہم زدن دودمان** مصدر اصطلاحی
برباد و تباہ کردن خاندان (محتشم کاشی ؎)
کی گمان می برد دل کان شمع فانوس حجاب ؎ چون
زعفران دم زند صد دودمان برہم زند ؎ (اردو)
خاندان کو برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

(۳۴۴۵) **برہم زدن دیدہ** مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(برہم زدن چشم) (ظہوری ؎) دیدہ برہم زن و
حائل بردار ؎ بنشین کہنجی و دربان بشناس ؎ (اردو)
دیکھو برہم زدن چشم۔

(۳۴۴۶) **برہم زدن قرار** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
باشد از بی قرار و پریشان کردن و لازم ہم۔
(ظہوری ؎) وادیم قسم بہ بی قراری ؎ برہم
زنی قرار ہا را ؎ (اردو) بی قرار کرنا پریشان
کرنا۔ بی قرار ہونا پریشان ہونا۔

(۳۴۴۷) **برہم زدن گل** مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر
کاف فارسی۔ پریشان و برباد کردن (ظہوری ؎)
عشق او کرد خوب زشت مرا ؎ زدہ برہم گل سرشت
مرا ؎ (اردو) مٹی خراب کرنا۔ بقول آصفیہ تباہ
کرنا۔ خراب کرنا۔ ستیاناس کرنا۔ برباد کرنا۔

(۳۴۴۸) **برہم زدن لب** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ
از بند کردن و شدن لب (ظہوری ؎) بجنبش ای
مژگان صد حکایت در میان داری ؎ اگر گاہی
لبی برہم زند اظہار می گنجد ؎ (اردو) لب بند کرنا
لب بند ہونا۔

برہم زدن نقش مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار برسر غثیان و تہوع آمدن طبیعت۔ حیف
است کہ سندی پیش نکرد و محققین فارسی زبان
برزبان ندارند ولیکن موافق قیاس است و
کنایہ باشد از پریشان شدن و کردن طبیعت
(اردو) طبیعت کا پریشان ہونا۔ طبیعت کو
پریشان کرنا۔

(۳۴۵۰) **برہم زدن نسخہ** مصدر اصطلاحی۔ برباد
کردن و ضائع کردن و از دست دادن آن

ظہوری ؎) برہم زدیم نسخۂ ترکیب عشق را ؎
قوّت بضعف و عجز بہ نیرو گذاشتیم ؎ (اردو)
نسخہ ضائع کرنا۔ کھونا۔

برہم زننده | استعمال۔ بقول شمس نگرسیتن
و بہوستن و مژہ برہم زدن مؤلّف عرض کند
کہ اسم فاعل است از مصدر (برہم زدن) کہ گذشت
محقق بی تحقیق غور نکرد و معانی غلط و خلاف قیاس
نوشت (اردو) ناقابل ترجمہ۔

(۳۲۴۸) **برہم شدن** | مصدر اصطلاحی (۱) پریشان
شدن و (۲) در غضب آمدن۔ معاصرین عجم
برزبان دارند (ظہوری ؎) ازان اسباب
ایمانی کہ برہم میشود ایمان ؎ فدای چشم کافر ماجرائے
بیتوان کردن ؎ (اردو) (۱) پریشان ہونا
(۲) برہم ہونا۔ غصّے ہونا۔ دیکھو خشم شدن۔

(۳۲۴۹) **برہم شکستن چین زلف** | مصدر اصطلاحی۔
چین زلف را پریشان کردن و پریشان کردن
زلف است وبس (انوری ؎) صبا را پای
زلف تو بشکست ؎ چو چین زلف را برہم شکستند ؎
(اردو) زلف کو پریشان کرنا۔

(۳۲۵۰) **برہم فشاردن جگر** | مصدر اصطلاحی۔
کنایہ باشد از پژمردہ کردن جگر (ظہوری ؎)
این نالہ ام از کام و زبان برنتراود ؎ گز درد تو برہم
نفشارد جگرم را ؎ (اردو) جگر کو پژمردہ کرنا۔

(۳۲۵۱) **برہم فگندن دام** | مصدر اصطلاحی۔
گستردن دام است وبس (ظہوری ؎)
صیاد آہوئیت سر ما زدہا زبس ؎ برہم فگندہ
دام تو از دانہ پر شدہ است ؎ (اردو) دام
بچھانا۔ دام پھیلانا۔

برہم کار | اصطلاح۔ بقول بہار (۱) تباہ
کنندۂ کار (میرزا صائب ؎) عشقبازان را
طرف بسیار پیدا میشود ؎ کار اگر عشق است برہمکار
پیدا می شود ؎ و فرماید کہ از اہل تحقیق مسموع است
کہ بخط میرزای مذکور (بہ ہمکار) بضم بای فارسی
بنظر آمدہ و درینصورت ہمکار بمعنی ہم پیشہ و

حریف باشد یعنی بسیار حریف و هم پیشه بهم سیل صاحب انند حرف بحرف نقل نگارش مؤلف عرض کند که لفظ برهم مرکب شده است بالفظ گار دهر دو بمعنی خود است و اسم فاعل ترکیبی است بقاعدهٔ فارسی و انچه ذکر بای فارسی درینجا کرده است محل آن نیست و (برهم کار) بالضم به بای فارسی بجایش هم نمی آید۔ سبحان الله چه خوش تحقیقی است که اهل تحقیق دیوان قلمی صائب را دیده اند و بعوض موحده۔ بای فارسی مکتوب بود و اینهم سخن آفرینی برای آنست که این را بمعنی حریف گیرند وای بر محقق۔ می پرسیم از که اگر (برهم کار) را کنایه از حریف گیریم چه نقصان باشد که کنایه لطیف است چراکه برهم کننده کار عاشق همان حریف اوست۔ پس کوه کندن و موش مرده برآوردن کار محققین نیست و دور است از شان تحقیق و تحقیق آنست که معنی بیان کرده اش حقیقی است و (۲) کنایه باشد از رقیب (اردو) (۱) کام کو برہم کرنے والا (۲) رقیب۔ بقول آصفیہ۔ حریف دشمن۔ عدو۔ مخالف (مختیر ۵) یہ نہ ہوگا کہ

مرے قتل سے درگزر ینگے ؎ جو رقیبون نے سکھایا ہے وہ کر گزرینگے

(۱۵۲۲) **برہم کردن** مصدر اصطلاحی متعدی برهم شدن بهر دو معنی که گذشت معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) پریشان کرنا۔ برہم کرنا۔ (۲) غصہ دلانا۔ برافروختہ کرنا۔ بھڑکانا۔

برہمن بقول سروری (۱) نام بت پرستان (سعدی ۵) بہ تقلید کافر شدم روز چند ؎ برهمن شدم در مقالات زند ؎ و بقول جهانگیری با اوّل و ثانی مفتوح به های زده قومی است از هندوان که درمیان ایشان از انها اصیل تر بود۔ مرادف برهمان (که گذشت) و برهمند (که می آید) و بقول جامع بمعنی اصل هنود۔ و بت پرست و زنار بند و بقول برهان اصل و نجیب هنودان و فرماید که بروزن کرکدن بفتح اوّل و سکون ثانی هم آمده صاحب ناصری گوید

که بروزن قلمزن یعنی بت پرست وزنّاربند انجب هنود وبقول بعض گوید که چون نام زرتشت براهام
بوده وبیاس حکیم از هندوستان بامتحان وی بایران آمده بعد از ملاقات ومقالات ره سپر کیش
وآئین او گردیده بهندوستان بازگشت وطریقت او را بهندیان بیاموخت آن طائفه را برهمن
لقب شد وبراهمه بقانون عرب جمع آن - یکی از فضلا گفته (رباعی) ای برهمن آن عذار چون لاله
پرست ٭ رخسار نگار چارده ساله پرست ٭ گر چشم خدای بین نداری باری ٭ خورشید پرست
شو نه گوساله پرست ٭ وفرماید که برهمند وبرهمه مرادف آن - خان آرزو در سراج گوید که
تحقیق اینست که لفظ هندی است ومعنی آن موافق مذهب اینها در جائیکه چهار طریق قرار داد
جمشید نوشته مرقوم است وچون تلفّظ آن برغیر هندی دشوار است برهمن مقرر کردند چه در
فارسی وچه در عربی ازینجهت جمع آن در عربی براهمه ودر اصل بای آن مکسور بود وفتح با و
سکون را وفتح را هردو صحیح است وفرماید که وجه صحّت (برهمه) میتواند شد که نون را از جهت تخفیف
حذف کرده ها در آخر زیاده کرده باشند ووجه زیادت دال در آخر برهمند بجایش خواهد آمد - بهار
گوید که براهمه جمع برهمه باشد نه برهمن وفرماید که لفظ براهمه تراشیدهٔ فارسی زبانان متعربست ودر
کتب تواریخ مثل اکبرنامه وغیره مذکور **مؤلف** عرض کند که خان آرزو پی بحقیقت نبرده است
هندی نیست بلکه لغت سنسکرت است از لفظ برهم بکسر اوّل وفتح دوم وسکون های هوز بمعنی یزدان
وروح اعظم ونون نسبت که در سنسکرت می آید معنی لفظی این منسوب به خدا وقومی که خود را بخصوصیت
خاص کند از جمیع اقوام هنود وشریف تر داند در انها فارسیان تصرّفی در اعراب کرده اند وبرهمه را
معرب برهمن قیاس توان کرد به تبدیل نون به های هوز وبراهمه جمع معرب بقاعدهٔ عرب ولیکن

صاحب محیط المحیط براہمہ را جمع برہمن نوشتہ و برہمن را معرّب قرار دادہ بہر دو صورت براہمہ تراشیدہ فارسی زبانان نیست و محققین لغات عرب براہمہ را ترک کردہ اند و برہمن را معرّب گرفتہ اند و آنچہ (برہمان) بالف گذشت۔ جادارد کہ مزید علیہ این دانیم و جا دارد کہ آن را ہم لغت مستقل سنسکرت خیال کنیم کہ ترکیب آن بالفظ برہما و نون نسبت است و در برہما بمعنی یزدان مرادف برہم کذا فی القاطع و برہمند کہ بزیادت دال زائد در آخر می آید مفرس است کہ فارسیان دال زائدہ در آخر کلمات می آورند چنانکہ شفتالو و شفتالود (اردو) برہمن۔ اسم مذکر۔ دیکھو برہمان۔

(۲) برہمن بقول برہان حکما و علما و دانشمندان و پیر و مرشد و بت پرستان و آتش پرستان ہم و بقول جامع بمعنی حکما پیر و مرشد بت پرستان۔ صاحب ناصری گوید کہ پیشتر بر علمای ہنود اطلاق کنند چہ برہما بعقیدۂ ایشان فرشتۂ بسیار بزرگ است و او را تمجید و نیایش کنند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس۔ حقیقت این ہمین قدر است کہ حکما و علما و دانشمندان و فقرای ایشان در ہمین قوم یافتہ شدند و علما و فقرای دیگر اقوام را ہم اینہا بزبان خود برہمن خوانند۔ پس تعریف این را در جمع کردن غلط است بلکہ حکیمی و عالمی و عاقلی و فقیری اعم ازینکہ از قوم شان باشد یا از دیگر اقوام و مذاہب۔ در سنسکرت برہمن گویند بمجاز (اردو) سنسکرت مین حکیم اور عالم اور عاقل اور فقیر کو بنظر عزت بر سبیل مجاز برہمن کہتے ہین اس لئے کہ قوم ہنود مین یہ لوگ عموماً برہمن ہی پائے گئے ہین۔

(۳) برہمن بقول سروری بحوالۂ تحفہ بتخانہ و بحوالۂ نسخۂ وفائی بتکدہ ایست در ہند (میر معزی ۵)
بہار چین کن ازان روی بزم خانۂ خویش ٭ اگرچہ خانۂ تو نو بہار برہمنست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ

باعتبار سروری این را ہم مجاز معنی اوّل دانیم کہ بتکدہ را منسوب بہ خدا کردند و ماخذ این ہمان کہ بر معنی اوّل گذشت (اردو) بتکدہ بقول آصفیہ بتخانہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو بتکدہ۔

برہمند بقول برہان و بحر و جامع و جہانگیری مرادف برہمن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این را بر برہمن بیان کردہ ایم کہ مزید علیہ آن و مفرّس است۔ (ناصر خسرو ؎) برہمندی را بدل در جای کن ؛ گرہی زاہد پرستی برہمی ؛ (اردو) دیکھو برہمن۔

برہمنہ خان آرزو در سراج ذکر این با برہمن کردہ و مرادف برہمہ و برہمن قرار دادہ۔ ما حقیقت برہمہ را بر معنی اوّل برہمن بیان کردہ ایم کہ معرّب است و برہمنہ [illegible] نیست کہ مزید علیہ باشد یعنی بر برہمن ہای ہوّز زیادہ کردہ اند و استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برہمن۔

(۲۵۳۲) **برہم نہادن** مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر نہادن و جمع کردن (ظہوری ؎) چہ جا ذہم در پی پردہ برہم ؛ اگر جان تواند شدن رونمایت ؛ (ولہ ؎) یک روز بیش گرچہ ز ہجران نرفتہ است ؛ صد سالہ مردنست کہ برہم نہادہ ایم ؛ (ولہ ؎) روزہای تیرہ بختان راز شب برہم نہاد ؛ صبح روی آنکہ بر خورشید مادرزاد بست ؛ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا۔ جمع کرنا۔

(۲۵۳۳) **برہم نہادن چشم** مصدر اصطلاحی۔ بند کردن چشم۔ مخفی مباد کہ دریجا چشم را بر سبیل مجاز بمعنی غلاف چشم و پلک گرفتہ و از ہمین معنی کنایہ بند کردن چشم پیدا می شود۔ فتال (ظہوری ؎) چشم برہم نہ زبان در کش ز آفت ایمنی ؛ خلوتی از خویش می ترسد بجلوت میرود ؛ (اردو) آنکھ بند کرنا۔

برہمون بقول شمس۔ (۱) بالضم آرایش و

(۲) دائره که ملون گاه ماه باشد که بگرما و آفتاب پدید آید و فرماید که ببای فارسی هم آمده **مؤلّف** عرض کند که آنچه بیای فارسی و عربی به معنی دائره می آید (پرهون) بدون میم است صراحت ماخذش همانجا کنیم درینجا همین قدر کافی است که غلطی کاتب مطبع یا تسامح محقّق باشد که با میم چارم نوشت ـ همه محقّقین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مرکّب باشد از برهم بمعنی خورش و واو و نون نسبت و معنی لفظی این منسوب به برهم یعنی چیزی که بر چیزی است و کنایه از آرایش و هاله ـ اندرینصورت باید که بالفتح باشد نه بالضّم ـ و جاداریم که هر دو ملیه برهون دانیم که می آید میم زائد باشد و بس چنانکه (از برم و از برزم) و (چرا) و (چرام) (اردو) (۱) آرایش مؤنث دیکھو آرایش (۲) هاله بقول آصفیه ـ اسم مذکر دائره کنڈل چاندکا منڈل

برهمه بقول برهان و جامع و (جهانگیری در ضمیمه) و (خان آرزو در سراج) مرادف برهمن

مؤلّف عرض کند که ما بذیل معنی اوّل برهمن حقیقت این بیان کرده ایم که معرّب است (میر خسرو ؎) زنقد برهمه ابریشمی پوشیده حریر پرنیان افگنده بر دوش (اردو) دیکھو برهمن

برهمه سوگند مقوله ـ بقول بهار و انند یعنی همه را سوگند است (طالب آملی ؎) عزیزم از اوج ملامت فگنده برهمه سوگند که خوار مکنید **مؤلّف** عرض کند که بمعنی حقیقی است و ضرورت نداشت که بصورت مقوله یا محاوره بیان کنیم (اردو) تمام پر قسم هے یعنی تمام لوگون کو قسم دیتا هون

برهمی معامله اصطلاح ـ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بند شدن کار و بیرونقی آن **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند و دیگر محقّقین فارسی زبان ساکت (اردو) معامله کی برهمی ـ یا خرابی مؤنث

بره نشاندن مصدر اصطلاحی ـ منتظر کردن و در انتظار نشاندن که کسی که انتظار کسی می کند در رهگذرش می نشیند (ظهوری ؎) انتظارم بره عشوه

(۵۵۴۳)

از بسکه نشاند ہٖ نتوانم که دمی چشم زره بر دارم ہٖ (اردو) تاک مین بٹھانا۔ انتظار کروانا۔

(۱۵۶) **برہ نشستن** مصدر اصطلاحی۔ لازم مصدر گذشته نشستن بر راه و انتظار کردن (ظهوری ـ) شبها بره نسیم نشین ہٖ تا مهر تو بر سحر نیفتد ہٖ۔ (اردو) راسته پر بیٹھنا۔ انتظار کرنا۔

(الف) **برہنگی** بقول بهار (ب) بالتحریک

(ب) **برہنه** وبالسکون (۱) بمعنی عریان مثل تیغ برهنه ولواے برهنه و (۲) بمعنی خالی و مجرد مجاز است چون درخت برهنه یعنی درخت بی برگ وامثال آن (صائب ـ) بی پارهٔ جگر نبود راه را اثر ہٖ از لشکر است فتح لوای برهنه را ہٖ (محمد قلی سلیم ـ) گلی دارم ز رنگ و بو برهنه ہٖ سهی سروی چو آب جو برهنه ہٖ صاحب تحقیق الاصطلاحات بر معروف قانع مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است یعنی کسی که از بی ملبوسی عریان است و معنی دوم کنایه از بی سر وسامان اعم از ینکه برای انسان باشد یا غیر انسان (صائب ـ) پروای اسپ نیست گدای برهنه را ہٖ سیل آب زندگی است سرای برهنه را ہٖ مخفی مباد که بر بمعنی بیرون بمعنی سینه هم گذشت و بر معنی بهشت و هشتمش بر بمعنی روشن هم و هن بالفتح بقول برهان بمعنی اندام می آید و های هوز در آخرش آمده افادهٔ معنی مفعولی کند پس معنی ترکیبی این کسی که اندام خود روشن و بیرون دارد و کنایه از غیر ملبوس و معنی دوم مجاز آن همین قدر است حقیقت ماخذ (ب) و اختلاف اعراب نتیجه محاورهٔ زبان که بر وزن سرغنه و شانه هر دو آمده و (الف) بقاعدهٔ فارسی افادهٔ معنی مصدری کند بحذف های هوز و زیادت کاف فارسی با یای مصدری (طالب آملی ـ) تیغ ور برهنگی فاش کند جوهر خویش ہٖ مصلحت هاست درین شیوهٔ عریانی ما ہٖ و ما ادر ذکر الف را هم بهر دو معنی مصدری (ب) گیریم یعنی بی لباسی و بی سر وسامانی۔

(اردو) (الف) برہنگی. ننگاپن. بی لباسی مؤنث (ب) (۱) برہنہ. ننگا. بی لباس. (۲) بی سر و سامان.

برہنہ بودن | استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی عریان بودن. که حقیقی است (اثیرادمانی ؎) برہنہ بود جہان مدّتی و درزی ابر؛ بدوخت از پی عالم سفید پیراہن؛ (اردو) برہنہ رہنا. ننگا ہونا۔

(الف) **برہنہ پا پا گذاشتن** | مصادر اصطلاحی.

(ب) **برہنہ پا پا نہادن** | بقول بحر (۱)

(ج) **برہنہ پا قدم زدن** | درحالتی که پا از کفش خالی باشد بر چیزی پا گذاشتن (وحید الف ؎) چگونہ حرف تو بی پرده با رقیب زنم؛ که برہنہ پا نتوان پا بر روی خار گذاشت؛ (جامی ج ؎) برہنہ پا قدم بر خاری زد؛ بگل از خار و خس مسمار میزد؛ بہار بذکر (الف) قانع؛ خان آرزو در چراغ ہدایت بذکر (ب) سند وحید پیش کرده متعلق بالف است و فرماید که اگرچہ تکرار لفظ پا ست ولیکن در واقعہ این لفظ مکرر نیست فتامل و صاحب بحر نقل ہمین فقره آخره بر داشتہ **مؤلف** عرض کند که تکرار لفظ پا در الف و ب مسلم است و در (ج) بعوض پا قدم است ولیکن در معنی از (برہنہ پا) پای بی کفش و نعلین مراد است یعنی پای که برہنہ و عریان است پس نمیدانیم که خان آرزو چہ می گوید که در واقعہ لفظ پا مکرر نیست. شک نیست که لفظا مکرر است فتامل. مخفی مباد که از مصدر (ج) معنی (۲) برہنہ پا برفتار آمدن ہم پیدا است که (قدم زدن) در محاوره عجم بمعنی رفتار کردن و رفتن می آید (اردو) (۱) بغیر جوتی کے کسی چیز پر پاؤں رکھنا (۲) ننگے پاؤں چلنا۔

(الف) **برہنہ پای** | اصطلاح. الف.

(ب) **برہنہ پائی** | بقول بہار و انند معروف **مؤلف** عرض کند که کسی که در پایش کفش و نعلین نباشد (ظہوری ؎) دل بر ہنہ پیکر و ...

یافته رهنمای را ؎ بر دم تیغ می برد جان برهنه پای را ؎
و (ب)، بزیادت یای مصدری در آخر الف
افاده معنی مصدری کند یعنی بی نعلینی و عریانی
پای (صائب ره) فغان که آبله در پرده می کند
اظهار ؎ شکایتی که مرا از برهنه پائی نیست ؎ (اردو)
(الف) ننگے پاؤن۔ بقول آصفیه۔ برهنه پا۔
(ب) برهنه پائی۔ مؤنث یعنی جوتا پاؤن مین
نه رهنا۔ حاصل بالمصدر۔

برهنه جو | اصطلاح۔ بقول انند۔ بحوالۂ
فرهنگ فرنگ بفتح جیم و سکون واو نوعی از
جو باشد بی قشر و پوست **مؤلف** عرض کند که
قلب اضافت جو برهنه (اردو) جو کی ایک قسم
جس پر چھلکا نهین هوتا۔ مذکر۔

(الف) **برهنه رو** | اصطلاح۔ بهار
(ب) **برهنه روی** | مذکر (الف) گوید که
(۱) بی حجاب و گشاده روی **مؤلف** عرض
کند که هر دو یکی است بجز این که در آخر (ب)
یای زائد است و مقصود محققین از همین زبان دراز
است چنانکه از سند شان پیدا است (اسمعیل ایما
ره) تیغ زبان بدگوهر جوهری ندارد ؎ تا حلقهای
خط شد جوشن برهنه رو را ؎ و بقول صاحب
تحقیق الاصطلاحات (۲) امرد **مؤلف**
عرض کند که این کنایه ایست که روی امرد
برهنه از خط باشد (صائب ره) حسن برهنه
رویان بریک قرار باشد ؎ هر روز خط کمالی بر
حسن می فزاید ؎ **مؤلف** عرض کند که (۳)
بمعنی حقیقی بی نقاب هم (صائب ره) زهی
نقاب جمالت برهنه روئی ها ؎ خموشی تو زبان بند
کامجوئی ها ؎ (اردو) الف و ب (۱) منه پھٹ
بقول آصفیه۔ منه زور۔ بیهوده گفتار۔ زبان
دراز۔ دریده دهن۔ موقع بے موقع بولنے والا
(مجروح ره) تو تو مین مین کرو نه تم اسے شیخ ؎
رند میخوار هے بهت منه پھٹ ؎ (۲) امرد یعنی
وه لڑکا جس کا خط آغاز نه هوا هو۔ مذکر (۳)

بے نقاب جس کے مُنہ پر نقاب نہو۔

برہنہ زدن حرف مصدر اصطلاحی — بقول بحر (۱) صریح و پوست کندہ گفتن بہار بذکر این ساکت (مخلص کاشی ؎) برہنہ ہر کہ زند حرف در برابر خصم ٭ حریف خویش بخاک افگند چو کشتی گیر ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) در پردہ نگفتن وصاف گفتن و بجرأت و بلا تأمل گفتن۔ بامعنی اوّل الذکر را تسلیم نہ کنیم و سند قول ماہم کلام مخلص کاشی است کہ بالا گذشت فتأمل (**اردو**) (۱) پوست کندہ۔ کہنا تفصیل کے ساتھ کہنا۔ (۲) جرأت کے ساتھ بلا تأمل صاف صاف کہدینا۔

(الف) **برہنہ سر** اصطلاح۔ (الف)

(ب) **برہنہ سری** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) عریان سر و (۲) کنایہ از حاجی است و (ب) بقولش بمعنی مجرمی و بیحرمتی و محرومی۔ صاحب شمس بمعنی دوم الف قانع و گوید کہ محرم کعبہ در حالت احرام سر برہنہ و نسبت (ب) فرماید کہ کنایہ از احرام است در راہ کعبہ صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی اوّل الذکر (ب) قانع وصاحب بحر ہمزبانش۔ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اوّل و معنی دوم کنایۃً موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند می باشیم کہ معاصرین عجم ازان ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و (ب) (۱) بمعنی حقیقی یعنی سر برہنگی و عریانی سر بزیادت یای مصدری بر الف و (۲) حالت احرام نظر بر قول شمس و نظر بر معنی دوم (الف) و (۳) بیحرمتی چنانکہ ذکرش بالا گذشت اگرچہ این ہم موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند می باشیم۔ ازینکہ معاصرین عجم و دیگر محققین اہل زبان ازین معنی اصطلاحی۔ سکوت ورزیدہ اند (**اردو**) (الف) (۱) ننگے سر۔ (۲) وہ شخص جو احرام حج باندھا ہوا ورننگے سر ہو۔ (ب) (۱)

سر برہنگی یعنی وہ حالت جو سر پر کوئی لباس نہ ہو مؤنث (۲) احرام کی حالت مؤنث (۳) بیچارگی مؤنث

برہنہ شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عریان شدن (جمال اصفہانی ؎) پس برہنہ شوند چون شمشیر تا کہ بانفس کارزار کنند ؛ (اردو) برہنہ ہونا۔ ننگا ہونا۔

برہنہ قدم | اصطلاح۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ کسی کہ پای او کفش ندارد اسم فاعل ترکیبی است (کمال اسمعیل ؎) طرف کلاہ نرگس و چین قبای گل ؛ زربفت و من برہنہ قدم چون صنوبرم ؛ (اردو) دیکھو برہنہ پا۔

برہنہ کردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی عریان کردن صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۲) بے حجاب و بی پردہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ برای معنی دوم طالب سندی باشیم۔ (نظامی ؎) خوردن آن گندم نامردمش ؛ کرد برہنہ چو دل گندمش ؛ (اردو) (۱) ننگا کرنا (۲) بے پردہ اور بے حجاب کرنا۔

برہنہ گشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی اوست یعنی عریان شدن (خسرو دہلوی ؎) برہنہ گشتہ تنۂ گل بباغ ؛ باد کنان خس کشی از روی لاغ ؛ (اردو) ننگا ہونا برہنہ ہونا۔

(الف) **برہنہ گفتن** | مصدر اصطلاحی۔
(ب) **برہنہ گو** | صاحب آصفی ذکر
(ج) **برہنہ گوئی** | (الف) کردہ از معنی ساکت و (ب) بقول بہار آنکہ بی پردہ حرف زند و صریح و پوست کندہ بگوید و فرماید کہ ہم برین قیاس است (برہنہ زدن حرف) کہ گذشت (میرزا اسمعیل ؎) گر عیب تو نخواہی

پوشیده بر تو ماند ؎ پیراہن تن خود گردان برہنہ گورا ؎ صاحب بحر ذکر (ج) کرده گوید که صریح و فاش گفتن **مؤلف** عرض کند که حقیقت (الف) بر (برہنہ زدن حرف) گذشت و این مرادف آنست و بخیال خود ہم ہمہ را انجا ظاہر کرده ایم (ب) اسم فاعل ترکیبی است و امر حاضر الف و (ج) حاصل بالمصدرش دیگر ہیچ (اردو) الف دیکھو برہنہ زدن حرف (ب) صاف و صریح کہنے والا۔ صاف و صریح کہدے (ج) صاف گوئی۔ مؤنث۔

برہنہ ماندن | عریان و بی لباس ماندن است صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (خسرو دہلوی ؎) ہر شجر باغ ز تا بنفشہ ماندہ ز بی برگی خود برہنہ (اردو) ننگا رہنا۔

برہوت | بقول برہان بروزن مبہوت (۱) نام دارویی است در حضرموت۔ و فرماید که گویند در انجا چاہی است که ارواح کفار و منافقین در انجا جمع شوند صاحب جامع فرماید که (۲) نام صحرائی است در حضرموت و بقول صاحب ہفت نام وادییست در حضرموت صاحب انند ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند که صاحب محیط اعظم ذکر این نکرده و بخیال ما غلطی کاتب برہان بیش نیست که وادی را دارو نوشت و این لغت عرب است (کذا فی منتہی الارب) (اردو) (۱) ایک دوا کا نام برہوت ہے جس کی حقیقت سے صاحبان مفردات طب ساکت ہین (۲) برہوت حضرموت مین ایک صحرا کا نام ہے۔ مذکر۔

بر[illegible] | بقول سروری (۱) بہ رای مہملہ بوزن فرمود مرادف بہبود۔ خانہ که آتش دران گرفتہ باشد و ہنوز [illegible]تہ (ناصر خسرو ؎) چو نرم گویم با تو مرا درشت مگوی ؎ مسوز دست جز آنرا که مر ترا برہود ؎ صاحب جہانگیری فرماید که با اول مفتوح و ثانی زده و ہای مضموم و واو معروف چیزی که بسوختن نزدیک شده و حرارت آتش آنرا زرد ساختہ باشد مرادف بہبود۔ صاحب ناصری در

ہمین سند نقل بہود کردہ۔ صاحبان رشیدی وجامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ از سند ناصر خسرو صیغۂ ماضی است از (برہودن) بمعنی مطلق سوختن و فرماید کہ آنچہ عزیزان نوشتہ اند خطاست **مؤلف** عرض کند کہ درست گوید کہ در سندی کہ بیش شد (۲) ماضی مطلق مصدر (برہودن) مستعمل است کہ می آید ولیکن معنی اوّل را نظر بر اعتبار صاحبان سروری وجامع و ناصری کہ از اہل زبانند درست خیال می کنیم کہ مجرد ہود بہمین معنی می آید۔ پس این مزید علیہ آن باشد و حق آنست کہ از ہمین لفظ مصدر (برہودن) بمعنی سوختن وضع کردہ باشند تصفیۂ ماخذ بر مصدر کنیم وحقیقت بہود بجایش می آید (**اردو**) (۱) وہ چیز جس مین آگ لگی ہو اور ابھی نہ جلی ہو۔ مؤنث (۲) جلا۔ جلنا۔ کا ماضی مطلق۔

(الف) **برہودن** (الف) بقول موارد

(ب) **برہوده** بمعنی سوختن و فرماید کہ برہود ماضی مطلق اینست کہ (استعمالش بر لفظ برہود گذشت) و (ب) بمعنی سوختۂ چقماق و جائی کہ نزدیک بسوختن رسیدہ و در گذشتہ۔ صاحب نوادر ہمزبانش و گوید ہود مخفف برہود است کہ می آید و ذکر برہودہ ہم کند بمعنی بالا۔ صاحب انند بحوالۂ بہار (الف) را بمعنی (۱) سوختن و (۲) متغیر شدن رنگ از حرارت آتش و (۳) بمعنی آوار یدن و گذشت و گذار کردن گفتہ و ما این را در بہار عجم نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ ہود بضم اوّل و سکون ثانی و ثالث بمعنی لتۂ سوختہ کہ بالای سنگ آتش زنہ نہند می آید پس ہمین است اسم مصدر (ہودن) بمعنی سوختن کہ متروک است و برہودن مزید علیہ آن باشد بزیادت کلمۂ بر بران معنی دوم موافق قیاس است بر سبیل مجاز و معنی سوم بیان کردۂ انند را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم۔ باقی حال این مصدر بیست سالم التصریف

نہ کامل التصریف و (ب) افادہ معنی اسم مفعول
ہمین مصدر کند بزیادت ہای ہوز بر ماضی مطلق
وجا دارد کہ برہود را کہ گذشت مخفف این دانیم

(اردو) الف (۱) جلنا (۲) حرارت آتش سی متغیر ہونا
(۳) آوارہ ہونا (ب) سوختہ چقماق یا وہ کپڑا جو آگ کی
حرارت سے پیلا ہو گیا ہو اور جلا چاہتا ہو۔ مذکر۔

برہول بقول شمس چیزی را گویند کہ نزدیک بسوختن شدہ و حرارت. آنرا زرد ساختہ باشد
و آنرا سہود نیز خوانند و از ناصر خسرو سندی کہ آوردہ ہمان است کہ بر برہود گذشت **مؤلف** عرض
کند کہ آسان است کہ این را مبدل برہود دانیم کہ دال مہملہ بہ لام بدل می شود چنانکہ درغ و لغ
ولیکن معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت و سندی کہ بالا مذکور شد دران تحریف راہ یافتہ و
برہود را برہول نقل کردہ۔ مخفی مباد کہ ہود بہ ہمین معنی می آید ولیکن ہول باین معنی نیامدہ تا این را
مزید علیہ آن می دانستیم بزیادت کلمۂ بر بران پس این را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو برہود

برہون بقول جہانگیری و سروری و ناصری و جامع و برہان و سراج ہر چیز میانہ تہی مانند
ہالہ و طوق و درخانہ و حصار و محوطہ و خارپست۔ صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ در ہمہ اسناد
کہ بذیل دیگر معانی می آید بمعنی حصار و محوطہ راست می آید۔ احتیاج بدیگر معانی نیست۔ صاحب
برہان گوید کہ بضم اوّل نیز درست است صاحب مؤید فرماید کہ قیل با بای فارسی مفتوح۔
مؤلف عرض کند کہ پرّہ۔ بہ بای فارسی مفتوح و ثانی مشدد بمعنی مطلق حلقہ بجایش می آید
آن اسم جامد فارسی زبان است و پرہون ہم کہ بہ بای فارسی می آید مرکب است از
پرّہ و واو و نون نسبت و معنی لفظی آن منسوب بہ حلقہ و کنایہ باشد از ہر چیز میانہ تہی و دیگر ہمہ
معانی خاص مجاز و متعلق بہ ہمین معنی عام و این مبدل آن باشد کہ بای فارسی بدل شود بموحدہ

چنانکہ تپ وتب (اردو) ہر وہ چیز جو محیط ہو جیسے ہالہ۔ حصار۔ پرکار کا دائرہ وغیرہ۔

(۲) برہون۔ بقول جامع و (سروری بحوالۂ تحفہ) بمعنی پرکار و فرماید کہ در یکی از نسخ کہ اسم مؤلفش معلوم نمی شود سند عمعق را (کہ بر معنی ہشتم می آید) باستشہاد این معنی آوردہ امّا بخاطر میرسد کہ بمعنی دائرہ انسب باشد مؤلّف عرض کند کہ عیبی نیست کہ این را متعلّق بہ معنی اوّل دانیم و مراد از دائرہ کہ پرکار باشد نہ پرکار (اردو) پرکار کا دائرہ۔ مذکّر۔

(۳) برہون۔ بقول جہانگیری و ناصری و جامع و (سروری بحوالۂ شرفنامہ) بمعنی ہالہ (رودکی ۵) ایا قدّ تو چون سروی ز دیبا گرد آن آذین ؎ دیا روی تو چون ماہی ز عنبر گرد آن برہون ؎ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است و بس (اردو) ہالہ۔ دیکھو برہون کے دوسرے معنے

(۴) برہون۔ بقول جامع و برہان (و سروری بحوالۂ شرفنامہ) بمعنی آرایش مؤلّف عرض کند کہ (برہون) بہ ہمین معنی بجایش گذشت۔ جا دارد کہ آن مزید علیہ این باشد بزیادت میم یا متعلّق بمعنی اوّل برہون و شک نیست کہ نسبت قوی با معنی اوّل ندارد و لیکن نظر بر اعتبار صاحب جامع این معنی را تسلیم کنیم و بدین معنی اسم جامد ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آرایش۔

(۵) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و جامع بمعنی درِ خانہ (ناصر خسرو ۵) دل بیقین ای پسر خزانۂ دین است ؎ چشم تو چون روزنست و گوش چو برہون ؎ گوہر دین چون درین خزانہ نہادی ؎ روزن و برہونش ہر دو سخت کن اکنون ؎ مؤلّف عرض کند کہ متعلّق بمعنی اوّل است و بس (اردو) گھر کا دروازہ۔ مذکّر۔

(۶) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بمعنی حصار و محوطہ نیز آمدہ (ناصر خسرو

۵) ای شده غافل ز علم حجت و برهان ؎ جهل کشیده بگرد جان تو برهون ؎ مؤلّف عرض کند

که متعلّق به معنی اوّل است و بس (اردو) حصار۔ دیکھو النگ۔

(۷) برهون۔ بقول جامع و سروری بحوالۂ فرہنگ بمعنی طوق مؤلّف عرض کند که نظر بر اعتبار ہر دو محقّق بالا که از اہل زبانند این معنی را تسلیم کنیم و مجاز معنی اوّل دانیم که بجایش گذشت

(اردو) طوق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ گردن بند۔ حلقہ۔ وہ بھاری حلقہ جو مجرمون یا دیوانون کے گلے مین ڈالتے ہین تاکہ اس کی وجہ سے گردن نہ اُٹھا سکین (گویا ۵)

اُو پری پیکر مین دیوانہ ہون تیری چال کا ؎ طوق ہو میرے گلے مین حلقۂ خلخال کا ؎

(۸) برهون۔ بقول سروری و جامع بمعنی دائره (شمس فخری در تعریف حصار ۵) فرود چرخ محلّ حوادث آمد آن ؎ بصد ہزار جہان خارجست از برهون ؎ (استاد عمق ۵) مردم چشم چو مرکز پلک چون برهون شود ؎ مرکز و برهون ز عشقت ہر شبی گلگون شود ؎ مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) دائره۔ دیکھو برگنہ کے دوسرے معنے۔

(۹) برهون۔ بقول سروری بمعنی خاربست و بقول صاحب جہانگیری برچین و چوب بندی و بقول ناصری پرچین باغ (قطران ۵) بباغ برگل مانند رخ تو سالا سال ؎ زمانہ بستہ ز شمشاد گرد آن برهون ؎ صاحب جامع ہم ذکر این کرده مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) باڑھ۔ بقول آصفیہ۔ کانٹون یا جھاڑی کی احاطہ بندی۔

(۱۰) برهون۔ بقول سروری بحوالۂ نسخہ وفائی بہای تازی بمعنی کمر مؤلّف عرض کند که مقصود از کمر بند است و مجاز معنی اوّل (اردو) کمر بند۔ دیکھو بروفہ کے دوسرے معنے۔

(۱۱) برہون - بقول برہان خانۂ کوچک مؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و ہیچ تعلق مجازی با معنی اوّل ندارد معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) چھوٹا گھر - مذکر -

(۱۲) برہون - بقول برہان - کمرگاہ مؤلف عرض کند کہ مجرد بیان برہان - متقاضی سند استعمال است کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت - طالب سند می باشیم و با معنی اوّل ہیچ تعلق مجازی ندارد (اردو) کمربند باندھنے کی جگہ یعنی کمر - مذکر -

(۱۳) برہون - بقول برہان بمعنی کمر کوہ مؤلف عرض کند کہ ہیچ تعلق مجازی با معنی اوّل ندارد و معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) کمرکوہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - پہاڑ کا بیچ کا حصہ میان کوہ

برہوہ | بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج باوّل مفتوح بثانی زدہ و ہای مضموم و واو مجہول و ہای موقوف صابون را گویند - صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بر وزن انبوہ است و چیزیست کہ بدان رخت می شویند - صاحب انند صراحت کرد کہ لغت فارسی است و ما اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا برزبان معاصرین عجم متروک و صابون بقول برہان لغت فارسی زبانست و مستعمل و صاحب منتخب آنرا لغت عرب گوید و فرماید کہ در اکثر لغات مشترک واقع شدہ - نام دیگر شنیدہ نشد - صاحب محیط بر صابون می فرماید کہ این مشترک است در اکثر لغات و گویند معرّب است و بعربی غسّل و بیونانی سقوتیا و بہ انگلیسی سوپ نام است از مخترعات ہرمس با نواع مختلفہ درست کردہ می شود گویند گرم و خشک تا خیر

سوم وآنچه دران نشاسته باشد گرم وخشک تا دوم مقطّع - مقرّح - قوی الجلا معین اکال و منافع دارد (اردو) صابون - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکّر - ایک (کپڑا یا مُنہ) دھونے کی تیل کی چیز جو تیل سجّی - ریه چربی وغیره سے بنائی جاتی ہے - فارسی مین برآهوه - ترکی مین اچپالیق کہتے ہین

(الف) **برهخیتن** صاحبان سروری وبرهان

(ب) **براهیختن** ومؤیّد ذکر الف کرده اند وصاحبان برهان وبحر ومؤیّد ذکر ب **مؤلّف** عرض کند که صراحت کامل بر (برهختن) گذشت الف بمعنی مطلق (ب) و (ب) بقول بحر بر وزن انگیختن بمعنی برکشیدن مطلقا و برآوردن وفرماید که سالم التّصریف است یعنی با دون ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید وصاحب موارد همزبانش **مؤلّف** عرض کند که مخفّف (برآهیختن) که گذشت ومزید علیه (آهیختن) که در مد وده مذکور وصراحت ماخذش هم درانجا کرده ایم **(اردو)** (الف) کھینچا - نکالا - (ب) کھینچنا - نکالنا - دیکھو آہیختن -

برهیه بقول شمس بالفتح وبالضّم بمعنی (۱) زبان دراز یا (۲) پارهٔ از زبان **مؤلّف** عرض کند که معاصرین عجم برزبان ندارند ودیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد وسند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید **(اردو)** (۱) طولانی زمانه مذکّر - (۲) زمانه کا ایک حصّه - مذکّر -

بری بقول هفت بفتح اوّل وکسر رای مهمله بشناة تحتانی رسیده (۱) بمعنی پاک وپاک هستی و (۲) ضد عاری - صاحب غیاث این را به تشدید تحتانی بمعنی پاک وبیزار وبیگناه نوشته وبقول رهنما بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدّین شاه قاجار بالتّشدید بمعنی (۳) خشکی وبقول صاحب انند لغت عرب است بمعنی اوّل ونسبت معنی سوم گوید که هرشی که در صحرا باشد **مؤلّف** عرض کند که تسامح صاحب هفت است که این را لغت فارسی خیال کرد واستعمال این در فارسی زبان بمعنی اوّلش

به تخفیف رای مهمله آمده ومعنی دوم بیان کرده اش متحقق نمی شود که مقصودش چه باشد ودر معنی سوم تحتانی آخرش نسبت است یعنی منسوب به بَر بالتشدید (اردو) (۱) بَرّی بقول آصفیه۔ عربی۔ بی گناه۔ بی جرم۔ پاک۔ (۲) عاری کی ضد (۳) بَرّی بقول آصفیه صحرائی۔ دشتی۔ بحری کی خلاف

برباد کسی رفتن واقعه | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالهٔ غوامض سخن۔ سانح شدن از واقعه در حضوری (عرفی ۵) ستم تهمت جهال نه برباد تو رفت به یوسف این را متحمل شده و مرا برداشت به **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است وضرورت ندارد که لفظ واقعه را داخل اصطلاح کنیم بلکه (برباد کسی رفتن چیزی) واقع شدن امری باشد بری (اردو) کسی امر کا واقع ہونا

• بریار | بقول شمس لغت فارسی زبانست بمعنی شیر آواز کننده بخشم **مؤلف** عرض کند که صاحب شمس سندی پیش نکرد واز صراحت اعراب ساکت۔ معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند وهیچ ماخذ این بفهم ما نمی آید۔ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم بظاهر معلوم می شود که بربار لغت عرب را که به موحدهٔ سوم بمعنی شیر غرّان است محقق بی تحقیق به تحتانی عوض موحده لغت فارسی قرارداد (اردو) غصّے سے ڈکارنے والا غیر گرجنے والا شیر۔ مذکر۔

• بریافش | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ لغت فارسی است۔ بالفتح بمعنی (۱) انتشار و پراگندگی و (۲) نیز منتشر و پراگنده **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی زبان باشد۔ حیف است که محققین فارسی زبان ازین ساکت ومعاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) (۱) پراگندگی۔ بقول آصفیه۔ انتشار۔ پریشانی۔

مؤنث - (۲) منتشر - بقولہ پراگندہ - پریشان -

بریاق | بقول شمس لغت فارسی است بمعنی دست و بحوالۂ حلّ اللغات گوید کہ بجای بای تحتانی بمیم ہم آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ (برماق) بمیم عوض تحتانی بقول لغات ترکی نرانگشت را گویند و بقول مؤیّد در ترکی زبان بمعنی دست اگر فارسیان میم را بہ تحتانی بدل کردہ برای دست اسم جامد وضع کردہ باشند تبدیلش است خلاف قیاس کہ میم بہ تحتانی یا بالعکس آن بدل نمی شود و بدون سند استعمال بر مجرّد قول شمس این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نتوانیم کرد کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محقّقین اہل زبان ازین ساکت (اردو) ہاتھ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکّر - دست - ید -

بری الذّمہ | اصطلاح - فارسیان از ہر دو لغت عربی زبان اصطلاحی قرار دادہ اند کہ بمعنی محفوظ و پاک از ذمّہ داری - بر زبان معاصرین عجم است و محقّقین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت - فارسیان معاصر گویند کہ "ما او را ازین اصطلاح یا مطالبہ بری الذّمہ دانیم" یعنی بر ذمہ او نیست و او پاک است ازان (اردو) بری الذّمہ - بقول آصفیہ - عربی - صفت جوابدہی - اور مواخذہ سے مستثنٰے - بے ذمّہ - ذمّہ داری سے محفوظ -

بریان | بقول فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی برشتہ کردن و سیخ زدن گوشت و ہر چیز دیگر کہ برای خوردن باشد بی آب چہ در دم و چہ بر آتش و سرخ کردن و بو دادن آنہا است در روغن و بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بمعنی برشتہ **مؤلّف** عرض کند کہ برشتن مصدر ہیست کامل التصریف کہ ذکرش گذشت و بریدہ مضارع عشش و حقیقت ماخذش ہمدرانجا مذکور و بریٰ امر حاضرش و بریان بقاعدۂ فارسی اسم حالیہ آن و دیگر ہیچ صاحب فدائی غور نکرد بر قواعد فارسی و در

تعریف این زحمت بیجا بر داشت (انوری ع
و آتش غیرت خوان تو مقیم ژ بر فلک ثور و حمل
بریان است (اردو) بریان۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ بھنا ہوا۔ کباب شدہ۔ پختہ۔ پکا ہوا۔

بریان محلا اصطلاح۔ بقول برہان با حای
بی نقطہ و لام مشدد بالف کشیدہ بریان با ترہ
و پودنہ و ترخان و نان و پیاز را گویند صاحبان
بحر و مؤید و ہفت خوش صراحتے کنند کہ بریانی
را گویند کہ گرد برگردش ترہ و پودنہ و ترخان داشتہ
باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است
بریان بمعنی بریان کردہ شدہ و محلی لغت عرب است
بالضم و تشدید لام۔ زینت دادہ شدہ وصفت کردہ
شدہ (کذا فی المنتخب) پس معنی لفظی این
چیزی بریان کہ با ترہ و پودنہ وغیرہ شریک
باشد۔ فارسیان تحتانی آخرہ را بدل کردند بہ
الف چنانکہ عادت ایشان است در لغات
عرب ہمچون محلی و محلا (اردو) (بریان محلا)
فارسیون نے اس بھونی ہوئی یا تلی ہوئی چیز کو
کہا ہے جس کے ساتھ پودینہ اور روٹی اور پیاز
وغیرہ شریک ہو۔

بریانون بقول شمس با اول مکسور و ثانی
زدہ بایای تحتانی مضموم و واو معروف نام مادہ
گاوی بود کہ فریدون را شیر دادہ **مؤلف** عرض
کند کہ این ہمان (برمایون) است کہ بہ میم
سوم و تحتانی مضموم بجایش گذشت محقق
بی تحقیق آنرا در غیر محلش قائم کرد و ضم تحتانی
کہ بیان می کند از انہم غلطی او پیداست کہ
بجایش نون مضموم را نقل کرد و نون سوم را
بہ تحتانی بدل ساخت جز این نیست کہ غلطی کاتبش
دانیم و از این کہ محل بیانش بلحاظ ردیف حروف
بدست کاتب نیست محقق بی تحقیق را ہم معذور
نداریم (اردو) دیکھو برمایون۔

بریاقی اصطلاح۔ بقول انند و غیاث
بالکسر و کسر نون نوعی از پلا و نمکین **مؤلف**

عرض کند که فارسی ہند است بترکیب نون نسبت بر لفظ بریان فارسیان پلاؤ گویند که برنج با گوشت درست کنند و ہمین را در ہندوستان بریانی نام است معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین زباندان این را ترک کرده اند۔ (اردو) بریانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث ایک قسم کا پلاؤ جس میں گوشت بھونکر ڈالا جاتا ہے

بری بودن | استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار رہا بودن و باقی بودن **مؤلف** عرض کند که محقق گمنام در تعریف این تسامح کرده است ما از معاصرین عجم بتحقیق رسانده ایم که فارسان گویند "او ازین الزام بری نبود و سزا یافت" یعنی پاک نبود پس معنی این پاک بودن است نه رہا و باقی بودن و از ہمین قبیل است (بری الذمہ) بمعنی محفوظ از ذمه داری و پاک از ذمه داری۔ مخفی مباد که کاتبش لفظ بری را بشکلی نوشته که بدو یاد بری می نماید لیکن (بری بودن) ہم محاورۂ معاصرین عجم بمعنی رہا و باقی بودن نیست ازینجا است که ما آنرا بجایش جا دادیم (اردو) بری رہنا۔

پرنج | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی وسکون جیم لغت فارسی است (۱) بمعنی فرد حساب مفصّل و (۲) نام قومی از افغانان **مؤلف** عرض کند که پرنج بفتح اوّل و کسر دوم وسکون مابعد بقول ساطع در ہندی باغی را گویند که بیاره تنبول دران کاشته باشند جا دارد که ہندیان از ہمین لغت ہندی کنایۃً معنی اوّل و دوم گرفته باشند و کایستان ہند نیز موجد معنی اوّل باشند ما این اصطلاح را بمعنی اوّل در سیاق عرب و عجم نیافتیم و بمعنی دوم ہم لغت فارسی زبان ندانیم۔ معاصرین عجم ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکرده اند (اردو) (۱) فرد حساب مکمل مؤنث (۲) پٹھانوں کی ایک قوم کا نام۔ مؤنث۔

بریجن | بقول سروری به رای مہملہ بوزن کشیدن (۱) تنوری که آنرا آفرن نیز گویند و فرہنگ

که عوض جیم زای هوز هم آمده یعنی (بریزن) صاحب برہان فرماید که ترجمۂ این در عربی قُرن بضمّ اوّل۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی تابه گلی هم که بران نان پزند مرادف (بریزن) و (۳) بمعنی غربال صاحب جامع برمعنی اوّل قانع مؤلّف عرض کند که مبدّل بریزن که زای هوز به جیم عربی بدل شود چنانکه سوز و سوج وصراحت ماخذ این بر (بریزن) می آید (اردو) دیکھو بریزن۔

بریخ زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری در ملحقات (۱) ناپدید کردن و معدوم گردانیدن و (۲) هیچ انگاشتن (نظامی ۵) به ارشاد بریخ زند نام او ۛ نبارد درین کشور آرام او ۛ صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که (۳) کنایه از فراموش کردن و از خاطر محو نمودن و استنادش از همان سند است که بالاگذشت۔ صاحب رشیدی این را مرادف بریخ نوشتن و (برآب نوشتن) بمعنی (۴) ضائع کردن کاری گفته صاحب بحر ذکر معنی دوم و چارم کرده گوید که کار بیهوده و ضائع کردن است و صاحبان برہان و جامع ذکر معانی اوّل و دوم و سوم کرده اند۔ خان آرزو در سراج بحواله محقّقین بالا معنی دوم و چارم را آورده زلّه بردارش بهار بذکر معنی دوم فرماید که بی ثبات و ناپائدار شمردن است مؤلّف عرض کند که اشاره که برآب یا یخ کنند زود محو شود۔ پس معنی اوّل درست و دیگر همه معانی طبع آزمائی محقّقین باشد و سند نظامی بکار معنی اوّل می خورد و بس۔ ولیکن تابه که این مصدر را ....

بریخ زدن نام قائم کنیم (اردو) (۱) مٹانا۔ معدوم کرنا (۲) ہیچ سمجھنا (۳) فراموش کرنا۔ بھولنا (۴) ضائع کرنا۔

بریخ نبشتن | مصدر اصطلاحی - بقول جهانگیری مرادف (بریخ نوشتن) که می آید کنایه از بیهوده وصنایع ساختن کاری و بی اثر دانی مدار کردن (نظامی ؎) جهان شربت هریک از یخ سرشت ٭ بجز شربت ما که بریخ نبشت ٭ بهار این را مرادف (بریخ زدن) نوشته **مؤلف** عرض کند که ماحقیقتش بجای خودش نوشته ایم و این متعلق بآن نیست زیراکه ما آن را مصدر (بریخ زدن نام) قرار داده ایم ومجرّد (بریخ نبشتن) بمعنی محوکردن است صاحب هفت ذکر ماضی مطلق این بصورت مقوله کرده این احتیاطش نظر برسند بالا باشد که دران استعمال ماضی مطلق است و ما جائز نداریم که تعمیم مصدر را بتخصیص ماضی بدل کنیم - مخفی مباد که نبشتن مبدّل (نوشتن) است که واو بموحّده بدل شود چنانکه ورنجن وبرنجن (اردو) دیکھو برآب نوشتن -

بریخ نوشتن | مصدر اصطلاحی - بقول (جهانگیری درملحقات) وبحر ورشیدی وسروری وهفت وسراج مرادف (بریخ نبشتن) که گذشت **مؤلف** عرض کند که همان (برآب نوشتن) است که بجایش مذکور شد (انوری ؎) بریخ نوشت نام وفا انوری چرا ٭ نام زبهر مرتبه نقش نگین کند ٭ (سعدی ؎) مراعات ورحمت مکن برخسیس ٭ چوکردی مکافات بریخ نویس ٭ (ناصرخسرو ؎) بریخ بنویس چون کند وعد ٭ گفتار محال وقول خامش ٭ (اردو) دیکھو برآب نوشتن -

بریخ نهادن | مصدر اصطلاحی - بقول بهار مرادف (بریخ نوشتن) وبقول بحر هیچ و نابود انگاشتن وناپایدار شمردن **مؤلف** عرض کند که حیف است که هردو محققین بالا ازسند این ساکت بخیال ما مجرّد این مصدر غیراز

معنی حقیقی چیزی نیست که قائم کردن چیزی بالای یخ و برف است و بشرط وجود سند ناپائدار شمردن که بنیادی که بر یخ قائم شود یا حرفی که بر یخ نویسند	غیر مستحکم است که زود محو شود زیرا که یخ۔ آب می شود و باقی نماند (اردو) ناپائدار۔ غیر مستحکم سمجھنا ۔

(الف) برید چرخ **(ب) برید فلک** اصطلاح (الف) بقول بحر مرادف (ب) (۱) بمعنی ماه و (۲) زحل و (ب) بقول رشیدی ماه۔ صاحبان برهان و جامع بهر دو معنی ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است که برید بقول منتخب در عربی زبان بالفتح بمعنی رسولی که بجائی فرستند پس اہل ہئیت رسول فلک نام کردند ماه را که بقول نشان سریع السیر است ونمی دانیم که ستارۀ زحل را بچه خصوصیت بدین اسم موسوم کردند که بطی السیر است جز این نباشد که برید در عربی زبان بقول منتہی الارب بمعنی پاسبان آمده و فارسیان ستارۀ زحل را پاسبان فلک هم گویند پس الف و ب بمعنی دوم صحیح باشد (اردو) (۱) چاند۔ مذکر۔ دیکھو آیت ایام کے پہلے معنے (۲) زحل بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اس ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے اور نہایت سست اور نحس اکبر خیال کیا جاتا ہے ۔

بریدن بقول سوارد بالضم و تخفیف را و تشدید آن (۱) قطع کردن و فرماید که برنش و برش حاصل بالمصدر است و گوید که برنده و برند و بران و برا بمعنی قطع کنند۔ صاحب سوارد ذکر این کرده صاحب بحر گوید که بدون تشدید است (کامل التصریف) و مضارع این برد و صراحت مزید کند که رای قرشت درین مصدر و مشتقات آن گاهی بنا بر رعایت وزن شعر مشدد می آرند و برش حاصل بالمصدر این است و بس و برنده اسم فاعل این به تخفیف های هوز هم آمده بهار گوید که

اینمعنی بشمشیر و خنجر و امثال آن مخصوص (میر باقر داماد اشراق ۵) او رانتوان بسا بزنجیر بہ بست تا مارا نتوان از و بشمشیر برید؛ مؤلف عرض کند کہ بَدی بقول منتہی الارب در عربی زبان بمعنی تراشیدن است پس فارسیان بہ تبدیل اعراب برسبیل تفریس آنرا اسم مصدر قرار دادند و با علامت مصدر (دن) مرکب کردہ بدینمعنی استعمال کردند و ہمین معنی اوّل اصل است (اردو) کاٹنا بقول آصفیہ۔ بریدن کا ترجمہ۔

(۲) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع شدن چنانکہ (بریدن رگ) کہ می آید صاحب نوادر ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد و بس (اردو) کٹنا بقول آصفیہ۔ ترشنا۔ بریدہ ہونا۔ تراشا جانا۔

(۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی سلب و زائل کردن چنانکہ (بریدن خاصیت) و امثال آن کہ در ملحقات می آید۔ بہار در نوادر ذکر این کردہ و در بہار عجم گوید کہ جدا کردن است چنانکہ (خواب بریدن) و (رنگ بریدن) مؤلف عرض کند کہ معنی جدا کردن بر نشان نوز دہم می آید و اين مصادر مرکبہ را کہ بالا مذکور شد با جدا کردن تعلّق نباشد بلکہ برای آن سلب و زائل کردن بہتر است و این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ سلب کرنا۔

(۴) بریدن۔ بقول موارد بمعنی کم کردن چنانکہ (بریدن رنگ) بہ معنی دوم کہ در ملحقات می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) گھٹانا بقول آصفیہ کم کرنا۔ کمتی کرنا

(۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی متغیّر کردن شیر کہ چون ترشی دران داخل شود و آنما شیر متغیّر شود چنانکہ (بریدن شیر) حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد و بدون سند این معنی را تسلیم نہ کنیم

اگر بدست آید توانیم گفت که مجاز معنی اوّل است (اردو) پھاڑنا۔ بقول آصفیہ کسی عرق یا دودہ وغیرہ کا کسی لاگ یا گرمانی سے پانی جدا کرنا (جیسے " دودھ پھاڑنا ")۔

(۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی ترک کردن وگذاشتن چنانکہ (بریدن تریاک) کہ درملحقات می آید صاحب نوادر ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔

(۷) بریدن۔ بقول موارد وبہار بمعنی برہم خوردن چنانکہ (بریدن سودا) کہ درملحقات می آید **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) برہم ہونا۔ دیکھو برشکستن۔

(۸) بریدن۔ بقول موارد وبہار۔ بمعنی طی کردن چنانکہ (بریدن راہ) کہ درملحقات می آید **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) طے کرنا۔ بقول آصفیہ قطع مسافت کرنا قطع منزل کرنا (وزیر ؎) کبھی دل مین کبھی آنکھون مین جادون ان حسینون کو ؀ کہ ماہ ومہر کا ہے کام طے کرنا منازل کا ؀

(۹) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع کردن چون (بریدن جامہ) **مؤلّف** عرض کند کہ منوجہ ہمان معنی اوّل است کہ جسم یا چیزی را از کارد بریدن یا جامہ را از مقراض بریدن ہردو یکی است محققین ہندنژاد این را برای پارچہ جدا کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بریدن کے پہلے معنے اور قطع کرنا بھی اُردو میں مستعمل ہے۔ بقول آصفیہ۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ بیونتنا۔

(۱۰) بریدن۔ بقول موارد بہجوم آوردن چنانکہ (بریدن برکسی) کہ درملحقات می آید **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد بقیاس بعید زیراکہ ہجوم آوردن را با معنی قطع کردن ہیچ تعلق

نیست وانچہ صاحب موارد مجبور شد بر قیام این معنی وجہش جز این نباشد کہ معنی شعر بوستان سعدی درست شود کہ بر (بریدن برکسی) می آید و ما در معنی شعر مذکور بریدن بمعنی قطع تعلق کردن می گیریم کہ برنشان شانزدہم بریدن می آید پس این معنی را کہ بالا مذکور شد خلاف قیاس می دانیم (اردو) کاوں کاوں کرنا۔ بقول آصفیہ غل کرنا۔ شور کرنا (چڑھائی کرنا) اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے دیکھو بُریدن کے سولھویں معنے۔

(۱۱) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دریغ داشتن چنانکہ (بریدن آب از گلو) کہ در ملحقات می آید۔ بہار ہمین مصدر مرکب را بہ معنی باز داشتن گفتہ و این معنی برنشان دوازدہم می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) دریغ کرنا۔ بقول آصفیہ کنجوسی کرنا۔ دیکھو (باز گرفتن از چیزے)۔

(۱۲) بریدن۔ بقول موارد و بہار بہ معنی باز داشتن چنانکہ (بریدن طفل از پستان) کہ در ملحقات می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) باز رکھنا۔ دیکھو باز داشتن

(۱۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی موقوف کردن چنانکہ (بریدن وظیفہ) کہ در ملحقات می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس (اردو) موقوف کرنا۔ مسدود کرنا۔ بند کرنا۔

(۱۴) بریدن بقول موارد بمعنی ساکت گردانیدن چنانکہ (بریدن زبان) کہ در ملحقات می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ساکت کر دینا۔

(۱۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دزدیدن و نقب زدن و غارتیدن چنانکہ (بریدن خانہ) کہ در ملحقات می آید و خان آرزو در (چراغ ہدایت) این را بمعنی دزدی آوردہ مؤلف عرض کند

کہ تسامح اوست کہ حاصل بالمصدر را نوشت و درست گوید کہ ہمینی بالفظ خانہ مستعمل و این ظاہر امجاز است وآن عبارت است از رخنہ کردن دیوار کسی برای دزدی۔ ما می گوئیم کہ عجب است کہ او درین کتاب برہمین یک معنی قناعت کرد و بلحاظ موضوعش ترک دیگر معانی کثیرہ خیلی تعجب خیز (اردو) نقب لگانا۔ دیکھو (بردن نقب) چُرانا (دیکھو بُردن کے چھٹے معنے۔

(۱۶) . بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع تعلق کردن چنانکہ (بریدن از کسی) کہ در ملحقات می آید صاحب بحر این را ترک محبت کردن گوید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) قطع تعلق کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کچھ علاقہ نہ رکھنا۔ ترک ملاقات کرنا۔

(۱۷) . بریدن۔ بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ بریدن (الف بر سینہ) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) کھینچنا۔

(۱۸) بریدن۔ بقول موارد منقطع کردن چنانکہ (بریدن امید) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ متعلق است بمعنی سوم و دور کردن ہم۔ و بمعنی لازم نیز آمدہ یعنی منقطع شدن (اردو) منقطع کرنا (منقطع ہونا) بقول آصفیہ۔ ٹوٹنا۔ جاتا رہنا۔ جیسے (امید منقطع ہونا۔

(۱۹) . بریدن۔ بقول بحر جدا نمودن و جدا شدن بہار بر ذکر معنی متعدی [illegible] **مؤلف** گوید کہ معنی شانزدہم ہم من وجہ متعلق است باین (میر رضی ارتمانی ؎) نہ چنانست با تو پیوندم کہ بریدن توان [illegible] سندی دیگر از میر باقر داماد [illegible] بر معنی اوّل گذشت (اردو) جدا کرنا۔ جدا ہونا۔

(۲۰) . بریدن بکسر اوّل و دوم بہ تحقیق ما کہ اشارہ آن بر (بریشتن) کردہ ایم بمعنی بریشتن و این تعلق با معنی اوّل و ما خذش [illegible] مرکب است از بر کہ مخفف برش است فارسیان تحتانی معروف

وعلامت مصدر (دن) بروزیادہ کردہ مصدری ساختند ۔ سالم التّصریف و باصول ما مصدر اصلی کہ اسم این مصدر مال فارسی زبان است وحقیقت مصدر اصلی وجعلی بر لفظ (اسم مصدر) گذشت و بُرید مضارع این است آنانکہ بُرید را مضارع برشتن دانستہ اند غلط کردہ اند کہ فارسیان بُریدن را در استعمال ترک کردہ اند و مضارعش را برای مصدر برشتن استعمال کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو برشتن ۔

بُریدن آب | مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از گوارا شدن آب چنانکہ (آب بُرندہ) بمعنی آب گوارا در ممدودہ گذشت و (برندہ آب) ہم بجایش مذکور **مؤلّف** عرض کند کہ معنی لفظی این قطع کردن آب و باید کہ آب را فاعل گیریم یعنی آبی کہ تشنگی را قطع کند آب گوارا ست (اردو) پانی کا گوارا ہونا ۔

بُریدن آب از گلو | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن (۱) بمعنی دریغ داشتن آب متعلّق بمعنی یازدہم بریدن (محمد قلی سلیم ھ) ہمین بریدن آب از گلو مروّت نیست ؎ گلو بریدہ درین بحر ہمچو ماہی باش ؎ صاحب نوادر بر (بریدن آب) ذکر ہمین کردہ ۔ خان آرزو در چراغ گوید کہ بمعنی منع آب از گلو و در مصرع اوّل سند محمد قلی سلیم بعوض لفظ مروّت (قناعت) نقل کردہ ۔ صاحب بحر ہم بانش **مؤلّف** عرض کند کہ ہمین مصدر مرکّب در ممدودہ گذشت یعنی (آب از گلو بریدن) و بہار آنرا بمعنی (۲) فرو ماندن از آب باستثنا ہمین سند آوردہ کہ در مصرع اوّلش لفظ قناعت است بخیال ما اختلاف معنی از اختلاف مصرع اوّل است وقیاس متقاضی آنست کہ لازم ومتعدّی ہر دو درست باشد زیرا کہ بُریدن بمعنی اوّل ودوم لازم ومتعدّی ہر دو آمدہ (اردو) (۱) پانی کا روکنا (۲) دیکھو

آب ازگلو بریدن ۔

بریدن ازکسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد کہ بذیل بریدن آوردہ بمعنی قطع تعلق کردن ازکسی (متعلق بہ معنی شانزدہم بریدن (گلستان سعدی ۵) بقول دشمن پیمان زدوست بشکستی ۂ ببین کہ ازکہ بریدی و باکہ پیوستی ۂ (کرمایع) بریدن زیاران خلاف وفاست ۂ **مؤلف** عرض کند کہ (ازکسی بریدن) درمقصودہ گذشت وانچہ درانجا (طفل راازشیر بریدن) رامتعلق باین کردہ است علیحٰی ندارد وصاحب موارد این را درین باب متعلق بہ (بریدن طفل ازپستان) پشمارد یعنی متعلق بہ معنی دوازدہم بریدن کہ بازداشتن ہم من وجہ متعلق ازقطع تعلق کردن است وہر دو معنی مجاز معنی اول بریدن ۔ **(اردو)** قطع تعلق کرنا ۔ دیکھو بریدن کو سولھویں معنی

بریدن الف برسینہ مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بریدن بمعنی کشیدن الف برسینہ متعلق بہ معنی ہفدہم بریدن **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (الف برسینہ کشیدن) کہ در مقصودہ گذشت وذکر (الف برسینہ بریدن) ہم ہمدرانجا مذکور **(اردو)** دیکھو (الف برسینہ بریدن)

بریدن امید مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی منقطع کردن امید و آرزو متعلق بہ معنی ہجدہم بریدن **مؤلف** عرض کند کہ سنداین بر (امید بریدن) در مقصودہ گذشت **(اردو)** دیکھو امید بریدن ۔

بریدن برکسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن جمع شدن برسرکسی متعلق بمعنی دہم بریدن (بوستان سعدی ۵) بریدند بروی ملامت کنان ۂ کہ دیگر بد ستنت نیاید چنان ۂ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این برمعنی دہم بریدن ظاہر کردہ ایم ودرینجا ہمین قدر کافی است کہ بمعنی قطع تعلق کردن است **(اردو)** کسی سے قطع تعلق کرنا ۔

بریدن تب مصدر اصطلاحی ۔ بقول مواردِ بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تب متعلق بمعنی سوم بریدن (خاقانی ؎) نی کلکش به نیشکر ماند که لرزی تب بریدن بشکر است که مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) بخار یا تپ کو زائل کرنا ۔ دفع کرنا ۔

بریدن تریاک مصدر اصطلاحی ۔ بقول مواردِ بذیل بریدن بمعنی ترک کردن تریاک متعلق بمعنی ششم بریدن (ملا عشرتی ؎) یک لطف نمایان تو در حق من این بود که کز وعده تریاک تو تریاک بُریدم که مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) افیون کا ترک کرنا ۔

بریدن تلخی مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تلخی متعلق بمعنی سوم بریدن (ـــ ؎) نبرد تلخی بادام را آب بار نشد کم زهر چشمش از شکر خواب که مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی (اردو) تلخی مٹانا ۔ زائل کرنا ۔

بریدن خاصیت مصدر اصطلاحی ۔ بقول مواردِ بذیل بریدن سلب کردن خاصیت متعلق به معنی سوم بریدن (انوری ؎) بدوزد از عدم عنقا بناوک که ببرد خاصیت ز اشیا بخنجر که مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) خاصیت زائل کرنا ۔ دفع کرنا ۔

بریدن خانه مصدر اصطلاحی ۔ بقول مواردِ بذیل بریدن بمعنی نقب زدن و غارتیدن متعلق بمعنی پانزدهم بریدن (سلیم ؎) همیشه گرچه دزد غارت اندیش که بریدی خانه مردم ازین بیش که صاحب نوادر هم ذکر این کرده (سعید اشرف ؎) می تراشد خانه بهر شعر گفتن مدعی که می بُرد دیگر نمیدانم کدامی خانه را که بهار این را (بریدن خانه و دیوار) آورده گوید که

نقب دادن خانه را و رخنه کردن در دیوار **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (**اردو**) نقب لگانا ۔ چرانا ۔

بریدن خرید و فروخت | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی ترک کردن خرید و فروخت متعلق بمعنی ششم ۔ بریدن (بوستان سعدی ع) ۔ بریدند ازانجا خرید و فروخت ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (**اردو**) خرید و فروخت ترک کرنا ۔

بریدن خواب | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (ذیل بریدن) سلب کردن خواب متعلق بمعنی سوم بریدن که گذشت (طاهر وحید در تعریف شعرباف ؎) ز دل کرده تاراج تاب مرا ؎ چو مخمل برید است خواب مرا ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (**اردو**) نیند کو آنے نہ دینا ۔ مٹانا ۔

بریدن دیوار | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بهار مرادف (بریدن خانه) که گذشت **مؤلف** عرض کند که اگرچه سند استعمال پیش نشد ولیکن قابل اعتبار است که معاصرین عجم بر زبان دارند (**اردو**) دیوار میں نقب لگانا ۔

بریدن راه | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی طی کردن و قطع کردن راه متعلق بمعنی هشتم بریدن (حکیم سوزنی ؎) راه باید برید و رنج کشید ؎ کیسه باید کشاد و پلونده ؎ (وحید ؎) چون قدمی چند بریدند راه ؎ گشت نگه غرقه بحر از نشاه ؎ بهار هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (**اردو**) راه طی کرنا ۔

بریدن رگ | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (ذیل بریدن) بمعنی بریده شدن رگ متعلق بمعنی دوم بریدن (نظامی ؎) بیک تاخت شه که بروی رسید ؎ ز رنگی رگ زندگانی برید ؎ (وله ؎) ببرید بازوی تابنده هور ؎

ولیکن شد آزرده در زیر زور ؛ مؤلّف عرض
کند که مرکّب اضافی و موافق قیاس است (اردو)
رگ کٹنا۔

بریدن رنگ مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بریدن) بمعنی (۱) زائل کردن رنگ
متعلّق بمعنی سوم بریدن (تنہا ﮧ) چہ حرف
پیش برم پیش تندی خویش ؛ که رنگ وسمہ
برید است تیغ ابروئیش ؛ (خالص خان ﮧ)
تا تیغ بدست یار دید است ؛ رنگ از رخ خون
من برید است ؛ و (۲) بمعنی کم کردن رنگی که
زیاده از مقصود بود متعلّق بمعنی چارم بریدن
(اشرف ﮧ) نی ہمین از تیغ رگ ہای شہیدان
می بُرد ؛ رنگ خون را ہم بہ ترشی روی جانان
می بُرد ؛ **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس
و مرکّب اضافی است (اردو) (۱) رنگ مٹانا۔
زائل کرنا (۲) رنگ کم کرنا۔ متغیر کرنا۔

بریدن زبان مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
بذیل بریدن (۱) بمعنی ساکت کردن و خاموش
گردانیدن متعلّق بمعنی چہاردہم بریدن (گلستان
سعدی ع) زبان بریده بکنجی نشسته صمٌّ بکمٌ ؛
صاحب نوادر گوید که مدّعی را ساکت گردانیدن
بحجّت و سائل رابعطا۔ بہار ذکر این بذیل بریدن
کرده گوید که (۲) بمعنی رشوت دادن۔ حیف
است که سند این پیش نه شد ولیکن موافق قیاس
است مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) زبان بند
کرنا۔ دیکھو (از زبان افگندن) (۲) رشوت دینا۔

بریدن سکون مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
بذیل بریدن بمعنی سلب و زائل کردن سکون متعلّق
بمعنی سوم بریدن (انوری ﮧ) بیاد قہر ببرّد
زسنگ خاره سکون ؛ ز آب لطف برآرد زشوره
مہر گیاه ؛ **مؤلّف** عرض کند که مرکّب اضافی
است و موافق قیاس (اردو) سکون مٹانا۔
اطمینان کو زائل کرنا۔

بریدن سودا مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

بذیل بریدن بمعنی برہم خوردن سودا متعلق بہ معنی ہفتم بریدن (ملّا قاسم ؎) ما راز نفع سود تو سودا بریدہ است ٭ سودا بریدہ است وچہ زیبا بریدہ است ٭ (مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) معاملہ بگڑ جانا۔ برہم ہونا۔

بریدن شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن (۱) باز داشتن طفل را از شیر متعلق بہ معنی دوازدہم بریدن (شفیع اثر ؎) آخر عمر شدم والہ طفلی کہ بریدہ ٭ مادر دہر بخون دل عاشق شیرش ٭ و (۲) متغیر کردن شیر را متعلق بمعنی پنجم بریدن حیف است کہ سند این پیش نہ شد و ما این را نظر بر قول موارد کہ بر معنی پنجم بریدن گفتہ جا دادہ ایم و مشتاق سند می باشیم (اردو) (۱) دودھ بڑھانا۔ دیکھو (از شیر باز داشتن) (۲) دودھ پھاڑنا۔ بقول آصفیہ دودھ کے اجزا جدے کرنا۔ کسی دوا کے ذریعے سے دودھ کا پانی علیحدہ کر دینا۔

بریدن طفل از پستان یا شیر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن باز داشتن طفل از شیر خواری متعلق بمعنی دوازدہم بریدن (محمد سعید اشرف ؎) خط مشکین آلت قطع محبت می شود ٭ باسیاہی طفل را مادر ز پستان می برد ٭ (کلیم ؎) کلیم پیر شدی وقت آن ہنوز نشد ٭ کہ طفل طبع ز شیر ہوس بریدہ شود ٭ صاحب نوادر بر (از شیر و پستان بریدن) ذکر این معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بچّہ کو دودھ سے باز رکھنا۔ دودھ چھڑانا۔

بریدن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن۔ بمعنی زائل کردن طمع (حافظ ؎) عدل سلطان گر نہ پرسد حال مظلومان عشق ٭ گوشہ گیران را ز آسایش طمع باید برید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و

ترکیب اضافی (اردو) طمع کو ہٹانا۔ زائل کرنا۔ دور کرنا

بریدن کوہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی طی کردن کوہ متعلق بہ معنی ہشتم بریدن (جامی در یوسف زلیخا ؎) بریدہ کوہ را آسمان چو ہامون ؎ ز فرمان عنان کم رفتہ بیرون ؎ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل بریدن راہ موافق قیاس است (اردو) دشت و بیابان طے کرنا۔

(۳۳۵۶) **بریدن مہر** | مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر میم مرکب اضافی است بمعنی دور کردن و قطع کردن محبت متعلق بہ معنی سوم بریدن (ظہوری ؎) برید مہر من از جملہ مہربان اینست ؎ بجای تیم زبان دا ہمزبان اینست ؎ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) محبت قطع کرنا۔

بریدن وظیفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن موقوف و مسدود کردن روزی متعلق بہ معنی سیزدہم۔ بریدن (گلستان سعدی) وظیفہ روزی بخطای منکر ببرد ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وظیفہ بند کر دینا۔ موقوف کر دینا۔

بریدہ | بقول ضمیمہ برہان بروزن رسیدہ۔ رہگذر را گویند **مؤلف** عرض کند کہ حقیقۃً اسم مفعول مصدر بریدن است و بدین معنی کنایہ باشد کہ چیزی کہ از سطح زمین بریدہ وجدا کردہ باشد رہگذر است (اردو) رہگزر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ راستہ۔ شارع عام۔ سڑک۔

بریدہ زبان | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و بحر و ہفت کنایہ از خاموش **مؤلف** عرض کند کہ (بریدن زبان) بجای خودش گذشت و این اسم مفعول آنست و اسم مفعول ترکیبی ہم مراد از کسی کہ خاموش باشد (اردو) خاموش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم صفت۔ بمعنی ساکت چپ۔ وہ شخص جو ساکت ہو۔

(۳۳۵۷) **بریدہ شدن امید** | مصدر اصطلاحی۔

منقطع شدن امید و نا امید شدن (صائب ع)

امید صائب از همه کس چون برید ه شد تو شمشیر
آه را از نیام جگر کشیده‌ئی (اردو) امید منقطع ہونا۔

بریده فلک اصطلاح۔ خان آرزو در سراج گوید که ماه باشد که سریع السیر است و فرماید که بعضی بمعنی زحل هم نوشته اند و آن درست نباشد **مؤلف** عرض کند که (برید فلک) بدون های هوز بجایش گذشت نمی دانیم که محقق بانام و نشان های هوز را چرا زیاده می کند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برید فلک۔

بریره صاحب هفت بحواله دستور فرماید که بمعنی راه صاحب مؤید هم متفق با هفت و بذیل لغات فارسی جا داده **مؤلف** عرض کند که (برید) به دال مهمله چارم به همین معنی گذشت و ماخذ آن هم متحقق اگر این امبدل آن دانیم چنانکه بادوان و باردان۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو بریده۔

بریز بقول صاحب آنند و هفت بکسر موحده و رای مهمله و سکون تحتانی و زای هوز معروف است کامر ریختن باشد **مؤلف** عرض کند که موحده زائد باشد برلفظ ریز و آن امر حاضر مصدر ریزیدن است که بجایش می آید حیف است که محققین بالا چرا این را بشکل لغت قائم کرده اند۔ اگر ما بر مشتقات مصادر رویم و طرفه بران که موحده زائد۔ را هم گیریم غیر از تضیع اوقات نباشد آنانکه این را امر حاضر ریختن دانسته اند غور نکرده اند ریختن سالم التصریف است و بحث کاملش بجایش کنیم (اردو) دیکھو ریزیدن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

بریزن بقول سروری مرادف (۱)۔ بریکن بمعنی تنور و (۲) تابهٔ گل صاحب جهانگیری فرماید که تابهٔ گل باشد که آنرا (برزن) نیز گویند۔ صاحب برهان فرماید که بکسر اول و تحتانی مجهول بر وزن نشیمن (۳) پرویزن است که بعربی غربال و هلهال گویند و بمعنی ترش بالا و ذکر معنی اول دوم

هم کرده. صاحب ناصری فرماید که مرادف برتحن است بمعنی اوّل و دوم و سوم و صراحت مزید کند که بمعنی سوم مخفف
پرویزن. صاحب جامع فرماید که مرادف برزن و پرویزن و بمعنی ترشی پالالو تابه کلی مؤلّف عرض کند که حقیقت ماخذ
این بمعنی دوم بمعنی سوم (برزن) گذشت و معنی اوّل مجاز معنی دوم است که تنور هم همچون تابه. نان را درست کند و
آنچه بمعنی سوم می آید هم به نون نسبت است یعنی چیزی که منسوب به ریزاست که ریز خرده و ریزه را
گویند. چنانکه بجایش می آید پس غربال را که ریزه ریزه ازان تراوش کند برزن نام کردند و
(پرویزن) که بهمین معنی می آید مزید علیه و مبدّل این که موحّده به پای فارسی بدل شد چنانکه
اسب و اسپ و واو زائد باشد چنانکه تنند و تنومند. مخفی مباد که (ترش بالا) هم نوعی از
غربال است که بواسطهٔ آن مائعات را صاف کنند اگرچه لفظاً با ترشی تعلّق دارد ولیکن عام
است برای کلّ مائعات چنانکه اردبیز عام است برای سفوفات غیر آرد هم چنانکه قند و غیر ذلک
(اردو) (۱) تنور. مذکر دیکھو آتش دان اور اجاق (۲) دیکھو برزن کے تیسری معنی (۳) دیکھو اردبیز

بهرزه | بقول سروری به رای مهمله بوزن مویزه نام صمغی باشد دوائی. شبیه به مصطگی.
صاحب جهانگیری فرماید که دوائی که آنرا برزی نیز خوانند. شبیه به مصطگی و سبک و خشک
مانند سنبل صافی و نیز بهروزه معرّب آن بارزد و بیرزد صاحب برهان گوید که بدبو هم باشد
و چیزی است که رنگرزان بجهت لحیم کردن و وصل نمودن برنج و مس و امثال آن بکار برند و بر
دسید کهها مالند صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب محیط آنچه بر (بارزد) گوید
همین قدر که معرّب (بیرزد) فارسی و بعربی قنه و بسریانی و بقولی در یونانی خلبانی و کلبانی و
تبری. قاسی و بهندی برجا و برزجا و بهروزه و معروف باسم گندهٔ بهروزه و آن شیر درختیست

بزرگ بقدر سرو وتنہ آنرا بہ تیشہ وغیرہ جا بجا بخراشند و ازان تراوش نماید **مؤلف** عرض کند
کہ ذکر (بارزد) بجایش کردہ ایم و از ماخذش ہم بحثی بخیال ما اصل این لغت ہند است کہ (بیروزہ)
نام دارد و ہمین را (گندہ بروزہ) ہم گویند صاحب آصفیہ ذکر این کردہ فارسیان آنرا (بیرزہ)
بحذف واو نام کردند و انچہ باختلاف حروف گذشت و می آید مبدل آنست کہ صراحت تبدیل
ہمانجا کنیم ولیکن انچہ (بارزد) گذشت آنرا ہم مبدل (بیرزہ) دانیم کہ تحتانی بدل شد بہ الف
چنانکہ تازیانہ و تازانہ ۔ وہای ہوز بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ شنبہ و شنبد و جادارد کہ (بارزد)
رامعرب گیریم چنانکہ صاحب محیط صراحت کردہ است **(اردو)** دیکھو (بارزد)

بریسمان افتادن | مصدر اصطلاحی ۔ بحث این بر (بریسمان عجب افتادن) می آید ۔
(اردو) دیکھو ۔ بریسمان عجب افتادن ۔

بریسمان چیزی بخود بستن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ بزور دعوی آن کردن (حیاتی
گیلانی ؎) شمعم از سوختن ہیمہ ہیزم ۔۔ شعلہ برخود بریسمان بستم ۔۔ صاحب بحر لفظ بخود را برخود
نوشتہ (عیبی نیست) معنیً با وارستہ متفق و بہار (بریسمان چیزی بستن) قائم کردہ ۔ بوثیقہ ہمین سند
ذکر معنی بالا کردہ و از رشید و طواط ہم سندی آوردہ (رباعی) از شیخ بخیرہ چند برخود غندی ۔۔ توسوز
دل مرا کجا مانندی ۔۔ فرقست میان سوز کز دل خیزد ۔۔ با آنکہ بریسمانش برخود بندی ۔۔ **مؤلف**
عرض کند کہ (چیزی را بریسمان برکسی بستن) کنایہ باشد لازم متعلق کردن چیزی باکسی بہ اصرار و
زور و جبر کہ بجای خودش می آید ۔ محققین بالا ہم پابندی الفاظ سند مصدر عام را خاص کردہ اند
و ما از معاصرین عجم تحقیق این کردہ ایم فارسیان گویند کہ ” ناحق این جرم را بہ ریسمان برا و بستہ

است ؎ یعنی بجبر اور اجرم قرار دادہ (اردو) زور کے ساتھ کسی بات کا دعویٰ کرنا۔ اور ہمارے معنون کے لحاظ سے کسی بات کو جبر کے ساتھ کسی کے ذمّہ لگانا۔

بریسمان خود بچاہ افتادن مصدر اصطلاحی۔ بہار ندکرا این از معنی ساکت و نقل نگارش (مانند) نقلش برداشتہ (عرفی ؎) کسی کہ چاہ ملامت براہ ما کندی ؎ بریسمان خود اکنون فتادہ در چہ ماست ؂ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دست خود بچاہ افتادن است و این مصدری است بمعنی چاہ کندہ را چاہ در پیش شدن دیگر ہیچ (اردو) اپنے ہاتھوں کنویں میں گرنا۔

بریسمان عجب افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر وانند باخیال و مکاری سرگا افتادن (طغرا در ہجو پوچی نفرہ) ہر کہ با و قرض دادہ بریسمان عجب افتادہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ لفظ عجب داخل محاورہ نباشد و (بریسمان افتادن) مصدریست کنایہ از گرفتار شدن بدام کسی بہار این را بزیادت تحتانی بر لفظ عجب قائم کردہ و در نقل سند ہم لفظ عجب را عجبی نقل کردہ این است تصرف پر از احتیاط محققین با نام و نشان (اردو) کسی کے دام میں پھنسنا صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے (یعنی دام میں لانا) قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ مکر و فریب میں لانا۔ پھندے میں لانا۔

(الف) **بریسمان کسی بچاہ افتادن** | مصادر
(ب) **بریسمان کسی بچاہ رفتن** | اصطلاحی

بقول بحر ہر دو بمعنی مبتلا شدن شخصی بہ بلاے بہار ذکر (ب) کردہ (ملا مطلع ؎) ترک وطن کسی بارادت نمی کند ؎ یوسف بہ ریسمان زلیخا بچاہ رفت ؎ (محسن تاثیر ؎) غرّہ مشو بجہان دنی ز طول امل ؎ مرو بچاہ باین ریسمان پوسیدہ تا خان آرزو در چراغ بذکر (ب) گوید کہ بسبب شخصے مبتلا شدن بہ بلائی (صائب ؎) صاحب

چه اعتبار زباخوان روزگار ؏ یوسف بریسمان برادر بچاه رفت ؏ (سالک یزدی ـه) هرکه دید بهم همچو دیوتهی ؏ رفته درچه بریسمان غرض ؏ **مؤلف** عرض کند که صاحب بحر (الف) را قائم کرده باشد باستناد کلام عرفی که بر مصدر (بریسمان خود بچاه افتادن) گذشت که لفظ خود را عام کرد باکسی ولفظاً خیال او موافق قیاس است ولیکن بخیال ما معنی شعر عرفی ازین اصطلاح تعلق ندارد واگر از سند مذکور قطع نظر هم کنیم (الف) موافق قیاس است و مرادف (ب) وکنایه ایست که خان آرزو صراحت معنی آن کرده است وانچه بهار کلام محسن تاثیر رابسند (ب) آورده غلط کرده و ازمعنی آن این کنایه پیدا نمی شود بلکه معنی لفظی است یعنی شاعر گوید که بذریعه ریسمان بوسیده درچاه فرو مشو تا نشکند وغرق نشوی وحق آنست که در این اصطلاح (کسی) را مخصوص نه کنیم بلکه (چیزی وکسی) هردو باشد که از سند سالک یزدی ـ بوجه چیزی پیدا است ـ

(**اردو**) (الف وب) کسی کی وجه سے مبتلاے بلا هونا ـ

بریش بقول مؤید بمعنی (۱) باجراحت وبقول جامع (۲) بوزن سریش بمعنی پاشیدن و فرونشانیدن ـ صاحب ناصری هم ذکراین بمعنی دوم کرده فرماید که (۳) تبدیل (بریز) است وازسعدی سند آورده (ـه) مرا خود دلی دردمند است وریش ؏ تو نیز م نمک بر جراحت مریش ؏ صاحب برهان گوید بکسر اوّل وثانی وسکون ثالث وشین قرشت بمعنی آخر براتش است که فرونشاندن باشد ـ صاحب انند بهمزبانی صاحب ناصری ونقل سند سعدی فرماید که ازفرهنگ سکندرنامه می کشاید که (۴) مخفف ابریشم **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل را تسلیم کنیم که موحّده بالثت ریش مرکّب شده است یعنی بجراحت ونسبت معنی دوم عرض میشود

که نظر به اعتبار صاحب جامع که از اهل زبانست این را مبدّل برآش یعنی اوّلش دانیم که حاصل بالمصدر یا اسم مصدر برآشیدن است بمعنی پاشیدگی ـ الف بدل شد به تحتانی چنانکه از مغان دیر مغان محققین اوّل الذّکر تعریف خوشی نکرده اند و پی بحقیقت نبرده اند و بذکر دو مصادر درمعنی این حقیقت جویان را بغلط برده اند نسبت معنی سوم عرض می شود که زای هوّز بدل میشود به شین معجمه چنانکه زلوک و شلوک پس این را مبدّل بزیر دانستن می توان ولیکن سند کلام سعدی برای این نیست که دران استعمال (مریش) است و آن نهی باشد از مصدر (ریشیدن) که بمعنی فرو ریختن چیزی در چیزی می آید و (بریش) امر حاضر آنست با موحّدهٔ زائد پس سند صاحب ناصری رهنمای حقیقت است نه سند حقیقی ـ باقی حالی (بریش) را بمعنی سوم امر حاضر مصدر بریشیدن دانیم و تبدیل (بریز) نخوانیم ـ و مریش نهی آنست حالا عرض می شود نسبت معنی چهارم که بدون سند استعمالش تسلیم نه کنیم اگرچه موافق قیاس است حیف است که صاحب انند حوالهٔ فرهنگ سکندر نامه داد و نقل شعر نظامی نکرد (اردو) (۱) زخم کے ساتھ۔ زخمی (۲) دیکھو براش کے پہلے معنے (۳) چھڑک ـ چھڑکنا کا امر حاضر (۳) دیکھو ابریشم۔

بریش کسی فراغت داشتن مصدر اصطلاحی ـ بقول وارسته و بحر و بهار بریش او ریدن چه فراغت بمعنی ریدن مستعمل است ـ ازینجهت مستراح را بیت الفراغ گویند ـ سندی که از شاعر پیش کرده است بر (بروت تافتن) گذشت **مؤلف** عرض کند که (ریدن برریش کسی) ذلیل کردن است و را و این کنایه باشد (اردو) ذلیل کرنا۔

برسیشم بقول ضمیمهٔ برهان و هفت و انند بفتح اوّل مخفف ابریشم خان آرزو در چراغ گوید که بضم

شین شہرت دارد و بفتح نیز آمده (ملّا لولی ؎) توان صوف سخن را یافت مغلم ٭ که ابریشم خانه اش نبود بریشم ٭ مؤلّف عرض کند که حقیقت ماخذ بر (ابریشم) گذشت (صائب ؎) تا تواند ترک تن کرد آدمی با این شعور ٭ زنده چون کرم بریشم در کفن باشد چرا (اردو) دیکھو ابریشم۔

بریشم تاب اصطلاح۔ ہمان ابریشم تاب است که بجایش گذشت و سند این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم تاب۔

بریشم زدن مصدر اصطلاحی۔ مخفّف (ابریشم زدن) که در مقصوره گذشت (امیر خسرو ؎) بریشم زن ره عشّاق می زد ٭ سرودش ہر دل مشتاق می زد (اردو) دیکھو ابریشم زدن۔

بریشم زن اصطلاح۔ بقول بحر مرادف ابریشم زن مؤلّف عرض کند که مخفّف (ابریشم زن) است که در مقصوره گذشت سند این بر (بریشم زدن) گذشت که مصدر ہمین است (اردو) دیکھو (ابریشم زن)

بریشم گر اصطلاح۔ ہمان ابریشم گر که در مقصوره گذشت و سند این ہم در انجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم گر۔

بریشم نواز اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی و مرادف (بریشم زن) است صاحب بحر ذکر این کرده (اردو) دیکھو ابریشم زن۔

پریشده بقول ہفت بفتح اوّل و کسر رای مہمله بمثناة تحتانی رسیده و کسر شین منقوطه بمثناة تحتانی رسیده و فتح دال ابجد و ہای مدوّره زده (۱) پریشان و پریشان کرده شده و (۲) برافشانده مؤلّف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مبدّل (پرپشیده) باشد که به بای فارسی

می آید چنانکه تپ وتب وآن اسم مفعول پریشیدن
است نمی دانیم که محققین ہند نژاد ذکر این بہ
تبدیل حرف اوّل بکدام برہان کرده معنی دوم
از کجا پیدا کرد که بہ در (پریشیده) می آید و نہ
(پریشیدن) مجرد بیانش بدون سند استعمال
کافی نیست ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند
و محققین فارسی زبان و زباندانان ازین
ساکت دارد (اردو) (۱) پریشان
دیکھو افژول (۲) دیکھو (برافشاندن)
یہ اس کا اسم مفعول ہے ۔

بریغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بہ رای مہملہ بروزن دریغ بمعنی خوشۂ انگور۔ صاحب برہان صراحت کند که بکسر اوّل است صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کرده اند صاحب انند فرماید که بدینمعنی لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند که سپریغ بہمین معنی می آید و این مخفف آن باشد بہ تبدیل که سین مہملہ حذف شد و بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ وتب واغلب که ہر دو لغت ترکی باشد که وضع لغت تقاضای آن می کند ولیکن حیف است که محققین لغات ترکی از ہر دو ساکت وجادارد که ہر دو را اسم جامد فارسی زبان گیریم و بریغ را مفرّس بریق دانیم که بقول منتخب در عربی زبان بمعنی درخشش و بقول غیاث بمعنی درخشان آمده ۔ جادارد که فارسیان قاف را بہ غین معجمہ بدل کرده برای خوشۂ انگور اسم جامد قرار دادند که درخشش دارد واللہ اعلم (اردو) انگور کا خوشہ مذکر

(۳۳۵۹) **بریکدیگر افتادن** مصدر اصطلاحی۔
کنایہ باشد از کثرت خلائق (انوری ۵) بر چرخ ممالک
ز شہاب قلمت ہست ؛ بریکدگر افتاده دو صد دیو مریکم
(اردو) ایک دوسرے پر گرنا (کھوے سے کھوا چھلنا) بقول
آصفیہ ۔ کثرت خلائق وانبوہ کثیر کے باعث کندھے سے کندھا
چھلنا شانہ سے شانہ رگڑنا ۔ نہایت بھیڑ ہونا ازحد

ہجوم ہونا (مصحفی ے) وہ دلّی کے کوچے میں اب
سارے خالی پڑے کھوے سے کھوے چھلتے تھا جہاں روز ؎

(۳۳۶۰) **برکہ یکدگر جوشیدن** مصدر اصطلاحی۔ مقابلہ
کردن بایکدگر بہ جوش و خروش (ظہوری ے)
تف داغ برون و اندرون دستی ہم داد است ؎
نفس ہم شعلہ شد خواہم کہ خوش بریکدگر جوشم ؎
(اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔ مقابلہ کرنا۔
جوش کے ساتھ۔

(۳۳۶۱) **بریکدگر چیدن چیزی** مصدر اصطلاحی۔
مرتب کردن چیزی را بالای چیزی تہ بتہ و
جمع کردن بترتیب چنانکہ (ظہوری ے) سخن
بیہودہ در کام و زبان بریکدگر چیدم ؎ نشد
روزی کہ روزی گوش برگفتارم اندازد ؎ (ولہ
ے) نمی افتد برون این اخگر ہجر از گریبانم ؎
درون سینہ تا کی داغ دل بریکدگر چیدن ؎
(ولہ ے) بہ تسبیحی کہ اشک آورد دین بریکدگر
چیدش ؎ شمردم طعنہ ہا بر برہمن در بت پرستیدن ؎

(اردو) ایک دوسرے پر تہ بتہ ترتیب
سے جمانا۔ جمع کرنا۔

بریکدگر خوردن مصدر اصطلاحی۔
بہار ذکر این از معنی ساکت و انند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ کنایہ از پریشان و
برہم شدن است (صائب ے) عالم آب
از نسیمی می خورد بریکدیگر ؎ در سر مستی نفس ہشیار
می باید کشید ؎ (صائب ے) نیست جز مہر
خموشی حلقہ بر در مرا ؎ می خورد بریکدگر از
چشم گویا خلوتم ؎ (اردو) پریشان ہونا
برہم ہونا۔

(۳۳۶۲) **بریکدگر نہادن** مصدر اصطلاحی۔ جمع
کردن بکثرت (ظہوری ے) یغما چہ گنجہا کہ
نہ بریکدگر نہد ؎ چون مفلسان خزانہ بتاراج
می دہند ؎ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا
کثرت سے جمع کرنا۔

(الف) **بریک قرار** اصطلاح۔ بقول بہار

واند بیک قرار و بیک انداز و بیک پرکار
یعنی بریک وتیره (صائب ے) ہزار بار
فزون ماه بدر گشت و ہلال ؎ چراغ ماست که
که بریک قرار می سوزد ؎ **مؤلف** عرض کند
که ازین سند مصدر ....
(ب) **بریک قرار سوختن چراغ** بمعنی سوختن
آن بریک طرز و یک حالت پیداست (اردو) (الف)
ایک طرز پر ایک وضع پر (ب) چراغ کا ایک طرز پر جلنا۔

بر لیبا بقول مؤید۔ لغت فارسی زبان است رستنی باشد که آنرا رازیانه گویند صاحب محیط بر (زرایانج) فرماید که معرّب (رازیانه) فارسی وگوید که تعریف این بر (بادیان) مسطور **مؤلف** عرض کند که ما بر (راقومارثون) صراحت کافی کرده ایم وبقول محیط نوشته ایم که یونانی (برهلیا) گویند پس خیال ما همین است که مطبع نولکشور این را به تبدیل های هوّز با تحتانی قائم کرد و در نسخه های قلمی این لغت را در مؤید نیافتیم (اردو) دیکھو اقومارثون۔

برین بقول سروری یعنی (۱) بالائین چنانکه گویند (سپهر برین) و (بهشت برین) (ظهیر فاریابی ے) راست گوئی مظلّه ایست سیاه ؎ سر برافراشته بچرخ برین ؎ صاحبان جهانگیری وناصری وبرهان گویند که بااوّل مفتوح ورای مکسور و یای معروف بروزن قرین است بمعنی از همه بالاتر صاحب رشیدی (باز برین) را هم در سند این آورده صاحب فدائی هم ذکر این کرده۔ خان آرزو در سراج گوید که مرکّب است از بر بمعنی بالا و یا و نون که برای نسبت است چنانکه بالائین و پائین گوید که این هر سه لفظ دلالت می کند که یا و نون محض برای نسبت نیز می آید و فرماید که مثل یا و نون رزین و سیمین نیست و فرماید که آنچه در کشف اللغات بمعنی بهشت بالائین نوشته غلط است بلکه تنها بمعنی بالائین است **مؤلف** عرض کند که ما با

ماخذ بیان کرده اش اتفاق داریم وبطور دفع دخل گوئیم که مقصود صاحب کشف همین قدر باشد که (بهشت برین) مثال همین معنی است نه مجرّد برین بمعنی بهشت برین در جا دارد که بسهو کتابت (بهشت برین) را (برین) نوشته ـ (**اردو**) **بلند تر ـ بہت بلند ـ**

(۲) ـ برین بقول سروری بمعنی پارچهٔ تُنک که از خربزه بریده باشند (مولوی معنوی ۵) چون بریده واداو را یک برین ٭ همچو شکّر خوردش و چون انگبین ٭ صاحب جهانگیری فرماید که با اوّل مضموم گرچهٔ خربزه و هندوانه و امثال آن صاحبان رشیدی و برهان و ناصری و سراج هم ذکر این بالضّم کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که اغلب که بدین معنی ماخوذ از بریدن است **مؤلّف** عرض کند که حقیقت ماخذ بیان نکرد و هیچ تعلّق با مصدر بریدن ندارد بلکه ماخوذ است از بَرْی که لغت عرب است وبقول منتهی الارب بمعنی تراشیدن چنانکه ذکر این بر مصدر بریدن کرده ایم پس فارسیان همان بَرْی را مرکّب کردند با نون نسبت و (های هوز که افادهٔ معنی مفعولی کند) و بَرینه بمعنی بریده شده و بَرین مخفّف آن بحذف های هوز کنایه از قاش (**اردو**) **قاش ـ بقول آصفیه ـ ترکی ـ اسم مؤنّث ـ پھانک ـ پھل کا طولانی تراشا ہوا ٹکڑا ـ پارہ ـ آم یا خربزہ وغیرہ کی پھانک ـ دیکھو برش کے دوسرے معنے ـ**

(۳) برین ـ بقول سروری بمعنی رخنه و فرماید که در فرهنگ بکسر با آمده صاحب جهانگیری این را بالکسر آورده گوید که این را برینه هم خوانند صاحب برهان این را بر وزن قرین گفته فرماید که بکسر اوّل هر سوراخ را گویند عموماً و سوراخ تنور را خصوصاً صاحبان ناصری و جامع و سراج با قول آخرش همزبانش **مؤلّف** عرض کند که فارسیان بَرِی را که بالکسر در عربی

زبان بمعنی چاه است به حذف همزه و زیادت یا و نون نسبت برین کردند. و بمعنی مطلق رخنه استعمال کردند و دیگر هیچ (اردو) رخنه. بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. سوراخ. چھید. موکھا. روزن

(۴) برین. بفتح اول و کسرِ دوم بقول جهانگیری و برهان و جامع باد صبا که آنرا باد برین نیز خوانند (شمس فخری ۵) هر بر چرخ برین. بی مثال فرمانش، از بسوی قبله بارد و زید باد برین از صاحب رشیدی هم ذکر این کرده فرماید که باد صبا یا شمال علی الاختلاف صاحب ناصری (باد برین) را بمعنی باد صبا گوید چنانکه باد دبور بمعنی باد فرودین مؤلف عرض کند که قول جامع را معتبر دانیم که از اهل زبانست و مجرد برین را بمعنی صبا دانیم و عجبی نباشد که این را مخفف (باد برین) قرار دهیم صاحب جهانگیری غلط کرد که سند شمس فخری را که با (باد برین) تعلق دارد برای مجرد برین آورد (اردو) دیکھو باد برین۔

(۵) برین. بقول برهان بفتح اول بر وزن قرین نام آتشکده. خان آرزو در سراج بحواله ابراهیمی و کشف اللغات و برهان ذکر این معنی کرده بحواله قوسی فرماید که ظاهرا (برزین) را به برین اشتباه کرده باشند و حالانکه برزین نام بانی آتشکده است نه آتشکده مؤلف عرض کند که مشتاق سند استعمال می باشیم که صاحبان زبان ازین معنی ساکت اند جا دارد که فارسیان نسبت علوی معنی برین آتشکده را گفته باشند و لیکن ابهام بیان برهان ترکش را تفوق داشت نمی گوید که کدام آتشکده را برین نام است و آن کجا واقع است (اردو) ایک آتشکده کا نام برین ہے۔ مذکر۔

(۶) برین. بقول فدائی که از علمای معاصر عجم بود یکی از سو بهای ششگانه که شمال می گویند

مؤلف عرض کند کہ نظر بر اعتبارش می توانیم تسلیم کرد ولیکن خیال می کنیم کہ در بیان معنی اجمال را بکار بردہ و بمعنی (شش گانہ) غور نکردہ۔ شش گانہ ہمان شش جہت است کہ مشتمل است بر مشرق و مغرب و شمال و جنوب و بالا و زیر پس ازین شش جہت بالا را برین گفتن غلط نباشد نمی دانیم کہ چرا شمال را مخصوص کند و نظر باین تخصیص خیال می کنیم کہ مقصودش از صبا است کہ باد شمال را صبا گویند اندرین صورت ہمان معنی چہارم باقی ماند کہ بجایش گذشت فتامل (اردو) دیکھو برین کے چوتھے معنے۔

برین پادشاہ | اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ (۱) بادشاہ بزرگ و معنی ترکیبی بزرگ و بالا ترین پادشاہ بزرگ و (۲) اشارت بسوی شاہ صاحبان انند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول لفظ برین بمعنی بالاتر است کہ گذشت قلب اضافت بادشاہ برین و در معنی دوم برین مخفف بر آئین بمعنی حقیقیش ولیکن استعمال برین درین ہر دو معنی خصوصیتے باپادشاہ ندارد نمی دانیم کہ صاحبان تحقیق بچہ خصوصیتے این را در اصطلاحات جا دادہ اند معاصرین عجم با معنی اول بر زبان ندارند (اردو) (۱) بڑا بادشاہ۔ مذکر۔ (۲) اس بادشاہ پر۔

برین دائرہ | اصطلاح۔ بقول مؤید وانند و ہفت (۱) اشارت بکرہ خاک است و (۲) بفلک ہم **مؤلف** عرض کند کہ دائرہ بمعنی خودش عام است و بوجہ اشارہ قریب کنایہ گرفتہ اند برای زمین و آسمان کہ ہمیان ہر دو را مدوّر دانند مخفی مباد کہ (این دائرہ) در مقصورہ بمعنی دنیا گذشت پس وجہی نیست کہ درینجا بدون سند استعمال معنی دیگر پیدا کنیم و اگر از اشارہ قطع نظر کنیم و برین را صفت دائرہ

قرار دہیم و این را قلب اضافت دانیم معنی
لفظی این دائرہ بلند ترین وکنایہ از فلک
توان گرفت (اردو) (۱) کرۂ خاک۔ مذکر۔
(۲) دیکھو آسمان۔

برمن دژ اصطلاح۔ بقول فدائی کہ
از علمای معاصر عجم بود بمعنی دژی است دیگر
کہ در دژ برجای کہ بلند تر از ہمہ است می
سازند برای نشیمن پادشاہ یا فرماندہ یا سپہبد
ارک و (نارین دژ) ہم می گویندش **مؤلف**
عرض کند کہ معاصرین عجم آنرا بالا حصار گویند
و مراد از قلعہ و مقامی است کہ داخل قلعہ
بالای مقامی بلند ترین می سازند و برین درینجا
بمعنی بلند تر است۔ قلب اضافت بمعنی دژ
بلند تر کہ مرکب توصیفی است (اردو)
بالا حصار۔ دکن میں اس قلعہ کا نام ہے جو
قلعہ کے اندر بلند ترین مقام پر بنایا گیا ہو۔ مذکر۔

برین روی اصطلاح۔ بقول فدائی
کہ از علمای معاصر عجم بود

برین رویہ بچم برین سوی و برین سویہ است کہ رویہ
برین باشد۔ جانب شمال۔ **مؤلف** عرض
کند کہ مرکب اضافی است (اردو) شمال
رویہ وہ مکان یا عمارت یا مقام جس کا مُنہ
شمال کی جانب ہو۔ مذکر۔

برین سفرہ اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ
قنیہ (۱) اشارت بسوی فلک و فرماید کہ (۲)
اشارت بسوی دنیا و زمین و (۳) بالا ترین سفرہ
صاحبان ہفت واند بر اشارت بسوی فلک
و دنیا قانع **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت
سفرۂ برین بمعنی سفرۂ کہ بلند تر است وکنایہ باشد
برای معنی اول و برای معنی دوم عرض می شود
کہ (این سفرہ) گفتن کافی بود بر سبیل استعارہ
کہ دنیا و زمین را سفرہ گفتند کہ عالمان بران
رزق خود می خورند و بمعنی سوم ہم قلب اضافت
و این بمعنی حقیقی است ولیکن بدون سند استعمال

ہرسہ معنی را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم برزبان ندارند و ہرسہ محققین بالا از اہل زبان نیند (اردو)	(۱) دیکھو آسمان (۲) اس دنیا پر اس زمین پر (۳) وہ سفرہ جو زیادہ بلند ہو۔ مذکر۔

برینش بقول برہان بضم اوّل وکسر ثانی بتحتانی رسیدہ و نون مکسور و بشین نقطہ دار زدہ (۱) بمعنی بریدن و برش باشد و (۲) بمعنی راندن شکم و بریدن آن ہم ہست بمعنی آنکہ گویا شکم آنرا از غایت دردی برند صاحب ناصری بذکر این گوید کہ معلوم می شود کہ بفتح بالا مرادف بریدن است و این شین گاہی افادہ معنی مصدری کند چنانکہ آفرینش و آفرینش صاحب جامع بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم می فرماید کہ بریدن شکم از اسہال و درد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی دوم یعنی پیچش مجاز است بدان سبب کہ احشا دران گویا بریدہ می شود و فرماید کہ ظاہرا بریدن در اصل (بریندن)، بزیادت نون بود و در استعمال نون محذوف شدہ ولہذا برینش بہ نون بمعنی بریدن و برش آمدہ و برش بمعنی قاش خربزہ وجز آن کہ آنرا برند گویند **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین مصدر و حاصل بالمصدر را خلط ملط می کند ولحاظ قواعد فارسی زبان نمی دارد بریدن مصدری است کہ ذکرش گذشت و صراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کردہ ایم و اسم مصدر راہم بہ تحقیق رساندہ ایم کہ دران نون را دخلی نیست و (بریندن) بہ نون چارم نیامدہ پس برش حاصل بالمصدر است و برینش بہ نون چہارم مزید علیہ آن کہ نون در بعض کلمات فارسی زبان زیادہ می شود چنانکہ گذارش وگذارشن۔ پس بمعنی اوّل حاصل بالمصدر است بمعنی برش و بریدگی و بمعنی دوم کنایہ باشد از مرض پیچش و ما اشارہ این بر (برنیش)

ہم کردہ ایم کہ بہ نون سوم گذشت (اردو) (۱) بُرّش بقول آصفیہ بالتّشدید وبلاتشدید تیزی۔ کاٹ (۲) دیکھو برنیش۔

برین شاہ | اصطلاح۔ بقول بحر وشمس بمعنی پادشاہ بزرگ **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت این بر (برین پادشاہ) گذشت واین مرادف آن است (اردو) دیکھو برین پادشاہ۔

برین فرہنگ | اصطلاح۔ بقول ناصری واند (۱) بمعنی بالا ترین دانش وآن علم آلہیات حکمت است کہ علم بصانع تعالیٰ وعقول ونفوس باشد و (۲) نام کتابی از تصانیف پادشاہ کامل خردمند (تہمورس۔ ملقب بہ دیوبند) ومعنی ترکیبی آن یعنی عقل اوّل چہ فرہنگ بمعنی عقل است وبرین بالا تر از ہمہ عقول وآن نیز اوّل ہمہ است **مؤلّف** عرض کند کہ طرز بیان محقّق غلط انداز حقیقت طلبان۔ حق آنست کہ قلب اضافت (فرہنگ برین) است وبس وبمعنی اوّل مرکّب توصیفی است وکنایہ باشد از علم آلہیات وبمعنی دوم عَلَم (اردو) (۱) علم آلہی بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ علم حکمت کے اقسام ثلاثہ یعنی ریاضی۔ طبعی۔ آلہی میں سے اخیر قسم پس علم آلہی وہ علم ہے جس میں اُن امور سے بحث کی جاے جو وجود خارجی یا تعقل میں مادّہ کے محتاج نہ ہوں جیسے معرفت خدای تعالیٰ یا مقرّبان درگاہ احدیت جو اُس کے حکم سے دیگر موجودات کا سبب ہوتے ہین۔ مثل عقول نفوس یا اُن کے احکام وافعال۔

برین مرکز | اصطلاح۔ بقول مؤیّد کنایہ از زمین صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ اگر استعارہ گیریم ومرکز را کہ لغت عام است بہ زمین مخصوص کنیم باید کہ (این مرکز)

گوئیم نشنیده ایم که چرا (برین) را آورده اند که مخفف (براین) است واگر برین را بمعنی بالاتر گیریم کنایهٔ فلک رامی زیبد نه کنایه زمین را	پس جز این نیست که تسامح محققین باشد و بس بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (اردو) زمین مؤنث ۔

برینه بقول سروری همان برین بد و معنی اخیر یعنی قاش و رخنه صاحب برهان فرماید که بکسر اوّل هر سوراخ باشد عموماً وسوراخ تنور خصوصاً وبقول رشیدی بذیل برین بمعنی سوراخ **مؤلف** عرض کند که بزیادت های هوّز در آخر برین که بمعنی سومش گذشت مزید علیه آن دانیم چنانکه خونخوار وخونخواره (اردو) دیکھو برین کے دوسرے اور تیسرے معنے

بریوسیس بقول هفت بالفتح وکسر سین مهمله بمثناة تحتانی رسیده بلغت یونانی نوعی از لبلاب وعشقه راگویند وفرماید که بجای تحتانی اوّل بای فارسی هم بنظر آمده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (ارغج) بیان کرده ایم جز من نباشد که فارسیان استعمال این لغت یونانی هم کرده اند ومحققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا داده اند و(بربوسیس) هم به همین معنی گذشت (اردو) دیکھو ارغج ۔ جس کی یہ ایک قسم ہے ۔

بریون بقول سروری بفتح با و واو وکسر رای مهمله (ا) ریشی باشد که بر بدن پیدا شود و هر چند براید پهن شود وخارش کند وپوست گداز د وبضمّ با نیز بنظر رسیده بعربی قوبا گویند بضمّ قاف وفتح واو (بهوسفی ۵) بواسیر و بریون را کند دفع ؤ برد هم علّت ماخولیا را ؤ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب جهانگیری صراحت مزید کند که این را به هندی داد گویند وصاحب برهان گوید که بر وزن رویدن است و فرماید که

بروزن فرعون و دنخون هم آمده ونیز فرماید که بروزن افیون (۲) گرداگرد دهان را گویند صاحب
ناصری نسبت معنی اوّل گوید که سبب این مرض دو چیز بود یکی خلط بد در تن و دیگر قوّت
طبیعت و خلط بد نیز دو گونه بود یکی خلطی بود تیز و رقیق و دیگر خلط بد ره از اندامهای شریف
باز می دارد و بظاهر پوست دفع می کند و پهن می گردد و خارش می کند و بعربی قوبا نام دارد
و ذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان کرده ـ صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو و در سراج
نذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این ظاهراً تصحیف برنور است و بحوالهٔ قوسی فرماید
که (۳) بمعنی دیبای تنک و گوید که این تصحیف بربون عربی است **مؤلّف** عرض
کند که (رادرفن) به معنی اوّل بجایش گذشت واشارهٔ این هم بدرانجا کرده ایم و(بریون)
بیای فارسی هم به همین معنی می آید خیال ما نسبت ماخذ همین که این مرکّب است از بر بمعنی
بدن و یون بقول برهان بمعنی فلس و نمد بدینوجه که ازین مرض جسم انسان فلس پیدا کند
ومثل نمد درشت می شود ـ فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند و آنچه به بای فارسی
می آید مبدّل این که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ نسبت معنی دوم
عرض می شود که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است این را تسلیم کنیم و آنچه
خان آرزو و در سراج این را تصحیف برنور گوید نسبت آن عرض می شود که برنور بدین معنی
نیامده بلکه برنو بمعنی سوم بجایش گذشت پس نسبت ماخذ معنی دوم جز این متحقق نشد که اسم
جامد فارسی زبان دانیم باعتبار محقق اهل زبان دیگر هیچ و بمعنی سوم جا دارد که این را مبدّل
بربون دانیم که به موحده عوض تحتانی گذشت که موحده به تحتانی بدل شود چنانکه بالبوس

وبالبوس وضرورت ندارد که تصحیف خوانیم (اردو) (۱) دیکھو اور فن (۲) دہن کا اطراف

منہ کا حلقہ ۔ مذکّر ۔ دیکھو برپوز (۳) دیکھو بریون ۔

بای موحّده بازای هوّز

بز بقول سروری و برہان و ناصری و جامع بفتح بار (۱) بمعنی آئین وروش (سوزنی ۵) حجرہ زنبیسان وناز ازین کردار کہ شغل ازین طرز وحرفتی زین بز ٭ صاحب رشیدی صراحت مزید کند که بز در عربی بمعنی قماش آمده شاید معنی آئین وروش ازین گرفته اند خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کرده **مؤلّف** عرض کند که ما ازین ماخذ اتّفاق نداریم ونظر بر معنی قماش اگر درعربی باشد آئین وروش را بدان متعلّق نه کنیم وجزین نیست که اسم جامد فارسی قدیم است وبس ۔ معاصرین عجم برزبان ندارند وآئین وروش را استعمال کنند مخفی مباد که بز بمعنی قماش بقول کنز لغت ترکی هم (اردو) دیکھو آئین کے دوسرے معنے ۔

(۲) بز ۔ بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری وجامع امر حاضر از مصدر بزیدن (سوزنی ۵) حجرہ ماست بادخانۂ بوق ٭ ساعتی باد بوق ما را بز ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کرده گوید که این امر بزیدن بمبدّلش وزیدن یا برعکس واین لفظ مخصوص بباد است و فرماید که آنچه صاحب برہان بمعنی جستن آورده خطاست **مؤلّف** عرض کند که بزیدن بقول بحر عجم بمعنی وزیدن وجستن می آید ووزیدن بمعنی جنبیدن وموج زدن ہوا وباد خصوصاً وبمعنی جستن بالفتح عموماً وما بزیدن را مبدّل وزیدن دانیم ۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند وحقیقت معانی بجایش عرض کنیم ودرینجا همین قدر کافی است که امر حاضر بزیدن

است (اردو) دیکھو بزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے۔

(۳) بز۔ بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع مخفف بزم صاحب برہان صراحت مزید کند کہ مجلس عیش و مہمانی مراد است **مؤلف** عرض کند نظر بر اعتبار ناصری و جامع کہ از اہل زبانند بدون سند استعمال ابمعنی را تسلیم کنیم و موافق قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند منی مہا دکہ در فارسی زبان میم از بعض لغات حذف می شود چنانکہ آہرمن و آہرن (اردو) بزم بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سبہا۔ محفل۔ مجلس۔

(۴) بز۔ بالکسر بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و جہانگیری زنبور (خاقانی ے) شاید اگر در حرم سنگ ندہد آید بدست ٭ زیبد اگر در ارم بز نبود میوہ چین ٭ و صاحب رشیدی فرماید چون بوز بالفتح بمعنی زنبور سیاہ کہ بہندی (بھونرا) گویند مذکور خواہد شد شاید این مخفف آن باشد پس بفتح باید نہ بکسر خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی اکتفا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوز بہ زیادت وا و قسمی خاص از زنبور کلان پس ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی زنبور و بوز را کہ می آید بزیادت واو مزید علیہ آن و صراحت کاملش ہمدرانجا کنیم (اردو) زنبور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ تتیا۔ بھڑ۔ برنی۔

(۵) بز۔ بالفتح بقول برہان و ناصری۔ زمین و پشتۂ بلند و تیغ کوہ صاحب جامع گوید کہ زمین پشتہ و تیغ کوہ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ بای فارسی و زای فارسی بمعنی زمین پست و بلند و کوہ و کتل می آید پس فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ و زای فارسی بعربی این را خاص کردند برای پشتۂ بلند و تیغ کوہ

چنانکه تپ وتب وژند وزند مخفی مبادکه طرز بیان برہان بغلط می اندازدکه واوعطف
بیان زمین وپشته بمعنی مطلق زمین ہم قائم کند ومعاصرین عجم قول جامع راصحیح دانندکه معنی
مطلق زمین درین داخل نیست (اردو) بلندپشته۔ بلند ٹیلا مذکر۔ پہاڑکی چوٹی ۔ مؤنث۔
(٦) بز۔ بقول برہان وناصری بضم اوّل تیس راخوانند خان آرزو درسراج ذکر اینمعنی
نکرد۔ بہار ذکرہمین یک معنی کرده گوید بالضّم بمعنی گوسفند وترجمهٔ تیس۔ صاحب محیط فرماید
که لغت فارسی است وبعربی معز وماعز ونرآن راتیش وکبش وبترکی کیچی وبہندی ماده آنرا
بکری وچھیری ونرآنرا بکرا گویند وآن حیوانی است معروف ازحیوانات ماکول اللحم۔ گوشت
آن نسبت بلحوم حیوانات دیگر بعداز گوسفند وآن نزداطبّا عبارت ازگوسفند ولایتی است
یعنی دنبه باشد نه گوسفند ہندی که لحم آن بعداز گوشت بز است درفضیلت وگوشت آن
گرم وتروگرمی آن ازلحم گوسفند ولایتی کمتر وبقول گیلانی معتدل وبارد وموافق گرم مزاجان
ومریضان ومسلولین وصالح الکیموس مولّدخون لطیف ومنافع بسیار دارد **مؤلف** عرض
کندکه اسم جامد فارسی زبان است بالضّم (اردو) بز بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث بکری
گوسفند۔ بکرا۔ آپ ہی نے چھیلی کوبھی بمعنی بزا اور بکری لکھا ہے۔

(الف) **بُزآویز** اصطلاح۔ بقول بہار
(١) واژونه آویختن چنانکه قصّاب بُزرا برقنارهٔ
آویزد (میریحیی ؎) گوشت قصّاب گو دہد
به پزشکی ودنه دردم کند بزآویزش ☆ وفرماید

که (٢) نام فنی است ازکشتی (میرنجات ؎)
مدعی گرم تلاش نمکیں خواہی شد ☆ گر برآویز
شوی بہتر ازیں خواہد شد ☆ خان آرزو در
چراغ ذکراین بہردومعنی بالضّم کرده وصاحب

بحرہم مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و معنی لفظی این آویزندۂ بُز و کنایہ از سہ پایہ کہ از سہ چوب درست کنند و بُز مذبوح را بگوبیلہ آن واژگونہ آویزند تا چرم از وجدا ورودہ و معدہ وغیرہ را خارج و اعضایش پارہ پارہ کنند و بعض طباخان بُز سالم را برہمین بُزآویز کباب کنند چنانکہ آتش بزیرآں بیفروزند و ہمین را وارستہ بر (قنارہ) ذکر کردہ و لغت فارسی گفتہ و صاحب انند ہمزبانش و ہم صاحب انند قنارہ را بہ ون ہای آخرہ بہ ہمین معنی لغت عرب گفتہ بائی حال۔ بمعنی سہ پایہ باشد و مجازاً بمعنی معکوس آویختہ شدہ و بریان ہم واز ہمین است ....

(ب) بر آویز شدن کنایہ باشد از کباب شدن و کردن

(ج) بر آویز کردن

معکوس آویختہ شدن و آویختن نمی دانیم کہ محققین بانام دنشان معنی دوم را از سند میر نجات چطور پیدا کردند حق آنست کہ ہر دو اسناد بالا متعلق است از (ب و ج) تا آنکہ سند دیگر پیش نشود معنی دوم را تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین معنی ساکت و معاصرین عجم بزبان ندارند و ہر سہ محققین ہند نژاد این معنی را از ہمین یک سند پیدا کردہ اند و ما آنرا متعلق بمعنی اوّل کردہ ایم مخفی مباد کہ صاحب غیاث بدون حوالۂ محقق نسبت معنی دوم گوید کہ نام داؤ از کُشتی و آن واژگون آویختن حریف است چنانکہ قصّاب ذبیحہ را بر قنار بستہ پوست کشد (انتہی) ما عرض کنیم کہ بانی این معنی خان آرزو می نماید و دیگر ہند نژادان نقلش کردند و او از کلام میر نجات سکندری خورد بائی حال تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید۔ فتأمل (اردو)

(الف) (ا) سہ پایہ۔ دکن میں تین لکڑیوں یا سیخوں کے کھٹولہ کا نام ہے جس پر مذبوح بکرے کو لٹکاتے ہیں اور پھر کھال اُتارتے ہیں اور بعض لوگ کھال اُتارنے اور آنتوں وغیرہ کے خارج کرنیکے بعد

اُسکے نیچے آگ روشن کرکے اسکو سالمًا بھونتے ہین تذکرًا در بہار عجم بمعنے اُس کے ہے ۔ اوسکے معنونکے اُلٹا لٹکایا ہوا اور بھونا ہوا (۲) پہلوانون کی کُشتی کے ایک خاص فن کو فارسیون نے (بُزآویز) کہا ہی (ب) اُلٹا لٹکایا جانا ۔ کباب ہونا (ج) اُلٹا لٹکانا ۔ کباب کرنا ۔

بزاغتن بقول بحر مصدریست بروزن و معنی گداختن و فرماید کہ متروک التصریف است صاحب ملحقات ، برہان ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤیّد این را با (بزازیدن) نقل کردہ گوید کہ کلاہما بالقسم بمعنی گداختن است ۔ صاحبان ہفت و انند ذکر این با مصدر (بزازیدن با ہر دو زای ہوّز) کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (بزاغتن) بہ بای فارسی عوض موحّدہ ہم بجایش بہ ہمین معنی می آید کہ مبدّل این است چنانکہ تب و تپ و خیال ما نسبت ماخذ این ہمین قدر است کہ اصل این (بُرزآویختن) بود بمعنی حقیقی آن یعنی آویختن بُرز بر (بُرزآویز) برای کباب کردنش و واو تحتانی حذف و ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ (بزاغتن) شد و بر سبیل مجاز بمعنی عام گداختن استعمال کردند وازہمین مصدر اصلی (بزآویز) است کہ بجایش گذشت و حقیقت (بزازیدن) کہ می آید ہمدرانجا عرض کنیم و حقیقت ماخذ (آویختن) بجایش متروک و بر (بر آویختن) تلافی مافات کردہ ایم ۔ معاصرین عجم این مصدر را بر زبان ندارند و متروک است **(اردو)** گلانا ۔ گلا دینا ۔ دیکھو گداختن کے تمام معنے ۔

بزِ اَخفش اصطلاح ۔ بہار گوید کہ گویند (۱) اَخفش را بُزی بود کہ مادام کہ او آواز می کرد اَخفش او از بر کردن سبق خاموش نمی ماند و آن آواز کردنش را دلالت صدق حفظ خود گمان می برد (سنجر کاشی ع) قدرتش را قضا بز اخفش ز ہر چہ گوید ہم آنچنان باشد ز صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ قصّۂ این نہ چنانست بلکہ اَخفش بقول منتخب لقب عرب و نام سہ کس از ائمہ نحوی کہ یکی اخفش کبیر

استاد سیبویہ و دوم (اخفش وسط) معاصر سیبویہ
وسوم (اخفش صغیر) شاگرد سیبویہ بود (انتہی)
معاصر بہار عجم گوید کہ ازین ہر سہ یکی بود کہ بزی
باخود داشت و چون درس می خواند [illegible] آن
می کرد بز مذکور بسبیل عادت خود سر را حرکت
می داد چنانکہ بز ان می کنند و ازین حرکت اخفش
را تسکینی باشد و می دانست کہ بز ما تصدیق
و اجتہاد بحث ما می کند و این الہیش بود ازینجا سبب
[illegible] فارسیان در اصطلاح خود (۲) بز اخفش بترکیب
اضافی کسی را گویند کہ بغیر فہم مضمون مخاطب متکلم
سر را حرکت دہد و درست گوید (ظہوری ؎)
سر تصدیق بہر حرف تو چون جنبانم ٭ مدعی را
بطلب تا بز اخفش باشد ٭ (اردو) بز اخفش
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر (۱) اخفش صرفی
کا بکرا (۲) بے سمجھے گردن ہلانے والا۔ نافہمیدہ
اقرار کرنے والا۔ کھوکلے دماغ کا۔ آپ ہی نے
لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ اخفش نے اپنا سبق یاد کرکے
سنانے کے واسطے ایک بکرا پالا تھا جب تک وہ
گردن نہیں ہلاتا یا سنکر بول نہیں اُٹھتا یہ اپنے
سبق کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور جانتا تھا کہ ابھی
سبق یاد نہیں ہوا جس وقت اس بکرے کو
ذبح کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اُس کا سارا دماغ چاٹ
گیا تھا (انتہی) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ غالباً
آپ نے صاحب بہار عجم کا ترجمہ فرمایا۔ ہم نے اس
حکایت کے متعلق جو کچھ عرض کیا وہ استعمال
شعرائے فارسی کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔

بزاد بر آمدہ اصطلاح۔ بقول سروری
و برہان و جامع و بحر و سراج زینکہ بغایت پیر
باشد و سال بسیار بر و گذشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ موحدہ اول افادہ معنی آز کند چنانکہ بر
معنی بستمش گذشت و زاد بقول برہان حاصل
بالمصدر زائیدن و سن و سال ہم پس معنی لفظی
این کسی کہ از زائیدن خارج شدہ و از سن و سال
برآمدہ و کنایہ از پیر سالہ کہ بغایت پیری رسیدہ

باشد (اردو) بہت بڑی عمر کی بڑھیا۔ مؤنث

بزادی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وکسر دال لغت فارسی (۱) زبرجد و (۲) بلور را گویند **مؤلّف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت وسند استعمال پیش نه شد۔ تا آنکه سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید۔ صاحب محیط برزبرجد گوید که آنرا بہندی پنّا گویند و آن از جملۂ سنگہای شریفۂ نفیسه۔ و در معدن طلا بہم میرسد مادّۂ آن طلا است و فرماید که در اقسام زبرجد اختلاف بسیار است و صحیح تر آنست که زمرّد و زبرجد یک چیز است و بادی الطبع و از یک جنس باختلاف رنگ که زمرّد سبز است و زبرجد زرد۔ وہم او در زبرجد گوید که قسمی از زمرّد۔ زرد رنگ و بہر دو از معدن طلا پیدا شود۔ سرد و خشک در سوم قاطع نزف الدم و رافع عسر البول وشکننده سنگ ومنافع بسیار دارد وہم او بر بلور گوید سنگے است معدنی سفید وشفّاف ونرم تراز زمرّد وسخت تراز شیشه۔ قلیل الاستعمال و رطب ومُصلح آن قند کہنه واکتحال باریک سودۂ آن برای رفع بیاض چشم وسبل و جرب عین نافع واز خواص آنست که تعلیق آن جہت رعشۂ اطفال ومنع فزع درخواب ودرد دندان نافع۔ **مؤلّف** عرض کند که اگراین لغت فارسی به تحقیق رسد اسم جامد فارسی زبان دانیم برای زمرّد وبلور (اردو) (۱) زبرجد۔ بقول منتخب عربی ایک مشہور جوہر جس کا رنگ سبز ہوتا ہے مذکر (انتہی) بعض کی رائے میں زمرّد۔ صاحب آصفیه نے زمرّد پر فرمایا ہے۔ عربی۔ اسم مذکر ایک سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام۔ زبرجد۔ سبزہ پنّا (۲) بلور۔ بقول آصفیه اسم مذکر۔ عربی

ایک چمکدار کانی جوہر کا نام جو نہایت شفاف ہوتا ہے بعض لوگ اس کو کچا ہیرا خیال کرتے ہیں۔

بزاریدن بقول بحر و ملحقات برہان بضم اوّل و بہ رای مہملہ چہارم بمعنی گداختن است و در نسخہ از نسخہ ہای قلمی صاحب مؤید ہم این را بہ رای مہملہ چہارم نوشتہ و در نسخۂ دیگر قلمی این را ترک کردہ و در نسخۂ مطبوعہ آن بہ ہر دو زای ہوّز آوردہ۔ صاحب انند ذکر این باہر دو زای ہوّز کردہ و صاحب ہفت با زای ہوّز دوم و رای مہملہ چہارم آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما (بُزآویزیدن) اصل است بمعنی (برآونجیتن) کہ حقیقت آن بر (بزاختن) بیان کردہ ایم پس چنانکہ (بزاختن) مخفف (بزآونجیتن) است ہم چنان (بزازیدن) بہ ہر دو زای ہوّز مخفّف (بزآویزیدن) باشد بحذف واو و تحتانی و تبدیل ممدودہ بہ مقصورہ و معنیٔ مرادف (بزاختن)، کہ گذشت تسامح صاحبان بحر و ہفت است کہ پی بہ ماخذ نبردند و بہ رای مہملہ چہارم ذکر این کردند این است محاسن تحقیق ماخذ کہ غلطی کتابت و خیال آنہا را ظاہر کرد (**اردو**) دیکھو بزاختن۔

بزّازستان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و تشدید ثانی و کسر زای ثانی بمعنی بازار **مؤلّف** عرض کند کہ بزّاز لغت عرب است بمعنی جامہ و متاع فروش از بز کہ بعربی جامہ را گویند اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد کہ از قبیل گلستان است کہ فارسیان لفظ ستان برای بیان کثرت بر آخر کلمات می آرند معنی لفظی این جای کہ دران کثرت بزّازان است و کنایہ از بازار (**اردو**) دیکھو بازار۔

بزازیدن بقول مؤید و انند ہمان بزاریدن است کہ ذکرش بہ رای مہملہ چہارم

گذشت وحقیقت این همه را اینجا مذکور (اردو) دیکھو بزازیدن ۔

بَزّاغ خان آرزو در سراج گوید که به تشدید در ذیل لغات فارسی به زای معجمه بمعنی فصد کننده نوشته اند و فرماید که صاحب برهان به رای مهمله آورده و تحقیق آنست که به زای معجمه لغت عربی است و آنها در تصحیف و غلط افتاده اند **مؤلّف** عرض کند که ما حقیقت (برّاغ) را به رای مهمله دوم بجایش بیان کرده ایم که مبدل (بزّاغ عربی است که بزای هوّز) است و اختلاف خان آرزو را هم همه را اینجا ذکر کرده ایم پس نمی دانیم که او چرا این لغت عربی را در اینجا با لغات فارسی ذکر کرده فضولی بی محل می کند و یاد ندارد که بر (برّاغ) به رای مهمله هر چه خیالش بود ذکر شد که تصفیهٔ آن همه را اینجا کرده ایم و می پرسیم از و که (بزّاغ را به زای هوّز) دوم کدام محقق فارسی زبان آورده است که تکذیب آن می کند وای برو (اردو) دیکھو برّاغ ۔

بُزاگندن بقول شمس بکاف فارسی کنایه از سحر برای کشش کسی **مؤلّف** عرض کند که همه محققین فارسی زبان عموماً و محققین مصادر فرس خصوصاً و معاصرین عجم ازین مصدر ساکت و غیر از محقق بی تحقیق دیگر کسی ذکر این نکرده و معنی اسم برای مصدر خبر می دهد از نقد معلوماتش ـ تا آنکه سند استعمال پیش نه شود اعتبار را نشاید و ما خذ این هم هیچ (اردو) [illegible] ترجمه ۔

بزان بقول سروری بر وزن رزان باد نسیم و جهنده باشد و فرماید که حالا بکثرت استعمال وزان می گویند (حکیم انوری ے) باز چون باز آمد از اقبال میمون موکبش ٭ تازه شد چون در سحرگاهان گل از باد بزان ٭ صاحب جهانگیری این را بمعنی وزنده و مرادف بزانه و بزنده گوید (مسعود سعد سلمان ے) نه ابر بهارم که چندین بگریم ٭ نه بادِ بزانم که چندین بپویم ٭

صاحبان برہان ورشیدی وناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مصدر
وزیدن اصل است و (بزیدن) مبدّل آن وہر دو بجایش می آید پس بزان بقاعدۂ فارسی
اسم حال بزیدن است چنانکہ وزان اسم حال وزیدن از قبیل چمان وکنان محققین بانام و
نشان در مشتقات مصادر می روند واین قسم لغات مشتقہ را اسم جامد می دانند (**اردو**) چلنے والی
(ہوا کے ساتھ خصوصیت) جیسے چلنے والی ہوا ۔ لیکن محاورہ اُردو میں چلتی ہوئی ہوا کہیں گے
جس سے اسم حال کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

بزانداختن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
شمس بمعنی گداختن **مؤلف** عرض کند کہ دیگر
محققین مصادر واہل زبان ازین ساکت مقصود شمس
غیراز (بزاختن) نیست کہ بجایش گذشت بی
تحقیقی او آنرا ترک واین را قائم کرد ۔ دیگر
ہیچ ۔ تا آنکہ سند استعمال بنظر نیاید اعتبار را نشاید
(**اردو**) دیکھو بزاختن ۔

بزانو درآمدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بہار وبحر وانند (۱) بزانو نشستن (ملا عبداللہ
ہاتفی در رسیدن ایلچی بحضور صاحبقران ؎)
بزانو درآمد در ان پیشگاہ ٭ کہ کس رانبودی
ازان پیش راہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین
عجم گویند کہ (۲) بزانو استادہ عرض حال کردن
است واین رتبۂ مخصوصین بارگاہ باشد (**اردو**)
(۱) زانو پر بیٹھنا (۲) زانو پر کھڑا ہو کر عرض حال کرنا ۔

بزانہ | بقول سروری وبرہان بہ زای معجمہ بر
وزن روانہ یعنی وزندہ (امیر خسرو ؎) ولایت
دارم وگنج وخزانہ ٭ سپاہی تیز چون باد بزانہ ٭
وبقول جہانگیری ورشیدی وجامع مرادف (بزان)
کہ گذشت وبقول صاحب برہان بمعنی وزندہ
وجہندہ **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست
کہ ہای زائد است درآخر (بزان) کہ بہمین معنی

گذشت و صراحت ماخذش ہمدرانجا مذکور و
این مزید علیہ آنست چنانکہ ستمگار و ستمگارہ (اردو)
دیکھو بزآن۔

(الف) **بزباز** | اصطلاح۔ بقول برہان
بروزن پرواز (۱) معروف کہ آنرا بعربی بساً
خوانند و بعضی دیگر گویند کہ شگوفہ و گل و بہار جوز
است۔ بہار گوید کہ (۲) قومی است از معرکہ
گیران کہ بز و بوزینہ را باہم رقصانند (محسن دباغی
؎) پہلوان ظاہر بز باز کہ چندین زین مپیش تا
دہر دون دادہ بدش منصب مخلص خانی تا
(ملک الکلام بہاء الدین محمد بن مؤید ؎) من
گرگ پیر فضلم و بزباز این فلک تا می راندم بہر
طرفی ہمچو گوسپند تا صاحب ناصری بذکر معنی اول
نسبت معنی دوم گوید کہ کسیکہ بز را تعلیم بازی و جستن
و رقاصی دہد عامل آن عمل را گویند و فرماید کہ...

(ب) **بزبازی** | آن عمل را نامند (مولوی
معنوی ؎) ای بسا شیر کہ آموختیش بزبازی تا
سوی بازار کہ بر جہ ہلہ زیرک ہلہ زود تا بہار ہم
ذکر (ب) کردہ (ملا المغرا در معراج ؎) قضا
طرح بزبازی جدی کردہ تا نشد ملتفت شاہ افلاک
گردہا (امیر خسرو ؎) ز عدلت میش بزبازی
کند با شیر ہمچون سگ تا زبہر پاسبانی گرگ دنبال
شبان گیرد تا وارستہ و بحر ہم ذکر (ب) کردہ اند
مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی اول
ہمان انگدان است کہ بجایش گذشت و ما
بحوالہ محیط تعریفش کردہ ایم۔ صاحب محیط
بر بساً ذکر این کردہ گوید کہ آنرا فارسیان
(بزباز) گویند بخیال ما بالفتح مبدل و مخفف بسباسہ
عربی است کہ فارسیان ہای ہوز آخرہ را حذف
کردند و ہر دو سین مہملہ را بزای ہوز بدل کردند
چنانکہ سمارغ و زمارغ۔ ہمین قدر است
ماخذ این و بمعنی دوم بالضم اسم فاعل ترکیبی
و کنایہ از کسانی کہ بزی را بازی بر سبیل بازی
بجنگانند و معاصرین عجم ہم آنرا (بزباز) خوانند

واٰنچہ محققین بالا ذکر بازی بُز با بوزینہ کردہ اند
معاصرین عجم آنرا پسند نمی کنند و (ب) ہمان
بازی رانام است کہ مقابلۂ بُز با بز بسبیل بازی
شود (اردو) الف۔ (۱) دیکھو انگدان (۲)
بکرے لڑانے والا (ب) بکروں کی لڑائی۔ مؤنث

بزبان افتادن مصدر اصطلاحی بقول
بہار و انند (۱) کنایہ از رسوا شدن (ابوطالب کلیم
ے) خواہم زپس پردۂ تقوی بدر افتم ٭ چندی
بزبان ہمہ کس چون خبر افتم ٭ (شفیع اثر ے)
بزبان جہانی افتاد است ٭ چون سخن ہر کہ آدمی
زاد است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی
مشہور شدن ہم کہ بامعنی حقیقی قریب است و
ہر دو سند بکار معنی دوم ہم می خورد و بمعنی اوّل
کنایہ باشد۔ مخفی مباد کہ بہار معنی دوم بیان کردہ
مارا بر (برزبان افتادن) نوشتہ است و معاصرین
عجم ہم بزبان دارند موافق قیاس است (اردو) (۱)
رسوا ہونا۔ (۲) زبان زد ہونا۔ دیکھو برزبان
افتادن۔

بزبان انداختن مصدر اصطلاحی۔
بمعنی مشہور کردن (آصفی ے) در حسن باد گل
سخن زیر زبان داشت ٭ انداخت ولی زود
نسیمش بزبانہا ٭ (اردو) مشہور کرنا۔

بزبان برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و غیاث (۱) بحرفہای ملائم فریب دادن
و (۲) سخنان نالائق گفتن نیز **مؤلف** عرض
کند کہ صاحب غیاث بحوالۂ وارستہ ذکر این کرد
و وارستہ ازین مصدر اصطلاحی ساکت و صاحب
بحر سندی پیش نکرد بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو) (۱) چرب
زبانی سے فریب دینا (۲) ناشائستہ باتین کہنا۔

بزبان داشتن مصدر اصطلاحی بقول
وارستہ (۱) بحرفہای ملائم فریب دادن و بسخن
پیچاندہ از سر مقصود باز داشتن بہار گوید کہ فریب
دادن بحرف و صوت و ملائم (صائب ے) محو

دلجوئی پروانہ بود روی دوش ؏ شمع دارد بزبان گرمیہ
ہمہ محفل را ؏ (خواجہ سلمان ؎) زیر لب میدہم
وعدہ کہ کامست بدہم ؏ غالب آنست کہ مارا بزبان
می دارد ؏ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
است وضرورت ندارد کہ با حرف ہای ملائم مخصوص
کنیم فریب دادن بسخن کافی است (اردو) باتوں
میں اڑانا۔ بقول آصفیہ۔ مغالطہ دینا۔ دھوکا
دینا۔ فریب دینا۔ جھانسا دینا۔

(۲) بزبان داشتن۔ بقول وارستہ در نفرین گفتن
صاحب انند گوید کہ سخنان نالائق گفتن کسی را **مؤلف**
عرض کند کہ (بر زبان داشتن) بہمین معنی گذشت
وسندش ہم ہمدر انجا مذکور بس موافق قیاس و
مرادف آنست (اردو) دیکھو بر زبان داشتن۔

(۳) بزبان داشتن۔ بقول انند کنایہ از زبان
زدو رسوا کردن (محسن تاثیر ؎) بر سر ہر مژہ لخت
دل وجانی دارد ؏ ہر کرا سحر نگاہش بزبانی دارد ؏
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔

(اردو) رسوا کرنا۔ دکن میں (زبان پر چڑھانا)
کہتے ہیں۔

بزبان دگر داشتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر۔ باضافت۔ فریب دادن بحرف ہای
ملائم (ملا وحشی ؎) بلبل گلہ می کرد زگل دوش
بصد رنگ ؏ گل بود کہ ہر دم بزبان دگرش
داشت ؏ **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است از ہمان
مصدر عام (بزبان داشتن) کہ گذشت وموافق
قیاس ولیکن ضرورت ندارد کہ حرف ہای ملائم
را داخل معنی کنیم۔ مجرد فریب دادن از سخنان
کافی است (اردو) دیکھو بزبان داشتن
کے پہلے معنے۔

بزبان گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ (۱) بحرف ہای ملائم فریب دادن
مرادف (بزبان داشتن) (شانی تکلو ؎) آن
لطف کو کہ تا زبرش زود بگذرم ؏ از گرمی سخن
بزبانم گرفتہ بود ؏ صاحب بحر گوید کہ مرادف (بزبان

داشتن) **مؤلف** عرض می کند کہ سند بالا متعلق
بہ معنی دوم می نماید مشتاق سند دیگر می باشیم۔
معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو
برزبان داشتن کے پہلے معنے۔
(۲) برزبان گرفتن۔ بقول وارستہ کنایہ از سخنان
نالائق گفتن (صائب ؎) من چون ہدف
نی ام زدم از جدای خویشتن ؛ مژگان او عبث برزبانم
گرفتہ است ؛ بقول بہار سخنان ناسزا گفتن
مؤلف عرض کند کہ این سند را بمعنی سوم
متعلق دانیم۔ معاصرین عجم برزبان دارند (اردو)
سخت سست کہنا۔ بقول آصفیہ۔ برا بھلا کہنا۔
درشتی اور سختی سے پیش آنا۔ لعنت ملامت کرنا۔
زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ لتاڑنا
(۳) برزبان گرفتن۔ بقول بہار رسوا کردن سند
این از صائب بمعنی دوم گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ (برزبان گرفتن) ہم بہمین گذشت
د موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

(۴) برزبان گرفتن بہ تحقیق ما۔ گرفتن برزبان (۳۳۴۴)
چنانکہ سخن برزبان گرفتن و زبان زد کردن سخنی
وشہرت دادن و (برزبان گرفتن) ہم بہمین معنی
گذشت (صائب ؎) چنان گداخت مرا فکر آن
دہان و میان ؛ کہ میتوان بزبان چون خبر گرفت
مرا ؛ (محسن تاثیر ؎) نرمی زہر کہ دیدہ گرفتار
گشتہ ام ؛ حرفم کہ مردمان برزبانم گرفتہ اند ؛ (طالب
آملی ؎) عیشم برزبان گرفتہ گوئی ؛ کز خاطر غم
شدم فراموش ؛ (اردو) دیکھو برزبان گرفتن۔
(۵) برزبان گرفتن بہ تحقیق ما گرفت سخن کردن۔ (۳۳۴۵)
(محمد سعید اشرف ؎) دیگر بطعن عشق بتانم گرفتہ
اند ؛ طوطی نیم چرا بزبانم گرفتہ اند ؛ (اردو)
گرفت کرنا۔ بقول آصفیہ۔ اعتراض کرنا۔ حجت
لگانا۔ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔

برزبانہا افتادن مصدر اصطلاحی بقول
وارستہ و بحر (۱) مشہور شدن و (۲) رسوا شدن۔
صائب ؎) از جام تام جم برزبانہا فتادہ است ؛

زنہار در بساط جہان بے اثر مباش ؛ بہار گوید کہ
مشہور شدن بزبونی و عیب (صائب ۵۱) رازِ من
از لب خامش بزبانہا افتاد ؛ گرچہ از خامہ بی شق
نہ زاود سخنی ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بزبان
افتادن) است کہ گذشت و ضرورت ندارد
کہ بلحاظ جمع این را قائم کردہ عام را خاص کنیم کہ
جمع ہم داخل تعمیم واحد است ۔ انچہ بہار در معنی
اوّل خصوصیت زبونی و عیب قائم می کند درست
نیست کہ از معنی دوم مقصودش حاصل می شود و
از تخصیصش معنی اوّل خارج می گردد مخفی مباد کہ
بخیال ما سند دوم ہم متعلق بمعنی اوّل است تسامح
بہار است کہ آنرا متعلق بمعنی دوم کردہ ۔ معاصرین عجم ہم
معنی دوم را بر زبان دارند و (بر زبان افتادن) ہم
بجائش گذشت (اردو) (۱) مشہور ہونا (۲) رسوا ہونا ۔

بزبچہ اصطلاح ۔ بقول مؤید با جیم فارسی
بزغالہ ۔ صاحب رشیدی ذکر این ذیل (بزبیچہ
بہ تحتانی سوم) کردہ می فرماید کہ ہمین را (بزبچہ
بہ موحدہ عوض تحتانی) ہم گویند و صاحب
ہفت ہم ذکر (بزبیچہ) بہ تحتانی کردہ **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بچہ بز ۔ قلب اضافت
و حقیقت (بزبچہ) بجایش عرض کنیم (اردو)
بکرے کا بچہ مذکر ۔

بزپویندی بقول جہانگیری در ملحقات بمعنی دہید و فرماید کہ آنرا ہجید نیز نامند ۔ صاحب
برہان برہجید گوید کہ بفتح اوّل بروزن کشید لغت زند و پازند است بمعنی بدہید کہ امر بہ دادن
است **مؤلف** عرض کند کہ (بزپونتن) مصدر زند و پازند بمعنی دادن می آید و صاحب
برہان ذیل آن (بزپونید) را بمعنی بدہید می آرد پس ہمان (بزپونید) را محقق بالا بہ تصحیف
لفظی بطور اسم جامد نوشتہ است تسامح او یا غلطی کاتب بیش نیست (اردو) تم دیو ۔ (دینا)
کے امر حاضر کی جمع ۔

بزبها | بقول خان آرزو در چراغ بضم وزای معجمه بمعنی غلام هندی و فرماید که از زباندانان به ثبوت رسیده. زلّه بردارش بهار، بذکر معنی بالا گوید که گویند «شش قبر غه بزبها» ای سیاه کم بها. صاحب انند نقل نگارش. صاحب بحر بر غلام هندی قانع **مؤلّف** عرض کند که ما هم درین باب از معاصرین عجم گفتگو کردیم می فرمایند که فارسیان مطلقاً هر غلام و سیاه را (بزبها) گویند. اسم فاعل ترکیبی است یعنی بهای بُز دارنده که قدر و قیمتش بوجه غلامی بیشتر از بُزی نیست. و این اصطلاحی است برای غلام و همان را سیاه هم گویند بوجه رنگ غلامان که حبشی و سیاه رنگ می باشند (الخ) نمی دانیم که محقّقین بالتخصیص هندی چرا گرفته اند دانستند که در هند رسم غلامی نیست و سیاهی هم مخصوص است از غلامان عجم و عرب خیال ما همین قدر است که محقّق اوّل الذکر با عجمی پرسیده باشد و او به (تمسخر با مخاطب) لفظ هندی را بر غلام داخل کرد تا اعتبار غلامان عجم و عرب در نظر سائل قائم باشد خیال نکرد که سائل حقیقت جوی لغت است و این استهزا لغت فرس را نقصان می رساند اگر محقّق هند نژاد بر ماخذ غوری کرد حقیقت را می دریافت (اردو) غلام بقول آصفیہ وہ زرخرید چھوکرا جو بلا تنخواہ گھر کا کام کاج کرتا ہے۔

بزپونتن | بقول برهان با بای فارسی و نون و تای قرشت. بروزن پهلوشکن بزبان زند و پازند بمعنی دادن و فرماید که (بزپونهی) بمعنی می دهم و (بزپونسید) بمعنی بدهید. صاحب موارد هم ذکر این کرده ولیکن (بزپونمی) را به میم عوض هاء هوّز آورده و صاحب ناصری هم با او متّفق **مؤلّف** عرض کند که در بعض نسخ برهان هم (بزپونمی) به میم است و بلحاظ معنی هم موافق قیاس که حال متکلم است مخفی مباد که (بزپدن) بقول دستوران معاصر مذهب زرتشت در زند و پازند

بمعنی حواله. حیف است که کتب لغات ازین ساکت پس فارسیان قدیم علامت مصدر تن در آخرش زیاده کرده مصدری ساختند موافق قیاس و حالا در استعمال متروک است و مبدّل این به بای فارسی اوّل هم می آید چنانکه تب وتپ (اردو) دنیا۔

بزجگر اصطلاح۔ بقول بحر وغیاث واننده (بالضم وبکسر جیم عربی وفتح کاف فارسی) بمعنی ترسان ضدّ بهادر **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست۔ اسم فاعل ترکیبی است مرادف (بزدل) که می آید (اردو) بزدل۔ دیکهو اشتردل

بزحمت افتادن مصدر اصطلاحی۔ (۳۳۲۲)

کنایه از مبتلای تکلیف شدن ظهوری ؎
از اختران همه آزادگان کشند آزار ۝ فلک بزحمت تحصیل حاصل افتاد است (اردو) زحمت میں مبتلا هونا۔

(الف) بزداغ اصطلاح۔ بقول سروری به زای معجمه ودال مهمله بوزن گستاخ مصقلهٔ که بآن زنگ زدایند و فرماید که در نسخهٔ میرزا بفتح بانیز (منصور شیرازی ؎) دهد ضیا بمه آئینهٔ رخت کانرا ۝ بود ز خاطر شاه فلک عمل بزداغ ۝ صاحب جهانگیری گوید که بااوّل مکسور افرازی باشد که بدان زنگ آئینه وتیغ وامثال آن بزدائید وآنرا تیازی مصقله خوانند صاحبان رشیدی وجامع وانند وهفت هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری گوید که بزدائیدن مصدر این لغت است و (بزداغیدن) و (بزدودن) نیز شله۔ خان آرزو در سراج گوید که بعضی بفتح اوّل به بای فارسی گفته اند وبعضی بضم اوّل **مؤلف** عرض کند که خان آرزو چه اتصفیه نکرد حقیقت اینست که این اسم جامد فارسی زبان است مزید علیه ومبدّل (زده) که بالفتح بمعنی آراسته ومزیّن بجایش می آید فارسیان های هوّز آخره را بالف بدل کردند چنانکه خاره وخارا و غین زائد

درآخرش آ در دند چنانکه چرا و چراغ و موقده مفتوح
دراوّلش زیاده کرده (بزداغ) کردند و اسم جامد
قرار دادند برای مصقله که آلهٔ صیقل است و اختلاف
اعراب چنانکه بالا مذکور شد تصرّف محاوره باشد
وبس و مصدر..........

(ب) **بزداغیدن** که صاحب ناصری
ذکرش کرده از همین اسم مصدر وضع شد بقاعدهٔ
مصادر بزیادت تحتانی معروف و علامت
مصدر دن درآخرش ولیکن این مصدر حالا
متروک التصریف است و محقّقین مصادر ازین
ساکت و معنی این مصقله کردن و صیقل کردن پس
الف و ب هردو باعتبار ماخذ بکسر اوّل است
واگر تصدیق فتح و ضمّهٔ اوّل در استعمال شود تصرّف محاوره
دانیم وانچه خان آرزو به بای فارسی می نویسد از نظر ما
نگذشت واگر سند استعمالش بدست آید بجایش ذکر کنیم
و مبدّل این دانیم چنانکه تب و تپ (اردو) (الف)
مصقله بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ صیقل کرنے کا
اوزار۔ ریتی (ب) صیقل کرنا۔

بزدائیدن بقول سروری مرادف (بزدودن) که می آید و هردو بمعنی دور کردن زنگ
از آئینه و تیغ و امثال آن صاحب موارد هردو را مرادف یکدیگر قرار داده گوید که هرکدام لغتی است
در (زدودن) و (زدائیدن) که بجایش نمی آید صاحب بحر هردو را بالکسر کامل التصریف گفته
و (بزداید) را مضارع هردو قرار داده معنی با سروری متّفق۔ صاحب برهان هم ذکر این
کرده خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که تحقیق آنست که موقده جزو کلمه نیست
پس اصل همان زدائیدن و زدودن است **مؤلّف** عرض کند که زده بقول برهان بفتح
اوّل بمعنی آراسته و مزیّن می آید فارسیان های هوّز آخر را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا
و تحتانی زائد زیاده کردند چنانکه پا و پای و بقاعدهٔ مصادر جعلی تحتانی معروف و علامت مصدر

دن درآخرش آورده مصدری وضع کردند که بمعنی حقیقی آراسته و مزین کردن است وکنایه از مصقله کردن و دور کردن زنگ از آئینه وغیر ذلک و در (زدودن) هم اسم مصدر آن همان (زده) است که های هوز آخره بدل شد به واو چنانکه آوسه و آوسو وحق آنست که مصدر (زدودن) اصلی است و (زدائیدن) جعلی و اطلاق جعلی نه برای آنست که اسم مصدر مال السنۀ غیر فارسی است چرا که (زده) خود مال فارسی زبان است بلکه بنا و اقفیت ماخذ وضع شد و ضرورت آن نبود و مشتاق سند استعمالش می باشیم۔ مخفی مباد که موحّده در اوّل هر دو زائد است پس بقاعدۀ فارسی هر دو را بالکسر خواندن صحیح باشد و (زدائد) مضارع زدائیدن که این کامل التّصریف است و (زدودن) را مضارعی نیامده که سالم التّصریف باشد و سالم التّصریف را غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ تسامح صاحب بحر است که (زدائد) را مضارع هر دو دانست و هر دو را (کامل التّصریف) خیال کرد۔ ما حقیقت مصادر اصلی و جعلی را بر لفظ (اسم مصدر) بیان کرده ایم (اردو) زنگ آئینہ یا تلوار وغیرہ سے دور کرنا۔ صیقل کرنا۔

(الف) **بُزدل** اصطلاح۔ الف

(ب) **بُزدلی** بقول انند بحو الۀ فرہنگ فرنگ بمعنی ترسان و نامرد و بیدل و بقول صاحب فدائی ترسو و کم دل و ترسان چنانکه بد دل و بیباک و دلیر را شیردل نامیدۀ اند و نسبت (ب) فرماید که ترسو گری و جُبن **مؤلّف** عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که دل او مثل بُز ست و دلی دارنده همچون بُز۔ ضدّ شیردل و (ب) بزیادتی یای مصدری است (اردو) الف

بُزدل - دیکھو اشتردل - (ب) بُزدلی بقول
آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - نامردی - ڈرپوک پن -
بُزدودن | صاحبان نوادر و موارد و بحر
وسروری وجہانگیری ورشیدی وسراج وناصری
ذکراین کردہ اند و ما حقیقت این را بز (بزدائیدن)
نوشتہ ایم (**اردو**) دیکھو بزدائیدن -

بَزْر | بقول ضمیمۂ برہان بفتح اوّل وسکون ثانی ورای قرشت (۱) تخم کتان کہ غذائی است صاحب محیط گوید کہ لغت عرب است کہ تخم نبات را گویند جمع آن بزور وبیونانی افیور وبہندی بیج نامند وبقول گیلانی می فرماید کہ عادت اطبّا بران جاری شدہ کہ چون اطلاق بزر فقط نمایند مراد ازان (بزرکتان) باشد وبعدہ اصطلاح مقرر کردند کہ چون اطلاق بزر کنند مراد ازان (۲) روغن کتان بود پس چون لفظ بزر مطلقا درکتب واقع شود مراد ازان روغن کتان باشد (انتہی) البتہ صاحب مؤیّد ہم این را ذیل لغات فارسی جا دادہ گوید کہ کتان عربی وبزر فارسی است بمعنی تخم **مؤلف** عرض کند کہ ما بلحاظ قول صاحب محیط کہ این لغت عرب را بمعنی روغن کتان استعمال می کنند مفرّس دانیم بہ تصرّف درمعنی ازینجاست کہ محققین فارسی زبان این را جا دادہ اند (**اردو**) (۱) کتان کے بیج - مذکّر (۲) کتان کا روغن مذکّر -

بَزْرا | بقول جہانگیری درملحقات تخم را گویند صاحبان برہان وناصری گویند کہ این لغت زند وپازند است بمعنی تخم زراعت مطلقاً یعنی ہر چیز کہ بجہۃ خوردن حیوانات کاشتہ میشود **مؤلف** عرض کند کہ باعتبار ناصری می گوئیم کہ مفرّس است از لغت عرب (بزر) بزیادت الف درآخرش وتخصیص معنی بمعاصرین عجم برزبان ندارند (**اردو**) وہ تخم جو کاشت زراعت کے لئے رکھا جاوے - مذکّر -

بز را غم جانست وقصاب را غم پیہہ مثل۔

صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت وصاحب محبوب الامثال ذکر این بہ تخفیف کلمہ (است) کرده وبعوض (پیہہ) (پیشہ و پیسہ) را نوشتہ **مولف** عرض کند کہ حذف است عیبی ندارد و تبدیل لفظ پیہہ غلطی ثابت است فارسیان درین مثل پیہہ را استعمال کنند مقصود شان اینست کہ قصاب را پیہہ بز عزیز است وپروای جانش نیست فارسیان این مثل را در محل اظہار خود غرضی کسی می زنند وبس (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "لڑکا روے بالوں کو نائی روئے منڈائی کو" اس اردو کہاوت میں بھی خودغرضی ہی کا بیان ہے یعنی لڑکا اس لئے روتا ہے کہ میرے بال نہ جائیں یعنی اسکو بالوں کا غم ہے اور حجّام کو لڑکے کے بالوں کا کچھ غم نہیں بلکہ اپنی اجرت کا غم ہے۔ دکن میں کہتے ہیں " بکرے کو اپنی جان کی لگی ہے اور قصائی کو اسکی ران کی" یہ کہاوت قریب فارسی مثل کا ترجمہ ہے۔

بزرجمہر بقول انند بحوالہ غیاث بضمتین وسکون رای مہملہ وضم جیم عربی وکسر میم نام وزیر اعظم نوشیروان و فرماید کہ این معرّب بزرگ مہر است وگوید کہ آنچہ در بعض لغات نوشتہ اندکہ بضم جیم نشاید وجیم ورای مہملہ ہر دو را ساکن باید خواند این قول غلط است صحیح ہمانست کہ جیم را مضموم خوانند چراکہ در عربی دو ساکن بدون مدہ بہم نیایند و فرماید کہ از رسالہ معرّبات صاحب منتخب چون ضمّہ نسبت کسرہ و فتحہ حرکت قوی است پس کلمہ معرّب را کہ ضعیف بود باین حرکت قوی قوّت دادند وقوّت ضمّہ بشرح ملّا در بحث فعل مذکور (انتہی) صاحب ہفت ذکر این بہ جیم عربی کرده گوید کہ بعضی برانند کہ وزیر قباد شاه بود نہ نوشیروان

بودہ صاحب ملحقات برہان بہ جیم فارسی آوردہ گوید کہ ہمان (بزرجمہر بہ جیم عربی) کہ وزیر نوشیروان باشد صاحب مؤید ہم بہ جیم فارسی آوردہ فرماید کہ (بوزرجمہر) بزیادت واو بعد مضمومہ ہم آمدہ کہ آنرا (قباد پادشاہ) گفتندی و در نسخۂ قلمی اتفاق با صاحب ہفت **مؤلف** عرض کند کہ در فارسی زبان مبدّل (بزرگ مہر) است کہ بہ ہمین معنی می آید و وجہ تسمیۂ آن ہمانجا مذکور شود درینجا ہمین قدر کافی است کہ کاف فارسی بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ شنگرف و شنجرف و آخشیگ و آخشیج و رنگ و رنج و بر سبیل تعریب ہم چنانکہ لگام و لجام ۔ پس آنانکہ این را بہ جیم فارسی گرفتہ اند خطا کردہ اند کہ کاف فارسی بجیم فارسی و بالعکس آن بدل نشود ۔ فارسیان استعمال این معرّب ہم کردہ اند و نسبت اعراب عرض می شود کہ ہرگاہ این را معرّب تسلیم کردہ ایم نسبت اعراب ہم بقاعدۂ عربی باروئیم و تصرّف دران نکنیم و آنچہ بہ کاف فارسی می آید ظاہر است کہ بہ ضمّ اوّل و دوم و بہ سکون کاف فارسی ومرکب از لفظ بزرگ بالفظ مہر است پس آنانکہ این معرّب را بہ ضمّ جیم گرفتہ اند درست است و کسانی کہ بر خلاف این رفتہ اند از برای آن دلیلی نیست (اردو) بزرجمہر ۔ نوشیروان کے وزیر کا نام ۔ مذکر ۔

بزرخانہ | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون را شکنجۂ عصّار و چرخ عصّار را گویند کہ بعربی معصار و بہ ہندی کولھو نامند **مؤلف** عرض کند کہ بزر در اصطلاح اطبّا روغن کتان قرار یافت چنانکہ بجایش گذشت پس فارسیان آن را بر سبیل مجاز بمعنی مطلق روغن گرفتند و بترکیب قلب اضافت چرخ عصّار را نام

نہادند کہ خانہ ایست برای ہر قسم روغن۔ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم۔ بر زبان ندارند مخفی مبادکہ از لفظ (بزر) کہ بر معنی دوش گذشت باید کہ این را بالفتح صحیح دانیم (اردو) کولھو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تیل نکالنے کی کل۔ تیل پیلنے یارس نکالنے کا آلہ۔ معصار۔ (دکن میں اس کو گھانا کہتے ہیں)۔

بزرقطونا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ ناصر المعالجین بفتح اوّل وکسر ثانی وضمّ قاف و طای حطّی لغت فارسی است اسبغول را گویند مؤلف عرض کند کہ صاحب مخزن الادویہ این را لغت عرب گفتہ وجادارد کہ اطبای عرب (بزر القطونا) گفتہ باشند تعریف کامل این بر اسبغول گذشت۔ تسامح صاحب انند بیش نیست کہ این لغت فارسی خیال کرد (اردو) دیکھو اسبغول۔

بزرقی بقول ضمیمۂ برہان یعنی احتیاط تمام وتعمّق بسیار مؤلف عرض کند کہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ہم ازین ساکت۔ سند استعمال پیش نہ شد۔ معاصرین عجم۔ بر زبان ندارند ہیچ ماخذ ہم نمی کشاید مشتاق سند می باشیم (اردو) کامل احتیاط مؤنّث اور کامل غور وتعمّق۔ مذکّر۔

بزرک بقول رشیدی بفتح با ورای مہملہ تخم کتان۔ صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ توسی گوید کہ بید انجیر باشد کہ از تخم آن ہم روغن گیرند و بمعنی کتان مخصوص خوزستان وبحوالۂ تحفۃ المومنین گوید کہ چون مطلق گفتہ شود ازان کتان مراد است وازینجا مستفاد می شود کہ کلمۂ عربی است کہ فارسیان تصرّف نمودہ اند مؤلف عرض کند کہ تصرّف ہمین قدر می نماید کہ کاف نسبت در آخر لغت عربی آوردہ مفرّس کردہ اند بمعنی تخم کتان کہ بزر بقول منتخب بمعنی تخم است وازین تخصیص معنی خاص بہ پیدا کردند برلے

تخم کتان (اردو) کتان کا تخم۔ مذکر۔

بزرکار اصطلاح۔ بقول برہان بروزن شرمسار برزیگر و زراعت کنندہ صاحب جامع صراحت کاف فارسی نکرد و صاحب ناصری ہم بلا صراحت کاف آورد **مؤلف** عرض کند کہ (برزکار) بہ رای مہملہ دوم و زای ہوز سوم بہ کاف عربی گذشت بہ ہمین معنی و ما آن را قلب بعض این قرار دادہ ایم و حقیقت کامل برمعنی دوم لفظ برز نوشتہ ایم و بر (بذر گر) ہم۔ معنی لفظی این کار تخم کنندہ باشد (اسم فاعل ترکیبی) و کنایہ از کاشتکار و مزارع و متحقق بہ کاف عربی است (اردو) دیکھو (برزکار)

بزرگ بقول سروری (۱) ضد خرد و (۲) نام یکی از دوازدہ مقام و بقول فدائی (۳) مردی کہ از خاندان ناموری باشد (سعدی ﷺ) بزرگش نخوانند اہل خرد ؎ کہ نام بزرگان بہ زشتی برد ؎ (شاعر در حصر دوازدہ مقام ﷺ) عشاق مراقد حسینی است چو راست ؎ در پردہ بوسلی رہاوی و نواست ؎ چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ؎ زنگولہ حجاز و کوچک اندر براست ؎ صاحب ناصری ذکر معنی اوّل کردہ نسبت معنی دوم فرماید کہ نام مقامی است از موسیقی صاحب برہان ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی سوم مجازاً فارسیان مرد کلان عمر و مرد باخدا و باشوکت و شان را ہم گویند کہ داخل معنی اوّل باشد و بمعنی دوم ہم مجاز کہ نظر بر بلندی مقام موسیقی آنرا بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بزرگ بقول آصفیہ۔ بڑا۔ کلان۔ دیکھو اختیار (۲) فارسیوں نے موسیقی کے ایک راگنی کو بزرگ کہا ہے جس کی سُریں بلند ہیں مؤنث (۳) بزرگ۔ بقول آصفیہ۔ معزز۔ شریف۔ خدا رسیدہ۔

بزرگ استخوان اصطلاح۔ ہمان (استخوان بزرگ) است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو استخوان بزرگ۔

بزرگ امید | اصطلاح۔ بقول برہان
نام حکیمی کہ استاد و پرورندۂ پرویز بن انوشیروان
بود صاحب ناصری فرماید کہ نام دانای فرزانہ
از مخصوصان خسرو پرویز۔ صاحب مؤید گوید کہ
نام استاد خسرو کہ ندیم ہرمز بن نوشیروان و
منجم حکیم پیشہ بود (نظامی) بزرگ امید
خورد امید گشتہ بلہ زبانی چو برگ بید گشتہ
مؤلف عرض کند کہ در وجہ تسمیۂ این معنی
حقیقی ہر دو لفظ مرکب داخل است و اسم
فاعل ترکیبی است و بترکیب۔ علم شخصی (**اردو**)
(بزرگ امید) ایک حکیم گزرا ہے جو خسرو پرویز
کا مصاحب تھا۔ مذکر۔

بزرگان خردہ برخردان نگیرند | مثل۔
صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ
از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ قریب است بمعنی و محل استعمال (از خردان
خطا واز بزرگان عطا) کہ بجایش گذشت
فارسیان چون بزرگی را برخور دخورد ناراض بینند
استعمال این کنند (**اردو**) دیکھو (از خردان
خطا واز بزرگان عطا)

بزرگان دربار | اصطلاح۔ بقول فدائی
بزرگان درگاہ | کہ از علمای معاصر عجم
بود چاکران تخت و اعیان دولت **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است
مراد از اکابر سلطنت (**اردو**) اعیان دولت
دربار شاہی کے امرا۔ مذکر

بزرگ اندیشہ | اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی
کنایہ از عاقل وکسی کہ فکر او بلند است (انوری
) وز وبر پیر دیگر بود دہند و بزرگ اندیشہ
و چونان مہتر (**اردو**) عاقل۔ بلند فکر۔

بزرگان کشور | اصطلاح۔ بقول فدائی
کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی اکابر سلطنت
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
ولیکن کنایہ باشد از اکابر عالم وتخصیص سلطنت

برسبیل مجاز باشد (اردو) دیکھو بزرگان دربار۔

بزرگ بار خدا | استعمال۔ ذات باری تعالیٰ شانہ (انوری ؎) بزرگ بار خدائیکہ گر قیاس کنند٭ ہمہ جہان ز بزرگیش نیست عشر عشیر٭ (اردو) ذات باری تعالیٰ شانہ۔ مذکّر۔

بزرگ پست | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاچار بمعنی بسیار خرد **مؤلّف** عرض کند کہ مجازاً پست را بمعنی خرد و بزرگ را بمعنی بسیار گرفتہ اند دیگر ہیچ مرکب توصیفی است و بس (اردو) بہت چھوٹا۔

بزرگری | اصطلاح۔ بقول مؤیّد و شمس بفتح اوّل بازای موقوف و کاف فارسی زراعت و کشاورزی **مؤلّف** عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ (بزرگر) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) زراعت۔ کھیتی باڑی۔ مؤنّث۔

بزرگ زادہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضمتین بمعنی عالی نژاد (شیخ شیرازی ؎) بزرگ زادۂ نادان بشہر واماند٭ کہ در دیار غریبش بہیچ نستانند٭ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بزرگ زادہ بڑے اور شریف گھرانے کا لڑکا۔

بزرگ سال | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ سالخورد و مُسِن و معمّر **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمر بسیار دارندہ (اردو) بُڈّھا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکّر۔ بوڑھا۔ کہن سال۔ مُسِن۔ عمر رسیدہ۔ سالخوردہ۔ معمّر۔

بزرگش نخوانند اہل خرد کہ نام بزرگان بزشتی برد | مقولۂ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ فارسیان بطریق موعظت استعمال این کنند تا اخلاق انسان درست شود و این مثل نیست بلکہ مقولہ ایست (اردو) بزرگوں کو ہمیشہ نیکی سے یاد کرو کہ بزرگوں کی عیب جوئی

معیوب ہے" بڑوں کی مذمت اپنی فضیحت "
یہ سب دکن کے مقولے ہیں۔

بزرگ فرمان اصطلاح۔ بقول ناصری وانند بمعنی فرمان بزرگ و فرماید کہ درسوابق ایام آنرا کہ اکنون بعربی وزیر خوانند وبعد از شاہ حکم او برہمہ روان است بپارسی (بزرگ فرمان) خواندندی و درتاریخ فارس آمدہ کہ کیخسرو چون خدمات گودرز را بدید اورا بزرگ فرمان فرمودہ کہ ہیچ منزلت ازان برتر نبودی ونائب شاہ شدی **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی فرمان بزرگ دارندہ وکنایہ از وزیر اعظم حالا معاصرین عجم این را دستور اعظم خوانند (**اردو**) وزیر اعظم عربی اسم مذکر۔ دستور معظم۔ بڑا وزیر۔ وزیر الملک۔

بزرگ مہر اصطلاح۔ بقول ناصری و انند (۱) بترکیباً بمعنی آفتاب بزرگ و (۲) صاحب محبت بزرگ و (۳) نام حکیم بزرگوار وعجیب دانش شعار پسر بختگان بودہ۔ سالہا وزارت انوشیروان دادگر کردہ و بہ حکمت معروف است و بتدبیر مشہور و فرماید کہ۔ در اغلب کتب تواریخ وشہنامۂ فردوسی حالات وی مسطور۔ گویند بازی نرد را دربرابر شطرنج کہ از ہند آوردہ بودند اختراع نمود (نظامی ط) بزم نوشیروان سپہری بود ۔ ذکر جہانش بزرگ مہری بود ۔ و گوید کہ عربان این را (بوزرجمہر) کردہ اند و گاہی الفی نیز بدان افزودہ اند مانند این کہ کنیت کسی باشد چہ زبان عرب کاف عجمی ندارد و بجای آن جیم می آرند چنانکہ بزرج معرب بزرگ است **مؤلف** عرض کند کہ ذکر (بزرجمہر) بجایش گذشت پس بمعنی اول قلب اضافت و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی ہست و بمعنی سوم ہم قلب اضافت (مہر بزرگ) بمعنی آفتاب۔ بزرگ و عَلَم حکیمی کہ ذکرش بالا گذشت (**اردو**) (۱)

بڑا آفتاب (۲) بہت محبت رکھنے والا (۳)
دیکھو بزرجمہر۔

(الف) بزرگوار | اصطلاح۔ بقول ہا
(ب) بزرگواری | و بحر (الف) (۱)

مزید علیہ بزرگ چون قبۂ و تحفہ و درخت و بخت
(میر معزی ؎) دیدم شبی بخواب درختی بزرگوار
از علم و عقل و عدل بر و شاخ و برگ و بار
(ولہ ؎) شاہا بساز مجلس و می نوش کن کہ ہست
امروز نوزدہی بہ واشتال نوزبار ز دولت ہی
بہ تہنیت آید کہ کردہ ز جشن بزرگوار بر وز بزرگوار
شادیم و کامگار کہ شاد است و کامگار ز میر
بزرگوار بعہد بزرگوار ز (ولہ در تعریف ایوان
؎) از نقش چون خورنق نمان طرب فزای
در مرتبہ چو قبۂ خضرا بزرگوار ز (ولہ ؎) ہمہ
سلامت رای جہان فروز تو باد ز ہمہ سعادت
بخت بزرگوار تو باد ز (نظامی ؎) تشنہ ہای
بزرگوارش داد ز ہر یکی در عوض ہزارش داد ز

(انوری ؎) لیکن چو سنتے است قدیمی روا بود
ز احیای سنت شعرای بزرگوار ز صاحب فدائی
کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ (۲) بزرگیست
کہ بزرگیش سروش مانی بود (روحانی) و (ب)
بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ عظمت و جلال و
دولت و اقبال (شیخ شیراز ؎) خدای راست
مسلم بزرگواری و حلم ز کہ جرم بیند و نان بر قرار
می دارد ز **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مرکب
است از لفظ بزرگ بمعنی خودش و کلمۂ وار بقول
برہان بمعنی صاحب و خداوند (الخ) ما می گوییم
کہ افادۂ معنی فاعلی کند چون در آخر لفظے ترکیب یابد
چنانکہ (سوگوار) بمعنی سوگ دارندہ و (بزرگوار)
(۱) بمعنی بزرگی دارندہ کہ در ینجا بزرگ را بسبیل
مجاز بمعنی بزرگی گرفتہ اند پس این را مزید علیہ
بزرگ نتوان گفت تسامح محقق ہند نژاد است
کہ از ماخذ خبر ندارد و بلکہ استعمال این برای صفت
ذوی العقول آمدہ چنانکہ مرد بزرگوار و پدر بزرگوار و

واہم برای غیر ذوی العقول چنانکہ از اسناد بالا متحقق شد و (۲) ذات بزرگ بمعنی حقیقی کہ ذات بزرگی دارندہ را بزرگوار گفتند چنانکہ صاحب فدائی ذکرش کردہ و (ب) بزیادت یای مصدری در آخر الف بمعنی بزرگی است وبس (**اردو**) الف (۱) بزرگوار جیسے پدر بزرگوار۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو صاحب بزرگی ہے اور یہاں (بزرگوار) صفت واقع ہے ایک شخص خاص کی اور غیر ذوی العقول کیلئے بڑا۔ بلند۔ عمدہ۔ اچھا وغیرہ بحسب موقع (۲) بزرگ۔ بزرگوار۔ ایک ذات خاص کے لئے جیسے " یہ بڑے بزرگ ہیں اور " اُن بزرگوار سے یہ ایک ہیں " (ب) بزرگی اور بزرگواری بھی کہہ سکتے ہیں۔

بزرگی | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ۔ حشمت وعظمت و بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بمعنی امیری و امارت و جلالت

مؤلف عرض کند کہ جز این نیست کہ یای مصدری در آخر لفظ بزرگ زیادہ کردہ اند چنانکہ تونگری وبلندی ودشمنی (گلستان سعدی) بزرگی بعقل است نہ بسال۔ تونگری بدل است نہ بہ مال " (انوری ؎) از بلندی اوج گردون زیبدت سقف خیال ؕ وز بزرگی جرم کیوان شایدت میخ طناب ؕ (ولہ ؎) ای نہان گشتہ در بزرگی خویش ؕ وز بزرگی ز آسمان شدہ بیش (**اردو**) بزرگی مؤنث۔ دیکھو بزرگ کے ساتویں معنے۔

بزرگی با کسی کردن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر خود را بہتر از و دانستن بہار سندی کہ بر (بزرگی کردن) می آرد۔ وارستہ آنرا برای این نقل کرد وحق آنست کہ سند مذکور برای (بزرگی بہ کسی کردن) است و منتہی برای (بزرگی کردن) ہم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اردو**) کسی دوسرے کے

مقابل اپنے آپ کو بزرگ خیال کرنا۔ بزرگ سمجھنا
دکن میں کہتے ہیں اپنی بڑائی کرنا۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن | مقولہ۔

صاحب خزینۃ الامثال فارسی این را بطور مثل آوردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقولہ ایست کہ فارسیان بطریق موعظت باظہار خوبی و محاسن کرم استعمالش کنند مقصود ہمین قدر است کہ اگر بزرگی خود می خواہی کرم کن کہ خلائق۔ کریم و سخی را بزرگ خود دانند (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "سخاوت انسان کو بزرگ بناتی ہے" اردو میں خود اس فارسی مثل کا استعمال ہے صاحب محاورات ہند نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی بعقل است نہ بہ سال | مثل۔

صاحبان خزینۃ الامثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این فقرہ گلستان سعدی است علیہ الرحمہ کہ مقبول عام شد وصورت مثل گرفت فارسیان این مثل را بجائے زنند کہ بزرگ سالی بہ نادانشمندی کار کند یا خرد سالے بہ دانشمندی واکثر استعمال این بالفظ ہمانا و آری کنند یعنی گویند (آری بزرگی بعقل است نہ بہ سال) (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "عقل سے ساری بزرگی ہے" اور یہ فارسی مثل بھی اردو میں مستعمل ہے۔ صاحب محاورات ہند نے اس فارسی مثل کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی تنخواہ کردن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ مرادف خواجگی تنخواہ کردن (مرزا داراب جویا در تعریف کوہ پیر پنجال ۵) کند بر رہروان این کوہ تنخواہ ز بہر کامی بزرگی ہائے بیراہ ز صاحبان بحر و بہار عجم گویند کہ نخوت وغرور کردن است و وارستہ بر (خواجگی تنخواہ کردن) ہم ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ زنہار این معنی را درست ندانیم و تسامح

هر سه محققین خوانیم و مدار معنی آفرینی این هر سه
محققین همین یک شعر مرزا داراب است که
در مصرع اوّلش (تنخواه) را بصفت کوه آورده
و (بزرگی کردن) را بمعنی تبختر کردن و بزرگ
دانستن - می فرماید که این کوه تنخواه یعنی این
کوه تن پرور و تن پسند در هر گام بر رهروان
بزرگی خود ظاهر می کند به بی راهی - مخفی مباد
که (تنخواه) به معنی تن پرور بجای خودش
می آید و شعر بالا سند آنست - اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی خواهندهٔ تن و کنایه از کسی که
تن پرور است و تن خود را حفاظت کند مخفی
مباد که از ترکیب الفاظ شعر هم مصدر (بزرگی
تنخواه کردن) پیدا نمی شود. فتأمل - (اردو)
غرور کرنا -

بزرگی دادن | استعمال عزت بخشیدن
و مرتبه عطا کردن است (انوری ؎) گر ترا
یزدان بزرگی داد راضی نیست خصم ٭ خصم را گو
دفتر تقدیر باید کرد حک ٭ (اردو) بزرگی
دینا - بزرگی عطا کرنا - مرتبہ بڑھانا - عزّت
بخشنا - رتبہ بڑھانا -

بزرگی طفل از ادب است | مثل -
صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده
از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند که مثل نیست بلکه مقولهٔ فارسیان است که
بطور موعظت بحق اطفال گویند می فرمایند
که "بابا با ادب باش که بزرگی طفل از ادب
است" حیف است که محققین بالا الفاظ
اوّل الذکر را چرا خارج کرده اند که جان مقوله
شان است (اردو) دکن میں کہتے ہیں "
ہے تو لڑکا مگر بڑا بزرگ ہے" یعنی آئین ادب
سے واقف ہے -

بزرگی کردن | مصدر اصطلاحی بقول
بهار کنایه از خویشتن را بچشم دیگران بزرگ
وانمودن (صائب ؎) اگر کریم بزرگی کند

بجای خود است ؎ ز چرخ سفله بزرگی نمی توان
برداشت ؎ (محمد قلی سلیم ـه) برخاک آبروی
خود ای آسمان مریز ؎ هرگز نه کرده است بزرگی
بناکسی ؎ **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس
است (**اردو**) دیکهو بزرگی باکسی کردن ۔

برسک بقول جهانگیری و برهان و ناصری
و جامع و هفت واند با اوّل مضموم و ثانی مکسور
بسین زده عدس را گویند ۔ صاحب رشیدی
بذکر این گوید که این لفظ بنون است نه به بای
موحّده و به رای مهمله است نه معجمه ۔ خان آرزو
در سراج گوید که ظاهرا برنگ است که از کابل
آرند و آن دوائیست مشهور پس عدس غلط باشد
و بمعنی عدس (نرسک) است به نون و رای
مهمله پس غیر از تصحیف نباشد ۔ صاحب محیط
بر (نرسک به نون و رای مهمله) می فرماید که
اسم فارسی عدس است و برعدس گوید که در
یمن بلسن و بفارسی نشک و مرجمک و بنوسرخ
و به هندی مسور گویند (الخ) **مؤلّف** عرض
کند که ما حقیقت این غلّه را بر (استرار) بیان
کرده ایم و اینقدر متحقّق شد که غلطی کتابت صاحب
محیط است که (نسک به سین مهمله) را (نشک
به شین معجمه نوشت و بقول برهان (نرسک و نسک)
هر دو در فارسی زبان نام عدس است پس (برسک)
را باعتبار جامع و ناصری چرا اسم جامد فارسی نگوییم
که هر دو از اهل زبانند و (نرسک) را به نون و
را و سین مهمله چه تخصیص است که آنرا صحیح دانیم
و بسند همین یک لغت چرا نگوییم که موحّده بدل شد
به نون یا بالعکس و تبدیل رای مهمله به زای هوّز
هم آمده چنانکه برغ و بزغ چون سخن در تصحیح لغت
فارسی زبان است جامع و ناصری را گذاشتن
و رشیدی و خان آرزوی هندنژاد را صحیح گماشتن
شرط عقل نباشد خطای خان آرزوست که تصحیف
گوید و بی غوری اوست که درین لغت ذکر (برنگ)
می کند که بجایش گذشت (**اردو**) دیکهو استرار

برشتی رساندن مصدر اصطلاحی. بقول بهار (۱) درشتی و بی اندامی کردن (اسمعیل ایما ؏) برقع از روی نکویش نکشاید آسان ۞ تا برشتی نرسانم نه نماید رو را ۞ **مؤلف** عرض کند که ظاهراً درین شعر همین معنی بنظر می آید که ذکرش بالا شد ولیکن اینقدر متحقق است که این معنی را صاحب بهار عجم از همین یک شعر پیدا کرده است و غیر از آنند که نقل نگار اوست دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم برزبان ندارند و اگر بر معنی شعر غور کنیم درشتی کردن با معشوق کار عاشق نیست و ترک ادب است که استعمال آن هم شعار عاشقان نیست پس (برشتی رساندن) کنایه باشد از حالت تباه کردن و مبتلا در خرابی و تباه شدن رشاعر گوید که تا آنکه خود تباه نمی شوم و حالت را برشتی نمی رسانم یار را نقاب از روی نکوی خود جدا نمی کند اندرینصورت معنی این (۲) تباه شدن و مبتلای خرابی شدن است و جا دارد که این معنی را متعدی خیال کنیم و لفظ (خود را) را محذوف گیریم ولیکن اوّل بهتر از آخر است فتامل (**اردو**) (۱) سختی کرنا (۲) تباہ ہونا ـ مبتلائے خرابی ہونا ـ اپنے آپکو تباہ کرنا ـ

بزشک بقول جهانگیری با اوّل و ثانی مکسور بشین منقوطه زده بمعنی حکیم و طبیب و جرّاح و فرماید که بعضی از صاحب فرهنگان بپای عجمی نیز تصحیح کرده اند و بجیم عربی نیز درست است چنانکه ناصر خسرو بمعنی حکیم آورده (؏) عرب برره شعر چار دسواری ۞ بزشکی گزیدند مردان یونان ۞ و حکیم اسدی بمعنی طبیب استعمال کرده (؏) خورش باید از میزبان گونه گون ۞ نه گفتن کزین کم خور و زان فزون ۞ اگرچه بود میزبان خوش زبان ۞ بزشکی نه خوب آید از مهربان ۞ و حکیم ازرقی بمعنی جرّاح آورده (؏) باده خوار از می چو سنگین دل بزشک ۞ وستکار ۞ جیب بر ضاره دارد آستین پرنیشتر ۞

صاحب رشیدی گوید که بروزن و معنی بجشک است که حکیم وطبیب وجرّاح باشد۔ صاحبان برہان وناصری وجامع ہم ذکر این کرده اند خان آرزو درسراج بذکر معنی بالا گوید که بجشک مبدّل این است وفرماید که تحقیق آنست که درین زای فارسی است نه تازی چه تبدیل آن بجیم دلالت دارد۔ برین مؤلّف عرض می کند که بجشک بجایش گذشت وبمعنی اوّلش مرادف این است وما حقیقت ماخذ این راہ۔ رانجا بیان کرده ایم وتکملهٔ بیان بر (بزشگ) می آید که بکاف فارسی است ومعنی حقیقی این حکیم است وبس وطبیب وجرّاح مجاز آن دیگر ہیچ وانچه خان آرزو تحقیق خود را ظاہر می کند حقیقت آنرا درتحقیق خود بر (بجشک) ظاہر کرده ایم ولہذا ضرورت اعاده آن نیست (اردو) (۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے۔ طبیب اور جرّاح اس کا مجاز ہے۔ صاحب آصفیہ نے جرّاح پر فرمایا ہے کہ عربی اسم مذکر۔ چیرا لگانے والا۔ فصّاد۔ سرجن۔ رگ زن (صیغۂ مبالغہ) اور طبیب پر فرماتے ہیں عربی۔ اسم مذکر۔ ڈاکٹر۔ بید۔ حکیم۔ معالج۔ علاج کرنے والا۔ (نیاز ؎) مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا ؛ اسکو خدا پہ چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو ؛

بزشکی نمودن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی طبابت کردن **مؤلّف** عرض کند که (بزشکی) بزیادت تحتانی آخره که افاده معنی مصدری کند بمعنی طبابت است پس بترکیب فارسی با مصدر نمودن موافق قیاس باشد (اردو) طبابت کرنا۔ حکیمی کرنا۔

بزشگ بقول سروری به زای تازی وکاف فارسی طبیب باشد وآنرا بجشک نیز گویند۔ (لبیبی ؎) برروی بزشگ زن میندیش ؛ چون بود درست بیشبارت ؛ **مؤلّف** عرض کند که در (بزشک) که به بای فارسی وزای ہوّز وشین معجمه وکاف عربی) می آید کاف نسبت است

ولفظ (برزش) و (پرزش) بالضم حاصل بالمصدر این دو (پرزیدن) است که بمعنی پختن می آید و مصدر (پرزانیدن) متعدی آنست و (پرزیدن) وضع شد از لفظ پرز که بمعنی پخت است پس معنی لفظی (پرزش) پختگی است و معنی (پُرزشک) بالضم کسی که نسبت دارد باپختگی وجا دارد که کاف آخر را برای تعظیم گیریم چنانکه مامک پس کسی که پختگی دارد کنایه شد از حکیم که پخته کار می باشد نتیجه تحقیق ماخذ همین است که کاف آخر عربی است نه فارسی و کسره اوّل تصرف محاوره و استعمال زبان است و بس و ماخذ این ضمه اوّل می خواهد نه کسره سندی که صاحب سروری برای کاف فارسی پیش کرده اگر در قافیه یا ردیف واقع می شد بکار او می خورد و صاحبان ناصری وجامع که هم اهل زبانند کاف عربی را تسلیم کرده اند چنانکه بر (برشک) گذشت پس این را تسامح صاحب سروری دانیم و اگر سند دیگر موافق مقصودش بنظر آید آنرا مبدل (برشک) دانیم که کاف عربی بفارسی هم بدل میشود چنانکه کند و گند. ما می خواستیم که صراحت بالا را بر (پزشک) کنیم که اصل همه و در ردیف بای فارسی می آید ولیکن در اینجا بحث کاف متقاضی آن شد که همینجا ذکرش کنیم (اردو) دیکھو برشک

برشم بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع و ناصری با اوّل مضموم و ثانی مفتوح پشم نرمی را گویند که از بن موی بز می روید و آنرا بشانه بر آورده بتابند و از ان شال می بافند و آنرا کلغز نیز خوانند (سعدی ـه) یارم ز سفر آمد دیدم که برشم آورد ٭ چون نیک نگه کردم میش آمد و پشم آورد ٭ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که اغلب که در اصل (بُز پشم) است به بای فارسی که بکثرت استعمال حذف شد و هر دو کلمه بهم آمیخته شد **مؤلف** عرض کند که درست گوید و حقیقت هم همین است چنانکه معاصرین عجم هم تسلیمش کنند ولیکن سعدی علیه الرحمه در کلام خود این را استعاره کرده است با خط عارض یار (اردو) پشم. بقول آصفیه. فارسی. اسم مؤنث. اون. بال. روان. پشم

اس کا ترجمہ نرم پشم۔

برزغ | بقول سروری و رشیدی بفتح با و زای ہوز (۱) وزغ باشد و آنرا غوک نیز گویند صاحب جہانگیری گوید کہ جانوریست کہ وزغ و مشکل و بک نیز نام دارد صاحب برہان گوید مشکل بفتحتین غوک نام وزغ است و بکسر ثانی زلو باشد (نظامی ۵ل) اگر خود شود غرقہ در زہرہا ٭ نخواہد کسی از برزغ زینہار ٭ (شفر دہ ۵ل) ماہی از یافہ درائی برزغ کم سخنست ٭ کوہ از خست آواز دراخاموش است ٭ صاحبان برہان و جامع گویند کہ بعربی آنرا ضفدع نام است۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان وزغ و بلغت دری بک و وک خان آرزو در سراج ہمین قدر گوید کہ انچہ بوا و می آید مبدل این **مؤلف** عرض کند کہ وزغ بہ واو و زای ہوز در فارسی نیامدہ بلکہ ورغ بہ واو و رای مہملہ بمعنی بند آب می آید کہ متعلق بہ معنی چارم این است و صاحب برہان برغوک گوید کہ ترجمہ ضفدع۔ عربی و صاحب منتخب بر ضفدع گوید کہ ہمان وزغ و غوک و چغز صاحب انند بر غوک گوید کہ جانوری کہ در آب و زمین نمناک می ماند صاحب برہان بر چغز فرماید کہ وزغ و غوک است و ہم او بر بک و وک گوید کہ ہمان وزغ است صاحب نفائس اللغات بر (جونک۔ ہندی) فرماید کہ زلو است و بر (مینڈک۔ ہندی) گوید کہ بعربی ضفدع و بفارسی غوک و غنجرش و صاحب برہان بر غنجرش فرماید کہ ہمان وزغ و غوک کہ بعربی ضفدع خوانند پس نتیجہ اینہمہ تحقیق ہمین قدر است کہ برزغ ہمان است کہ بہندی مینڈک نامند بالجملہ این اسم جامد فارسی زبان است و خیال بعض معاصرین عجم آنست کہ فارسیان این را از لغات ترکی گرفتہ اند و وضع لغت تائید خیال شان می کند و لیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند پس چارہ نیست کہ این را لغت فارسی زبان دانیم مخفی مباد کہ وزغ بقول منتخب و عربی زبان بفتحتین بمعنی آفتاب پرست

است (که نوعی از چلپاسه باشد) و بقول انند درزبان عرب بمعنی پاره پاره کیسه انداختن ناقه
بوقت آبستن و مرد بیمار و بر جای فرو مانده و فرومایه و خوار پس عجبی نیست که فارسیان واو را
به های موحده بدل کرده (چنانکه آب و آوه) این را مفرس کرده باشند برای غوک که نظر بر معانی
بالا تعلقی دارد که همچو بیمار بجای ماند و زود دستیاب باشد. و خوار هم والله اعلم (اردو) مینڈک۔
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غوک۔ ایک قسم کے آبی جانور کا نام جو اکثر برسات میں پیدا ہو کر
تالابوں۔ جوہڑوں وغیرہ کے کناروں پر چلّایا کرتا ہے۔

(۲) برزغ۔ بقول سروری بحوالہ نسخہ حلیمی بسکون زای هوز بمعنی شاخی که نشانده باشند و هنوز
سبز نگشته **مؤلف** عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان سیما ناصری و جامع و برهان هم سکوت
ورزیده اند پس باعتبار صاحب سروری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و جا دارد که مجاز او
باشد که شاخ نشانده هم مثل غوک دائما طالب نمی و تری زمین است و بدون آن بیخ پیدا نمی کند
والله اعلم (اردو) لگائی ہوئی شاخ یعنی وہ شاخ جو زمین میں دبا دی جائے تا اس میں جڑیں
نکل آئیں اور درخت بنجائے۔ مؤنث۔

(۳) برزغ۔ بقول سروری بمعنی دانه کاشته باشد و هنوز نه دمیده باشد **مؤلف** عرض کند
که دیگر محققین و زبان دانان فارسی و معاصرین عجم ازین هم ساکت و جا دارد که مجاز معنی
دوم دانیم به همان توجیه که بر معنی دوم گذشت و چون آن بمعنی اول برزگ گیریم که زای مهمله بدل میشود
باغین معجمه چنانکه کنار و کناغ والله اعلم (اردو) زمین میں بویا ہوا تخم۔ مذکر۔ جو نہ اُوگا ہو

(۴) برزغ۔ بقول برهان و ناصری و جامع المحققین بندی که پیش آب بندند و بقول مؤید بمعنی

بند رود آب **مؤلف** عرض کند که قیاس قوی است که مجاز معنی اوّل باشد که بند آب هم برکنار آب دائما قائم باشد چنانکه غوک که دائما کنار آب را می پسندد و ما صراحت ماخذ دیگر بر (برغ) هم کرده ایم که به همین معنی به رای مهمله دوم بجایش گذشت و آنرا مبدّل همین قرار داده ایم والله اعلم بحقیقته الحال (اردو) دیکھو برغ کے دوسرے معنے

(۵) برزغ - بقول برهان و جامع بالفتح بمعنی گومی که آب دران جمع شود صاحب ناصری این را هم به فتحتین آورده **مؤلف** عرض کند که (برغ به رای مهمله دوم) هم بدینمعنی گذشت - خیال ما همین قدر است که همان برزغ را که بمعنی چهارم این گذشت بسبیل مجاز بدینمعنی گرفته اند که بند آب را مجازاً کو آب گفتند و آنچه برای مهمله گذشت مبدّل این باشد و همین لغت سند تقسیم تبدیل است که بظاهر خلاف قیاس می نماید (اردو) دیکھو برغ کے پہلے معنے -

(۶) برزغ - بقول جامع بالفتح بمعنی رنگ صاحب مؤیّد بحواله قنیه و لغات خسرو شیرین این را (رنگ آب) گوید و در نسخه دیگر مؤیّد که قلمی است مذکور است که سیمرنگ آب و وسمه ورنگ آب **مؤلف** عرض کند که اختلاف نسخ مؤیّد که قلمی است اعتباری ندارد و در نسخه مطبوعه رنگ آب و (سیمرنگ آب) نوشته پس ازین همه اختلاف بیانها قطع نظر کنیم و بر اعتماد صاحب جامع که اهل زبانست معنی رنگ را قائم داریم و رنگ بمعنی وسمه معانی می آید و هیچ بحث از ماخذ این نمیتوانیم کرد چرا که اسم جامد است و بس معاصرین عجم از حلّ این قاصر و خیال ما این است که صاحب مؤیّد (برزغ) را بیان کرده پس ازان (برزغ سمه) را نوشته است که می آید و صاحبان مطبع و کاتبین لفظ سمه را ترک کرده این خرابی ها در معنی لفظ برزغ پیدا کرده اند و دلیل این است تکرار لفظ برزغ در مؤیّد

(اردو) دیکھو رنگ کے گل معنے۔

برغاب اصطلاح۔ بقول سروری ذیل برغاب مرادف آن **مؤلف** عرض کند کہ فکّ اضافت (برزغ آب) باشد بمعنی چہارم و پنجم و آن مبدّل این (**اردو**) دیکھو برغاب۔

برغالہ اصطلاح۔ بالضّم بقول بحر (۱) بز کوہی۔ فرماید کہ غال بمعنی شگاف و غار کوہ آمدہ وبرای نسبت صاحبان انند و غیاث ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤیّد این را (۲) بمعنی بچۂ بز کوہی و مطلق بچۂ گوسپند گفتہ صاحب محیط بر (جدی) گوید کہ بفارسی برغالہ گوید و بربزغالہ فرماید کہ بچۂ بُز است صاحبان ہفت و شمس بر معنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ غال مبدّل غار است چنانکہ پنار و چنال و گوسپند ان صحرائی دائما در غارہای کوہ بچہ می دہند پس معنی ترکیبی این بزی کہ منسوب بہ غار کوہ است۔ و ہمین است معنی حقیقی کہ صاحب بحر ذکرش کردہ معنی دوم کنایۂ و مطلق بچہ گوسپند مجازش (**اردو**) (۱) پہاڑی بکرا۔ مذکّر۔ (۲) پہاڑی بکرے کا بچّہ۔ مطلق بکرے کا بچّہ۔ مذکّر۔

برغالۂ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری (در ملحقات) کنایہ از برج جدی صاحبان رشیدی و برہان و بحر و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و معنی لفظی این بچۂ گوسفند فلک و کنایہ باشد از معنی بالا کہ شکل او ہمچون بچۂ بز است (**اردو**) جدی۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ اس کے لغوی معنے بکرا۔ بزغالہ اور اصطلاح مین وہ آسمانی برج جو بزغالہ کی شکل کا ہے جسے ہندی میں مکر کہتے ہین۔

برغسمہ اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و زای معجمہ و سین مہملہ و سکون غین معجمہ سبزہ کہ در میان آب روید و برزغ کہ غوک باشد دران پنہان شود (فیروز کاتب ۵) مختفی گشتہ تیز در ریشش کہ چون

بزغ در برغسمه پنهان شود فرماید که این از سند سراج الدّین
راجی محقّق صاحب جهانگیری فرماید که سبزی باشد مانند
ابریشم که در میان آب بهم رسد و آنرا شیرازیان (جل بک)
گویند صاحب رشیدی گوید که این را (جامهٔ غوک)
هم نامند صاحب ناصری فرماید که این را (جل وزغ)
هم نام است وصراحت کند که سمه بمعنی پنهان و
برزغ بمعنی غوک یعنی جای پنهان شدن وزغ ۔
صاحب جامع هم ذکر این کرده خان آرزو در سراج
گوید که بعربی طحلب بضم طا ۔ **مؤلف** عرض کند
که صاحب برهان بر (سمه) بکسر اوّل و فتح ثانی
گوید که بمعنی سبزی است که بر روی آبهای ایستاده
بهم رسد بمعنی پوشیده و پنهان هم آمده پس بخیال ما

معنی ترکیبی این سبزی غوک است که بر جسمش پیدا
شود ۔ قلب اضافت (سمهٔ برغ) و مجازاً بمعنی
مطلق سبزی آب مستعمل شد که در دکن آنرا کنجال
نام است و بماخذ بیان کردهٔ صاحب ناصری
اسم فاعل ترکیبی گیریم یعنی پنهان کنندهٔ غوک
وحق آنست که غوک از این سبزی پنهان نمی شود
بلکه رنگش سبزی نماید گویا لباس اوست و تائید
همین ماخذ از (جلُ بک) و (جل وزغ) بمعنی
جل غوک و (جامهٔ غوک) هم می شود که از مراد ذات
این بجایش می آید پس ماخذ آخر الذکر بهتر از اوّل است
مخفی مباد که حقیقت خواص وطبیع این برمعنی دوم برغست
گذشت (اردو) کائی ۔ دیکھو برغست کے دوسرے معنے

برغش بقول برهان بضمّ اوّل وثالث وسکون ثانی وشین قرشت لقب یکی از اولیاء الله وطائفهٔ ایشان را برغشتیه خوانند صاحب ناصری فرماید که نام یکی از فضلا وحکما وآن (ابو النّجاش ظهیرالدّین عبد الرّحمن برغش) بود واو وقاضی ناصرالدّین بیضاوی وقطب الدّین علّامهٔ شیرازی در خدمت شیخ عبدالله بن ابی تراب بن زکی بن بهرام بن عبد الله بن خبر که از فحول فضلا وعدول حکما وکمّل عرفای عهد بود تحصیل وتکمیل کرده اند وآن سلسلهٔ علیّه در شیراز بفضائل پسندیده ونما

گریدہ معروف و موصوف و آن سلسلہ را (برغشیہ) خوانند **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ برغش البتہ باشد کہ محققین ازان سکوت ورزیدہ اند و قیاس ما ہم نمیرسد جز این کہ مشتاق شکار باشد کہ تائید این از کنیت او می شود و پوستین بُز رامی پوشید کہ غشا ربکسر اوّل بمعنی پوشش لغت عرب است واللہ اعلم **(اردو)** برغش۔ لقب تھا ابو النّجاش ظہیر الدّین عبد الرحمٰن کا جو شیراز میں ایک بزرگ گزرے ہیں۔ مذکّر۔

برغنج بقول سروری بضم با و غین معجمہ و سکون زای معجمہ پستۂ بی مغز کہ پوست را بآن دباغت کنند و گوید کہ برغند نیز گویند بہ رای مہملہ و دال مہملہ عوض جیم عربی۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ درخت پستہ یکسال میوہ با مغز آورد و یکسال بی مغز پس آن مغز دار را پستہ نام است و بی مغز را برغنج۔ صاحبان رشیدی و سراج ہم ذکر این کردہ اند صاحبان برہان و ناصری و جامع بذکر کیفیت بالای فرمایند کہ این چیزی است کہ بدان پوست را دباغت کنند **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما این مبدّل (برغند) است کہ بہمین معنی بہ دال مہملہ می آید و آن مرکّب از کلمۂ بز و غند کہ بز بمعنی اوست یعنی گوسفند و غند بمعنی گرد کردہ شدہ و جمع کردہ شدہ پس چیزی کہ برای بزان و پوست بزان جمع کنند ہمین پستۂ بی مغز است کہ برای خوراک بزان و برای دباغت پوست شان جمع می کنند دال مہملہ بہ جیم بدل شدہ (چنانکہ زگند و زگنج) برغنج قرار یافت صراحت خواص وغیرہ بر (برغند) کنیم **(اردو)** بی مغز پستہ۔ مذکّر

برمغند بقول برہان (۱) ہمان برغنج کہ بہ جیم عربی گذشت و (۲) نام درختی است صاحب سروری گوید کہ بفتح با و غین معجمہ و سکون نای تازی نام درختی و بحوالۂ نسخۂ میرزا گوید کہ چیزی است کہ

از درخت پسته بهم رسد و مغز ندارد و فرماید که ببای فارسی نیز آمده و بقول جامع و سراج مرادف (برغنج) صاحب محیط نسبت (.بزغنج و بزغند) هردو گوید که اسم فارسی بار درخت پسته است که یکسال ثمرش دانه نمی بندد و آنرا گل پسته گویند۔ سرد و خشک و بسیار قابض و مفرح و مفید سرفه و مصلح قبض آن شکر و بدل آن فوفل و بذکر مکرر گوید که اسم قرظ است و ذکر قرظ بجایش نکرد بلکه (قرغند) بقاف عوض موحده آورده گوید که همان (برغند و بزغنج) است **مؤلف** عرض کند که غلطی کتابت باشد که (قرغند) را (قرظ) نقل کرد۔ بای حاپل صراحت ماخذ این بر (بزغنج) کرده ایم و نسبت (قرغند) گوئیم که مثال تبدیل موحده به قاف همین است که صاحب برهان (قرغند) را هم لغت فارسی گفته و مرادف بزغند نوشته و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ و نسبت معنی دوم عرض می شود که محققین با نام و نشان تعریفی مبهم کرده اند که ترکش برهیچ بیان تفوق داشت۔ صاحب محیط از ذکر این معنی ساکت (اردو) (١) دیکهو بزغنج۔ (٢) ایک درخت کا نام

بزغه بقول سروری بزا و غین معجمتین بوزن پنبه (١) آنچوبیکه شاخ درخت انگور را بران اندازند که بزمین نرسد صاحب برهان صراحت کند که بسکون ثانی است صاحبان ناصری و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بزغ بر نشان دوم بمعنی شاخ درخت گذشت۔ فارسیان در آخر این بزیادت های نسبت اسم جامد وضع کرده اند برای معنی مذکور الصدر (اردو) ٹٹی بقول آصفیه۔ هندی۔ اسم مؤنث۔ وه چهت جس پر انگور کی بیل چڑهاتے هیں۔ اور دکن میں اسکو منڈوا کهتے هیں۔

(٢) بزغه۔ بقول جهانگیری با اوّل و ثانی مفتوح۔ چلپاسه را گویند صاحب برهان گوید که همان چلپاسه که وزغه هم گویندش صاحبان ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که

درین صورت ها برای نسبت خواهد بود **مؤلف** عرض کند که مقصودش جز این نباشد که بزغ را که بمعنی غوک گذشت بزیادت های نسبت بزغه و بمعنی چلپاسه مخصوص کردند و انچه به دا و عوض موحده می آید مبدل اینست چنانکه آب و آو (اردو) چھپکلی ۔ دیکھو باشو ۔

(۳) بزغه ۔ بقول جهانگیری با اوّل مضموم و بثانی زده و غین مفتوح و های مختفی دست افزاری که شاخ درخت را بآن ببرند و آنرا دهره نیز نامند صاحب سروری گوید که دهره باشد صاحب برهان گوید که حربه ایست دسته دار و سر آن به داس ماند که بیشتر مردم دار المرز ۔ درخت را بدان اندازند صاحبان ناصری و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند صاحب مؤید فرماید که انچه بر و شاخ درخت افگنند و بحوالهٔ دستور گوید که انچه از شاخ برافگنند و بحوالهٔ فرهنگ قواس گوید که انچه از شاخ خرما باشد ۔ صاحب انند صراحت مزید کند که این را تبر گویند **مؤلف** عرض کند که در تبر و بزغه فرق است تبر سلاحی است برای کارزار و بزغه آله ایست برای بریدن درخت وغیر ذلک بزغه را از قبیل تبر بستان گفت مخفی مباد که پریشان بیانی مؤید که اصل معنی را دور می کند از برای تائید فضلا باشد لله العجب چه خوش تائیدی است بالجمله درین هم های نسبت زیاده کرده اند بر کلمهٔ بزغ که بمعنی اوّل گذشت و سر آهنین این آله غوکی را ماند ازینجاست که فارسیان این اسم جامد به تناسب غوک وضع کرده اند (اردو) تبر ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ کلہاڑی ایک قسم کا فولادی آلہ جس سے لکڑی چیرتے اور درخت کاٹتے ہین ۔ نیز ایک ہتیار ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ ہتیار اور آلہ مذکور کی صورت میں فرق ہے ۔ دستہ چوب پر لوہے کا جو آلہ لگاتے ہیں وہ تبر کے لئے بیضاوی ہوتا ہے اور کلہاڑی کے لئے دراز پس اس کا حقیقی

ترجمہ کلہاڑی ہے۔ (مؤنث)۔

بزفند | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث بمعنی سُست وکاہل و نامرد۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود ببینیم کہ وجہ فتح اوّل چہ باشد قیاس متقاضی آنست کہ بالضم باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ فند بقول برہان بالفتح بمعنی سخن ہای بیہودہ می آید پس معنی لفظی این ہیچو بز سخن ہای بیہودہ دارندہ وکنایہ از معنی بالا (اردو) سُست کاہل۔ نامرد۔ جیسے بزدل۔ دیکھو بزدل۔

بزقدم | اصطلاح۔ بقول وارستہ وبحر (۱) حقیر وناتوان بطی الحرکہ (فوقی یزدی ؎) منم بازواین زاغ طبعان چو عصفور ؎ منم شیر واین بزقدہا ثعالب ؎ بہار فرماید کہ ظاہر آنست کہ کنایہ از مبارک قدم باشد بحکم (الشاۃ برکۃ) لیکن از کلام فوقی یزدی حقیر وناتوان بطی الحرکۃ مستفاد می شود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ قدم او ہمچو بُز است۔ یعنی او مثل بُز قدم خود را بہ ناتوانی بردارد (اردو) وہ شخص جس کا قدم ناتوانی سے پڑتا ہے۔ بکرے کی چال چلنے والا۔ (ناتوان قدم) کہہ سکتے ہیں۔ بترکیب فارسی۔

بزوک | بقول رشیدی بضمّ با وفتح زا (۱) مرغ سیاہ رنگ کہ نول دراز دارد وبیشتر برکنار آب وبر درخت نشیند وآواز بلند کند (حالی سبزواری ؎) ہر شام گرد نالۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندۂ او نعرۂ بزک ؎ صاحب برہان گوید کہ این پرند منقار زرد دارد صاحب ناصری گوید کہ این را بزرہ نیز خوانند (فلکی ؎) ہر شام گرد قلعۂ او دولۂ شغال ؎ ہر صبح گرد خندق او

نعرۂ بزرگ ہا و فرماید کہ ظنّ غالب است کہ مبدّل وزَغ باشد وبا خندق شہر وحصار وآب مناسب
تر خواہد بود واللہ اعلم۔ صاحب جامع می فرماید کہ سر این سرخ ومنقار این درازمی باشد۔
خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) تصغیر بُز کہ جانوریست معروف و فرماید کہ اینکہ در
مثل۔ سائر است (بزک بمیرد کہ بہار می آید) اغلب آنست کہ بمعنی ثانی باشد چہ در زمستان بُز و
گوسفند بسبب بی علفی وبرگ ریز درختان خشک ولاغر می شوند **مؤلّف** عرض کند کہ ما از معاصرین
عجم تحقیق کردہ ایم کہ قد این پرند کلان تر از زغن وقریب بہ بچۂ بُز است پس عجبی نیست کہ فارسیان
کاف تصغیر بر لفظ بز زیادہ کردہ برای این پرند اسم جامد وضع کردہ باشد وہمین باشد ماخذ
این دیگر ہیچ وقیاس صاحب ناصری ہم درست نیست وجز این نباشد کہ قائم شد بوجہ اختلاف
بعض الفاظ مصرع اوّل سند کہ بعوض نالہ۔ قلعہ قائم کردہ ودر مصرع ثانی بعوض خندہ خندق
نقل ساخت وازین (قلعہ وخندق) غوک را کہ بزَغ ہم گویندش درین شعر بہتر از بزک
خیال کرد این است شاعری محقّق زباندان کہ با وجود وجود لغت خاص کہ خود آنرا تسلیم کند شبہہ
تبدیل لفظ قائم می کند وای برو (**اردو**) (۱) ایک بڑے قد اور بڑے آواز والے پرند کا نام
(بزک) جس کی گردن لال اور چونچ زرد اور دراز ہوتی ہے اور اکثر کنارۂ آب پر رہتا ہے۔ مذکّر۔
(۲) دُبلا بکرا۔ مذکّر۔

بزکار اصطلاح۔ بقول شمس یعنی کہنہ کار
مؤلّف عرض کند کہ اصلا بدین معنی در محاورۂ
فارسی زبان نیست معاصرین عجم بر و ریشخندی می
کنند و محقّقین فارسی زبان ازین ساکت سند استعمال
پیش نہ شد اعتبار را نشاید (**اردو**) تجربہ کار۔
بقول آصفیہ۔ آزمودہ کار۔ جہاندیدہ۔ واقف کار۔

بزکوهی استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی حقیقی است یعنی بزی کہ در کوہ و بیابان باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است بہ یای نسبت آخرہ۔ صاحب محیط بر (بُز نر کوهی) گوید کہ اسم وَعِل است و بر وَعِل فرماید کہ بفتح واو وکسر عین ولام بقول گیلانی وغیرہ اسم (تیس جبلی) یعنی بُز نر کوہی حقیقت بُز بجایش گذشت (**اردو**) جنگلی بکرا۔ مذکّر۔

بز کہ گرگین شدہ از گلّہ بدر باید کرد مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرگین در فارسی زبان بقول برہان بمعنی مجرب دارندہ چہ گر بمعنی جرب است معنی حقیقی این ہمین است کہ چون بُز بمرض جرب مبتلا شد باید کہ آنرا از گلہ بدر کنند تا بزان گلہ از این مرض کہ متعدی است محفوظ مانند۔ پس فارسی [illegible] مثل را بحق کسی زنند کہ بدروش یا مفسد باشد مقصود از استعمال این مثل آن باشد کہ اینچنین کس را باید کہ از محفل خود دور کنند (**اردو**) گندی مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں ”کھجلی پالو تو سنگت سے نکالو“

بزگر اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند کسی کہ بز جنگلی را بجنگاند **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان (بزباز) گویند کہ بمعنی دوش گذشت و (بزگر) در محاورہ فرس نیامدہ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (**اردو**) دیکھو (بُز باز) کے دوسرے معنے۔

بزگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) مکر و حیلہ کردن و (۲) دزدی نمودن و (۳) تسخر کردن صاحب انند بحوالۂ غیاث بر معنی سوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ (بزگیری) حاصل بالمصدر این است کہ بجایش می آید۔ (کمال اسمعیل) آن بُز گرفتن تو در روباہ بازیت یک روزی

ترانوائۂ شیر زبان کند ؎ مابحث کامل ہمدرا انجا
کنیم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ معنی سوم را
بدون سند استعمال بر مجرّد قول صاحب بحر کہ
از اہل زبان نیست تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس
است و محقّقین زباندان و معاصرین اہل زبان
ہم ازین ساکت (اردو) (۱) مکر کرنا۔ بقول
آصفیہ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ (۲) چوری کرنا
چرانا۔ دیکھو بُردن کے چھٹے معنے (۳) تمسخر کرنا۔
مسخری کرنا۔

بزگلہ استعمال۔ بقول ہفت بضمّ اوّل و
سکون زای ہوز و فتح کاف پارسی و لام و ہای
مدوّرہ زدہ۔ گلۂ بز را گویند **مؤلّف** عرض کند
کہ قلب اضافت (گلہ بز) بمعنی حقیقی صاحبان اَنند
وملحقات برہان و مؤیّد ہم ذکر این کردہ اند (اردو)
ریوڑ۔ دیکھو بارہ۔

بزگند اصطلاح۔ بقول سروری بہ زای
معجمہ وکاف فارسی بوزن گوسپند ایوان باشد
و فرماید کہ بہای فارسی ہم آمدہ **مؤلّف** عرض
کند کہ دیگر ہمہ محقّقین فارسی زبان و معاصرین عجم
ازین ساکت و از وزن (گوسپند) متحقّق است
کہ این (بوزگند) باشد کہ بجایش بہ ہمین معنی
می آید تسامح کاتب سروری باشد کہ تصرّف
در لفظ کرد و مؤلّفش معذور (اردو) دیکھو بوزگند۔

(الف) **بزگیری** اصطلاح۔ (الف)
(ب) **بزگیری کردن** بقول وارستہ (۱)
مکر و حیلہ و (۲) وزدی (میر یحییٰ کاشی در ہجو کول
لہ) نیست از ہیچ گلہ اش سیری ؎ کہ کند ہمچو
گرگ بزگیری ؎ (درویش والہ ہروی لہ)
ہرچہ بزگیری از اشعار عزیزان کردی ؎ خطبۂ دفتر
رنگین تو خواہم کردن ؎ و فرماید کہ بزعم بعضی (۳)
امتحان کردن و (۴) امتیاز کردن است ولیکن
از محاورہ دانان و اشعار فصحا ثابت نشود و خان
آرزو در چراغ فرماید کہ بضم و زای معجمہ و کاف
فارسی بمارسیدہ عبارت از امتحان و امتیاز۔

زلّه بردارش بهار به معنی اوّل و دوم قانع و ازتلاش مزید اُستاد خود ساکت و صاحب بحر نقل نگار هر دو محقّق اوّل الذّکر بر (ب) فرماید که مرادف بزگرفتن بهر سه معنیش - صاحب انند نقل بردار بهار **مؤلّف** عرض کند که (الف) حاصل بالمصدر (بزگرفتن) باشد که بجایش گذشت واسم مصدر (ب) وبهر دو معنی اوّل الذّکر تسلیمش کنیم و (ب) راهم بهر دو معنی مصدری بالا درست دانیم - انچه صاحب بحر (ب) را مرادف (بزگرفتن) گفته است نسبت آن اینقدر عرض می شود که ما هم درینجا معنی سوم را تسلیم نکرده ایم و بدون سند استعمال درینجا هم (مسخر کردن) را تسلیم نه کنیم که خلاف قیاس است و معنی سوم و چهارم بیان کردهٔ خان آرزو را هم خلاف قیاس می دانیم و بدون سند استعمالش ناقابل اعتبار خوانیم **(اردو)** (الف) (۱) مکر و حیله - مذکّر - (۲) چوری - مؤنّث (۳) امتحان - مذکّر - (۴) امتیاز - مذکّر - (ب) دیکھو بزگرفتن -

بزله بقول برهان و جامع و هفت و انند و ناصری بفتح اوّل و لام و سکون ثانی سخنان شیرین و لطیف - صاحب ناصری صراحت مزید فرماید که (بزله گوی) از همین است بمعنی خوش صحبت ولطیفه گوی - خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه بدین معنی به ذال معجمه است بلکه خود برهان هم در فصل ذال معجمه آورده و این از عجائب - غالب دهلوی در (قاطع برهان) می فرماید که این هیچمدان می داند که لغت تازی است به ذال معجمه نه به زای هوّز اما چون من محقّق لغات عربی نیستم درین باب سکوت می ورزم تا دانایان چه می فرمایند - صاحب (قاطع القاطع) در جوابش انکاری کند از لغت عرب بذال معجمه بدین معنی - **مؤلّف** عرض کند که ما بر (بذله) که بذال معجمه گذشت خوش تعریفی کرده ایم و صراحت ماخذ هم و درینجا همین قدر کافیست که این مبدّل آن است

کہ ذال معجمہ بہ زای ہوز بدل شد و نظر بر اعتبار صاحبان جامع و ناصری این را غلط ندانیم ادعای
غالب دہلوی بی دلیل و بذال معجمہ بدین معنی لغت عرب متحقق نہ شد و اگر می شد در انحالت ہم ما این را
مفرّسش می دانستیم۔ خان آرزو از غالب دہلوی یک درجہ کم است کہ بر لغت عرب بودن
(بذلہ بہ ذال معجمہ۔ باین معنی) ادّعا نکردہ اسے بر خیالش کہ این را بہ زای ہوز غلط می داند می پرسیم
از و کہ این چہ قسم منطق است کہ نظر بر قول ہمان محققین (بذلہ بذال) را در فارسی صحیح می دانی و
بلا لحاظ قول شان (بزلہ بہ زای ہوز) را غلط می خوانی خیال ما ہمین قدر کہ اعتبار صاحبان
جامع و ناصری کہ از اہل زبانند نسبت زبان شان بالاتر از محقق ہند نژاد است (اردو) دیکھو بذلہ

بزم | بالفتح بقول سروری (۱) مجلس شراب و جشن (مولانا کاتبی ؎) در گہ کین معرکہ آرای
رزم ٭ در دم عیش انجمن آسای بزم ٭ صاحب رشیدی گوید کہ مجلس شراب و مہمانی و شادی
و (۲) دہی است از بوانات کہ می گویند کہ یکی از امام زادہا دران مدفون است صاحبان برہان
و جامع و جہانگیری بذکر ہر دو معنی می فرمایند کہ در عربی گزیدن بہ دندان پیش و دوشیدن شیر باشد
صاحبان ناصری و ہفت و انند ہم ذکر این کردہ اند صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم
بود گوید کہ خانہ ایست کہ برای گرفتن جشن و ہر گونہ خوشی و شادی و پدرام آراستہ کنند چنانکہ
(؎) بزم نگیرد فروغ تا تو نگیری بہ رقص ٭ بادہ نبخشد نشاط تا تو نریزی بجام ٭ خان آرزو در
سراج گوید کہ تخصیص بمجلس شراب و مہمانی بی جا است۔ مقابل رزم است بمعنی مجلس عیش
و ذکر معنی دوم ہم کردہ۔ زلہ بردارش بہار گوید کہ مجلس است عموماً و مجلس عیش و نشاط خصوصاً
و بزم مخفف آن و دلفروز و ناموراز صفاتش و با لفظ آراستن و انداختن و برہم خوردن و برہم زدن

و بریکدیگر زدن و چیدن و درهم شکستن و ساختن و کردن و نهادن مستعمل ـ **مؤلف** عرض کند که بز در فارسی زبان بالفتح بمعنی آئین بر معنی اوّلش گذشت فارسیان هم تخصیص در آخرش زیاده کردند چنانکه دهم و تیجم و امثال آن و بزم را که بمعنی آئین خاص است وضع کردند برای محفل و در استعمال مخصوص شد برای محفل شادی و نشاط و هیچ تخصیص با شراب ندارد و همین است خیال معاصرین عجم هم و جا دارد که از لغت عرب مفرّس کرده باشند که بزم در عربی بقول (انند بحواله منتهی الارب) بمعنی عزیمت هر کاری ـ است و استعمال این با مصادر فرس در ملحقات می آید انحصار بهار چیزی نیست و فارسیان بترکیب اضافی و توصیفی استعمال این بسیار می کنند چنانکه (۱) بزم تازه (۲) بزم تخیّل (۳) بزم تعرّض (۴) بزم حسن (۵) بزم خیال (۶) بزم زندگی (۷) بزم شب (۸) بزم عشرت (۹) بزم غم (۱۰) بزم قناعت (۱۱) بزم گیتی (۱۲) بزم نشاط (۱۳) بزم وصل (۱۴) بزم هوس (صائب ۵۱) می کشد هر لحظه بزم تازه بر روی ما ٭ داغ دارد جام جم را کاسهٔ زانوی ما ٭ (ظهوری ۵۲) چو در بزم تخیّل شمع اقبالش شود روشن ٭ طپد پروانه سان خورشید بر جای شبستانم ٭ (وله ۵۳) گمر عنّاب بر خوان مدار انقل افتاند ٭ که در بزم تعرّض زهر از بادام می روید ٭ (وله ۵۴) نی قدرت تغافل و نی زهرهٔ نگاه ٭ در بزم حسن خدمت اظهار نازکست ٭ (وله ۵۵) بزم خیال شان بصد آرایش بهشت ٭ اصل و صال فرع تخیّل گرفته اند (وله ۵۶) نغمه در قانون بزم زندگی آخر شود ٭ بگسلد گر رشتهٔ آه و فغان عاشقان ٭ (وله ۵۷) بود در بزم شب ظهوری فرش ٭ گه چه هر دم برونش آرایش ٭ (وله ۵۸) دانه می باشد فریب از نقل بزم عشرتی ٭ شوق نعمت ندارد ما خوش کرده دام صحبتی ٭

(وله ۹ھ) چنگ بزم غم ظهوری عالمی را هوش برد ٭ هر زبان بر تار آه زخمهٔ افغان مزن (وله ۱۰ھ) گشتی مرید حرص زیاد و توگم نه گشت ٭ بزم قناعتست کم من زیاده شد ٭ (انوری ۱۱ھ) تا همی در بزم گیتی باشد از جنس نبات ٭ درد ماغش از دل و جان جام و ساغر یافته (ظهوری ۱۲ھ) بزم نشاط از دیگران بهر غمی خوش کرده ام ٭ احیای مردن می کنم عیسی وی خوش کرده ام ٭ (وله ۱۳ھ) بر نتابد عشق بالا دست تقدیم هوس ٭ می برم خود را ببزم وصل ممنون می برم ٭ (وله ۱۴ھ) در چیدن بزم هوس چندانکه دل ز دوست و پا ٭ بر سر نکردم این جفا گر فکر سامان بر کنم ٭ (اردو) (۱) دیکھو بزم کے تیسرے معنے (۲) بزم ایک دیہہ ہے جو شہر بوانات میں واقع ہے جو فارس کا ایک شہر ہے ۔ مذکر۔

(الف) بزم آراستن مصدر اصطلاحی ۔

(ب) بزم آرائی صاحب آصفی ذکر الف کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم کردن ٭ صحبت و مجلس باشد (ظهوری ۵ھ) بزم شرح ناتوانیها چه آرایم بس است ٭ زیر دست ناله فریادم ببین احوال چیست ٭ (حکیم نزاری ۵ھ) اسباب طرب جمع کن و بزم بیارای ٭ اطباق سموات چه گسترده و چه طی ٭ بهار ذکر (ب) کرده گوید که کنایه از صاحب مجلس **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (الف) بزم آراستہ کرنا ۔ مجلس منعقد کرنا ۔ (ب) بزم آرا ۔ وہ شخص جو محفل قائم کرے ۔ محفل کا بانی ۔ بانی محفل ۔ مذکر ۔

بزم افروختن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بزم آراستن است که گذشت و این کنایه باشد که (روشن کردن بزم) آراستن آنست (اشرف دامانی ۵ھ) خیزد بزم طرب افروز که وقت سحر است ٭ از افق مشرقی از عارض گل تازه تر است ٭ (اردو) دیکھو بزم آراستن ۔

برزمان اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بفتح اوّل وضم اوّل ہردو بمعنی (۱) مخمور و (۲) غمگین و (۳) آرزو را گویند و فرماید که باینمعنی با با وزای فارسی ہم آمده۔ صاحب مؤیّد بر ہردو معنی اوّل الذکر قانع صاحب ہفت بذکر معنی اوّل و دوم گوید که بکسر موحّده و بالضّم نیز دیده شد و بجای موحّده بای فارسی وبجای زای ہوّز زای پارسی ہم بنظر آمده صاحب انند بر معنی اوّل قانع (حکیم ازرقی ؎) کدام زود بستی گذاره خواہد کرد ٭ کسی که او ببهار چنین بود برزمان ٭ **مؤلّف** عرض کند که الف و نون نسبت بر لفظ برم زیاده کرده اند چنانکه توران و ایران و معنی لفظی این منسوب به برزم و کنایه از مخمور که اکثر اہل بزم نشاط مخمور باشند و (۲) و (۳) ہم بمجاز که بعض از اہل بزم غمگین و آرزومند چنانکه عاشق واز آرزومند بجرّد آرزو گرفتن مجاز مجاز و لیکن برای معنی دوم و سوم مشتاق سند استعمال می باشیم که محقّقین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت وجا دارد که این را مبدّل پژمان گیریم که به باوزای فارسی بهمین معنی می آید چنانکه تپ و تب و ژند و زند و آن اسم جامد است مرکّب از پژم که بمعنی کوه می آید والف و نون نسبت یعنی کسی که کوه دارد یعنی بار غم و اختلاف اعراب تصرّف محاوره بیش نیست که نا واقفین از ماخذ کرده اند بالجمله نتیجه تحقّق آنست که بمعنی اوّل بالفتح صحیح است و این اصل است نظر به ترکیب برزم و بمعنی دوم بالفتح و بالکسر ہم که این مبدّل پژمان است و آن مرکّب از پژم که بالفتح و بالکسر ہردو آمده (اردو) (۱) مخمور بقول آصفیه۔ عربی۔ مست۔ متوالا۔ بدمست۔ نشه میں چور۔ شراب پیا ہوا۔ مدہوش (مجروح ؎) وه مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا ٭ یه مستی کہاں بادۂ ناب میں ٭ (۲) غمگین۔ دیکھو بدرخته۔ (۳) آرزو۔ دیکھو آرزو۔

برزم انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف**

عرض کند کہ قائم کردن محفل و طرح بزم انداختن واین کنایہ باشد کہ انداختن برمعنی ہمچنین بمعنی ترتیب دادن گذشت (تنہا شیرازی ؎) شب کہ از باد لبش بزم شراب انداختم ٭ اہل عالم را در آتش چون کباب انداختم ٭ مرادف (بزم آراستن) (اردو) دیکھو بزم آراستن ۔

بزماورد اصطلاح ۔ بقول سروری بفتح با و واو و سکون زای معجمہ و مہملہ ۔ گوشت و ترہ و خاگینہ باشد کہ در نان تنک وپہن بپیچند کہ بعرف آن را نوالہ گویند و باز آنرا بکارد پارہ کنند و بخورند صاحب برہان فرماید کہ بجای حرف ثانی رای بی نقطہ ہم بنظر آمدہ صاحبان بحر و ناصری و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف وقلب اضافت (آوردۂ بزم) است ہای ہوز حذف شد کہ آورد مخفف آوردہ باشد چنانکہ گیاہ وگیا وممدودہ بہ مقصورہ بدل شد در ترکیب قلب اضافت چنانکہ آزما و بیازما ۔ پس معنی لفظی این آوردۂ بزم و تحفۂ بزم و کنایہ از غذای مرکب کہ بالا مذکور شد کہ میخواران با شراب خورند ہمچون کباب و آنرا گزک نامند و آنچہ بارای مہملہ باشد مبدل این چنانکہ بزغ و برغ (اردو) وہ سموسا جس میں گوشت اور ترکاری اور خاگینہ بھر کر تلتے ہیں اور شراب کے ساتھ بطور گزک کھاتے ہیں ۔ مذکر ۔

بزمایون بقول سروری بہ زای معجمہ و میم و یای حطی بروزن افلاطون نام گاوی کہ فریدون بشیر او پرورده شد **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر (برمایون ۔ بہ رای مہملہ) کردہ ایم و این مبدل آنست و بس چنانکہ برغ و بزغ (شمس فخری ؎) تو رستمی و فریدون و بارگیر ترا ٭ ز احترام بخوانند رخش و بزمایون ٭ صاحبان برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو برمایون ۔

برزم برافروختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلّف** عرض کندکه مزید علیه ومرادف (برزم افروختن) که گذشت وکلمۂ بر زائد (ملّا جامی ؎) برزم کرامت زرخش برفروخت ۔ هرکه رخش دیدبران چشم دوخت ۔ مخفی مبادکه فروختن مخفّف افروختن است و بس (**اردو**) دیکھو برزم افروختن ۔

برزمچ بقول هفت بالفتح وفتح میم وسکون زای هوّز وجیم فارسی بمعنی لمس ولامسه **مؤلّف** عرض کندکه دیگرهمه محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت اگرسند استعمال پیش شود معتبردانیم واسم جامد فارسی قدیم خوانیم (**اردو**) دیکھو بپسودان ۔

برزم چیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلّف** عرض کندکه مرادف برزم آراستن است وموافق قیاس که مصدر (چیدن) بمعنی آراستن می آید (مخلص کاشی ؎) بخلوت خوش بودبامجرمان برزم طرب چیدن ۔ غزلهای مناسب خواندن وبایارنهمیدن ۔ (**اردو**) دیکھو برزم آراستن ۔

برزم داشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلّف** عرض کندکه قائم کردن وموجودداشتن برزم است (بیخود همدانی ؎) بزعم توبه ام برزم خوشی آن رشک مه دارد ۔ خدا از آفت طاقت دل مارا نگهدارد ۔ (**اردو**) مجلس رکھنا ۔

برزمرده شاخ زرین دارد مقوله۔ بهار گویدکه جائیکه چیزی از دست رفته باشد واعادۂ آن امکان ندارد وهرقدرکه اوراستایش کنند برتقدیرغیروقوع چون حاضرنیست پیش می رود وگنجایش دارد۔ صاحبان خزینه وامثال فارسی بر (برزمرده وشاخ زرین) قناعت کرده اند واین راشل قرارداده اند **مؤلّف** عرض کندکه

معنی لفظی این همین قدر که بزی که مرده است او را
شاخ زرین بود محقق اول الذکر که لفظ (دارد)
را در آخر این زیاده کرده ذوق زبان ندارد و
معاصرین عجم مثل پیش کرده هر دو محققین آخر الذکر
را پسند کنند مقصود آنست که بزی که مرده والآن
پیش نظر نیست نسبت آن آسان است که گوییم
که شاخش زرین بود زیرا که عدم وجودش موقع
ادعای لغو هم می دهد پس فارسیان این مثل را بجای
زنند که ذکر چیزی که از دست رفته است بمبالغه

کنند مثلاً کسی گوید که " پدرم مرحوم اسپ از
افلاک می جهاند یا مسافت دو صد کروه را در یک
روز طی می کرد " سامعین می دانند که قائل فضولی
می کند و در همچو محل این مثل را می زنند (اردو)
دکن میں کہتے ہیں " میں بچپن میں انگلیوں پر
چلتا تھا " یہ ایک سفید جھوٹ اور خلاف قیاس بات ہے
لیکن بچپن گزر چکا ہے جس کے متعلق ایک ایسا واقعہ
بیان کیا جاتا ہے جب کوئی شخص بعد از وقت کوئی
فوقیت کرتا ہی تو اسوقت اس کہاوت کا استعمال کرتے ہیں

(الف) برزمزه (الف) بقول صاحب رشیدی بزبان اصفهان بالضم (۱) سوسمار باشد
(ب) برزمژه چنانکه او دو زبان دارد چون شیر از بزه می مزد بیک زبان می مکد و بزبان دیگر
آواز می کند مانند آواز کسی که شیر دوشد و بحواله نسخهٔ سروری گوید که (۲) چلپاسه و بحواله فرهنگ
(۳) آفتاب پرست و فرماید که او زای اول را فارسی گفته و همه خلاف تحقیق (انتهی) صاحب سروری
ذکر (ب) کرده گوید که سام ابرص است و کشتن او بغایت ثواب و بعد از کشتن غسل سنت چه
کشنده از گناه پاک میشود (شیخ سودان ـــه) ازرق دیو چهره برمژه رنگ ژ از بدی مثت و زهیجی
ونگ ژ و فرماید که در فرهنگ زای اول نیز فارسی آورده صاحب محیط بر (بزمچه) فرماید که ورل
است و برورل گوید که این را بفارسی و ترکی بزمچه و بیونانی قودوسن و بهندی گوهی نامند

وآن حیوانیست برخلقت سوسمار غلیظ سر۔ سریع الحرکة و پوست آن خاکستری و خشن و ابلق بخطوط
زرد و بقول شیخ الرئیس بزرگ از اشکال وزغ و سام ابرص ۔ دراز دم۔ کوچک سر۔ و غیر
سوسمار و ہم او بر سوسمار فرماید کہ اسم فارسی و بیونانی (انوفو ملانس) و بعربی ضب و بہندی
گوہ و گویند شاید کہ گوہ غیر آن باشد و آن حیوانی است کوچک تر از گربہ و بقول بعض سوسمار
حیوان مائی است و بعربی ورل و بہندی گوہ بالجملہ مزاج آن گرم و خشک در سوم و در حدت
و کیفیت میان ورل و حرذون و گوشت آن مقوی باہ و استعمال آن گرم مزاجان را جائز نیست
(الخ) و بر چلپاسہ گوید کہ اسم فارسی است و نیز بفارسی کربس و بشیرازی ماترنگ و باصفہانی مال
مالی و بہندی چھپکلی نامند و در بنگالہ تکنکی و باصطلاح اطبا۔ صحرائی آنرا سام ابرص و بلدی را
وزغہ نامند و آن حیوانی است معروف و سمیت آن بحد سمیت چلپاسہ نیست و بقول گیلانی
فرماید کہ وزغ اسم عربی سام ابرص و آن حیوانی است شبیہ بہ ورل و عقرب را ابلع می کند بالجملہ
ہر دو نوع آن گرم و خشک در سوم ۔ رافع ثآلیل و نملہ و مسماریہ ۔ مسکن درد و منافع دارد (الخ)
صاحب برہان ذکر (بژمژہ) بہ ہر دو زای فارسی کردہ گوید کہ (آفتاب پرست) است از جنس
چلپاسہ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا این مبدل بزمچہ می نماید کہ زای ہوز بہ جیم فارسی و برعکس
آن بدل شود چنانکہ پزشک و پچشک و حقیقت بزمچہ بالا گذشت و حیف است کہ صاحب محیط
بر سوسمار و چلپاسہ ہر دو ذکر (بزمزہ) نہ کردہ است ولیکن (بژمژہ) بہ ہر دو زای فارسی لغتی
خاص می آید برای (آفتاب پرست ۔ کہ بجایش گذشت) پس قیاس غالب ہمین است کہ الف و
ب ہر دو را مبدل بژمژہ دانیم کہ زای فارسی بہ زای ہوز بدل میشود چنانکہ ژند و زند نتیجہ این

ہمہ تحقیق ہمین قدر است کہ ما این را (آفتاب پرست) دانیم و بلحاظ اختلاف صاحبان تحقیق حقیقت سوسمار و چلپاسہ را ہم ذکر کردہ ایم و آفتاب پرست در ممدودہ گذشت (**اردو**) (۱) دیکھو سوسمار (۲) دیکھو چلپاسہ اور باشو (۳) دیکھو آفتاب پرست۔

بزم ساختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند قائم کردن بزم و مرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (طالب آملی ؎) دُردی کشان عشق چو سازند بزم خویش ٭ الماس در پیالۂ زہری فرو کنند ٭ (**اردو**) دیکھو بزم آراستن۔

بزم سنگین اصطلاح۔ بقول وارستہ بزمی کہ مردم کثیر دران جمع باشند (درا۔ب جویا ؎) رخش شد محفل آرا شمع را بردار ازین محفل ٭ کہ باشد چون رگ یاقوت عیب بزم سنگینش ٭ بہار بذکر معنی بالا فرماید کہ بزم عالی کہ ہمہ چیز بمراد توان یافت و فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ صاحب بحر با وارستہ متفق **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محاورہ جز این نیست کہ فارسیان بزم گرانقدر را بزم سنگین گفتہ اند محققین بالا در تعریفش پی بہ نزاکت لفظ و معنی نبردہ اند (**اردو**) معزز مجلس قابل تعظیم مجلس۔ مجلس عالی بھی کہہ سکتے ہین۔ مؤنث۔

بزم کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (رفیع قزوینی ؎) بزمی نکرد یار کہ حاضر نگشت غیر ٭ ہرگز جدا نگشت ز دوزخ بہشت ما ٭ (**اردو**) دیکھو بزم آراستن۔

بزم کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است کہ بجایش گذشت (صائب ؎) می کشد ہر لحظہ بزم تازۂ بر روی ما ٭ داغ دارد جام جم را

کاسہ زانوی ماۂ (اردو) دیکھو (بزم آراستن)

بزم گاہ اصطلاح۔ بقول برہان وناصری بروزن رزمگاہ (۱) مجلس شراب وجشن وعیش ومہمانی باشد و (۲) نام کتابی ہم در مقامات صوفیہ بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ جائیکہ بزم واقع شود از عالم منزلگاہ ومجلس گاہ۔ **مؤلّف** عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین است کہ بہار ذکرش کردہ لیکن فارسیان بمعنی مطلق بزم استعمالش کنند (ابوطالب کلیم ۵) توشمع مہر فروغی ببزم گاہ وجودۂ فلک ہمیشہ چو فانوس پاسبان تو بادۂ (خواجہ نظامی ۵) چو شاہان نشستند در بزم شاہ ۂ شد آراستہ حلقۂ بزم گاہ ۂ (انوری ۵) جام ساقی بزمگاہ تراۂ آسمان کردہ این از زنگارۂ (ولہ ۵) بنا رگاہ توحاجب ہزار چون خاقان ۂ بہ بزمگاہ تو چاکر ہزار چون قیصر ۂ (ولہ ۵) مطرب بزمگاہ او ناہید ۂ حاجب بارگاہ او بہرام ۂ (ظہوری ۵) اگرچہ بستہ در بزمگاہ خاص برویم ۂ تماشا قیامت

شدہ در بار عام کارندارم ۂ (اردو) (۱) دیکھو بزم (۲) ایک کتاب کا نام جو سلوک میں ہے۔ مونث

بزم گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند بحال خودش گذاشتن بزم باشد (ثنائی مشہدی ۵) محتسب میکدہ را بادف وطنبور گذارۂ بزم مارا بہمین شیوہ و دستور گذار ۂ (اردو) بزم کو اسکی حالت پر چھوڑنا۔

(الف) **بزم نشستن** مصدر اصطلاحی۔ صاحب

(ب) **بزم نشین** آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ الف چیزی نیست بدون حروف جار وبہ بزم نشستن بمعنی حقیقی اوست۔ محقق بالا بہ سند (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است الف را قائم وغور نکردہ (ب) بمعنی صاحب بزم است (ظہوری ۵) طلب شگفتہ جبین انتظار گوشہ نشین ۂ نشاط بزم نشین غصہ دشت پیما بود ۂ (ولہ ۵) گفتگوی

برزم نشینان دارند؂ گرچه کردیم بدرمان چه نزاع؂
(اردو) الف۔ مجلس میں بیٹھنا (ب) بزم نشین
بقاعدۂ فارسی شریک بزم کو کہہ سکتے ہیں۔

برزم نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند
کہ مرادف (بزم آراستن) است و قائم کردنش
(ظہوری ۵) چون بزم دیت نہند فرداش خونم
زدر ہدر ورایدش؂ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

برزمونہ بقول جہانگیری و برہان وناصری وجامع وسراج بااوّل مفتوح نام روز دوم است از ماہ ہای ملکی **مؤلّف** عرض کند کہ فارسیان درین روز بزم طرب می آرایند ازینجاست کہ لفظی ازبرای آن وضع کردند کہ بمعنی لائق بزم است ازقبیل ماہانہ و جرمانہ وبیعانہ پس اصل این بزمانہ بود بہ ترکیب لفظ بزم با کلمہ انہ الف بدل شدہ بواو چنانکہ تاغ و توغ پس بزمونہ اسم جامد قرار یافت برای روز دوم ماہ ملکی (اردو) ہر ماہ ملکی یعنی فارسی مہینے کی دوسری تاریخ کو فارسیوں نے بزمونہ کہا ہے جس میں بزم نشاط آراستہ ہوتی ہے۔ مؤنث۔

برزمہ بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج وبہار بہ زای معجمہ بروزن بردہ گوشۂ بزمگاہ (خواجوی کرمانی ۵) ارم نقشی ازبزمہ بزم او؂ قیامت نموداری ازرزم او؂ **مؤلّف** عرض کند کہ ہای نسبت بہ لفظ بزم زیادہ کردند دیگر ہیچ (اردو) گوشۂ بزم۔ بزم کا گوشہ۔ مذکر۔

برزمین بوس درآمدن مصدر اصطلاحی۔
آمادہ زمین بوسی شدن وزمین بوسی کردن (ظہوری
۵) وقت است کہ فرقم بزمین بوس درآیدش؂
لب از سخن غیر بافسوس درآیدش؂ (اردو) زمین بوس
ہونا۔ زمین کو بوسہ دینا۔ یہ ایک طریقہ
ہے مخاطب کی تعظیم کا جو بادشاہان عجم

کے رو برو زمین کو بوسہ دیتے ہیں۔

[illegible] **بر زمین خط کشیدن** مصدر اصطلاحی۔ شرمندہ شدن۔ وخط بر زمین کشیدن۔ عادت است کہ انسان در حالت شرمندگی نظر بر زمین کند وخطہا بر وی کشد (صائب ؎) از شرم گنہ بسکہ کشیدم بزمین خط ؛ مسطر زدہ شد دامن صحرای قیامت ؛ (اردو) شرمندہ ہونا۔ حالت شرمندگی میں زمین پہ لکیرین کھینچنا جیسا کہ اکثر شرمندے سر نیچے کرتے ہیں اور زمین پہ خطوط کھینچتے ہیں۔

[illegible] **بر زمین نقش بستن** مصدر اصطلاحی۔ نقش زمین شدن ویارای استادن ونشستن نداشتن (ظہوری ؎) بندد بزمین نقش چہ بہ سنگینی باری قاصد چہ کبوتر ؛ از شرح غم نامہ وطومار گران است ؛ (اردو) فرش زمین ہونا۔ دکن میں مستعمل ہے یعنی زمین پر پڑ جانا کسی بوجھ یا بار یا اور کسی وجہ سے۔

بر زمین نواختن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبہار وبحر بر زمین زدن حریف (میر نجات ؎) جان من چون بدل دشمن بدآئین کن ؛ بنوازش بزمین یا علی رنگین کن ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این سرفراز کردن بر زمین وکنایہ از انداختن بر زمین (اردو) زمین پر دے مارنا۔ زمین پر گرانا۔ (زمین دکھانا) بقول آصفیہ گرا دینا دے مارنا۔

برزن بقول سروری بحوالہ تحفہ بہ موحّدہ وزای ہوّز (۱) چوبکیہ بآن زمین شیار کردہ ہموار کنند صاحب رشیدی صراحت کند کہ بفتحتین است صاحب برہان فرماید کہ بروزن چمن مالہ برزگران وآن چوبے یا تختہ باشد کہ زمین شیار کردہ را بدان ہموار کنند و(۲) بکسر اوّل برزن صاحبان جامع وناصری وسراج ہم ذکر معنی اوّل کردہ اند **مؤلف**

عرض کند کہ مرکّب است از کلمہ بَر کہ بمعنی اوّلش گذشت و نون نسبت چنانکہ جوش و جوشن و معنی لفظی این منسوب بہ آئین و روش (حکیم سنائی ؎) اشتقاقش ز چیست دانی زن ؎ یعنی آن قحبہ را بہ تیر برزن ؎ (اردو) (۱) کاشتکاروں کا وہ آلہ چوبیں جس سے ہل چلانے کے بعد زمین کی ناہمواری کو درست کیا جاتا ہے جو ایک لانبی لکڑی میں جوڑا تختہ لگا ہوا ہوتا ہے اور اسی تختۂ عریض سے زمین ہموار ہوتی ہے۔ مذکّر (۲) مار۔ مارنا کا امر حاضر۔

برزن بہادر اصطلاح۔ بقول صاحب کشف ک… فدائی کہ از معاصرین علمای عجم بود بمعنی مرد چالاک و بی باک۔ پُر دلی را گویند کہ بیم جان و اندیشہ از چیزی نکند صاحب بول چال فرماید کہ بمعنی بسیار بہادر است **مؤلّف** عرض کند کہ بفتحتین مخفّف (برزدن بہادر) کہ دال مہملہ حذف شد بہ کثرت استعمال (**اردو**) بڑا بہادر۔ نڈر۔ مذکّر۔

(۴۴۶۴)

برزنجیر کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قید و محبوس کردن است ظہوری ؎) خلق را مژدۂ آسایش خواب آور دم ؎ ضعفت از آہ برزنجیر کشد افغان را ؎ (**اردو**) زنجیر ڈالنا بیڑیاں پہنانا۔ قید کرنا۔

برزندار اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و انند و ہفت بفتح و کسر ثانی و سکون ثالث و دال ابجد بالف کشیدہ و بہ رای قرشت زدہ بلغت زند و پا زند پنجرہ و مجّری باشد کہ در پیش آستان در سازند صاحب جہانگیری در ملحقات فرماید کہ این را (دار زین) نیز گویند **مؤلّف** عرض کند کہ معنی لفظی این آئین دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی کہ کلمہ بَرز بمعنی اوّلش و نون در آخرش زائد است چنانکہ پاداش و پاداشن و دار امر حاضر داشتن و معنی لفظی این آئین دارندہ و جادار دکہ برزن بمعنی اوست کہ گذشت یعنی تختہ و معنی لفظی این چیزی کہ تتمۂ برزن دارد دکتا

از قطار چوب های متعدده بنجره مانندی که مردمان آنرا حرکت داده داخل خانه شوند وبهائم ازان معذور مانند۔ حیف است که (دارزین) بجائش مذکور نه شدتا ماهیئت این متحقق می شد که چه چیز است واز تحریر مقصود محققین بالا جزین نباشد که پیش آستان یا در خانه های قدیم عوض پنجره قطار سنگ های کلان هم بنظر آمد که انسان از فاصله یکدیگرش داخل در تواند رفت و بهائم ازان نتوانند گذشت باین حال همین قسم چیزی است که مانع بهائم از دخول خانه می باشد و (دارزین) هم اسم فاعل ترکیبی است که معنی لفظی آن زینت دهنده خانه است پس

(اردو) وہ لکڑی کا چرخہ جو دروازہ مکان کے روبرو بنایا جاتا ہے جس کو گھما کر انسان داخل ہوتا ہے اور چارپائے داخل نہیں ہوسکتے یا پتھر یا لکڑی کی کڑیاں جو دروازہ مکان کے روبرو اس قدر فاصلہ سے گاڑھی جاتی ہیں کہ اون میں سے انسان تو گزر سکتا ہے لیکن چارپائے نہیں گزر سکتے

بزندان سرکشیدن (۳۰۷۲)

مصدر اصطلاحی۔ خیال وارادہ زندان کردن مخفی مبادکہ خصوصیت زندان نباشد (بجای سرکشیدن) مصدر عام این است (ظهوری ؎) ر... ض ارم آرزو کرده ‖ ظهوری سری کش بزندان ما ‖ (اردو) قیدخانہ کا خیال کرنا۔ قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

بزندان کردن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر محبوس کردن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) بطرف شد سیر باغ وبوستان ‖ باغ دبستان را بزندان کرده ایم ‖ تا دگر خیال او نیاید (اردو) قید کرنا قیدخانہ میں بھیجدینا۔ محبوس کرنا۔

برنطیه

بقول ملحقات برهان نام شهر روم است که آنرا قسطنطنیه می گویند مؤلف عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازمن ساکت ومحققین لغات ترک وعرب هم۔ هیچ متحقق نه شد

که لغت کدام زبان است (اردو) قسطنطنیه - مذکر - پای تخت دولت عثمانیه -

برنگ بقول صاحب برهان . بروزن پلنگ بمعنی غلق درِ خانه وکلید که بعربی مفتاح خوانند خان آرزو درسراج گوید که این به رای مهمله است صاحب ناصری فرماید که به میم اوّل مدنگ هم به همین معنی می آید - صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که ما حقیقت این بر (برنگ به رای مهمله دوم) عرض کرده ایم (اردو) دیکھو برنگ -

برنگاه اصطلاح - بقول وارسته بکسر اوّل (۱) جائیکه خوف رهزنان داشته باشند (سعید اشرف ؎) لب شکوه را کی دهد راه حرف ٭ هجوم سخن در برنگاه حرف ٭ و فرماید که (۲) مقعد (شفیع اثر در هجو ؎) هر کرا شوق صحبتت پیچید ٭ بوصالت چو احتلام رسید ٭ نیست دشوار ازین راهی ٭ کس ندیده چنین برنگاهی ٭ خان آرزو در چراغ برذکر معنی اوّل قانع صاحب بحر ذکر هر دو معنی کرده و بهار هم - صاحب فدائی که از معاصرین علمای عجم است فرماید که جای وهنگام درست است برای زدن **مؤلّف** عرض کند که طرز بیانش خلاف قیاس دپرده برحقیقت می اندازد معنی لفظی این جای زدن وکنایه از هر دو معنی بالا که مذکور شد (اردو) (۱) وہ جگہ جہاں چوروں کا خوف ہو - مؤنّث (۲) مقعد - بقول آصفیه - عربی - اسم مؤنّث مبرز - کون - گانڑ -

بروش بقول انند وناصری بضمّ اوّل وبفتح واو وسکون شین معجمه (۱) پشم موی و (۲) پشم - بزرا گویند **مؤلّف** عرض کند که بز بمعنی اوست و وش بقول برهان بالفتح بمعنی انتخاب کرده شده می آید پس معنی لفظی این انتخاب کرده شده از بز وکنایه از پشم بز و

بمجاز مطلق پشم موی (اردو) (۱) پشم - دیکھو برشم (۲) بکرے کے پشم - مذکر -

بره وشم اصطلاح - بقول سروری بضمّ با وسکون رای معجمه وشین معجمه وفتح واو پشم بزرا (کذا فی شرح النساجی) وبحواله فرهنگ فرماید که (برشم) بحذف واو پشم نرمیکه در تحت موی بزمی باشد صاحب برهان هم ذکر این کرده وصاحب جامع گوید پشم نرم بز راگویند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که این دلالت دارد که (برشم) مخفف این است واین مبدّل (بزپشم) و فرماید که ولیکن اکثر بای تازی به واو بدل شود نه بای فارسی **مؤلف** عرض کند که بیچاره ندیده باشد (چاروا) را که مبدّل (چارپا) است و وآم مبدّل پآم - حق همین است که این مبدّل (بزپشم) است وبس (اردو) بکرے کے بال - مذکر -

بره وشه بقول برهان وجامع بضمّ اوّل وفتح ثانی ورابع وسکون ثالث رستنی باشد که بعربی (لسان الحمل) گویند وتخم آنرا بارتنگ خوانند صاحب محیط ذکر این نکرده وبر (لسان الحمل) گوید که اسم (بارتنگ) است وبر بارتنگ ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند که ما ذکر (بارتنگ) بجایش کرده ایم ووجه تسمیهٔ این جز این نباشد که اصل این (برشه) بود ومعنی لفظی این چیزی که منسوب به کراهت بز است که کراهت بزان ازین مسلّم بود چون بز دهن بر واندازد و سر ازو بکشد و آوازی کند بکراهیت همچون عطسه و (شه) بالضّم کلمه ایست که در محلّ کراهت و نفرت گویند و واو در میان دو کلمه زائد است چنانکه (تن مند) و (تنومند) یکی از معاصرین عجم گوید که معنی لفظی این منسوب به پشم بز است که های نسبت در آخر (بزوش) مرکّب کرده اند و (بزوش) بمعنی پشم بز گذشت وبارتنگ را بدین اسم برسبیل کنایه موسوم کردند که رنگ

و کرختی او ہمچون پشم است. بر خلاف ابریشم چون دست بر و گذارند محسوس شود و از دور ہم پشم را ماند و الله اعلم (اردو) دیکھو بارتنگ۔

بزون | بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بز کوہی را گویند **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان از این ساکت جا دارد که معاصرین عجم از لفظ بز بزیادت کلمہ ون بران مرکب کرده باشند که بمعنی صاف و بی غش آمده پس معنی لفظی این بز بی غش و کنایہ از بز کوہی که بز اصلی است و حکما دران از علم الحیوانات تصرفی نه کرده اند چنانکہ گویند در بز اہلی و شہری تصرف ہا راه یافتہ است که بجفت کردن بز کوہی با آہو کارہا کرده اند و گویند بزی که در ہندی (کوئین چھیلی) نام دارد اکدش است با بز و آہو و بعض اقسام بز را خصی کنند که ازان بعض احوالش مخصوص و متغیری شود از بز کوہی (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بزونه | بقول برہان و ہفت و انند. بر وزن نمونه بلغت زند و پاژند بمعنی زانو باشد که بعربی رکبه خوانند صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم دانیم عجبی نیست که فارسیان از ہمین اسم جامد بحذف و تبدیل بعض حروف زانو وضع کرده باشند که بجای خودش می آید (اردو) گھٹنا. بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ رکبہ۔ زانو۔ پنڈلی اور ران کے بیچ کا جوڑ۔ زانو۔

بزه | بقول سروری بضم با و فتح زای معجمه (۱) زمین پشته دار و بقول برہان زمین پشته پشته و بقول جامع زمین پشته **مؤلف** عرض کند که ہای نسبت بر لفظ بز زیاده کرده اند یعنی منسوب به بز و کنایه از زمین پشته دار که ہر یک پشته آن بز را ماند یا اینکه بزان را کما شائق زمین پشته داری باشد چنانکہ

متحقق است ولهذا این را بدین اسم موسوم کردند۔ اسم جامد است وبس و جا دارد که این را
مبدل اسم جامد (پژه) گیریم که بهمین معنی به بای فارسی می آید هر دو بدل شدند بعربی
چنانکه تپ و تب و تژند و زند۔ (اردو) وه زمین جس پر ٹیلے ہوں۔ مذکر۔
(۲) بُزه۔ بقول سروری بضم با و فتح زا میوه خوشبو وبحوالهٔ نسخهٔ میرزا وتحفة السعادت
گوید که میوهٔ گرد خوشبو و خربزه از همین است بمعنی میوهٔ کلان وبزرگ چه چیزهای کلان را خر
گویند چنانکه خربط و خرسنگ صاحب رشیدی بحوالهٔ سروری ذکر این معنی کرده وبقول
برهان وجامع نوعی از میوهٔ خوشبو وصاحب مؤید برمیوهٔ خوشبو قانع خان آرزو در سراج
بر نقل قول بعض محققین بالا قانع **مؤلف** عرض کند که اصل این (پزه) به بای فارسی
است بمعنی پخته که بجایش می آید وآن اسم مصدر (پزیدن) است پس چیزی پخته شده
کنایه از میوهٔ خوشبو باشد وبعض برانند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی میوه والله علم
بحقیقته الحال (اردو) خوشبو میوه۔
(۳) بزه۔ بقول سروری ورشیدی وبرهان وجامع وجهانگیری وسراج بفتحتین گناه وبقول
فدائی گناه وهر کاری که سزاوار کیفر باشد صاحب سفرنگ بشرح دبست وپنجمی فقرهٔ دساتیر
آسمانی بعفرزآباد وخشوران وخشور) ذکر این کرده گوید که (بزه گر) بمعنی گناهگار از همین است
(شاعر ؎) ای خون دوستانت بگردن مکن بزه ٭ کس برنداشت است بدستی دو خربزه ٭
(مسعود سعد ؎) پسرش را خدای مزدو هاد ٭ پیش از ان کان پلید را بزه داد ٭ (حکیم
سنائی ؎) یک گُره را خانها پر غیبت و وزر و بزه ٭ یک گُره را کنجها پر طاعت و اعمال اندکز

فردوسی ۵) اگرچہ دلم بود زان با مزه بزهی کاشتم تخم وزر و بزه مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان دانیم وجا دارد که فارسیان قدیم از لغت عرب (وزر) این را مفرس کرده باشند که واو بدل شد بموحده چنانکه ورنجن و برنجن و رای مہملہ بہ ہای ہوز چنانکہ ہو و ہو بہ واللہ اعلم بحقیقة الحال (اردو) گناہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو۔

(۴) بزہ۔ بقول سروری بفتحتین بمعنی شخص مرحوم و مسکین۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی شخص مرحوم مسکین و فرماید کہ بدینمعنی بہ تشدید زا نیز استعمال کنند امّا این معنی در کلام قدما بنظر نرسیدہ از مستحدثات است خان آرزو در سراج نقل این بر داشتہ۔ صاحبان برہان و جامع گویند کہ مردم نامراد و مسکین صاحب جہانگیری فرماید کہ شخص مسکین مرحوم مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) مرحوم بقول آصفیہ۔ عربی۔ مجازاً بمعنی مرا ہوا۔ فوت شدہ۔ نامراد۔ بقولہ بے مراد۔ ناکام۔ محروم۔ بے نصیب۔

(۵) بزہ۔ بفتحتین بقول سروری و برہان و جامع بمعنی جور و حیف۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق بمعنی گناہ است و (بزہ کار) گنہ گار را گویند و اگر بمعنی ستم می بود بمعنی ستمگار مستعمل می شد مگر آنکہ بمجاز بر ستم کہ سر گناہان است اطلاق آن آمدہ باشد مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ مجاز معنی سوم است و باعتبار قول سروری و جامع کہ از اہل زبانست اینمعنی را تسلیم کنیم (اردو) جور۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ظلم۔ ستم۔ جفا۔

بزہان | بقول ہفت بالفتح بمعنی آرزو و مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین اہل زبان

وزباندانان فارسی ذکر این نکرده معاصرین عجم هم بر زبان وارند بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم (اردو) دیکھو آرزو۔

(۳۲۶۵) **بزه دادن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مرتکب گناه کردن است سند این از مسعود سعد بر معنی سوم بزه گذشت (اردو) گناه گار کرنا۔ مرتکب گناه کرنا۔ گناه کرانا۔

بزهش بقول سروری بضم با و سکون زای معجمه و کسر ها (به حواله تحفه) بمعنی مقابله صاحبان برهان و جامع و سراج و هفت وانند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل بالمصدر است که بزیادت شین معجمه بر لفظ (بزه) که بمعنی پنجم بش گذشت بمعنی ستم گری است وکنایه باشد از مقابله که مقابله هم غیر از ستمگری نباشد ولیکن نظر برین ماخذ بالفتح خوانیم با ضمه اول تصرف محاوره دانیم وجا دارد که از لفظ برز بالضم این را اسم جامد دانیم که بزیادت شین معجمه بمعنی مقابله وضع شد و از ینکه بزان را می جنگانند بزهش را بمعنی مقابله استعمال کردند اندر صورت ضمه اول هم درست باشد وهای هوز زائد (اردو) مقابله بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آمنا سامنا۔ مٹھ بھیڑ۔

بزه کار اصطلاح۔ بقول برهان و بحر و سروری و رشیدی و سراج (۱) بمعنی گناهگار **مؤلف** عرض کند که بزه بر معنی سوم ش بمعنی گناه گذشت واین مرکب است از همان و لفظ گار که افاده معنی فاعلیت کند چنانکه آموزگار و سازگار۔ صاحب رشیدی صراحت مزیدی کند که (۲) لقب یزدجرد پدر بهرام گور است ولهذا عرب (یزدجرد الاثیم) می گفتندش۔ صاحب برهان بکاف عربی آورده گوید که بکاف فارسی هم آمده و صاحب سروری هم صراحت کاف

نکرد باسی حالی اگر بزه را با (کار - بکاف عربی)
مرکّب دانیم اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که
کار او گناه است و گناه کننده و اگر با (گار - بکاف
فارسی) مرکّب کنیم همان که بالا مذکور شد یعنی گناه
دارنده و صاحب گناه (حکیم نزاری ے)
از دل چه لاف می زنم آخر کدام دل ٭ آخر
چه آید از بزه کار هوا پرست ٭ (اردو) (۱)
گنه گار - بقول آصفیه - فارسی - پاپی - عاصی
اثیم - فاسق - بدکار - (۲) بزه کار - یزدجرد
کا لقب تھا جو بہرام گور کا باپ تھا - مذکر -

بزه گر | اصطلاح - بقول سفرنگ بفتح
کاف فارسی و سکون رای مهمله گناه گار -
مؤلّف عرض کند که از قبیل بزه‌گار است
که گذشت بزه بمعنی گناه بجایش مذکور و گر
بقول برهان بمعنی کننده و سازنده همچون
کوزه گر و کاسه گر و امثال آن (اردو) گنه گار

بزه مند | اصطلاح - بقول انند
بحواله فرهنگ فرنگ مرادف (بزه کار)
مؤلّف عرض کند که از قبیل برومند
که مند بقول برهان بمعنی صاحب و خداوند
است چنانکه حاجتمند و بزه بمعنی گناه بجایش
مذکور شد (اردو) دیکھو بزه کار -

بزه یا بهای بز | مثل - صاحب خزینه
ذکر این کرده از معنی و محلّ استعمال ساکت
مؤلّف عرض کند که غلطی کتابتش در غلط
انداخته است در حقیقت این بای موحده سوم
است عوض تحتانی سوم یعنی (بز با بهای بز)
حیف است که ما این را بجای خودش قائم
نکردیم و تصحیح این در ینجا بی محل است ولیکن
بغیر آن علاجی نیست فارسیان چون در بهای
چیزی بحث اعتدالش کنند و قیمت بیان کرده
بائع را گران دانند و آنگاه این مثل را زنند مقصود
شان همین قدر می باشد که چیز زیر بیع را باید که
بهای مناسب حالش باشد نه زائد ازان چنانکه

گویند که برز با بهای برز است چرا قیمت این را گران می گوئی (اردو) دکن میں کہتے ہیں "گھوڑے کی قیمت گھوڑے کے ساتھ اور چھیلے کی	قیمت چھیلے کے ساتھ" مقصد یہ ہے کہ چھیلے کے لئے گھوڑے کی قیمت کیوں چاہتے ہو یعنی اس قدر بھاری قیمت کیوں بیان کرتے ہو۔

برزیچه بقول سروری بجیم فارسی بوزن بریده (۱) برزغاله باشد (مسعود سعد ۵) ازین برزیچهٔ بسته دهن چرا ترسی * که هرگزش نه چراخور بود نه آبشخور * صاحبان برهان وجامع وناصری وجهانگیری بذکر معنی اوّل گویند که (۲) بمعنی برج جدی هم وبقول جهانگیری (۳) با اوّل مضموم وثانی مکسور ویای مجهول ارده کنجد۔ صاحب برهان بذکر معنی اوّل ودوم فرماید که (۴) سه پایهٔ قصّاب وسلّاخ را نیز گفته اند صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل ودوم وچهارم کرده (عمید لویکی ۵۴) مخالفان ترا چون برزیچهٔ سلّاخ * سه پایه از علمت باد و چار سو مسلّم * خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی چهارم بیان کرده برهان گوید که غلط است وفرماید که غالباً این معنی از شعر عمید لویکی استنباط کرده واین از قلّت تدبّر است وگوید که کلمه برزیچه دلالت دارد که در تصغیر تحتانی وجیم فارسی نیز آید پس لفظ باغیچه که در عرف عوام بزیادت یا استعمال نمایند نیز وجه صحّت پیدا می کند واین تحقیق منافاتی با تحقیق سابق دارد که در لفظ آتشیزه نوشته آمد صاحب محیط بر (ارده) گوید که در فارسی رهشی وصاحب برهان بر رهشی فرماید که ارده کنجد است وبه تحقیق ما که گذشت بمعنی آرد کرده شده مخفی بماند که اصل این معنی اوّل (برزیچه) به موحّدهٔ سوم گذشت وموحّده بدل شد به تحتانی چنانکه بالبوس وبالیوس ومعنی دوم مجاز آن که برج جدی را هم اهل هیئت به شکل برزیچه می نویسند وماخذ این

بمعنی سوم اصلاً هیچ متحقق نمی شود و این معنی را غیر از صاحب جهانگیری دیگر کسی ذکر نکرد و بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که همه محققین از این ساکت و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند و تحقیق کامل این بر (برپیشه) می آید و نسبت معنی چهارم عرض می شود که خیال خان آرزو درست می نماید که صاحب برهان این معنی را از مجرّد کلام عبید لویکی پیدا کرده است و او بدین معنی استعمال نکرده بلکه (برزبچه سلّاخ) بمعنی بچه بز است که بدست سلّاخ و قصّاب باشد اگر (برزبچه سلّاخ) را بمعنی سه پایه گیریم ذکر سه پایه در مصرع ثانی معنی شعر را برهم می کند۔ شاعر۔ مخالفان را (بزبچه) قرار داده که بدست قصّاب باشد و سه پایهٔ علم را برای سلخ او تجویز کرده فتأمّل (اردو) (۱) و (۲) دیکھو، بزبچه۔ (۳) تل کا آٹا سفوف۔ مذکر۔ (۴) دیکھو، بزآویز۔

(الف) برزیدن | **(ب) برزیده** | (الف) بقول بحر بر وزن و معنی (۱) وزیدن و (۲) بمعنی جستن فرمان که کامل التصریف است و مضارع این برزد صاحبان موید و برهان و جامع هم ذکر این کرده اند (میر معزی ے) باد چو بر زلف او برزید جهان را ز داد به پیروز و سعادت بشری ز **مؤلّف** عرض کند که ما اشارهٔ این بر معنی دوم برزهم کرده ایم که بجایش گذشت و این مبدّل وزیدن است که می آید و او بدل شد به موحّده چنانکه آو گو آب و صراحت ماخذ و اسم مصدرش هم در آنجا کنیم و (ب) بقول سروری مرادف وزیده یعنی باد و نسیم جسته (اثیر الدین اخسیکتی ے) ای نقش مهر بر همه دلها نشسته ز وی باد لطف بر همه تنها برزیده ز **مؤلّف** عرض کند که از مشتقات الف است و بس (اردو) (الف) (۱) چلنا۔ حرکت کرنا جیسے ہوا چلنا (۲) کودنا (ب) چلا ہوا۔ حرکت کیا ہوا۔ کودا ہوا

(الف) **بزیر آمدن** مصادر اصطلاحی ۔ الف لازم و ب متعدّی است بمعنی مغلوب
(ب) **بزیر آوردن** شدن و مغلوب کردن و زیر کردن و ذلیل کردن و بذلّت رسانیدن
یعنی را معاصرین عجم بر زبان دارند چنانکه گویند ؎ او بزیر نیامد بلکه دشمن خود را بزیر آورد
یعنی مغلوب کرد (اردو) الف مغلوب ہونا (ب) نیچا دکھانا ۔ دیکھو بچاہ آوردن ۔

بزیر خاک بردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار واننددفون و خاکپوش کردن (محمد قلی سلیم ؎) زرکشی باخود بزیر خاک جز قارون نبرد ؎ این سخن را گل بگوش اہل دنیا می کشد ؎ **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دفن کرنا ۔ مٹی کے نیچے چھپانا ۔

بزیر خاک سپردن مصادر اصطلاحی ۔
بزیر خاک کردن بقول بہار واننددر اوف بزیر خاک بردن (ملّانسبتی تھانیسری ؎) حید از ما دل ما را بزیر خاک کنید ؎ باین ستم زده در یک مزار نتوان کرد ؎ **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بزیر خاک بردن ۔

بزیر زنخ دست ستون کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایه از غمگین بودن است (حکیم فردوسی ؎) مرا خوشتر آید بزندان درون ؎ بزیر زنخ دست کردن ستون ؎ صاحبان رشیدی و ملحقات برہان وبحر ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که عادت است که چون کسی غمگین شود بحالت غم دست خود را زیر زنخدان قائم کند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) غمگین ہونا

(الف) **بزیر زمین آوردن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار زمین بستن مرکب را (ع) بزیر زمین در آوردند باوی ؎ **مؤلّف** عرض کند که صراحت نکرد که سند بالا مال کدام است ۔ عیبی ندارد و لیکن

هرچه ازین سند پیدا است۔

(ب) **بزیر زین درآوردن با کسی** بمعنی سوار شدن بر مرکب و بحرّ د (بزیر زین آوردن مرکب) کنایه باشد از زین بستن۔ تسامح بهار است که غور بر سند استعمال نکرد و مصدر (الف) که قائم کرد ناقص است و معنیش حاصل نمی شود تا آنکه لفظ مرکب در آخرش اضافه نه کنند۔ فتأمل (اردو) (الف) زین کسنا (ب) کسی کے ساتھ سوار ہونا۔

بزیر سر داشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت فرماید که بمعنی منظور داشتن چیزی و در خیال آن بودن است۔ (سالک قزوینی ہ) روشن بود که شمع چه دارد بزیر سر۔ پروانه را که رخصت پرواز میدہد۔ صاحب بحر ذکر این بزیادت لفظ (چیزی) در آخرش کرده **مؤلف** عرض کند که خصوصیت (چیزی) داشتن و (کسی) را باامن قائم نکردن چرا تعمیم خان آرزو بهتر است ازین تخصیص و معنی صحیح در خیال داشتن چیزی راست (اردو) کسی بات کا خیال رکھنا۔

بزیر قلم داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند کنایه از مطیع و منقاد داشتن و مسخّر و محکوم کردن مرادف (بزیر نگین داشتن) (میر معزی ہ) ز قدر و مرتبه دارد جهان بزیر قلم۔ چنانکه داشت سلیمان۔ جهان بزیر نگین۔ **مؤلف** عرض کند که معنی صحیح این در اختیار و قدرت داشتن چیزی است (اردو) اختیار میں رکھنا۔ امیر نے (اختیار میں ہونا) کا ذکر فرمایا ہے جو اسی کا لازم ہے (حکم میں رکھنا) (مقدور ہونا)

(الف) **بزیر نگین آوردن** مصدر
(ب) **بزیر نگین داشتن** اصطلاحی

(الف) بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی مطیع و مسخّر کردن (ب) بقول بهار و انند مرادف (بزیر قلم داشتن) **مؤلف** عرض کند

که سند (ب) بر (بزیر قلم داشتن) گذشت و ما خیال خود همه را انجا ظاهر کرده ایم اگرچه سند الف پیش نه شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق

قیاس (اردو) الف ۔ قبضہ میں لانا قابض ہونا ۔ فتح کرنا (ب) دیکھو بزیر قلم داشتن ۔

برزیست بقول ناصری واننـد بروزن گریست نامی است پارسی و نام منجّمی بوده پسر پیروز نام برستانی بعد از مهارت درین علم بمامون خلیفه رسیده منجّم مخصوص گردیده مامون نام او را از پارسی بعربی ترجمه کرده چون زیستن بمعنی حیات است او را یحیٰی خواند چون فیروز بمعنی مظفّر و منصور است او به یحیٰی بن منصور موسوم کرد **مؤلّف** عرض کند که وجه تسمیه (برزیست) متحقّق نه شد (اردو) برزیست ایک مشہور منجّم کا نام ہے ۔

برزیشه بقول سروری به زاء و شین معجمتین بوزن بریده آرد کنجد باشد و فرماید که در اکثر نسخ چنین آمده و در تحفه مسطور است که کنجد آرد کرده و گویند کنجاره و بحوالهٔ فرهنگ فرماید که (ارده کنجد) صاحب جهانگیری بر (ارده کنجد) قانع و رشیدی همزبانش صاحبان برهان و جامع باتّفاق جهانگیری گویند که ثفل کنجد را نیز گویند که روغن او را کشیده باشند صاحب ناصری باتّفاق برهان فرماید که ثفل کنجد روغن کشیده را (ارده) هم گویند که ازان حلوا سازند ۔ خان آرزو در سراج فرماید که بخاطر میرسد که این لفظ در اصل برزیچه باشد که جیم فارسی بشین بدل شد و تصغیر درین لفظ برای نسبت باشد چنانکه کاف تصغیر برای نسبت آید و چون آرد کنجد غذای بُز است چنین گفته اند **مؤلّف** عرض کند که محقّق با نام و نشان کاف تصغیر را برای نسبت از کجا پیدا کرد کاف برای تصغیر هم می آید و برای نسبت هم ولیکن کاف تصغیر افادهٔ

معنی نسبت نمی کند و اینقدر متحقق که (برزیچه) بہ جیم فارسی عوض شین معجمه بہ ہمین معنی گذشته است
و ما ہمدر انجا اشارۂ این کرده ایم و این قدر متحقق که این مبدل آن نیست بلکه آن مبدل این
است که شین معجمه بجیم فارسی بدل می شود چنانکه پاشیدن و پاچیدن - حالا عرض می شود نسبت
(برزیشه) که این مرکب است از برز بمعنی تیس و یشه ماخوذ از یشب که در زند و پازند نسکی را
گویند که از کتاب زند و مصدر یشتن بمعنی زمزمه کردن و چیزی خواندن در وقت طعام از
ہمین اسم مصدر است فارسیان بحذف فوقانی (چنانکه راست و راس) یشت را یش کردند
و بزیادت ہای نسبت یشه شد و برزیشه بمعنی حقیقی نسکی است منسوب به برز که ہنگام راتب خوردن
می خواند و کنایه از آوازی که او در وقت راتب خوردن یا بتقاضای آن می کند پس فارسیان
بر سبیل کنایه این را برای آرد کنجد نام نہادند که برزان بر وقت معینه بطلب این آواز می کنند
معاصرین عجم گویند که ما درین روزہا ہم برزیشه آواز برز را گوئیم که بتقاضای راتب می کند
پس ازین ہم تائید خیال ما می شود و برزیشه ہمان است که آنرا بہ ہندی کھلی و کھلی و بفارسی
کنجار نام است (اردو) کھلی - بقول آصفیه - ہندی اسم مؤنث - کھل - کسب - کنجار
جیسے ”جب نہیں کھلی کی ڈلی چھیلا پھرے گلی گلی“

برزین بقول جہانگیری و رشیدی که بابزان ذکر این کرده (۱) مرادف آن صاحب برہان می فرماید که بمعنی وزنده باشد که از وزیدنست و (۲) نام آتشکدۂ ہم در روستائی نیشاپور و فرماید که بدین معنی بارای قرشت ہم آمده و صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کرده (رستائی ــه) زین غلامان ماہی بگزین که رودزی نسا چو باد برزین که صاحب رشیدی برین سند گوید

درین تامّل است چرا که (باد برمن) به زای
مہملہ ہم آمدہ کہ بمعنی باد صبا است خان آرزو
در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم
گوید که این تصحیف برزین است به رای مہملہ
و فرماید که برزین نیز بمعنی آتشکدہ صحیح نیست
بلکه صحیح برزین است و برزین نام بانی
آتشکدہ حقیقةً نه نام آتشکدہ چنانکه فوسی صراحت
کردہ پس صاحب این نسخه را غلط در غلط
واقع شدہ (انتہی) **مؤلف** عرض کند
(برزیدن) بمایش گذشت و برزان اسم حالیه
و برزین آناله آن که الف بدل شد به تحتانی
چنانکه حساب و حسیب و نسبت معنی دوم اینقدر
قدر کافی است که این مبدّل برزن است
که رای مہملہ به معجمه بدل می شود چنانکه برزغ
و برزغ و آنچه خان آرزو این را تصحیف
نام می نهند غلطی اوست بلکه مبدّل است
و آنچه او نسبت غیر صحت این لفظ اصرار کند
ما او را بمقابلهٔ صاحب جامع و ناصری که از
اہل زبانند نسبت زبان شان معتبر ندانیم
اگر برزین نام بانی آتشکدہ باشد چه عیب
است که فارسیان آتشکدہ را به برزین موسوم
کنند خیال نمی کند که هرگاه (برزین) نام بانی
آتشکدہ مسلّم است چه عیب است که آتشکدہ
را هم بدین اسم خوانیم چنانکه برمعنی دوش
گذشت و برزین را مخفف آن دانیم (اردو)
دیکھو برزین ۔

(۳۲۴)

به زینهار آمدن

مصدر اصطلاحی
پناه گرفتن (انوری ع) تا حشر
منکشف نشود آفتاب اگر تو آید برزبر
سایهٔ عدلت بزینهار رو **مؤلف** عرض کند
که بخیال ما خصوصیت زینهار نباشد (به پناه آمدن)
هم استعمال می توانیم کرد (اردو) پناه لینا
بقول آصفیه ۔ سرن لینا ۔ کسی کے پاس دشمنوں سے
بچنے کے لئے جا کے رہنا ۔ امن میں جانا ۔

بزیون | بقول مؤیّد (۱) همان برمایون که گذشت وبقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی اوّل وثالث (۲) نوعی ازا بریشم نفیس **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل مخفف (بزمایون به زای هوّز) که مبدّل (برمایون به رای مهمله) گذشت وبمعنی دوم مبدّل بریون که به رای مهمله بمعنی شوشی مذکور شد که رای مهمله به زای معجمه بدل می شود چنانکه برنغ و بزنغ ولیکن برای هردومعنی طالب سند استعمال می باشیم که محققین اهل زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت صاحب سوار السبیل ذکر این درمعرّبات کرده گوید که (۳) لغت فارسی است بمعنی پشمی که رنگ بزدارد یا نمدی که از پشم بز ساخته باشند چه یون بفارسی بمعنی رنگ وغاشیه ونمد زین آمده **مؤلّف** عرض کند که اگرچه موافق قیاس می نماید ولیکن همه محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت **(اردو)** (۱) دیکھو بزمایون (۲) دیکھو (بریون) کے تیسرے معنے (۳) پشم یا وہ نمدہ جو بکری کے بالوں سے بنایا جاے ۔ مذکر۔

بای موحّده بازای فارسی

باژ | بقول سروری همان باج که گذشت بسه معنی که بمعنی اوّل ودوم وسومش گذشت (فردوسی ۵۱) به بیچارگی باژ وساو گران ؎ پذیرفت باید ترا بیگران ؎ (خاقانی ۵۲) زان این رصدان مقیم راهند ؎ کز قافله باژ عمر خواهند ؎ (حکیم فردوسی ۵۳) نشستند با باژ هرسه براسپ ؎ دوان تا سوی خان آذرگشسپ ؎ وبحواله فرهنگ گوید که (۴) نام قریهٔ از قری طوس وگویند مولد حکیم فردوسی **مؤلّف** عرض کند که حقیقت ماخذ این بمعنی اوّل باج نوشته ایم وذکر معنی چهارم این هم بمعنی ششمش **(اردو)** دیکھو باج کے پہلے اور دوسرے

اور تیسرے اور چھٹے معنے۔

برشہ بقول سروری ورشیدی وناصری بضمّ با۔ (۱) برف ریزہ ہا کہ از ہوا ریزد درحین شدت سرما صاحب برہان بفتح اوّل وسکون ثانی آوردہ گوید کہ برف ودمہ وسرما ریزہ ۔ صاحب جامع ہم بفتح آوردہ صاحب مؤیّد فرماید کہ (۲) بالفتح دک بلند وقیل پرشہ بابای فارسی ہم **مؤلف** عرض کند کہ انچہ بہ بای فارسی می آید بالفتح بمعنی زمین پست وبلند است وکوہ دکتل وبالضم برف ریزہا و دَک بہ دال مہملہ وکاف عربی بمعنی کوہ وزمین سخت می آید خیال ما این است کہ این اسم جامد فارسی قدیم است وانچہ بہ بای فارسی می آید مبدّل این یا این مبدّل آن چنانکہ تب وتپ واسپ واسب ۔ اختلاف محققین دراعراب معنی اوّل تصرّف محاورۂ زبان است وغلبہ برضمّ اوّل واضح باد کہ بمعنی دوم عجمی نیست کہ مبدّل بَر باشد کہ بمعنی بستمش گذشت چنانکہ برکم وبرشکم مفرّس از بَرّ عربی کہ صراحتش ہمدرانجا کردہ ایم وانچہ درمعنی دَک ور پرشہ بہ بای وزای فارسی) و (بَرَہ بہ بای عربی) اختلاف است کم التفاتی صاحب مؤیّد درتعریف وذکر معنی دوم غیرازمؤیّد دیگرکسی ازمحققین نکرد بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم (**اردو**) (۱) برف کے ٹکڑے ۔ برف مؤنث (۲) دیکھو بَر کے بیسویں معنے۔ اور دیکھو دَک۔

برشہ برشہ بقول سروری بضمّ ہردو باہمان (زیچ میچ) بمعنی دوش (حکیم سنائی ؎) نشود دل بحرمت قرآن بہ کم تشو وبرنہ برشہ ی فربہ ہا و بحوالۂ فرہنگ گوید کہ بابای فارسی ۔ بہ ہر دومعنی (زیچ نیچ) **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ این ہمدرانجا بیان کردہ ایم وبرزن نیست کہ این مبدّل آن است ۔ چنانکہ آژند وآژند (**اردو**) دیکھو نیچ نیچ کے دوسرے معنے۔

برزکم | بقول برهان وناصری وجامع وسراج بفتح اول وکاف وسکون ثانی ومیم بمعنی باز داشتن
ومنع **مؤلف** عرض کند که این مبدل برکم بمعنی سوم اوست که به رای مهمله عوض زای
عجمی گذشت وما همدر انجا اشارهٔ این کرده ایم (**اردو**) دیکھو برکم کے تیسرے معنے ۔

برشکول | بقول سروری بذیل بشکول بمعنی قوی هیکل ورنج کش وجلد وحریص درکار
وفرماید که تبدیل است صاحبان برهان وجامع وناصری وسراج هم بذکر این گویند که بکسر
اول هم آمده **مؤلف** عرض کند که بُرز بمعنی حقیقی اوست که بر معنی ششم گذشت وگول بکاف
فارسی بمعنی ابله ونادان ومکر وفریب وغیره می آید پس معنی لفظی این بُرز ابله ونادان وکنایه
ازکسی که بالا مذکور شد کاف فارسی بدل شد به عربی چنانکه گنده وکنده انچه بکسر می آید تصرف
زبان ومحاورهٔ مقامی که بنا واقفیت از ماخذ باشد دیگر هیچ ۔ وانچه به شین معجمه عوض زای
فارسی می آید هم مبدل که زای فارسی به شین معجمه تبدیل می یابد چنانکه باژگونه وباشگونه
(**اردو**) قوی هیکل ۔ رنج کش جلد باز حریص شخص ۔

برژم | بقول سروری بحوالهٔ جهانگیری به زای فارسی بوزن حشم شبنم را گویند صاحب
رشیدی هم ذکر این کرده گوید که بخار بامداد است که روی زمین را بپوشد وفرماید که صحیح نژم
است بکسر نون وزای تازی نیز گوید که به همین معنی بشناک هم می آید صاحب جهانگیری همزبان
صاحبان برهان وجامع هم ذکر این کرده اند ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید
که این محض خبط وخطاست چه برژم به بای وزای فارسی بمعنی شبنم زیره است که چیزهارا
سفید می نماید ونشم به شین مبدل آن ونژم به نون بخاریست که صباح روی زمین می پوشد

چنانکه توسی و برهان تصحیح کرده اند پس رشیدی دو لفظ را یک پنداشته و از تخطئهٔ جهانگیری در خطای فاحش افتاده **مؤلّف** عرض کند که بژ بمعنی برف ریزه بجایش گذشت فارسیان بزیادت میم تخصیص در آخرش چنانکه یخم و دوم مخصوصش کردند برای شبنم وانچه بدین معنی بشنک می آید اصل آن بژنک است و آن هم تصغیر بژ باشد به کاف آخر صراحت کاملش همدرانجا کنیم **(اردو)** شبنم - دیکھو اپشک -

بژمان | بقول سروری به زای فارسی بروزن قربان (۱) غبطه باشد بعربی و آن صفتی است در آدمی که چون چیزی نزد کسی بیند آرزو کند که مثل آن چیز او را باشد بی آنکه آنکس از و محروم شود و این محمود است برخلاف حسد که برعکس این است یعنی خواهد آنکس از و محروم باشد و او را باشد و این مذموم است و بحوالهٔ ادات گوید که ببای فارسی آمده (استاد بهرامی سه) برپیچش زلف تست شب را غیرت ؛ بر تابش روی تست مه را بژمان ؛ صاحب برهان گوید که بروزن افغان (۲) غمگین و غمخوار و افسرده و فرماید که بضمّ اوّل هم آمده صاحب ناصری باتّفاق برهان گوید که ظنّ مؤلّف است که تبدیل پشیمان باشد شین به زای پارسی بدل شد چه پژمان و پژمند و پژمرده و پژمریده هر چهار لغت بالکسر و قیل بالفتح بمعنی افسرده و بی رونق و بی قدر آمده (سیف ع) پژمان تر از چراغ بروزم زمان تک گوید که بضم هم گفته اند صاحب جامع بر غمناک و افسرده قانع خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که صحیح بدین معنی به بای فارسی است **مؤلّف** عرض کند که (بزمان به زای هوّز) هم گذشت و حقیقت ماخذ این همه را انجا ذکر کرده ایم و (پژمان) را که به با و زای

فارسی می آید اصل قرار داده ایم و دریجا ہمین قدر کافی دانیم کہ این مبدّل آنست بہ تبدیل
بای فارسی بعربی چنانکہ تپ و تب و بحث کامل ماخذ ہمد رانجا کنیم ۔ نسبت معنی این عرض
می شود کہ از اسناد پیش شدہ معنی پژمردہ و پژمردگی ہر دو پیدا می شود و خیال غالب آنست
کہ معنی پژمردہ حقیقی است و معنی پژمردگی مجاز آن و معنی بیان کردہ سروری از اسناد پیدا
نیست و محقّقین اہل زبان یعنی ناصری و جامع ہم باسروری اتّفاق ندارند و ما بر غلبۂ قول
ہر دو در معنی غبطہ تامّل کنیم انچہ صاحب ناصری این را از پشیمان خیال می کند ما بر عکس آن
می گوئیم کہ پشیمان از پژمان تعلّق دارد چنانکہ پشم مبدّل پژم است و ما حقیقت حال را
بر پژمان عرض کنیم کہ چیست و دریجا ہمین قدر اشارہ کافی است کہ این اسم حال است
و با (پژمردن) کہ می آید تعلّق دارد (اردو) (۱) رشک بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکّر
کسی کی نعمت پر اس کے زوال کے بغیر رشک کرنا دیکھو (ارشک) (۲) دیکھو پژمان ۔

پژمژہ بقول جہانگیری و برہان و جامع با اوّل مضموم بثانی زدہ و میم مفتوح و زای
عجمی جانوریست شبیہ بچلپاسہ لیکن از چلپاسہ بزرگتر و توجّہ بہ نیّر اعظم دارد و آنرا آفتاب
پرست نیز گویند و بتازی حربا ۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان بزمزہ **مؤلّف** عرض
کند کہ سندی کہ برای این از شیخ سودان پیش شدہ ہمان است کہ بر (بزمژہ) مذکور کہ بہ زای
ہوز دوم و زای فارسی چہارم گذشت و ای بر محقّقینے کہ یک سند را بیاد دو لغت بہ تبدیل حروف
پیش می کنند و ما صراحت کامل ہمد رانجا و نیز بر (آفتاب پرست) و ہمد رانجا اشارۂ این
کردہ ایم کہ این اصل است و آن مبدّل این جز این نیست کہ این اسم جامد فارسی قدیم

است ولبس (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

بژن | بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ زای فارسی بوزن رسن گل سیاہ تہ حوض باشد کہ آنرا لای نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ این را لژن ولجن ہم خوانند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہراً صحیح لژن است بلام صاحب ناصری گوید کہ این مبدّل لژن است۔ صاحبان برہان وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی می فرماید کہ صحیح لژن است بلام وکسر زای فارسی ولجن ولشن مبدّل آن **مؤلف** عرض کند کہ بی چارہ از حقیقت واقف نیست نمی داند کہ اصل ہمہ لشن است بہ لام وشین معجمہ ونون کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی چیزی نرم ولغزیدہ وبی خشونت وبی نقش وسادہ وہموار (کذا فی البرہان) پس جز این نباشد کہ فارسیان بقاعدۂ تبدیل شین معجمہ را بہ زای فارسی بدل کردہ (چنانکہ باشگونہ وباژگونہ) اسم جامد قرار دادند برای گل سیاہ تہ حوض ولای کہ آن ہم نرم ولغزیدہ می باشد ولام بموحّدہ بدل شدہ بژن شد وہمین است سند این تبدیل وزای فارسی بہ جیم تبدیل یافتہ لجن شد چنانکہ کژک وکجک (اردو) تہ حوض کی جمی ہوئی کالی مٹی مؤنث

برژند | بقول برہان بروزن سمند (۱) گیاہی است خوشبو وفرماید کہ بقول بعض (۲) ہمان برغست کہ خودروست شبیہ باسفناج کہ در غلہ زارہا کنارہای جوی آب می روید ودر آشہا کنند صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ (۳) بعضی بمعنی چوب بقم دانستہ اند کہ آنرا بپزند وسرخ رنگ کنند وفرماید کہ بہ زای عجمی اصح از عربی است (فردوسی طوسی ــ) نہ کرپاس باشد بسان پرنگ نہ ہمرنگ گلنار باشد برژند / وہم او گوید کہ (۴) بمعنی حنظل نیز گفتہ اند (فخری ــ) بوی خلقت

بهر کجا که گذشت ہؤ نیشکر آورد بجای بژند ہؤ صاحب جامع برمعنی اوّل و دوم قانع ـ صاحب مؤیّد برذکر معنی اوّل قناعت کرده می فرماید که به زای هوّز هم آمده ـ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم فرماید که بعضی به بای فارسی گفته اند **مؤلّف** عرض کند که به زای هوّز لغتی نگذشت و محقّقین ازان ساکت و به بای فارسی می آید و برغست بجایش گذشت و صاحب محیط بذیل آن اشارهٔ این نکرده پس بدینمعنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم و هم او ذکر بقم کرده که معرّب بکم است و ما حقیقتش بردارن بسیره بیان کرده ایم و بر بقم هیچ اشاره بژند نکرد و نسبت معنی سوم بیان کردهٔ ناصری عرض می شود که فارسیان این را بکم و به کاف فارسی هم گفته اند که می آید ـ صاحب محیط بر قنابری می فرماید که برغست است که فارسیان آنرا بژند هم گویند و هم او ذکر (بژند) نکرد و بر حنظل گوید که بفارسی کبست و کبستو و هندوانهٔ تلخ و خربزهٔ تلخ و بهندی اندراین نامند و ما ذکر این بر (انجیر بغدادی) کرده ایم و ازینکه نسبت آن خیال بعض است که ورای حنظل است صراحت مزید کنیم که حنظل بقول محیط گرم در سوم و بقولی در چهارم و خشک در دوم و فرماید که کندی غلط کرده که سرد دانسته و ثمرش که در سایه خشک کنند دران قوت مسهله بلغم و سودا است و منافع بسیار دارد (الخ) بالجمله معنی اوّل را اگر غیر از دوم دانیم ترکش بربیان تفوّق داشت که هیچ صراحت آن نکرده اند که چه چیز است و نظر بر معنی دوم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و بژند به زای عربی مبدّل آن چنانکه باژ و باز و نسبت دیگر معانی هم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) ایک خوشبو گھانس جس کی کامل کیفیت معلوم نہ ہوسکی ـ مؤنّث (۲) دیکھو برغست (۳) دیکھو اسان پشمر (۴) دیکھو انجیر بغدادی ـ

بژندی | بقول سروری به زای فارسی و نون بمعنی تنگی معیشت و بیچارگی بود و فرماید که حرکتش متحقق نه شد صاحب برهان گوید که بروزن لوندی بمعنی نامرادی و درمندی و بیچارگی و تنگی معیشت صاحب ناصری بذکر قول برهان می فرماید که (نژندی) را که به نون اوّل است (بژندی) دانسته ۔ صاحب جامع که از اهل زبان است متفق با برهان ۔ خان آرزو در سراج گوید که تصحیف نژندی است که بنون به همین معنی می آید صاحبان انند و موارد هم اتفاق دارند با برهان **مؤلّف** عرض کند که شک نیست که نژند به نون بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی اندوهگین و غمناک و فرومانده و افسرده و سرفرود افگنده وغیره می آید و بزیادت تحتانی مصدری در آخر نژندی را بمعنی مصدری توان گرفت ولیکن نمی توان قیاس کرد که این تصحیف است خصوصاً بلحاظ قول جامع که از اهل زبانست زیراکه موحّده به نون و بالعکس آن بدل می شود چنانکه برسک و نرسک پس توان گفت که این اصل است و آن مبدّل این وجا دارد که بالعکس این هم خیال کنیم ولیکن قیاس صورت اوّل را می پسندد که بژند در فارسی زبان بمعنی پاره پاره و خرقهٔ کهنه می آید اگر موحّدهٔ اوّل را بمعنی معیّت گیریم و یای آخره را مصدری ۔ اندرین صورت معنی لفظی این بر سبیل مجاز موافق قیاس است و صورت ثانی هم نادرست نباشد ولیکن تبدیل را تصحیف گفتن خان آرزو را می زیبد **(اردو)** معیشت کی تنگی ۔ نامرادی ۔ مؤنّث ۔

بژنگ | بقول برهان و جامع و هفت و انند بروزن فرنگ بمعنی کلید صاحب ناصری گوید که تصحیف است و اصل (مدنگ) باشد **مؤلّف** عرض کند که به زای هوّز و رای مهمله هم به همین معنی گذشت و ما صراحت ماخذ به (برنگ) کرده ایم که به رای مهمله مذکور شد و ما این را

اصل ہمہ دانیم کہ اسم جامد فارسی قدیم است (ار دو) دیکھو برنگ ۔

پژوال | بقول برہان وناصری وجامع بروزن احوال صدای را گویند کہ برگردد مانند صدای کوه وگنبد وامثال آن خان آرزو در سراج گوید کہ این تصحیف است صحیح پرواک بہای فارسی وکاف تازی درآخر است وتعجب می کند بر صاحب برہان کہ (پرواک) راہم بہمین معنی آورده وگوید کہ این نیست مگر از کمال بی پروائی یا بی تنقیحی **مؤلف** عرض کند کہ الحق (پژواک) بہ با وزای فارسی وکاف درآخر عوض لام بہمین معنی می آید وصاحب برہان ہم ذکرش کرده لیکن خان آرزو نمی داند کہ لغات متعدده مرادف یکدیگر است حالا عرض می شود نسبت ماخذ ہر دو کہ پژ بالفتح بمعنی کوه می آید ووال لغت عرب است کہ بقول منتخب بمعنی پناه است و بقول انند پشتا فتن بسوی مکان وواک در فارسی زبان نام پرنده ایست کبود رنگ ومعربش واق پس قیاس اہل تحقیق متقاضی آنست کہ اہل زبان لغت را وضع کردند بترکیب لفظ پژ ولفظ وال ومعنی لفظی این کوه پناه وچیزی کہ بشتابد از کوه بسوی مکان وکنایہ از آواز کہ در گنبد وغیره کوه باز گردد از سقف آن بسوی صدا کننده وواک مبدل وال کہ لام بدل شده بہ کاف چنانکہ الماک والکماک پس متحقق شد کہ (پژوال) بہ بای فارسی ولام اصل است وپژواک مبدلش وبژوال ہم مبدل اصل بہ تبدیل بای فارسی بموحده چنانکہ اسپ واسب حالا عرض می شود کہ محققین اوّل الذکر کہ دران دو از اہل زبانند چہ خطا کردند کہ لغت زبان خود را بیان کردند کہ موافق قیاس وماخذ ہم می باشد وصاحب برہان چہ خطا کرد کہ در تحقیق خود ہم آنرا درست خیال کرد وبس حقیقت جویان تصفیہ این کنند کہ بی پروائی یا بی تنقیحی

خان آرزو — هندنژاد است یا برهان (اردو) گونج ۔ بقول آصفیه ۔ هندی ۔ اسم مؤنث
آواز کا دیر تک هوا یا گنبد وغیره میں چکراتا رہنا ۔ تصادم آواز ۔ آواز کا ٹکرانا ۔ آواز گنبد و
کوه وغیره جو تصادم باد سے سرزد ہوتی ہے ۔ صدا ۔ بقول آصفیه ۔ اسم مؤنث ۔ گنبد کی
آواز وہ آواز جو کنوئیں یا پہاڑ سے ٹکرا کے نکلے ۔

پژوج | بقول سروری بحواله نسخهٔ میرزا بالفتح با وضم زای فارسی بمعنی ابتدا کردن وبقول
برهان وجامع وسراج وهفت بمعنی پیدا کردن وبهم رسانیدن صاحب ناصری بذکر قول برهان
گوید که همانا پژوا است ومصدر آن پژوهش یعنی پیدا کردن وجویا شدن وپژوهنده یعنی
جوینده وطالب دانش را دانش پژوه وهمچنین حکمت پژوه وخرد پژوه وپژه بکسر مخفف پژوه
وبراین قیاس می آید صیغها (انتهی) صاحب انند این را به جیم فارسی نوشته در تعریفش نقل
قول صاحب ناصری کند که بالا گذشت **مؤلف** عرض کند که محقق زباندان یعنی صاحب
ناصری تسامح می کنند واز تحقیق قواعد زبان خود کار نمی گیرد پژوهش مصدری نیست اصلا
بلکه حاصل بالمصدر است از مصدر پژوهیدن وذکر پژوهنده وامثله اسم فاعل های ترکیبی
درینجا هیچ ضرورت ندارد ۔ اکنون درینجا تحقیق لفظ پژوج مقصود ماست که مبدل (پژوچ
بهای فارسی) باشد چنانکه اسپ واسب و(پژوج) را صاحبان تحقیق ترک کرده اند واین
مبدل پژوه است که های هوز بدل شده به جیم عربی چنانکه ماه وماج وناگاه وناگاج وپژوه
اسم جامد فارسی زبان است بکسر اوّل وضم ثانی بمعنی تفحص وتجسس (کذا فی البرهان) و
همین است اسم مصدر (پژوهیدن) که بجایش می آید پس متحقق شد که لغت زیر تعریف مبدل

پژده است ومعنیٔ مرادفش. بتامه ومعانی بیان کردهٔ محققین بالا نتیجه بی غوری وتسامح وناواقفی از حقیقت ماخذ ودیگر هیچ معاصرین عجم تحقیق مارا پسند کنند اختلاف اعراب تصرف محاوره باشد که ماخذ این تقاضای کسر اوّل کند (اردو) تجسّس بقول آصفیه. کهوج. تحقیقات جستجو. مذکر۔

بژوک بقول مؤیّد بحوالهٔ دستور بالضّم بزای فارسی نار پستان وبحوالهٔ لسان الشّعرا گوید که بدینمعنی بژول بالام درباب بای فارسی بزای فارسی می آید۔ صاحب هفت نقل نگارش **مؤلّف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش می شد عرض می کردیم که بدّل پژول است چنانکه اسپ واسب والماک والکماک وبدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم که معاصرین عجم برزبان ندارند ومحققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکهو بژول۔

بژول بقول جهانگیری باوّل مضموم استخوان شتالنگ وآنرا بجول نیز خوانند صاحبان رشیدی وبرهان وجامع وسراج این را مرادف بجول گویند که گذشت صاحب ناصری بجول به جیم فارسی را هم مرادف این داند۔ خان آرزو در سراج باتفاق جهانگیری گوید که عوام آنرا قاب گویند وبجول بجیم مبدّل این وفرماید که این لغت را به تبدیل بای تازی وفارسی باهم قائل باید شد اگرچه هیچ یکی از ارباب فرهنگها نه نوشته وبحوالهٔ مؤیّد گوید که بمعنی پستان زنان وگلوله که طفلان بدان بازی کنند وبمعنی فندق نیز آورده وقوسی هم بحوالهٔ بعض نسخ بمعنی فندق وصفت پستان گفته چنانکه بژول پستان گویند وغالباً مراد از فندق پستان است واغلب که بمعنی فندق به بای پارسی باشد وبمعنی کعب ببای تازی والله اعلم (انتهی) **مؤلّف** عرض کند

که بجول بجایش گذشت و بجل بدون واو هم وما صراحت ماخذ هم در انجا کرده ایم و این بندل
بژول است که به بای فارسی اوّل می آید و معانی متعدّده دارد ولیکن فارسیان درین
لغت مبتدله صرف یک معنی مذکور المصدر را گرفته اند و انچه بعض محققین بژول را بمعنی
نارپستان مرادف این گرفته اند چنانکه اشارهٔ آن هم در انجا کرده ایم نسبت آن عرض میشود
که این معنی با دیگر معانی بیان کرده خان آرزو در اصل لغت (پژول) می آید ولیکن محققین بالا در ینجا
ترکش کرده اند و انچه صاحب مؤیّد ذکر این بمعانی متعدّده کرده چنانکه خان آرزو گوید با بای
فارسی است نه عربی بالجمله این را بمعنی استخوان شتالنگ و مرادف بجول دانیم وبس
(اردو) دیکھو بجل ۔

بژولش بقول رشیدی مرادف بشولش بالکسر بمعنی ژولش و شولش مرادف ژولیدن و
ژولیدگی و فرماید که مؤحّده اصل کلمه نیست لیکن چون بسیار مستعمل شده گویا از اصل کلمه
شده بنا برین در ینجا مذکور ۔ خان آرزو در سراج نقلش کرد و غلطی رشیدی را دور کرد که این را
مرادف بژولیدن نه نوشت زیرا که بژولیدن مصدر است و این حاصل بالمصدر آن
و درست است که مرادف ژولیدگی است ولیکن بای زائد را که در استعمال تسلیم کرده ما این
بدین وجه تسلیم نکنیم که محققین زبان فارسی این را ترک کرده اند بلکه محققین مصادر فرس
هم مصدر (بژولیدن) را نه نوشته اند و بر (ژولیدن) قناعت کرده اند که اصل است
البته (بشولیدن) که می آید ما بتوسیعهٔ آن بشولش را موافق قیاس دانیم با بای زائده (اردو)
دیکھو ژولیدگی جو حاصل بالمصدر ہے ۔ مصدر ژولیدن کا ۔

بژہان | بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با و سکون ژا۔ غبطہ باشد یعنی
خوبئے در دیگر بیند. برای خود خواہد بی آنکہ از وزائل شود بخلاف حسد (بہرامی ۵) بر پیچش زلف
تست شب را غیرت بژ بر تابش روی تست مہ را بژہان بژ صاحب جامع فرماید کہ این بہ بای
فارسی ہم می آید صاحب مؤیّد فرماید کہ بمعنی آرزو است **مؤلف** عرض کند کہ صاحب سروری
ہمین لغت را بہ میم عوض ہای ہوز آوردہ کہ بجایش مذکور شد وہمین سند بہرامی را درانجا ذکر کردہ
در مصرع دومش بجای بژہان۔ بژمان نقل کردہ حیف است ازین تحقیق لغات خیال ما ہمین
قدر ہست کہ در سروری تصرّف کاتب راہ یافت واو بژہان را بژمان نوشت و در نقل سند ہم
تصرّف کرد و وجود لغت بژمان بہ میم آنرا در غلط انداخت بایّ حال در ینجا ہمین قدر کافی
است کہ این مبدّل پژہان است کہ بہ بای فارسی بہ ہمین معنی می آید چنانکہ اسب و اسپ
واین مرادف رشک است کہ بجای خودش می آید و فرق رشک وحسد ہمین است کہ بالا مذکور
شد وانچہ بعض محقّقین این را آرزو گفتہ اند تسامح شان است معلوم می شود کہ از بعض محقّقین
زبان عرب ایشان در تسامح افتادہ اند کہ بر معنی غبطہ رشک را گذاشتہ بر آرزو قناعت کردہ
اند و ما بر (ارشک) صراحت کافی کردہ ایم کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو ارشک۔

بژیر | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر زای فارسی بمعنی (۱) بازو و جناح و (۲)
پر (۳) پشم و (۴) صوف **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محقّقین زبان فارسی و معاصرین
عجم ازین ساکت اگر سند استعمال این بدست آید اسم جامد فارسی قدیم و معنی دوم را حقیقی
دانیم و دیگر ہمہ معانی مجاز آن (اردو) (۱) پکھ۔ مذکّر۔ دیکھو پر شہپر کے دوسرے معنے (۲) پر

مذکّر - دیکھو - بال کے دوسرے معنے (۳) پشم - مذکّر - دیکھو پرشم (۴) صوف - مذکّر - دیکھو پتات -

بای موحّدہ یا سین مہملہ

بس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با (۱) سیخی کہ کباب بران کشند و بلسک نیز گویند و بعربی سفود خوانند **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست و مبس (**اردو**) سیخ - مؤنث - دیکھو باب زن -

(۲) بس - بقول رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی کافی (حکیم سنائی ؎) اول و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ٭ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ٭ صاحب ناصری گوید بسند و بسندہ بہمین معنی کافی است و صاحب برہان ہم بذیل این ذکر بسندہ کردہ - بہار گوید کہ در اصل بمعنی کفایت است و بمجاز کافی **مؤلّف** عرض کند کہ بسندہ کہ بمعنی پسند و سزاوار و کافی و تمام می آید مرکّب است ازہمین و صراحت کاملش بجایش کنیم - صاحب منتخب گوید کہ در عربی زبان ہم بہ تشدید سین بہمین معنی آمدہ پس آن مفرّس باشد و دیگر صاحبان لغت ہم ذکر تعریب این کردہ اند مخفی مبادکہ ہمین کلمہ در ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی لاشک آمدہ مخفی مبادکہ بعض محققین کہ بس را بمعنی حسب نوشتہ اند مقصود شان ازہمین معنی است کہ حسب در عربی زبان بمعنی کافی آمدہ - و دیگر ہیچ (**اردو**) بس - بقول آصفیہ - فارسی - کافی - مکتفی -

(۳) بس - بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی بسیار (عسجدی ؎) بس کس کہ زرزردشت بگردید و کنون باز ٭ ناچار کند روی سوی قبلۂ زردشت ٭ بہار گوید کہ اینمعنی بمجاز است **مؤلّف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما بمعنی کثرت است و لبسی و بسیا

وبسیار وضع شد از همین چنانکه می آید واز کنز اللغات می کشاید که بمعنی مبالغه لغت ترکی است
پس جز این نباشد که فارسیان استعمالش کردند ولغات مرکبہ بترکیب خود وضع کردند (اردو) بس
بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ بہت ۔ بکثرت ۔
(۴) بس ۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بالضم مخفف بوس ہم کہ عرب قبلہ می گویند
مؤلف عرض کند کہ نظر برا عتبار قول صاحبان ناصری وجامع کہ از اہل زبانند بدون
سند استعمال ہم این را تسلیم کنیم موافق قیاس ہم کہ واو حذف شد (اردو) بوسہ ۔ بقول
آصفیه ۔ فارسی ۔ مذکر ۔ چوہتی ۔
(۵) بس ۔ بالفتح بقول برہان وناصری وجامع ترجمۂ فقط مؤلف عرض کند کہ صاحب
سواء السبیل این را بدینمعنی معرب گفتہ ۔ پس اسم جامد فارسی زبان ومجاز معنی دوم است
(اردو) بس ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ فقط ۔ صرف ۔
(۶) بس ۔ بقول برہان وجامع بالفتح امر بہ قطع کردن یعنی قطع کن صاحب ناصری گوید
کہ این بمعنی خاموش است یعنی امر ۔ خاموش شو (ﮯ) چون بادل تو نیست وفا دریک
پوست ہُ درپیش تو یکرنگ بود دشمن ودوست ہُ روروکہ شکایت تو ناگفتہ بہ است ہُ بس بس
کہ حکایت تو نشنفتہ نکوست ہُ خان آرزو در سراج بحوالۂ طوسی گوید کہ بمعنی منع ونہی از قول یا
فعل وفرماید کہ این اقرب تحقیق است مؤلف عرض کند کہ قولش دور از تحقیق کہ منع و
نہی اصلا نیست بلکہ این مخفف (بس کن) است یعنی کافی است مارا وزیادہ مگو ۔ متعلق
باشد بہ معنی دوم کہ گذشت حیف است کہ محققین اول الذکر این را امر قرار دادہ اند ونمی دانند

کہ بسیدن یا وسیدن مصدری نیست و (بس کردن) البتہ می آید ولیکن امر حاضرش (بس کن) است وہمانا این مخفف آنست (اردو) بس ۔ بقول آصفیہ ۔ ٹھہیر ۔ دم لو ۔ چُپ ۔ خاموش مؤلّف عرض کرتا ہے کہ (بس کرو) کا مخفّف ۔

(۷) بس ۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی دوبارہ **مؤلّف** عرض کند کہ مقام دم زدن نیست کہ معاصرین ہرچہ می خواہند استعمال می کنند و محققین ہرچہ می فہمند حوالۂ قلم می کنند و معاصرین ما کہ عجم زا بودہ اند سکوت کنند بر قول صاحب روزنامہ دمی فرمایند کہ در حلّ معنی سفرنامہ تسامحی راہ یافتہ باشد بخیال مؤلّف جز این نیست کہ ہمان معنی ششم است کہ گذشت طرز تعریف صاحب روزنامہ حقیقت جویان را بغلط می اندازد مقصودش جز این نباشد کہ معاصرین عجم (بس) را بمعنی بس کن استعمال کنند چنانکہ صراحتش بر معنی ششم کردہ ایم یعنی دوبارہ این کار را مکن محقق کم سواد مقصود لغت را نفہمید و بتعریف آن بر الفاظ (دوبارہ) قناعت کرد ۔ معاصرین عجم خیال ما را قبول می کنند و می فرمایند کہ الحق ہمین است و بس (اردو) دوبارہ ۔ بقول آصفیہ ۔ دوسرے مرتبہ ۔ دوسری دفعہ ۔ باردیگر ۔ مکرّر ۔ پھر

(۸) بس ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ چون کلمۂ (از) بران داخل شود معنی شرط بہم رساند در صورت جملۂ دیگر کہ حکم جزا دارد بعد ازان می باید و آن با کاف بیانیہ بود و گاہی نبود و گاہی چنانست کہ حکم قید بہم رساند و شرط و جزا نبود چنانکہ ؎ از بس دیوانگی سر بصحرا زدم ؎ زلہ بردارش بہار آمد نقل ہمین عبارت کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ صراحت کامل (از بس) و (از بسکہ) بجایش گذشت نمی دانیم کہ محقق نازک خیال چرا این را بر کلمۂ بس قائم کردہ است اگر بیان مرکبات

را درمفردات جا دہیم موضوع لغت بربادمی رود (اردو) دیکھو ازبس۔ ازبسکہ۔

بس آمدن باکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) حریف شدن در زور و قوت باکسی صاحب بحر ہمزبانش و صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ (۲) عہدہ برا شدن (امیر خسرو ؎) ز دست جور نمی خواہمت کہ بیم روی ٭ ولیک بادل خود کام بس نمی آیم ٭ (صائب ؎) آرزو خار و خسی نیست کہ آخر گردد ٭ ورنہ باشعلہ خوی توکہ بس می آید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ معنی اول متعلق بہ معنی سوم بس بر سبیل مجاز است و معنی دوم متعلق بمعنی دوئش و معنی حقیقی ہمان (۳) (اکتفا کردن و باز آمدن) **(اردو)** (۱) زور و قوت مین کسی کے ساتھ مقابل ہونا (۲) عہدہ برا ہونا۔ دیکھو (برآمدن از عہدہ) (۳) اکتفا کرنا۔ دیکھو اکتفا کردن۔

بس آمدن برکسی مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (بس آمدن باکسی) بمعنی اولش (امیر خسرو ؎) خراب گشتم و برخویش بس نمی آیم ٭ کہ ہیچ باچوتوئے ہمنفس نمی آیم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا معنی سوم مصدر گذشتہ پیدا است کہ حقیقی است یعنی اکتفا کردن و باز آمدن۔ مقصود شاعر ہمین قدر است کہ اگرچہ خراب گشتم ولیکن اکتفا بر خرابی خود نمی کنم و جا دارد کہ (ولیکن برخود غالب نمی آیم) گیریم مگر بخیال ما اول بہتر از آخر است۔ فتامل **(اردو)** دیکھو (بس آمدن باکسی) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسا بقول سروری و برہان و ناصری و مآثر (۱) ای بس و (۲) نام شہریست از فارس کہ آنرا فسا ہم گویند صاحب فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود می فرماید کہ چہ بسیار و بسیار بسیار۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی بسیاری و فرماید کہ غالباً ماخوذ است از بس **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق ہمین است کہ مرکب شد با بس بمعنی سومش و تحتانی با او و بسی کہ می آید در فارسی

زبان ترجمہ آن (بہت سے) در اردو و مرادف (ببائی)
اندرینصورت بسا مبدل بسی کہ تحتانی بدل شد
بہ الف چنانکہ تازیانہ و تازآنہ۔ صاحب ناصری
این را از قبیل خوشا گوید اندرینصورت الف
مبالغہ باشد کہ ذکرش بر (الف مبالغہ) گذشت
اندرینصورت قول فدائی تائید خیالش می کند
چنانکہ (ع مثل) ای بسا آرزو کہ خاک شدہ
مؤلف عرض کند کہ ما ہم ازین اختلاف
نداریم باقی حال این ہمہ اعتبارات است
وبس ماخذ اول باشد یا دوم ولیکن مرکب است
از لفظ بس و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ
جا داروکہ از کثرت آبادی بدین نام موسوم شدہ
باشد یا دیگر معانی لفظ بس را در وجہ تسمیہ این
دخلی باشد واللہ اعلم (اردو) (۱) بہت
سے۔ بہت زیادہ (۲) فارس کے ایک شہر کا
نام بسا ہے۔ مذکر۔

بسا آسیا کو غربوان بود | مثل۔

چو بیند مزدور دیوان بود | صاحب
محبوب الامثال ذکراین کردہ از معنی و محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف
(بس۔ قامت خوش کہ زیر چادر باشد) چون
بازکنی مادر مادر باشد) کہ می آید۔ مقصود آنست
کہ اعتبار بر صورت ظاہری نباید کرد و از حقیقت
حال واقف شدن ضرور است فارسیان این مثل
را در محلے استعمال کنند کہ مقصود از نصیحت بالا باشد
یعنی بر آواز بلند آسیا نباید کہ خوف کنند زیرا کہ چون
حقیقت را دریابند ظاہری شود کہ آلہ ایست و
بس کہ خورما۔ در دیوانش قائم کردہ ایم و ہمچنین
بر قامتی کہ زیر چادر خوش می نماید اعتبار نباید
کرد ممکن است کہ داخل چادر جذہ فاسدہ خود
تو باشد حاصل اینست کہ بر ظاہر صورت اعتماد
نہ کنیم و از حقیقت ہر کار واقف شدہ کار کنیم بعض
شارحین سکندرنامہ در معنی این شعر کارہا کردہ اند
وما ہرچہ فہمیدہ ایم حوالۂ قلم کردہ ایم (اردو)

دکن میں کہتے ہیں " اوپر چادر اندر مادر " ظاہر
پہ نجاسے اندر کو پاسے "

بسابس | اصطلاح ۔ بقول شمس لغت
فارسی است بالفتح بمعنی (۱) سخن ہای باطل
و (۲) جاہای خالی صاحب انند این را لغت
عرب گوید بفتح اوّل وکسر ثانی بمعنی (۳) زمین
بی آب وگیاہ و این جمع بسبس ۔ صاحب
منتخب فرماید کہ بسبس بالفتح ہر دو با در عربی
بیابان خشک را گویند و بسابس جمع آن
و ذکر معنی اوّل ہم کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ بس بمعنی فقط بجایش گذشت ۔ اگر
سند استعمال پیش شود قیاس توان کرد کہ
فارسیان الف عطف درمیان (بس بس)
آوردہ بسابس کردہ باشند از قبیل پیاپی
معنی حقیقی این فقط وفقط ۔ صرف وصرف
مبالغہ ایست وبس ومعنی اوّل ودوم موافق
قیاس است برسبیل کنایہ وازینکہ عربان بسبس
را معرّب کردہ بمعنی فقط استعمالش کردہ اند عجبی
نیست کہ تکرار این را کنایہ از بیابان خشک
گرفتہ باشند کہ متعلّق بمعنی سوم است وبسابس
بقاعدۂ شان جمع آن واللہ اعلم بحقیقتہ
انہال (**اردو**) (۱) بیہودہ باتیں ۔ مؤنث
(۲) خالی جگہ ۔ مؤنث (۳) وہ زمین جس میں
گھانس بھی نہ ہو اور پانی بھی ۔ مؤنث ۔

(الف) **بساحل بردن** | استعمال ۔
(ب) **بساحل رسیدن** | الف بمعنی
رساندن بساحل و (ب) لازمش ولیکن
فارسیان ہر دو را کنایۃً بمعنی بمقصد رساندن
ورسیدن ہم گیرند ومعاصرین عجم برزبان
دارند وموافق قیاس است (صائب ؏)
عشق اوّل ناتوانا نرا بمنزل می برد ؛ خار وخس
را زودتر دریا بساحل می برد ؛ (ولہ ؏)
ز چاہ موجہ بساحل نمی رسد صائب ؛ بسکرو دیکھ
بسر منزل رضا نرسد ؛ (ولہ ؏) زبحر اگرچہ

(۶۶۳)

بساحل رسیدہ ام صائب ؛ ہماں ملاحظہ از موجۂ خطر دارم ؛ (اردو) الف کنارے	پر پہنچانا۔ ساحل پر لیجانا (ب) کنارے پر پہنچنا۔ ساحل پر پہنچنا۔

بسار بقول خان آرزو در سراج بکسر و در آخر رای مہملہ بمعنی دست سودن کہ بتازیش لمس گویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگرسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم برزبان ندارند و مصدر (بساردن) کہ می آید بہ معنی شیار کردن زمین است و صورت لغت مصدری رانمی ماند پس چطور بمعنی دست سودن را تسلیم کنیم و می پرسیم از محقق ہند نژاد کہ اگر مقصود تو از لمس بود کہ حاصل بالمصدر است چرا بر لمس قناعت نکردی و چرا (دست سودن) را در معنی این نوشتی۔ باقی حال ما این را تسلیم نہ کنیم و غلط دانیم در فارسی زبان و آنچہ در عربی بقول انند بالکسر جمع (بسر بمعنی نو و تازہ از ہر چیزی و آب تازہ یا آب باران تازہ باریدہ) است از موضوع ما خارج۔ مخفی مباد کہ بشار بہ شین معجمہ بمعنی لمس می آید و خان آرزو ہم ذکرش کردہ و حوالۂ این ہم در انجامی دہد اگر سند استعمال این پیش شود این را بہ سند آن توان گرفت بمعنی لمس چنانکہ کشتی و کستی (اردو) لمس۔ مذکر۔ دیکھو بپسودان۔

(الف) **بساردن** الف۔ بقول انند
(ب) **بسارده** بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و بالکسر بمعنی شیار کردن زمین و (ب) بقول بالفتح زمینی کہ بجہت کاشتن چیزی آب دادہ باشند صاحبان سروری و برہان و ناصری و جامع و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ محققین مصادر فارسی زبان غیر از انند و فرہنگ فرنگ ذکر الف نکردہ اند ولیکن وجود (ب) کہ اسم مفعول آنست تصدیق (الف) می کند و الف مرکب باشد از بسار و علامت مصدر (دن)

وموحّده در بسار زائد و سار بقول برہان بمعنی جا و محل عموماً وجای افشردن انگور خصوصاً گویند پس ازمعنی خاص فارسیان جای افشردن ہر قسم غلّہ و محلّ ومقام زراعت را بر سبیل مجاز ارادہ کردند وازان مصدری وضع کردند کہ بمعنی حقیقی درست کردن جای افشردن غلّہ وتیار کردن است (اردو) (الف) کاشت کی زمین کا درست کرنا (ب) وہ زمین جو بغرض کاشت درست کی گئی ہے۔ مؤنث۔

بساره بقول سروری۔ بحوالۂ تحفہ بہ سین ورای مہملتین بوزن کنارہ (۱) صفّہ باشد صاحب جہانگیری صراحت کند کہ باوّل مکسور است بمعنی (۲) بام صفّہ وبقول بعض صفّہ وصاحب رشیدی متّفق باو وبقول برہان وناصری بالفتح وبالکسر ایوان وصفّہ صاحب جامع بر صفّہ وایوان قانع۔ خان آرزو ہم در سراج ذکر این ہر دو معنی بالا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ایوان وبام بجای خود گذشت وصفّہ بقول منتخب لغت عرب است بالضّم وتشدید فا بمعنی ایوان خانہ وفرق ایوان وبام از تعریفاتش ظاہر است کہ گذشت بایّ حالٍ این را ہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم وعجبی نیست کہ فارسیان لغت عرب بسر راکہ تعریفش بذیل بسار گذشت بزیادت الف وہای نسبت در آخر مفرّس کردہ باشند برای این دو معانی واللہ اعلم معاصرین عجم این را بر زبان ندارند وبام وایوان را استعمال کنند (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بام۔

(۳۳۴۷) **بساز آمدن** مصدر اصطلاحی۔ بساز دارای آمدن است یعنی بخوبی وخوش اسلوبی وخوش وضعی وباساز وسامان آمدن (صائب ۵) در بغل شیشہ ودر دست قدح در بر چنگ ٭ چشم بد دور کہ بسیار بساز آمدۂ ٭ (اردو) ساز وسامان کے ساتھ آنا۔ خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ آنا۔

(۳۲۷۹) **بسازماندن** مصدر اصطلاحی۔ بہ سازو سامان و بحالت درست ماندن است (ظہوری ؎) اگر زغمکدۂ ما نخیزد این شیون ٭ چنین

بسازماند طرب سرای کسی ٭ (اردو) اچھی حالت میں رہنا۔ ساز و سامان کے ساتھ رہنا۔

بساط بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) نطعی کہ جوہری جواہر را بران ریختہ در نظر مشتری عرض دہد یا برشتہ کشد (ظہوری ؎) زمین نشاء خرد طرح نشاط افگند است ٭ جا بجا اثر شش درانبساط افگند است ٭ گردید دل ازادویہ اش کیسہ نفع ٭ سینہ زجواہرش بساط افگند است

بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ فرش و گستردنی چون بساط قمار و بساط شطرنج و متاع خانہ و اثاث البیت و رخت و قماش و سرمایہ و دستگاہ و (تہ بساط) از مایہ اندکی باقی ماندہ (نظامی ؎) فراخ افگند بارگہ بر بساط ٭ باندازہ خندد چو یابد نشاط ٭ و فرماید کہ (۳) از بساط آن سفرہ چرمین ہم ارادہ میتوان کرد کہ در وقت طعام کشیدن می گسترند و ذکر معنی دوم ہم کند فرماید کہ بہر تقدیر بالفظ آراستن و افشاندن و افگندن و انداختن و برچیدن و برہم پیچیدن و بہم پیچیدن و بریک دیگر زدن و چیدن و درنوردیدن و ریختن و طی شدن و طی کردن و کشادن و کشیدن و گستردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بالفتح زمین فراخ و ہموار و بالکسر گستردنی و حصیر و قالین و بستر۔ فارسیان استعمال این بقاعدۂ خود بترکیب لغات فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید و انحصار مصادر بالا و تخصیص بامعانی بالا ضرورت ندارد (صائب ؎) نہ زر و سیم نہ لعل و نہ گہر خواند ماند ٭ در بساط تو ہمین گرد سفر خواہد ماند ٭ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بستر۔ فرش۔ بچھونا۔

(الف) **بساط آرا** | استعمال - (الف) بقول

(ب) **بساط آراستن** | بحر صاحب صدر

(ج) **بساط آرای** | صاحب آصفی ذکر

(ب) کرده از معنی ساکت و (ج) را مرادف
(الف) گوید و بهار بر ذکر (ج) قانع (نظامی
ﮯ) بساطی چه باید بر آراستن ٭ کز و ناگزیر است
بر خاستن ٭ **مؤلف** عرض کند که (ب) کنا
یه باشد از نشستن بر فرش مسند و (الف) اسم فاعل
ترکیبی است یعنی کسی که بر فرش مسند نشیند و
(ج) بزیادت تحتانی در آخر - همان چنانکه
پا و پای - مخفی مباد که سند نظامی برای (ربط
بر آراستن) است که می آید - عیبی ندارد که
کلمهٔ بر دران زائد است (**اردو**) الف -
مسند نشین (ب) مسند پر بیٹھنا (ج) مسند نشینی -

بساط آسیا | استعمال - مرکب اضافی باضافت (۳۳۸۰)
تشبیهی فارسیان آسیا را به بساط تشبیه داده اند
که بساط آسیا آسیا باشد دیگر هیچ (صائب ﮯ)
یک دل آسوده نتوان یافت در زیر فلک ٭ در
بساط آسیا یکدانهٔ ناشکسته نیست (**اردو**) بساط
آسیا بترکیب فارسی آسیا کو کہہ سکتے ہیں - مذکر -

(۳۳۸۱) **بساط آفرینش** | استعمال - مرکب اضافی
باضافت تشبیهی - فارسیان آفرینش را به بساط
تشبیه داده اند که بساط آفرینش - آفرینش باشد
دیگر هیچ (صائب ﮯ) گوهر شهوار عبرت گر نمی
آید بدست ٭ از بساط آفرینش من چه بر میدهم گشتم
(**اردو**) بساط آفرینش بترکیب فارسی -
آفرینش کو کہہ سکتے ہیں - مذکر -

(۳۳۸۲) **بساط آینه فام** | استعمال - مرکب توصیفی
فارسیان آینه فام را به صفت بساط آورده اند
و بساط استعاره از لوح و این کنایه باشد از آسمان
(انوری ﮯ) بی قلم بر بساط آینه فام ٭ صورت
آفتاب بنگارد ٭ (**اردو**) دنیا مؤنث -

بساط افشاندن | مصدر اصطلاحی -
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت -

مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از گستردن
بساط و از سند او (بساط فشاندن) پیدا است
عیبی ندارد کہ فشاندن مخفف افشاندن است
(طالب آملی ؎) فشاندی بر دلم پیرایۂ حسن ٭
بساط حسن بر خرمن فشاندی ٭ (اردو) فرش
کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بستر بچھانا۔ بچھونا کرنا۔

(۱) بساط افگن اصطلاح۔ (۱) بقول
(۲) بساط افگندن بہار و بحر فرّاش را گویند
(میر خسرو ؎) فرش کشادند بساط افگنان ٭
پیش نشاندند سلاطین زمان ٭ صاحب آصفی
ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ فرش کردن باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی
است (ظہوری ؎) بہ گلزارش افگندہ عشرت
بساط ٭ نگنجید در پوست گل از نشاط ٭ (اردو)
(۱) فرّاش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فرش
بچھانے والا۔ جھاڑو۔ بہارو دینے والا۔ وہ شخص
جس کے سپرد فرش و فروش کی خدمت ہو (۲)
فرش بچھانا۔

بساط انداختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ سامان فروخت را در بازار۔ بقرینہ
نہادن بر فرش (ثنائی مشہدی ؎) طبع جادو
فنم بساط سخن ٭ باز بر طرز دیگر اندازد ٭ (ظہوری
؎) تا ہوس ہر سو نیندازد بساط خیرگی ٭ عشق
دکاندار بازار حیا را گرم کرد ٭ (اردو) بازار میں
سر راہ دوکان لگا کر بیٹھنا۔ صاحب آصفیہ نے
بساطی پر لکھا ہے۔ بازار میں سر راہ دوکان لگا کر
بیٹھنے والا۔ خردہ فروش۔ لیکن فارسی میں (دوکان
لگانا) کے معنے عام ہیں۔

بساط بارگاہ اصطلاح۔ خیمہ بارگاہ شاہ
است و این استعارہ باشد کہ فارسیان بساط را
بمعنی خیمہ بر سبیل مجاز استعمال کردند انوری ؎
بر بساط بارگاہست جای میخ است آفتاب ٭
چرخ گفتش خویشتن را چند بر جای بری ٭

(اردو) شاہی خیمہ۔ مذکّر۔

(۳۳۸۴) **بساط بحر** | اصطلاح۔ مرکّب اضافی است
(۱) فارسیان بحر را بہ بساط تشبیہ دادند و بساط بحر
بحر باشد و (۲) کنایہ از (قبضۂ بحر) کہ بساط را استعارۃً
بمعنی قبضہ و حیطۂ اقتدار و وسعت استعمال کردہ
اند (صائب ؎) نیست صائب در بساط بحر با این
دستگاہ ؎ آنقدر گوہر کہ دارد دیدۂ ما در صدف ؎
(اردو) (۱) سمندر کو بہ ترکیب فارسی بساط بحر کہہ سکتے
ہیں۔ مذکّر۔ (۲) سمندر کا قبضہ مذکّر۔ سمندر کا
حیطۂ اقتدار مذکّر۔ سمندر کی وسعت۔ مؤنّث۔

(۳۳۸۵) **بساط بر آراستن** | مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ
ہمان (بساط آراستن) است کہ گذشت بزیادت
کلمۂ بر بر مصدر آراستن و سند این ہم ہمدر انجا
مذکور (اردو) دیکھو بساط آراستن۔

بساط برچیدن | مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکرش کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ برداشتن و طی کردن بساط باشد

ہمان است کہ بر (برچیدن بساط) گذشت۔
(دانش مشہدی ؎) بذوق آشتی از دوستان
رنجیدنی دارد ؎ بساط دوست داری چیدن
و برچیدنی دارد ؎ اسناد ما واضح تر ازین سند
است (ظہوری ؎) گو ملال دائمی از سینہ ام
برچین بساط ؎ بہر دلہا انبساط جاودان آوردہ
ام ؎ (ولہ ؎) کنجی نشین بساط برچین ؎ ہر
چیز جز او ز دل بدر چین ؎ (اردو) بساط
لپیٹنا۔ دیکھو (برچیدن بساط)

(۳۳۸۷) **بساط برہم پیچیدن** | مصدر اصطلاحی
مرادف (بساط برچیدن) است سند این بر
(بساط پیچیدن) می آید (اردو) دیکھو بساط
پیچیدن۔

(۳۳۸۸) **بساط برہم چیدن** | مصدر اصطلاحی۔
مرادف (بساط برچیدن) است کہ گذشت
(ظہوری ؎) تا بساط آرزوی وصل برہم چیدہ
ام ؎ آن سر و سامان ندارد ولی سر و سامان توما

(اردو) دیکھو (بساط برچیدن)

بساط برکید گر زدن | مصدر اصطلاحی - (۳۲۸)

تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید

(اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط بہ پیچیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب

آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند کہ بمعنی نوردیدن بساط و مرادف

ہمان (بساط برچیدن) است (صائب ؎)

مکن با خاکساران سرکشی در روزگار خط ؛ کہ می

پیچد بساط حسن را برہم غبار خط ؛ مخفی مباد کہ

سند صائب برای (بساط برہم پیچیدن) است

کہ گذشت محقق ہندنژاد از نزاکت کار نگرفت

ولیکن این مصدر خلاف قیاس نیست معاصرین

عجم ہم زبان وارند (اردو) دیکھو (بساط برہم

پیچیدن و برچیدن۔

(۳۲۹) (۱) **بساط جہان** | استعمال - ہر دو مرکب اضافی

(۳۳۰) (۲) **بساط چمن** | است کہ از بساط جہان۔

جہان مراد است و از بساط چمن - چمن - این ہر دو

در تشبیہات بساط داخل (صائب ؎) صائب

چو در بساط جہان برگ عیش نیست ؛ در داغ

غوطہ زن کہ گلستان کند ترا ؛ (ولہ ؎) تقصیر

سادہ لوحی آئینۂ دل است ؛ نقشی گر از بساط

جہان دلپذیر نیست ؛ (ولہ ؎) حسن برشستہ

کہ نگہ را کند کباب ؛ امروز در بساط چمن غیر لالہ

نیست ؛ (اردو) (۱) بساط جہان (۲) بساط

چمن - فارسی ترکیب کے ساتھ جہان اور چمن کو کہہ سکتے ہیں

بساط چیدن | مصدر اصطلاحی - بقول

بحر عرض تحمل دادن و فرماید کہ بساط برچیدن

برعکس آن است (صائب ؎) چون غنچہ این بساط

کہ بہم خون دل چیدہ ؛ تا میکشی نفس ہمہ را باد بردہ

است ؛ (نظیری نیشاپوری ؎) حریف بین

چہ براحت بساط می چینند ؛ ز زیر پای افلاک

غافل افتادہ است ؛ (ظہوری ؎) گریۂ خونین

بساطی چیدہ در بازار شوق ؛ می چکد یا قوت تر

از پنجۂ مژگان ما ۞ مؤلف عرض کند کہ موافق
قیاس است (اردو) دوکان لگانا۔ دوکان سجانا۔

(الف) **بساط خاک** اصطلاح۔ بقول
بحر و (ملحقات برہان) و مویّد و ہفت و انند
ہمین باشد صاحب شمس..........
(ب) **بساط خاکی** را بہ ہمین معنی آوردہ
(صائب ۵) من آن لعل گران قدرم بساط
خاک را صائب ۞ کہ بوسد دست خود ہرکس
مرا از خاک برگیرد ۞ مؤلف عرض کند
کہ (الف) مرکّب اضافی است بہ اضافت تشبیہی
و (ب) مرکّب توصیفی است و کنایہ از زمین
کہ فرش خاک ہمان است (اردو) بساط
خاک بترکیب فارسی زمین کو کہہ سکتے ہیں۔ زمین
دیکھو ارتا۔

بساط خانہ اصطلاح۔ بقول (خان
آرزو در چراغ) و بقول بحر و انند بمعنی متاع
خانہ (رضی دانش ۵) بساط خانہ چندان
در رہ سیلاب اندازم ۞ باحسان می کنم از خود خجل
غارتگر خود را ۞ مؤلف عرض کند کہ مرکّب
اضافی است بمعنی فرش خانہ و بر سبیل مجاز
بمعنی متاع خانہ مستعمل شد دیگر ہیچ (اردو)
متاع خانہ۔ گھر کا اسباب۔ مذکّر۔

بساط خوبی استعمال۔ مرکّب۔ اضافی
باضافت تشبیہی بمعنی خوبی کہ فارسیان خوبی را
بہ بساط تشبیہ دادہ اند (انوری ۵) ماہ را بر
بساط خوبی تو ۞ عقل بر ہیچ گوشہ بنشاندہ ۞
(اردو) بساط خوبی۔ فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں

(۱۵۳۴)

بساط داشتن استعمال۔ بمعنی حقیقی است
یعنی بساط در قبضۂ خود داشتن۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت (ابوالبرکات بیہقی
۵) نی کل نہ مال دارم و نی فرش و نی بساط ۞
نی زر نہ زور دارم و نی رحل و نی عطن ۞ (اردو)
بساط رکھنا (حقیقی معنوں میں) فرش رکھنا۔

بساط در نوردیدن استعمال۔ صاحب آصفی

بساط در نوشتن | ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که در هر دو کلمه (در) زائد است و بمعنی حقیقی نوردیدن فرش و بساط مستعمل (طالب آملی ے) بساط عیش یاران درنوردید ؎ طرب خانه ما بدشگون است ؎ (نظامی ے) بر نشکستند هنوز این رباط ؎ درنوشتند هنوز این بساط ؎
(اردو) فرش اٹھا دینا۔

(۳۳۴۱) **بساط دست بریکد گر زدن** | مصدر اصطلاحی تعریف این باسندش بر (بساط زدن) می آید
(اردو) دیکھو بساط زدن۔

(۳۳۴۲) **بساط روزگار** | استعمال۔ مرکب اضافی باضافت تشبیهی۔ که روزگار باشد۔ فارسیان روزگار را به بساط تشبیه داده اند (صائب ے) زور بازوی حوادث در بساط روزگار ؎ آنقدر باشد که صرف پیچ وتاب من شود ؎ (اردو) بساط روزگار فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں مگر

بساط ریختن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف بساط چیدن باشد که گذشت صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت وسند (دانش مشهدی) که او برای این مصدر مرکب پیش کرده همان است که بر (بساط خانه) بالا گذشت **مؤلف** عرض کند که درین سند (بساط خانه) بمعنی مال و اسباب خانه باشد وریختن بمعنی افگندن مقصود ازین صراحت آنست که از سند بالا معنی (دکان چیدن) پیدا نیست (اردو) دیکھو بساط چیدن

بساط زدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که از سند پیش کرده اش (۱) (بساط بریکدیگر زدن) پیدا است که بجایش گذشت وآن مرادف (بساط برچیدن) ونوردیدن بساط است (زلالی خوانساری ے) بساط دست را بریکد گر زد ؎ جگر را بردم تیغ قدر زد ؎ واز همین سند (۲) (بساط دست بریکد گر زدن) هم پیدا می شود که بجایش ذکر کرده ایم واین

کنایہ باشد از (باز ماندن از تدبیر و دست بردست نہادہ خاموش ماندن) (اردو) (۱) دیکھو بساط برچیدن (۲) ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا۔ بقول آصفیہ خالی اور بیکار رہنا (حالی ؎) کماتے تھے دولت جو دن رات بیٹھے ٭ وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر ہاتھ بیٹھے ٭

(۳۳۹۴) (۱) **بساط زلف** | استعمال۔ ہر چہار
(۳۳۹۵) (۲) **بساط زمانہ** | مرکب اضافی است
(۳۳۹۶) (۳) **بساط زمین** | کہ فارسیان باضافت
(۳۳۹۶) (۴) **بساط زندگانی** | تشبیہی استعمال این

کردہ اند واز (۱) زلف مراد است واز (۲) زمانہ واز (۳) زمین واز (۴) زندگانی۔ ہر چہار را بہ بساط تشبیہ دادند (صائب ؎) خط عیان شد تا بساط زلف او برچیدہ شد ٭ فتنہا بیدار گردد چون علم خوابیدہ شد ٭ (انوری ؎) بکام کام بساط زمانہ را بسپر ٭ کہ پای ہمت تو چون فلک سیر است ٭ (ولہ ؎) روشنم شد کہ در بساط زمین ٭ نیک عہدی نیافرید خدای ٭ (صائب ؎) ہر کہ در مد نظر نازک میانی نیستش ٭ در بساط زندگانی نیم جانی نیستش ٭ (اردو) فارسی ترکیب ہے (۱) زلف کو (بساط زلف) (۲) زمانے کو (بساط زمانہ) (۳) زمین کو (بساط زمین) (۴) زندگانی کو (بساط زندگانی) کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط ساختن از رخسار | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و ملحقات برہان (۱) کنایہ از سر بسجدہ گذاشتن و (۲) بمراقبہ رفتن۔ صاحب ہفت ذکر (بساط سازی از رخسار) و صاحب مؤید (بساط سازی بسر از رخسار) بمعنی امر حاضرش کردہ اند و در نسخ قلمی مؤید لفظ (سر) ازین خارج است **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کاتب مطبع نولکشور باشد و خلاف قیاس ہم۔ مخفی مباد کہ در سجدہ رخسار متصل می شود با فرش زمین گویا رخسار را فرش زمین قرار دادند

همچنین در مراقبه چون میلان سر بسوی قلب می شود گویا فرش رخسار است از همین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد بهر دو معنی بالا۔ (اردو) (۱) سجدہ کرنا (۲) مراقبہ کرنا۔

بساط سپردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ سپردن بمعنی حوالہ کردن آمدہ پس معنی مجازی این گستردن بساط باشد (حسن نیشاپوری ــہ) مقام غوانی گرفتہ نوائج ؎ بساط عنادل سپردہ عناکب ؎ (اردو) فرش بچھانا۔

بساط سجدہ گستردن مصدر اصطلاحی۔ (۳۲۵۸)
کنایہ باشد از سجدہ کردن وسند این از طالب آملی بر (بساط گستردن) می آید موافق قیاس است (اردو) سجدہ کرنا۔

بساط سوختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی سوختن فرش و آتش زدن در بساط (صائب ــہ) سوخت بساط ہستیم ریخت بنای طاقتم ؎ چند بر از نفس دہم آہ شکستہ پای را ؎ (اردو) فرش جلا دینا۔

بساط شطرنج اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی عرصۂ شطرنج **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است مراد از بساطی کہ برای بازی شطرنج درست کنند کہ دران شصت و چار خانہ باشد یعنی از ہر جانب ہشت اغم از نیکہ از کاغذ سازند یا پارچہ یا چوب وامثال آن۔ نردہای شطرنج را برہمین بساط قائم می کنند و می بازند (انوری ــہ) پیش شطرنجی تدبیر چو بر نطع امور ؎ از پی نظم جہان کرد بساط شطرنج ؎ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ مذکر شطرنج کا کپڑا۔ وہ چیز جس پر شطرنج کے مہرے رکھے جاتے ہیں۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بساط شطرنج) بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔

(۲۰۲۹) (۱) **بساط عالم** | (۲۰۳۰) (۲) **بساط عشق** | (۲۰۳۱) (۳) **بساط عیش** | استعمال - ہر سہ مرکّب اضافی است باضافت تشبیہی کہ فارسیان عالم و عشق و عیش را تشبیہ دادہ اند با بساط (رضا ؎) سیر چشمی در بساط عالم اینجا و نیست ؛ رشتہ را گوہر - گہر را رشتہ اینجامی خورد ؛ (ظہوری ؎) از برو دو تاخت کینہ نکردند گنج سور ؛ تا بر بساط عشق قماری نکردہ اند (ولہ ؎) بساط خوردہ عیش از بزرگان ؛ دماغ چیدن و برچید نم نیست ؛ (اردو) فارسی ترکیب سے عالم کو (بساط عالم) اور عشق کو (بساط عشق) اور عیش کو (بساط عیش) کہہ سکتے ہیں - مذکر -

بساط فلک | اصطلاح - بقول ضمیمہ برہان و بحر و ہفت و مؤیّد کنایہ از کرہ زمین است **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و موافق قیاس مخفی مبادکہ آنچہ زمین را (بساط زمین) گویند باضافت تشبیہی است کہ بساط زمین - زمین باشد و (بساط خاک) کنایہ از زمین و دریجا اضافت تشبیہی نیست بلکہ فلک را کہ در اطراف زمین است مکانی قرار دادہ زمین را بساط و فرش او قرار دادہ اند و این کنایہ باشد (اردو) زمین - مؤنّث -

(۲۰۳۳) **بساط کردن** | استعمال - بمعنی حقیقی فرش کردن است (صائب ؎) بر آستان تو نقش مراد فرش شود ؛ بساط خود اگر از بوریا توانی کرد ؛ (اردو) فرش کرنا -

(۱) **بساط کشادن** | (۲) **بساط کشیدن** | مصادر اصطلاحی ہر دو بمعنی فرش کردن است موافق قیاس - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (طالب آملی ؎) لبم چون بساط شکایت کشاید ؛ توان در درفت انادای کلامم ؛ (خسرو ؎) در رہ بساط لعل زخون جگر کشم ؛ کان نازنین چو سرو خرامان رسید لی است ؛ (ظہوری ؎) بساط خویش

بصحرا اگر کشد درعشق ؎ ہزار سینہ فزون لالہ زار
می باز د ؎ مخفی مباد کہ کشادن بمعنی باز کردن
است وکشیدن بمعنی حرکت دادن واین ہردو
آئین فرش کردن است کہ بساط را برای گستردن
می کشانید و می کشند پس این کنایہ باشد۔
(اردو) فرش بچھانا۔ فرش کرنا۔

(۱) **بساط کمال** | استعمال۔ فارسیان

(۲) **بساط گداز** | کمال وگداز را بہ بساط

تشبیہ دادہ اند وہردو مرکّب اضافی است
بہ اضافت تشبیہی (انوری ؎) زبان وزمین
با بساط کمالت ؎ چو خورشید بالا وپہنا گرفتہ ؎
(ظہوری ؎) غازی آنانکہ در بساط گداز ؎
سینۂ معنت در غزا ندہند ؎ (اردو) فارسی
ترکیب ہے (۱) بساط کمال۔ کمال کے لئے اور
(۲) بساط گداز۔ گداز کے لئے کہہ سکتے ہیں۔ مذکّر۔

بساط گستردن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند
کہ بمعنی حقیقی فرش کردن است (طالب آملی
؎) بساط سجدہ از بیرون در بر خاک رہ گستر ؎
بس است ای جبہہ بر تصدیع دادی آستانش
را ؎ مخفی مباد کہ از ہمین سند مصدر (بساط سجدہ
گستردن) بمعنی سجدہ کردن پیدا می شود و این
کنایہ باشد کہ بجایش گذشت (اردو) فرش
بچھانا۔ فرش کرنا۔

بساط گل فروشان | اصطلاح بقول
بہار وبحر وانند پارچہ کہ گل فروشان در دکانہا
بر سر تختہ چوبی گستردہ وآب بران زدہ گلہا را
بران می گذارند تا زود پژمردہ نشوند (میرزا
رضی دانش ؎) چنین صبح بہار بادہ نوشان
کفل روی بساط گلفروشان ؎ **مؤلّف**
عرض کند کہ مرکّب اضافی است واصلا تخصیص
بپارچہ نیست معاصرین عجم با ما اتّفاق دارند کہ
ہمان تختہ گل فروشان است کہ گلہا برای بیع
بران کشند وآن را از آب تر دارند (اردو)

گل فروشوں کے دوکان کا وہ تختہ جس پر
پھول بغرض فروخت رکھتے ہیں ۔ مذکّر۔

بساط گیتی | استعمال ۔ مرکّب اضافی است (۳۲۰۵)
باضافت تشبیہی ۔ فارسیان گیتی را با بساط تشبیہ
دادہ اند مرادف بساط جہان و بساط عالم کہ
بجایش گذشت (انوری ؎) انوری بر بساط
گیتی کیست ؛ کہ انا باختہ ہمی ماند ؛ (اردو)
فارسی ترکیب سے بساط گیتی ۔ دنیا کو کہہ سکتے
ہیں ۔ مذکّر۔

بساط مقراضی | اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ
برہان بساطی باشد کہ آنرا با مقراض بریدہ
وبطرح دوختہ باشند بہار بحوالۂ ملحقات گوید
و صاحب بحر نقاش کند کہ بساطی منقّش را نام
است کہ بمقراض تراشیدہ و بطرح دوختہ
باشند صاحبان ہفت و انند و مویّد ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب
توصیفی است و ما این بساط را دیدہ ایم کہ
پارہ ہای پارچہ رنگارنگ را از مقراض بریدہ
باہم بآئین نقش ونگار می دوختند و قالین نما
فرشی بنظر می آمد کہ خیلی خوشنما بود حالا فروغ
صنعت این نقش ونگار را در بافت قائم
می کند و بساط مقراضی را الوداع گفتہ اند
(اردو) وہ فرش جس میں رنگ برنگ کپڑوں
کو قینچی سے کتر کر اس طرح سیا جاتا تھا کہ اس میں
مثل قالین کے بیل بوٹے ہوتے تھے اور اب
یہ نقش ونگار خود بافت میں ہوا کرتا ہے ۔ مذکّر۔

(۳۲۰۷) **بساط ناز** | استعمال ۔ مرکّب اضافی است
بہ اضافت تشبیہی ۔ فارسیان ناز را بہ بساط تشبیہ
دادہ اند کہ بساط ناز ۔ ناز باشد و بس ۔
(ظہوری ؎) خوش بساط ناز در بازار عجز م
چیدہ بود ؛ باز خواہد چید نی تقریب برچیدن
ندا شت ؛ (اردو) بساط ناز ۔ بترکیب
فارسی کہہ سکتے ہیں ۔ مذکّر۔

بساط نوردیدن | استعمال ۔ بمعنی حقیقی

است یعنی ته کردن بساط - معاصرین عجم این را بر زبان دارند وصاحب جامع اللغات هم ذکر این کرده (**اردو**) بساط لپیٹنا۔ فرش اُٹھانا۔

بساک بقول سروری وجہانگیری وناصری وجامع بسین مہلہ بروزن ہلاک تاجیکه از ریاحین کنند و در روز عشرت و دامادی بر سر نہند (شمس فخری ؎) ہمچو خاک جناب شاہجہان از خاک پایت مراست تاج بساک ؛ (اوستاد ابوالفرج ؎) ہمه امیدش آنکه خدمت او ؛ بسرش بر نہند زبخت بساک ؛ صاحب برہان فرماید که بابای فارسی ہم می آید صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید که در ہندی آنرا مور گویند و در ہند والا رائج است - خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که این رسم در ہندوستان بکتخدائی مخصوص که روز دامادی از برگ خرما تاج مانندی ساخته بر سر گذارند وگاہی از کاغذ وغیره نیز سازند و فرماید که این در ملک شرق رویهٔ ہند مرسوم **مؤلف** عرض کند که بساکہا بقول ساطع در زبان سنسکرت بکسر منزل شانزدہم را گویند از منازل قمر پس عجبی نیست که فارسیان از ہمین لغت سنسکرت بحذف دو حرف آخر این اسم جامد را بمعنی خاص وضع کرده باشند **واللہ اعلم** (**اردو**) وه تاج جو ہندوستان میں ہنود دولہا دلہن کے لئے کاغذ وغیره سے بناتے ہیں جس کو سبزے اور پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں ۔ فارس میں جشن کے دن ایسے تاجوں کا استعمال ہوتا تھا صاحب ساطع نے مور پہ فرمایا ہے ۔ ہندی میں سہرے کو کہتے ہیں ۔ صاحب آصفیہ نے (مَوْر) پر لکھا ہے - ہندی - اسم مذکر - مکٹ - تاج - افسر - دیہیم -

بسالت کردن استعمال - بقول صاحب مؤید بمعنی سودن - دیگر کسی از محققین فارسی

زبان ذکر این نکرد وجهش است که سند استعمال بپیش نه شد **مؤلّف** عرض کند که بسالة
درعربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی دلیری کردن است نمی دانیم که صاحب مؤیّد الفضلا
برای تائید فضلا این معنی خلاف قیاس را از کجا پیدا کرد مشتاق سند می باشیم که سودن
بقول بحر در فارسی زبان بمعنی مساس کردن وسائیدن وریزه کردن وکهنه ساختن
وشدن وبدست وپای مالیدن وآس کردن وصلایه نمودن عطر وگیاه می آید پس
ازین مصدر مرکّبه معنی سودن اصلا پیدا نمی شود خیال ما قرین بقیاس است که (بساله
کردن) که بهمین معنی می آید کاتب مؤیّد آنرا به تحریف (بسالت کردن) نوشت و در صحّت
(بساله) هم گفتگو ست که همانجا بحثش کنیم (**اردو**) دیکهو بساله کردن -

بساله کردن مصدر اصطلاحی بقول ملحقات برهان وبحر بمعنی سودن وصلایه کردن **مؤلّف** عرض کند که (بسالة) درعربی زبان به تای مدوّره بمعنی دلیری کردن آمده کذا فی المنتخب وبه های هوّز در آخرش لغتی نیست ودر فارسی زبان هم نیامده وساله بدون موحّده بقول برهان در فارسی لشکری را گویند که در پس سر قلب نگاه دارد وسال درفارسی بقوله حرکت یک دوره آفتاب از نقطهٔ اوّل برج حمل تا نقطهٔ آخر برج حوت - پس خیال ما جزین نیست که فارسیان از لفظ سال بزیادت موحّده زائد در اوّلش و های هوّز پنجم در آخرش وترکیب آن با مصدر کردن مصدری وضع کردند بمعنی سودن مخفی مباد که معنی لفظی این حرکت کردن و سودن مجاز آن باشد والله اعلم (**اردو**) دیکهو سودن -

(۲۳۰۲) **بسامان بردن** مصدر اصطلاحی -

برون کسی با ساز و سامان (انوری ؎) از سر
زلف تو سامان رهائی نبود ٭ هیچ دل را که
همی سمت به سامان ببرد ٭ (**اردو**) ساز و
سامان کے ساتھ لے جانا۔

بسامان پرسیدن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار و انند بطرز دلخواه پرسیدن (خواجہ
شیراز ؎) بسامانم نمی پرسی نمیدانم چہ سر داری
٭ بدرمانم نمی کوشی نمیدانی مگر دردم ٭
وبحوالہ سراج المحققین (کہ مقصودش از
صاحب سراج است) می فرماید کہ غالباً
(زسامانم) بہ زای تازی باشد چراکہ صلۂ پرسیدن
همی می آید و این ترجمه متن باشد **مؤلف**
عرض کند کہ آفرین برسراج المحققین خوب
صراحتی کرده است تا حقیقت جویان زای هوز
را زای فارسی دانسته در غلط نیفتند و ترجمهٔ متن
هم ضرور بود تا زای هوز را فارسی دانان ترجمه
علی ندانند وای بر و بر ما که از بیان بے کار
کار گرفت و گرفتیم۔ مخفی مباد که درینجا چیزی
لائق بیان نیست جزاین که موحده بمعنی از باشد
ومعنی این دریافت احوال کردن است و
بس (**اردو**) حالت دریافت کرنا۔ دریافت
حال کرنا۔

بسامان شدن | مصدر اصطلاحی سامان
وسامان کردن است (انوری ؎) روزی
از عشق پشیمان شوم ٭ توبه کنم باز بسامان شوم ٭
(**اردو**) ساز و سامان کرنا۔

(۲۰۴)

بسان | بقول انند بحوالۂ فرہنگ بالفتح بمعنی مانند و مشابه و فرماید که این یکی از
حروف تشبیه باشد **مؤلف** عرض کند که حیف است از ترک محققین که هچو کلمه معروف
را ترک کرده اند بخیال ما مزید علیه سان است که به همین معنی بجایش می آید و موحدهٔ اول
زائد فرق استعمال درسان وبسان همین قدر است کسان درآخر کلمه می آید چنانکه (ازین سان)

وبسان در اوّل کلمہ مضاف واقع میشود چنانکہ (بسان او) (عرفی ؔ) گراز باد خلافے
آتش قہرش علم گیرد ۞ بر اندام فلک ہر مو بسان خیزران بینی ۞ (اردو) مثل ۔ مانند۔

بساتج بقول جہانگیری با اوّل مفتوح وبقول برہان بہ نون بر وزن ایارج گیاہی
است کہ بر ہیأت ہزار پای باشد و بر پوست آن گرہا بود و رنگش بر وناس ماند و چون
او را بشکنند درونش زرد بود۔ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بذکر
این فرماید کہ اصح بسآبج است وبسفائج معرّب آن اصل اسم او (بس پایہ) یعنی بسیار
پایہ وگوید کہ این خطای برہان است کہ بسانج بر وزن ایارج۔ نوشتہ صاحب محیط
ذکر این نکرد و بر بسفائج فرماید کہ معرّب (بست پایہ) فارسی است وگویند کہ اسم سریانی
است وگویند یونانی وبحوالہ صاحب صیدنہ گوید کہ بسفائج اسم رومی است وبلغت
بربری (اشنان) وبیونانی (بولوخودیون) بمعنی بسیار پای و (بولوذیون) و (فولودین)
و (قولوفوذیون) و (قمی) وبسریانی (قولوقندون) و (فولوس) وبلغت مصری
(اشبتون) وبعربی (اخراس الکلب) و (کثیر الارجل) و (ثاقب الحجر) و (نشمیز) نیز
گویند و در مصر معروف بہ (اشتران) وبہندی (کہنگالی) وآن بیخی است یا چوبی
ذی شعب مثل حیوانی کہ بفارسی چلپاسہ مشہور است بالجملہ گرم در دوم وخشک در سوم
مقوّی قلب ومفرّح بالعرض بجہت استفراغ مواد سوداوی از قلب و دماغ وجملہ
بدن ومنافع بسیار وارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ بسفائج بہ تحتانی عوض نون در
برہان بجایش می آید ولیکن در انجا اشارہ این نشد صاحب ساطع بر کہنگلی گوید کہ ترجمۂ ہندی

بسفایج است و آن داروی است انچه صاحب ناصری بسانج را تحریف برهان خیال می کند ما آنرا درست ندانیم ازینکه صاحب جهانگیری هم ذکرش کرده و صاحب جامع که از اہل زبان و معتبر تر از صاحب ناصری است این را آورده و انچه صاحب ناصری اصل (بسبایج) (بس پایه) قرار می دہد علیبی نیست که ہای ہوز بجیم بدل شود چنانکه ماہ و ماج پس چه عیب است که بسانج را مخفف و مبدل (بسبایج) گیریم که موحده حذف شد و تحتانی بدل شد به نون چنانکه آویج و آونج و چه خطا شد که صاحب برہان ذکر نعتی کرد که صاحبان جهانگیری و جامع ہم ذکرش کرده اند۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس۔ مخفی مباد که بسپایه بجای خورش می آید و (بسپت مایه) ہم ولیکن قیاس ما اوّل الذّکر را پسند میکند و صراحت ماخذ ہر یکی بجایش کنیم (اردو) کھنگالی۔ کھنگلی۔ مؤنث۔ ایک دوا کا نام ہے جس کا مشہور نام معلوم نہ ہو سکا سوا اس کے کہ صاحب محیط نے ہندی نام کھنگالی لکھا ہے اور صاحب ساطع نے کھنگلی۔

بسانی بقول سفرنگ در ہفدہمی فقرہ نامہ شت ساسان نخست۔ بکسر بای ابجد و سین مہملہ با الف و نون با تحتانی معروف بمعنی متکثرہ و بسیار **مؤلف** عرض کند که بس بمعنی بسیار بجایش گذشت و الف و نون زائد تان در آخر اوست پس بسان مزید علیہ بس و تحتانی آخرہ را مجہول دانیم که یای وحدت است چنانکه بسیار و بسیاری۔ فارسیان ہر یک یا را معروف خوانند ازینجا ست که محقق مذکور صراحت تحتانی معروف کرده دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بس۔

بسانیج بقول شمس همان گیاهی که ذکرش بر بسانج گذشت **مؤلف** عرض کند که محقق بی تحقیق حلیهٔ لفظ را بیان نکرد عجبی نیست که کاتبش تحتانی بر لغت بسانج زیاده کرده باشد که گذشت یا بسانیج را که به تحتانی عوض نون می آید بزیادت نون نوشت که تحریف کتابت در قلم اوست دیگر کسی از اهل تحقیق ذکر این نکرده و حقیقت این بالمعنی بر بسانج گذشت

(اردو) دیکھو بسانج -

بسانیدن بقول شمس بفتح هاب کردن **مؤلف** عرض کند که این مصدر لیست قائم کردهٔ صاحب شمس بدون حواله و سند که محققین مصادر فرس ازین ساکت و معنی بیان کردهٔ او غیر صحیح و لغو که هاب کردن چیزی نیست و هاب هم در السنهٔ فارسی و عربی یافته نمی شود جز این که صاحب انند بر هاب گوید که زجری است اسپ را اگر بر بنای قیاس این را قائم کنیم بمعنی مشابه کردن با چیزی درست می شود چرا که بسان بمعنی مثل و مانند بجای خودش مذکور شد و تحتانی معروف با علامت مصدر آن موافق قاعدهٔ فارسی است ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم **(اردو)** ناقابل ترجمه -

بساوند بقول سروری به سین مهمله و واو بر وزن دماوند (۱) بمعنی قافیهٔ شعر باشد (لبیبی ؎) همه بادو همه خام و همه سست ؛ معانی بازگونه با بساوند ؛ صاحب برهان ذکر معنی بالا گوید که (۲) هر دو چیز که با یکدیگر مناسبتی داشته باشد صاحب ناصری بر معنی اوّل قناعت کرده گوید که چون در دنبال شعر است پساوند به بای فارسی گفتن بهتر است صاحبان جامع و مؤید باتفاق برهان ذکر هر دو معنی کرده اند و صاحب

فدائی که از علمای معاصر عجم بود بر معنی اوّل قانع وگوید که با بای فارسی هم آمده ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که رشیدی به بای فارسی تحقیق کرده ومعنی ترکیبی این نسبت بتآخر دارد چه (اوند) کلمۂ نسبت است وگوید که ببای فارسی مناسب است وبمعنی بس کُن وکافی نیز درست میشود الّا آنکه بمعنی اوّل درست تر است لیکن تغلیط ثانی بی جاست (انتہیٰ) **مؤلّف** عرض کند که (پساوند) که به بای فارسی می آید اصل است واین مبدّل آن به تبدیل بای فارسی بعربی چنانکه اسپ و اسب ومعنی حقیقی (پساوند) پس آئنده یعنی چیزی که پس ردیف می آید وکنایه از قافیه ومعنی دوم مجاز آن که چنانکه قافیه با ردیف تعلّق ومناسبت دارد هر دو چیز بایکدیگر مناسبت دارنده را هم فارسیان بدین اسم خوانند۔ مخفی مباد که آوند کلمۂ نسبت نیست چنانکه خان آرزو نوشته بلکه مبدّل و مخفّف (آینده) که اسم فاعل مصدر آمدن است و (آیند) مخفّف آن و (آوند) مبدّلش که تحتانی به واو بدل شود چنانکه انگیل وانگول ۔ الف ممدوده در ترکیب به مقصوره بدل شد وانچه صاحب ناصری (دنبال شعر) را ذکر کرده نسبت آن عرض میشود که قافیه دنبال ردیف می آید نه دنبال شعر و انچه خان آرزو معنی (بس کن و کافی) را ذکر کند آن متعلّق بمعنی ششم لفظ بس است که هیچ تعلّق با این ندارد فتأمّل۔

(اردو) (۱) قافیہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی ۔ اسم مذکّر۔ لغوی معنے پیچھے چلنے والا ردیف سے پہلے کا لفظ (۲) وہ دو چیزیں جن میں باہم مناسبت ہو۔ مؤنّث۔

بسایه گریختن | استعمال۔ خود را درسایه | آوردن و از تمازت آفتاب محفوظ شدن۔

(صائبؒ) در آفتاب قیامت چکار خواهی
کرد ؛ اگر بسایه گریزی ز آفتاب این جا ؛

(اردو) سائے میں بھاگنا ۔ جانا ۔
دھوپ سے بچنا ۔

بساباس | اصطلاح ۔ بقول مؤیّد در زبان فارسی بالفتح (۱) سخن های باطل و (۲) جاهای خالی را گویند ما این لغت را غیر از نسخهٔ مطبوعه در دیگر نسخ قلمی نیافتیم خیال ما همین است که همان بسباس است که می آید ۔ تصرّف مطبع موحّدهٔ سوم را زیاده کرده است دیگر هیچ ولیکن عجب آنست که هم او بسباس را هم بمعنی هرزه و بهمینی قائم کرده و بساباس هم به همین معنی گذشته است جا دارد که تصرّف دران خیال کنیم (اردو) دیکھو بسباس ۔

(الف) **بسباس** | الف ۔ بقول برهان
(ب) **بسباسا** | بروزن کرپاس (۱) هرزه
(ج) **بسباسه** | و بهمینی را گویند و فرماید که
(۲) درعربی (بزباز) را گویند (حکیم مختاری
ؒ) بسر من که چون بخوانی شعر ؛ این بدل
بر نویسی از قرطاس ؛ ای گران جان قلتبان
بس بس ؛ زین فضولی و حکمت بسباس ؛ صاحبان
جهانگیری و جامع بذکر این می فرمایند که درعربی
بزباز را گویند صاحبان ناصری و رشیدی و
سروری و مؤیّد هم ذکر معنی بالا کرده اند خان آرزو

در سراج بذکر معنی بالا گوید که دوای خوشبو و لغت
عربست ۔ معرّب بزباز و (ب) بقول برهان
بسین دوم بالف کشیده بسریانی نوعی از حرمل
عربی است و آن دوائی باشد که برگ آن مانند
برگ بید بود لیکن کوچک تر از آن و گل آن
مانند یاسمن سفید و خوشبو صاحب ناصری
گوید که بپارسی صندل دانه و بعربی حرمل
نام دارد و اصل این لغت سریانی است
و (ج) بقول صاحب سوار السبیل نوعی
از حرمل و بفارسی رازیانه و بقول غیاث

معرّب. بزباز و بهندی جاوتری باشد **مؤلف** عرض کند که (بساهس) بمعنی اوّل بجایش گذشت وصراحت ماخذش هم همدر آنجا کرده ایم واین قلب بعض است وبس که الف سوم بساهس موخر شد و موحدهٔ چهارمش مقدم وصاحب محیط برمعنی دوم (الف) گوید که اسم مغربی بادبان است وهم فنجنگشت را نامند. ما عرض می کنیم که بادبان بجایش مذکور شد وبر (اقومارتون) صراحت کامل گذشت وهمدر آنجا اشارهٔ بسباس هم کرده ایم که رازیانه هم نام دارد باقی حال این لغت مغربی است نه فرس و ذکر فنجنگشت بر اثلق وارتد گذشت که ورای بادبان است حالا عرض می شود نسبت (ب)

که بقول صاحب محیط لغت عربست که بشامی ورنبه و بیونانی ماقن ولاتن والماقن والاتن. و بردمی عوسیا و فرسیا و بفارسی بزباز و چارگون و بهندی جاوتری گویند وما اشارهٔ این بر معنی اوّل (بزباز) وصراحت کافی بر انگدان کرده ایم ومتحقق است که این هم لغت فارسی نیست و نسبت (ج) عرض می شود که همان (ب) باشد که الف آخر بدل شد به های هوز چنانکه یاسا و یاسه و ذکر رازیانه بر اقومارتون گذشت که مرادف معنی دوم انگدان است ودیگر هیچ واینقدر متحقق که این هم لغت فارسی نیست (**اردو**) (الف) (۱) دیکھو بساہس کے پہلے معنے (۲) دیکھو اقومارتون- بادبان اور اثلق و ارتد (ب) اور (ج) دیکھو انگدان کے دوسرے معنے-

بساجخ این همان است که ذکر این معه صراحت ماخذ بر بساجخ مذکور شد (**اردو**) دیکھو بساجخ

بسبجد بقول مؤید یعنی قصد واراده کند وکارسازی واستعداد نماید **مؤلف** عرض کند که موضوع صاحب مؤید الفضلا با کتابت مطبع نولکشور جمع شده متقاضی آنست که محققین در دریافت حقیقت جگر کاوی کنند وشک نیست که فضلا این را در یابند حقیقت

جویان کم سواد در بحر مغالطہ غوطہ ہا خورند ہمانا این نسخۂ ایست مؤیّد الفضلا - قیاس می خواہد
کہ صاحب مؤیّد بسنجد را بہ نون سوم قائم کردہ کاتب مطبع نون سوم را بموحّدہ بدل کردہ بسنجد
بہ نون سوم ہم در نسخ قلمی مؤیّد یافتہ نمی شود پس عجبی نیست کہ این لغت از اضافۂ مطبع
باشد و ضرورت نداشت کہ آنرا قائم کنند و بشکل اسم جامدی بیان کنند زیراکہ اصل این
سنجد است و موحّدۂ اوّل زائد و سنجد مضارع مصدر سنجیدن کہ بجایش می آید - آری
این بہترین تائید فضلاست کہ از مضارع خبردار شوند و این بدترین کار محققین است
کہ مشتقات مصادر را بصورت اسم جامد ذکر کنند **(اردو)** دیکھو سنجیدن یہ اس کے تمام
معنوں کے ساتھ مضارع ہے -

بسبل | بقول شمس در فارسی زبان بقیۂ شراب شب است **مؤلّف** عرض کند کہ غیر
ازین محقق بی تحقیق دیگری ذکر این لغت نکردہ و این بدین معنی لغتی در فارسی و عربی و ترکی
یافتہ نمی شود سند استعمال پیش نہ شدہ معاصرین عجم بر زبان ندارند - اعتبار را نشاید **(اردو)**
رات کی بچی ہوئی شراب مؤنث -

بس بودن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف**
عرض کند کہ بمعنی کافی بودن است و سندے
کہ پیش شدہ است برای (بس باشیدن)
(ذوقی اردستانی ؎) من چراغم کشتنم را
حاجت زنجیر نیست ؛ می توان افشاند دامانی کہ
بس باشد مرا ؛ **(اردو)** بس ہونا - کافی ہونا -

ببسیل استمرار | بقول صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار
بمعنی علی الدوام **مؤلّف** عرض کند کہ

مواقق قیاس ومرکب فارسی زبان است ازلغات عربی (اردو) علی الدوام دیکھو بردوام ۔

بسپاتج بقول سروری بالفتح مرادف بسپایہ کہ می آید وبسانج کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بسپایہ کہ ہای ہوزش بہ جیم عربی بدل شد چنانکہ ماہ وماج (اردو) دیکھو بسپایہ

بسپایہ بقول برہان وناصری وجامع وسراج ورشیدی بابای فارسی بروزن ہمسایہ ہمان کہ معرب آن بسفایج است **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت این بر بسانج بیان کردہ ایم معنی لفظی این چیزی کہ پای بسیار دارد وکنایہ ازگیاہی واین اصل است وبسانج وبسپاتج وبسپایج وبسفایج ہمہ مبدل این (اردو) دیکھو بسانج ۔

بسپوز بقول سروری بسین مہملہ وبای فارسی بروزن مہموز امر باشد بفرو بردن و بسپوزیدن (سوزنی ؎) ولی راگاہ نہ برگاہ بنشان ٭ عدو را چاہ کن در چاہ بسپوز ٭ **مؤلف** عرض کند کہ سپوزیدن مرادف سپوختن مصدریست کہ بجایش در ردیف سین مہملہ می آید وجزاین نیست کہ بسپوزیدن ۔ مزید علیہ آنست بزیادت بای موحدۂ زائد در اولش وہمچنین بسپوز مزید علیہ سپوز کہ امر حاضر سپوزیدن است ۔ صراحت ماخذش ہم در انجا کنیم و دریجا ہمین قدر کافی است کہ ترک این بر بیان تفوق داشت (اردو) دیکھو سپوزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے بای زائد کے ساتھ ۔

بست بقول جہانگیری وبرہان وناصری وجامع با اول مضموم (۱) گلزار و (۲) جای را گویند کہ میوۂ خوشبو در انجا بسیار باشد مرادف بسد وبستان ۔ **خان آرزو** در سراج بذکر معنی اول ودوم فرماید کہ معلوم می شود کہ معنی بو را در کلمۂ بوستان دخلی است یعنی جائیکہ دران

بوی گلها و میوه ها باشد پس این عام تر بود از گلستان و مرادف باغ بود که شامل گل و میوه
است و نسبت بستد بدال فرماید که مبدل آنست و دلالت دارد که الف و نون بستان از اصل
کلمه نیست درین صورت بست و بستان از عالم شاد و شادان خواهد بود که الف و نون
مزیدهٔ محض پس لفظ بوستان علیحده است مرکب از بو و ستان از عالم گلستان و سنبلستان
و لفظ بستان علیحده و معرب همین است که بساتین جمع آن است و فرماید که هذا
نهایة التحقیق بحد لا مزید علیه مؤلف عرض کند که محقق با نام و نشان
بوی حقیقت نبرده و بر معنی (بحد لا مزید علیه) غور نکرده ـ ضرورت نداشت که از ینقدر
مبالغه کار گیرد حالا عرض می شود از تحقیق مزید که اصل این بوستان است که از کلمهٔ بو و ستان
مرکب شد بو بمعنی اوست که شمیم باشد و ستان بقول برهان جای انبوهی و بسیاری چیزها
چنانکه شبستان و گلستان و بوستان و بوستان کنایه است از باغ و بستان مخفف
آن بحذف واو چنانکه هوشیار و هشیار و الف و نون این اصلا از عالم شادان نیست
که در شادان و آبادان الف و نون زائدتان است و در ستان الف و نون اصلی است
اگر این هر دو را زائدتان گیریم بعد از انکه آنرا دور کنیم مجرد سین مهمله چیزی نیست و تعریفی
که در معنی ستان بالا گذشت شامل است بر مجموعهٔ لفظ ستان بالجمله چون متحقق شد که
بستان مخفف بوستان است پس بست را مخفف بستان گیریم که الف و نون آخر از بستان
حذف شده بست باقی ماند و معنی دوم حقیقی است یعنی جائے که در ان خوشبو بکثرت است
و کنایه از باغ پس میوه را ازین معنی حقیقی هیچ تعلق نیست محققین بالا بنا واقفیت ماخذ ذکر

میوه هم کرده اند۔ مخفی مباد که مجرد بو در اصطلاح فرس بمعنی خوشبو مستعمل است بر سبیل مجاز وہمین است استعمال معاصرین عجم وچون بالفظ خوش یا بد استعمالش کنند لفظ بو در انجا تعمیم دارد۔ باقی حال ہمین است حقیقت این لفظ باعتبار ماخذ موافق قیاس ومحاوره واستعمال پس حقیقت جویان به تحقیق خان آرزو ودعوای آخر نیش که در عربی زبان می کند غور کنند واگر بر عکس این ماخذ رویم وتحقق می شد که بُست بالضم اسم جامد فارسی زبان بمعنی باغ است اندر انصورت می گفتیم که بستان بزیادت الف ونون زائد تان مزید علیه آنست وبزیادت واو بوستان مزید علیه مزید علیه ولیکن معاصرین عجم می فرمایند که بُست بمعنی باغ اسم جامد فارسی زبان نیست جز آن که شعرا از بستان محققش استعمال کرده اند وہمین پسند قیاس است وتبدیه ہمین معنی که به دال مهمله می آید مبدل این که فوقانی به دال بدل شود چنانکه زرتشت وزردشت وانچه بستان در عربی مستعمل شد معرب بستان فارسی است (اردو) (۱) باغ۔ مذکر۔ دیکھو باغ (۲) وہ جگہ جہاں خوشبو کثرت سے ہو۔ مؤنث۔

(۳) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بضم اول وسکون ثانی وفوقانی نام ولایتست مشہور صاحب ناصری صراحت مزید کند که این ولایت در خراسان واقع وازانجاست ابوالفتح بستی وزیر سلطان محمود (انوری ۵) مده ارچنه شد وگرنی نے پانه تو در بصره نه من در بست ؎ مؤلف عرض کند که جا دارد که نظر به شادابی این مقام آنرا به بست موسوم کرده باشند والله اعلم (اردو) بُست۔ خراسان میں ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۴) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بالضم نام قلعه ایست مشہور صاحب ناصری

صراحت مزید کنند که در خراسان است (فرخی ۔ ع) بدو بخشید مال و خطۂ بست ٭ خان آرزو در
سراج گوید که این قلعه در نواح قندہار واقع و فرماید که درین قلعه ہم میوه ہای خوشبو و گلہای
خوب باشد **مؤلف** عرض کند که جا دارد که ہمین باشد وجہ تسمیۂ این مگر قیاس ما تقاضای
آن می کند که این را بالفتح دانیم و متعلق قرار دہیم بامعنی ششم که می آید ۔ استعمال این بالضم
تصرّف محاوره بیش نیست **(اردو)** ایک قلعه کا نام بُست ہے جو خراسان میں واقع ہے ۔ مذکّر ۔

(۵) بست ۔ بقول ناصری بالکسر نام دیہی است بگردستان سنۂ اردلان **مؤلف**
عرض کند که جا دارد که وجہ تسمیۂ این ہم ہمان باشد که ذکرش بمعنی سوم کرده ایم اندرینصورت
کسر اوّل تصرّف محاوره باشد ۔ **(اردو)** بست ۔ فارسی زبان میں ایک دیہہ کا نام ہے
جو گردستان میں واقع ہے ۔ مذکّر ۔

(۶) بست ۔ بقول برہان و ناصری بفتح اوّل ماضی بستن خان آرزو در سراج بذکر اینمعنی
گوید که مصدر آن نیز چنانکه بند و بست **مؤلف** عرض کند که حاشا که مصدر باشد بلکه
اسم مصدر است و مصدر بستن وضع شد از ہمین اسم که علامت مصدر تن در آخرش
زیاده کرده اند و معنی حقیقی ہمان سدّ است که می آید و آنچه بمعنی ہفتم این صراحت مزید
می شود بر سبیل مجاز است و بس **(اردو)** سد بقول آصفیه عربی ۔ اسم مذکّر ۔ اوٹ ۔
پرده ۔ دیوار ۔ روک ۔ دو چیزوں میں حائل اور مانع چیز ۔

(۷) بست ۔ بالفتح بقول برہان بمعنی سد و بقول سروری سد نمودن و فرماید که درین
زمان اصطلاح شده که مردی که از بیم باصطبل بادشاه گریزد یا در مرقد امام زاده پناه برده

بنشیند تا بحقیقت امرا و برسند" گویند بست نشسته "۔ صاحب جامع فرماید که سد پیش نهر و آب بسته

گویدکه بر در مزار حضرات بفاصلۂ یک کرده کما بیش از جهت منع در آمدن دواب چوب بست

کنند هر گنه گاری یاداد خواهی که درون بست در آید کسی مزاحم حال نتواند شد و خزنه مزارات

حضرات مقدسات بحمایت دادخواه فراهم آمده داد او را از بیداد گرستانند و هم او گوید

که بجای چوب بست زنجیر هم کنند (شفیع اثر ے) زبست عشق اگر عاقلی میا بیرون کہ حصار

عافیتی نیست بهتر از زنجیر ؛ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کرده ۔ خان آرزو

در سراج گوید که این معنی متعلق بمعنی ششم است (محسن تاثیر ے) وز دیدی ای نسیم چه از

کوی او غبار ؛ خود را به بست دیده ما میتوان فگند ؛ مؤلف عرض کند که قول خان آرزو

درست است معنی حقیقی این همان است که بر نشان ششم بست گذشت فارسیان بر سبیل مجاز

استعمال این بمعنی بالا کرده اند که همه متعلق به سد باشد یعنی آن حلقهٔ محدود را که در اصطبل شاهی

یا مزار بزرگان کنند سد نام نهادند و آنچه صاحب سروری این را بمعنی سد نمودن نوشته

تسامح اوست که این اسم مصدر هست نه مصدر و نه حاصل بالمصدر (اردو) درگاہوں

یا طویلۂ شاہی کے حصار محدود اور زمین محصور کو فارسیوں نے بست کہا ہے (چار دیواری) مؤنث

(۸) بست ۔ بالفتح بقول برهان و ناصری و جامع بمعنی قسمت آبی که برزیگران در میان خود

کرده باشند صاحب ناصری صراحت مزید کند که گویند منشار آن بستن و کشادن آب

بوده خان آرزو در سراج ذکر امینعنی کرده گوید که ظاهرا بست بمعنی حصه رسد از همین معنی ماخوذ

است مؤلف عرض کند که (آب بستن در چیزی) بمعنی آب دادن و سیراب کردنش بجالیش

گذشت واز ہمین اصطلاح فارسیان مجرد بست را بمعنی قسمت آبی استعمال کروند و انچہ (بر بست) بجایش گذشت از مصدر (بربستن) است کہ مزید علیہ (بستن) باشد و بربست را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) پانی کی تقسیم۔ مؤنث جو کاشتکار بقدر ضرورت و بقدر گنجایش باہم کر لیتے ہیں۔

(۹) بست۔ بالفتح بقول برہان و جامع بمعنی کوہ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کردہ خان آرزو در سراج ہم **مؤلف** عرض کند کہ کوہ ہم مثل سد بست پس این مجاز معنی ششم است و بس (اردو) کوہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑ۔ جبل اچل۔ پربت۔ گر۔ وہ سنگلاخ قلعہ جو سطح زمین سے بلند ہو (ظفر ؎) تمام بادہ کشی خاک میں ملی ساقی ✧ بس اپنے حق میں یہ اک کوہ ہے گراں ٹوٹا ✧۔

(۱۰) بست۔ بقول جامع و برہان بمعنی گرہ و عقدہ۔ خان آرزو در چراغ گوید کہ انچہ صاحب برہان بدینمعنی نوشتہ تصحیف کوہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب برہان ہمعنی را و راہی بمعنی کوہ نوشتہ پس نہ تسامح است نہ تصحیف و صاحب جامع کہ از اہل زبانست تصدیق این معنی می کند پس قول محقق تصحیف گو درست نباشد و گرہ و عقدہ را سد گفتن بر سبیل مجاز درست است حاصل اینست کہ این مخفف بستہ باشد و بس (اردو) گرہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ گانٹھ۔ بندھن۔ عقدہ (ذوق ؎) ہے بسکہ رکھتا عقدہ کشائی کا دل میں شوق ✧ دیکھا جو نیشکر میں کہ ہیں جا بجا گرہ ✧۔

(۱۱) بست۔ بقول جامع بفتح سین مشدد مرجان و بیخ مرجان **مؤلف** عرض کند کہ

نظر باعتبار محقق اہل زبان مجاز معنی رہم دانیم کہ از گرہ ۔ مرجان و بیخ مرجان را استعارہ کردہ اند ۔ صاحب محیط بر بسد بدال مہملۂ آخر (کہ مبدّل بست است) گوید کہ بقول صاحب جامع بحوالۂ ارسطاطالیس بسد و مرجان مجرّد احد است غیر آنکہ بسد بیخ متخلخل سوراخدار است و مرجان منبسط میشود چنانکہ شاخہای درخت منبسط می گردد و مثل شاخہا متفرع می شود و بہ مرجان فرماید کہ لغت عرب است و بفارسی نیز مشہور بداں و کامہ و خردنک نیز گویند و بہندی مونگہ ۔ بروالا ۔ بروال نیز نامند ۔ و آن جسمی است حجری شبیہ بساق و شاخ درخت و سرخ و سفید و سیاہ می باشد و در بحر یمن در زیر آب از زمین می روید و تا بقدر یک ذراع و زیادہ نیز ۔ بہتر آن سرخ و رنگین و بعد آن سپید و سیاہ آن زبون و مزاج آن سرد و خشک در دوم و گویند سرد در اوّل و آشامیدن نیم درم آن قابض و مجفّف و حابس سیلانات و مقوّی اجفان و تعلیق آن بر معدہ جہت امراض آن بالخاصّہ نافع (الخ)

(**اردو**) مرجان ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ مونگا ۔ حجر البحر ۔ ایک قسم کا سوراخدار بحری درخت جسے سمندر کے کیڑے بناتے ہیں یہ اکثر سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور بحر روم ۔ ساحل سسلی جنوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے یہ درخت نبات اور سنگ میں شامل ہے فارسی میں اسکو خُردمک کہتے ہیں ۔ آپ ہی نے مونگا بر فرمایا ہے ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ مرجان خُردمک ۔ حجر البحر ۔

(**۱۲**) بست ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بفتح طنابیکہ در اصطبل پادشاہ ایران بندند و رسم آنجا است کہ ہر واجب التعزیریکہ تا سر بست برسد در امان باشد و ہر داد خواہی کہ

در انجا برسد داد خود بیابد (تاثیر ۵) گریزگاه دل خسته زلف چون شست است ؛ ستم
رسیده علاجش نشستن بست است ؛ (میرنجات ۵) بسته است هر دم سر ره چشم
سیاهش ؛ خون کرده و در بست نشست است نگاهش ؛ - وارسته فرماید که بست را بمعنی طناب
اصطبل سلاطین ایران گفتن بقول ثقات آنجا غلط است بلکه آن سرکمند است **مؤلف**
عرض کند که از هر دو اسناد بالا ظاهر است که مقصود ازین همان معنی ہفتم است و بس نمیدانیم
که خان آرزو معنی طناب را از کجا پیدا کرد شاید در اصطبل شاهی اسپے را در طناب بسته
دیده و بست را بمعنی طناب دانست (اردو) دیکھو بست کے ساتوین معنے -

(۱۳) بست - بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی منجمد ضد کشاده **مؤلف** عرض کند
که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم نه کنیم که
معاصرین عجم بر زبان ندارند اگرچه موافق قیاس است یعنی مجاز معنی دہم (اردو) منجمد
بقول آصفیه - عربی - سردی سے جما ہوا - بستہ -

(۱۴) بست - بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی حریر منقش **مؤلف** عرض کند که
حیف است که سند استعمال این پیش نه شد - دیگر محققین و معاصرین عجم ازین ساکت و
خلاف قیاس هم جز این که حریر نقش بسته را بست گفته اند بدون سند استعمال از تسلیم این
قاصریم (اردو) وہ حریر جس پر نقش ونگار ہو - مذکر -

(۱۵) بست - بقول غیاث بالضم وقتی را گویند که منحوس است بمقدار دوازده ساعت
که بعد از سه شبانه روز بسبیل دوری آید مبدا آن از هنگام ابتدای اجتماع شمس و قمر است

وبہندی آنرا ابھدر نامند **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استمال اینمعنی را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت ۔ طالب سندیم باشیم **(اردو)** بھدرا بقول ساطع سنسکرت میں نامبارک وقت کو کہتے ہیں ۔ نامبارک وقت مذکر ۔ بُری ساعت نحوست

(۱۶) بست ۔ بالکسر بقول غیاث مخفف بیست کہ ترجمہ عشرین است **مؤلف** عرض کند کہ بعض فارسیان بیست را بہ زیادت تحتانی دوم اصل دانند و این را بحذف تحتانی مخفف آن و بعض بر انند کہ این اصل است و بیست مزید علیہ این بزیادت تحتانی برای اظہار کسرہ بخیال ما بیست بہ تحتانی دوم اصل است ماخوذ از بیس کہ بقول ساطع در سنسکرت ترجمہ عشرین عربی است فارسیان فوقانی زائدہ در آخرش زیادہ کردہ بیست کردند چنانکہ پاداش و فرامش را پاداشت و فرامشت پس مفرس باشد و این مخفف آن بحذف تحتانی ۔ ازینجاست کہ تمام محققین بست را ترک کردہ اند و بیست را با تحتانی دوم ذکر کردہ و این دلیل اصلیت ہست **(اردو)** بیس بقول آصفیہ ۔ ہندی بیست کا ترجمہ آپ ہی نے اس پر فرمایا ہے ممتاز ۔ ایک درجہ بڑھا ہوا (معلوم ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ بیس کا رتبہ عشرات میں دس سے ایک درجہ بڑھا ہوا ہے اسکو بیس کہا گیا ۔ مؤلف)

بستان پیرا اصطلاح ۔ بقول شمس باغبان **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (بستان پیرا) باشد بضم اول و فتح بای فارسی ۔ اسم فاعل ترکیبی از (بستان پیراستن) کہ باغبان بہ قطع برگ و شاخ بیکار پیرایش بستان کند ۔ نون بستان حذف شد چنانکہ ایشان و ایشا و این وای اگرچہ صاحبان تحقیق ازین ساکت ولیکن ما از زبان صاحبان عجم شنیدہ ایم **(اردو)** باغبان ۔ دیکھو باغبان

بستاخ | بقول سروری بروزن و معنی استاخ که گذشت و بحوالهٔ فرهنگ گوید که بیستاخ بزیادت تحتانی هم می آید صاحب جهانگیری فرماید که مرادف گستاخ و استاخ (امیر خسرو ع) بزرگی کردن ارچه ناروا ئیست ٭ نه کبر است این که فرّ پادشاهیست ٭ اگر نبود بچشم خاصگان نازش ز بستاخی که دارد عام را باز ٭ (کلامی اصفهانی ع) بعهد عدل تو بستاخ ننگرد بلبل ٭ بسوی عارض گلبرگ و طرهٔ شمشاد ٭ صاحب رشیدی فرماید که بالکسر است صاحب برهان این را بروزن گستاخ گوید و مرادفش. صاحبان ناصری و جامع و هفت هم ذکر این کرده اند. خان آرزو در سراج به نقل قول برهان می فرماید که بروزن گستاخ غلط است که اهل فرهنگها بکسر آورده اند و فرماید که بیستاخی بزیادت تحتانی (که می آید) دلالت صریح دارد که بکسر اول است چنانکه نشتر و نیشتر و افتاد و اوفتاد **مؤلف** عرض کند که ما بر استاخ عرض کرده ایم که اصل است و گستاخ مبدّل آن و حالا عرض می شود که این مبدّل گستاخ است که کاف فارسی به موحّده بدل می شود چنانکه گلغونه و بلغونه صاحب جامع القواعد هم ذکر این تبدیل کرده و ازین سلسلهٔ تبدیل متحقق است که این هر سه لغت بالضّم باشد و کسر اول تصرف محاوره و استعمال فارسیان و آنچه خان آرزو بالکسر را صحیح داند و بالضّم را حکم غلط می دهد و بر صاحب برهان اعتراض می فرماید و بر دعوای خود بیستاخ به تحتانی را دلیل گیرد. مقتضای عادت اوست هرگاه تسلیم کردیم که فارسیان (لغت بالضّم) را در محاورهٔ خود بالکسر هم خوانند پس چه عیب است که باظهار کسره تحتانی زیاده کردند و این دلیل آن نیست که بستاخ را بالضّم نگیریم و اگر بستاخ را بالکسر بنفسه اسم جامد دانیم امر دیگر است ولیکن وجود

گستاخ و استاخ بالضم و وجود قاعدۂ تبدیل کاف فارسی بہ موحدہ تقاضای آن می کند کہ این را مبدل گستاخ دانیم چنانکہ گستاخ مبدل استاخ است ۔ فتامل (اردو) دیکھو استاخ کے دوسرے معنے اور گستاخ ۔

بستار بقول سروری و رشیدی و برہان و جامع و سراج و ہفت و انند با اول مکسور و بثانی زدہ (۱) سست ۔ و (۲) نااستوار را گویند (حکیم ناصر خسرو ؒ) عروۃ الوثقی حقیقت مہر فرزندان اوست ٭ شیعہ است آنکس کہ اندر عہد او بستار نیست ٭ صاحب ناصری گوید کہ اصل این بی استوار بود **مؤلف** عرض کند کہ خیال ناصری درست است کہ از (بی استوار) تحتانی والف اول و واو حذف شدہ ۔ بستار باقی ماند و لفظ سست کہ در تعریف این داخل شد اگر آنرا قائم داریم و سند استعمال بدست آید مجاز معنی دوم دانیم باین حال معنی اول و دوم را باعتبار سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند قائم کردہ ایم (اردو) (۱) سست بقول آصفیہ کمزور ۔ کم طاقت ۔ عاجز (۲) نااستوار ۔ غیر مضبوط ۔ کہہ سکتے ہیں ۔

بستاک بقول شمس بالفتح نام تاجی کہ از گلہا بافند و اہل ہند سہرہ خوانند **مؤلف** عرض کند کہ این ہمان (بساک) می نماید کہ ذکرش بالا گذشت محقق بی تحقیق یا کاتبش در کتابت دو نقطہ زائد کردہ تصحیف کرد ۔ دیگر ہیچ ۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بساک ۔

بستام بقول جہانگیری و برہان و جامع و ہفت و مؤید و شمس و موارد با اول مکسور بثانی زدہ (۱) بسند باشد کہ آنرا تباری مرجان خوانند (امیر خسرو ؒ) جہان کہ نزد خردمند

دفتر ضحک است ۱۲ بہ تبسم خندہ نیز زد ازان لب بستام ۴ صاحب رشیدی گوید کہ خطای صاحب
فرہنگ است کہ این را بمعنی مرجان نوشت و در شعر خسرو بستّام است بمعنی تبسّم کنندہ نہ
بستام ۔ صاحب ناصری تائید خیال رشیدی می کند و می فرماید کہ مرزا مہدی خان استرابادی منشی
نادرشاہ در تالیف خود کہ درّہ نادرہ نام دارد غلط می نویسد کہ "اسپ سواری شاہ را بستام
بستام آراستہ بیاوردند" و فرماید کہ این خطا از اشتباہ صاحب جہانگیری بدو دست دادہ
است ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا و اختلاف رشیدی ہیچ تصفیہ نکرد و گوید کہ (۲)
نام شہری از ولایت قومس کہ اوّل خراسان است و فرماید کہ قوسی این را بطای مطبقہ
نام خالد پرویز و نام شہر مذکور گوید ولیکن بتای منقوطہ صحیح است چراکہ طا در فارسی اصل
نیست و ظاہرا بسطام بہ طای مہملہ معرّب آنست نیز فرماید کہ دور نیست کہ بانی این شہر خالد
پرویز باشد کہ بنامش مشہور شد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب جامع کہ محقّق اہل زبانست
با جہانگیری و ... وغیرہم متفقند پس وجہی نباشد کہ این را بمعنی اوّل صحیح ندانیم سیّما بدین
وجہ کہ بست بمعنی ہم گذشت و قیاس ما این است کہ فارسیان بستان را کہ بمعنی باغ می آید
بہ تبدیل نون بامیم (چنانکہ کجبین و کجبیم) بمعنی جای گرفتہ باشند کہ دران مرجان بکثرت باشد
و بمجاز مرجان را ہم گفتہ باشند و جا دارد کہ بر بستا کہ مخفف بستان است میم تخصیص آوردند
چنانکہ نوزدہ و نوزدہم و استعمال این در تالیف مرزا مہدی خان استرابادی تائید قول
جامع کند ۔ صاحب ناصری کہ باتباع رشیدی سند خان استرابادی را خطای او قرار می دہد
بیجاست اگر تسلیم کنیم کہ در کلام میر خسرو بستّام است ہم درین صورت ہم تکذیب بستام نمی شود

بلکہ سند مذکور برای بستام نباشد پس اعتراض رشیدی مبنی برین است کہ او تصحیح نقل کلام میر خسرو کردہ. بر جہانگیری اعتراض می کند اگر جہانگیری سند غیر متعلق را بوجہ غلطی کتابت نقل کردہ باشد لازم نمی آید کہ تحقیق لغت را غیر معتبر دانیم خصوصاً بحالتے کہ خان آرزو و صاحب جامع تائیدش می کنند کہ اہل زبانند (اردو) (۱) مرجان دیکھو بست کے گیارھویں معنے
(۲) بستام - ولایت طوس کے ایک شہر کا نام - اور خال پرویز کا نام -

بستان بقول جہانگیری و جامع و ناصری و برہان مرادف معنی اول و دوم بست بمعنی (۱) گلزار و (۲) جای کہ میوہ ہای خوشبو در انجا باشد (منوچہری و امغانی ے) بوستان بانا - حال و خبر بستان چیست ؛ اندرین بستان چندین طرب بستان چیست ؛ صاحب سوار السبیل این را معرب بوستان گوید - بہار گوید کہ این فارسی معرب است و می فرماید کہ بالفظ خوردن کنایہ از رستنی و نباتات باغ خوردن **مؤلف** عرض کند کہ (بوستان خوردن) در ملحقات بوستان بجایش می آید و ما از ماخذ این بر اولین معنی بست بحث کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور دوسرے معنے -

بستان آرای اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی باغبان **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ باشد کسی کہ بستان را بیاراید و پیراید ہمان باغبان است (اردو) باغبان - دیکھو بستان پیرا

بستان ابروز اصطلاح - ہر دو ہمان
بستان اپروز (بستان افروز) کہ می آید و این ہر دو مبدل آن است کہ فا بہ موحدہ و بای فارسی بدل شود چنانکہ فروزیدن و بروزیدن و نام دیگر (اردو) دیکھو بستان افروز -

بستان افروختن (۱) مصدر اصطلاحی - صاحب

(۲) بستان افروز اصطلاح صاحب آصفی مذکر (۱) بمعنی ساکت و . ر (۲) فرماید که گل تاج خروس است صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا نسبت معنی دوم گوید که گلی باشد که سرخ مردش نیز گویند و بوئی ندارد و بعضے گویند که سرخ مرد نوعی از بستان افروز است (سیف اسفرنگی ـه)

گر بخواهی بدم سرد صبا در گیرد ۂ در شبستان چمن شعلۂ بستان افروز ۂ و بحوالۂ نسخۂ حلیمی می فرماید که (بستان ابروز) نیز بنظر رسیده که بجای فا ـ موحّده باشد و گفته اند که آنرا (گل یوسف) نیز گویند صاحبان جهانگیری ورشیدی و برهان و ناسری و جامع و سراج و بحر هم ذکر این کرده اند صاحب برهان اینقدر صراحت مزید کند که بعضے اسپرغم را که ضمیران باشد گفته اند و بجای فا ـ بای فارسی هم آمده صاحب محیط بر (بستان افروز) فرماید که اسم فارسی است و بعربی (حبق بستانی) و (زینتالریاحین) و (درجّ الامیر) و (حماحم) و بفارسی (تاج خروس) و (گل حلوا) و (گل یوسف) و بهندی (کلغا) و (مهورا) خوشبو نیست و بهترین آن که در سایه خشک شود ـ جمیع اجزای آن سرد و خشک در اوّل و گویند در دوم ـ قابض و رادع و برای معده و کبد حار ملتهب نیکو و مسکّن حرارت و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف عرض** کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از گلی که تعریفش بالا گذشت و انچه صاحب آصفی بر بنیاد (۲) مصدر (۱) را قائم کرده است ضرورت نداشت (سعدی ـه) خطمی و خیری و نیلوفر و بستان افروز ۂ نقشهای که در و خیره بماند ابصار **(اردو)** کلغا ـ بقول آصفیه هندی ـ اسم مذکّر ـ ایک سرخ رنگ کے پھول کا نام جس میں خوشبو مطلق نہیں ہوتی ـ

تاج خروس ـ بستان افروز ـ

بستان بان اصطلاح ـ بقول بحر

باغبان **مؤلّف** عرض کند کہ ترکیب باغبان
و موافق قیاس است و صراحت ماخذ این
ہمہ را انجا کردہ ایم ولیکن مشتاق سند استعمال
می باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو باغبان

(۳۳۱۰) (۱) **بستان بخت** | استعمال۔ (۱) مرکّب اضافی
(۳۳۱۱) (۲) **بستان بیان** | است باضافت تشبیہی
کہ فارسیان بخت را بہ بستان تشبیہ دادہ اند
پس مراد از بخت است وبس (ظہوری ؎)
دمد از شورہ زار طالع من خار گلہائے ٭ کہ رنگا
رنگ در بستان بخت دیگران باشد ٭ و (۲)
ہم مرکّب اضافی باضافت تشبیہی و مراد از
بیان (ولہ ؎) رود بر لفظ را خار بلای عاشقی
در پا ٭ گل تعریف حسنت چون ز بستان بیان
روید ٭ (اردو) (۱) بستان بخت۔ قسمت کیلئے
(۲) بستان بیان۔ بیان کے لئے … ہر ترکیب
فارسی کہہ سکتے ہیں۔ مذکّر۔

بستان پیرا | اصطلاح۔ بقول جہانگیری
و رشیدی و برہان و جامع و بحر باغبان۔ بہار ذکر
(بستان پیرای) بزیادت تحتانی کردہ کہ مزید علیہ
ہمین است (انوری ؎) بردہ رضوان بہشت
از پی پیوندگری ٭ از تو ہر فضلہ کہ انداختہ بستان
پیرای ٭ صاحب ناصری درست گوید کہ باغبان
پیرایش دہندہ باغ است کہ گیاہ ہا و شاخ ہای
خشک را زدہ از باغ بیرون می ریزد خان آرزو
در سراج فرماید کہ مجاز است و بحوالہ رشیدی
گوید کہ حقیقتے کہ از رشیدی معلوم می شود خطاست
مؤلّف عرض کند کہ حقیقت طلبان مشتاق
علم خطای رشیدی باشند و ما تسکین شان می کنیم
کہ انچہ رشیدی بمعنی باغبان لفظ مجاز را مثل
خان آرزو نہ نوشت ہمین خطای اوست۔ ما می گوئیم
کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پیرا ایندۂ بستان
و کنایہ از باغبان کہ کارا و پیراستن باغ است
و این کنایہ قریب بمعنی حقیقی است۔ پس با صول
خان آرزو خطای اوست کہ صراحت حقیقت

همچو مانکر د وای بر بن طرز تحقیق او (اردو)
دیکھو باغبان۔

بستان پیراستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که پیش کرد همان است که بر (بستان پیرا) گذشت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی صاف و پاک کردن بستان از خس و خاشاک و شاخهای خشک درختان است وبس (اردو) باغ میں کاٹ چھانٹ کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (کاٹ چھانٹ کرنا) پر فرمایا ہے قطع و برید کرنا۔

بستان خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده و از سندش (بوستان خوردن) پیدا است که بجایش می آید و آن بقولش کنایه باشد از خوردن نباتات و رستنی های باغ چنانکه (سعدی ؎) نه در کوه سبزه نه در باغ شخ ٭ ملخ بوستان خورد و مردم ملخ ٭ **مؤلف** عرض کند که خوردن درین جا بمعنی چریدن است وبس (اردو) باغ چر جانا۔

بستان زاده اصطلاح۔ بقول وارسته و بهار مرادف گلستان زاده و بقول بحر گل و سبزه و محققین اول الذکر هم بر (گلستان زاده) بامعنی بحر اتفاق دارند این کنایه موافق معنی حقیقی است یعنی گل و سبزه که پیدا می شود در باغ گویا زاده بستان است ولیکن هر نبات و درخت را هم درین تعریف داخل توان کرد و خیال نازک می خواهد که این را مخصوص داریم با ثمر درختان ثمره دار و گل درختان بی ثمر که تولد این در علم نباتات از نر و ماده درختان ثابت است (میر الهی همدانی ؎) در باغ خوش است آسمان گون نه نبق ٭ کز بوی دهد دماغ را هم رونق ٭ این طفل کبود پوش بستان زاده ٭ از صفحهٔ دشت بادیش داد سبق ٭ مخفی مباد که ازین سند هم گل ثابت است

ودر اسناد (گلستان زاده) هم مقصود از سبزه
بنظر نیاید پس بقیاس عام اگر سبزه را داخل معنی
کنیم لازم می آید که درختان را هم واگر بقیاس
نازک گل را گیریم باید که میوه را هم (اردو) پھول
سبزه - میوه - مذکر -

بستان سرا اصطلاح - خان آرزو در
سراج می فرماید که باغی که در صحن خانه سازند
وآن قلب سرابستان است زلّه بردارش
(بہار) ہم بانش وصاحب بحر ہم ذکر این کرد
(صائب ؎) هست تا دامن کشان سروی
درین بستان سرا ؎ از گریبان دست ما کوتاه
کردن مشکل است ؎ (وله ؎) تا مگر داغی بدست
آرم درین بستان سرا ؎ همچو برگ لاله سرتا پا
جگر گردیده ایم ؎ مؤلف عرض کند موافق
قیاس است (اردو) خانه باغ - مذکر - دیکھو آ...

بستان شیرین اصطلاح - بقول سروری
و برہان وجامع و سراج و بحر نام نوائیست که
مطربان نوازند - بہار گوید که این را باغ شیرین
نیز خوانند مؤلف عرض کند که نظر بر اعتبار
صاحبان سروری وجامع که از اہل زبانند
این را کنایه دانیم و مرکّب توصیفی است و
(باغ) شیرین بجای خودش گذشت وحقیقت
آن با صراحت ماخذش ہمدر انجا مذکور (اردو)
دیکھو باغ شیرین - جس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا -

بستان غم استعمال - غم باشد که فارسیان
غم را به بستان تشبیه داده اند (ظهوری ؎)
در اقلیم عشق است باد و بہاری ؎ که از سینه
بستان غم برگرفتند ؎ (اردو) غم - مذکر -
فارسیوں نے غم کو (بستان غم) کہا ہے اور
بستان کے ساتھ تشبیہ دی ہے -

بستان کردن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی درست کردن وساختن بستان
است (باقر کاشی ؎) اگر هنگام باغ وراغ

نبود ؎ میان خانہ بستان می توان کرد ؎ (اردو)
باغ بنانا۔ باغ تیار کرنا۔ باغ لگانا۔

(الف) **بستان گرد** اصطلاح۔ صاحب

(ب) **بستان گردیدن** بحر ذکر (الف) کرد

گوید کہ (۱) بمعنی نظارگی و تماشای باغ است
صاحب آصفی بذکر معنی اوّل فرماید کہ معنی ترکیبی
این (۲) گرونده در بوستان و هم او (ب)
را قائم کرده از معنی ساکت **مؤلف عرض**
کند کہ سیر باغ کردن و گشت کردن در باغ
ولیکن (الف) را بمعنی اوّلش بدوان سند
استعمال تسلیم نکنیم کہ خلاف قیاس است
و بمعنی دومش اسم فاعل ترکیبی است موافق
قیاس (طغرای مشهدی ؎) ایاغی باین
بوستان گرد ده ؎ گل سرخ بستان می زرد
ده کو منفی مباد کہ درین سند پیش کرده آصفی
استعمال (بوستان گرد) است عیبی ندارد کہ
بستان مخفف بوستان باشد (اردو) (الف) (۱)
باغ کا تماشا۔ مذکر۔ باغ کی سیر۔ مؤنث۔
(۲) باغ کی سیر کرنے والا (ب) باغ میں
سیر کرنا پھرنا۔

بستانی استعمال بقول انند بحوالۂ

فرہنگ فرنگ بالضم و کسر نون (۱) منسوب
بہ بستان و (۲) بمعنی باغبان و (۳)
بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین
شاہ قاجار بمعنی بقول **مؤلف عرض**
کند کہ معنی اوّل حقیقی است بزیادت
یای نسبت بر لفظ بستان و معنی دوم
کنایہ باشد کسی کہ بہ باغ منسوب
است باغبان باشد معنی سوم ہم
ازہمین قبیل است (ظہوری ؎) بستانیان
گلشن کوی محبتیم ؎ خاشاک خشک را گل
تر نام کرده ایم ؎ (اردو) (۱) وہ چیز
یا شخص جو باغ سے منسوب ہو۔ مؤنث۔
مذکر۔ (۲) مالی۔ مذکر۔ دیکھو باغبان

(۳) ترکاری - بقول آصفیہ - مؤنث	بھاجی - ترہ - ساگ پات - بقلہ -

بستاوند | بقول جہانگیری ورشیدی وجامع باوّل مضموم وثانی زدہ زمینی را گویند کہ پشتہ پشتہ باشد۔ صاحب برہان گوید کہ بفتح واو زمین ناہموار را نیز گفتہ اند صاحب ناصری می فرماید کہ اصل این (پشتہ وند) بود یعنی پشتہ مانند شین معجمہ بہ مہملہ بدل شدہ و فرماید کہ بضمّ اوّل بہتر از فتح است ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ این ظاہرا مرکّب است از بست کہ بمعنی کوہ گذشت و آوند کلمۂ نسبت است پس بفتح اوّل باید **مؤلّف عرض کند** کہ ضمّ اوّل کہ در استعمال و محاورۂ فارسی است تقاضای آن می کند کہ ماخذ بیان کردۂ ناصری را بہتر از خان آرزو دانیم ۔ پشتہ را بستا کردند کہ بای فارسی بدل شد بہ عربی چنانکہ اسپ و اسب و شین معجمہ بہ مہملہ چنانکہ کشتی و کستی و ہای ہوّز بہ الف چنانکہ خارہ و خارا و مرکّب کردند با وند و وند بقول برہان بمعنی صاحب وقتیکہ در آخر کلمہ در آورند چنانکہ (دولت وند) معنی لفظی این پشتہ دارندہ و کنایہ از زمین ناہموار و پشتہ پشتہ (اردو) ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں ۔ مؤنث

بستاه | بقول سروری بوزن درگاہ بمعنی ساز سفر مطلقاً **مؤلّف عرض کند** کہ سکوت دیگر محققین تعجب خیز است و معاصرین عجم بر زبان ندارند جز این نیست کہ فارسی قدیم باشد و اسم جامد و اگر از قیاس کار گیریم وضع شد از بستہ کہ ساز و سامانی کہ برای سفر می بندند والف زیادہ کردند پیش از ہای ہوّز برای سہولت استعمال و تخصیص معنی چنانکہ مہار و مہارہ دیگر ہیچ **(اردو)** سفر کا ساز و سامان ۔ مذکّر ۔

بست پایه اصطلاح - این همانست که ذکر این بر (بسانج) بحواله صاحب محیط کرده ایم که بر بسفانج نوشته است و او ذکر این - بطور مستقل هم بجایش کرده حواله بسفانج می کند این همان (بس پایه) است که بجایش گذشت که عربی آن (کثیر الارجل) است از لفظ بست هم کثرت مراد است و اردو دیکھو بسانج و بس پایه -

بستج بقول برهان بضمّ اوّل وسکون ثانی وفتح فوقانی وجیم ساکن معرّب بستک است که می آید و آن صمغی که کندر گویندش وبقول بعض گویدکه صمغ درخت پسته است صاحب ناصری گویدکه معنی آخر الذّکر درست معلوم می شود زیراکه بستج معرّب پسته باشد امّا بکسر اوّل وصاحب سوار السّبیل گویدکه (۲) بالکسر معرّب پسته فارسی است که میوهٔ درخت برغند است وهم صاحب برهان برکندر گویدکه بضمّ اوّل وثالث صمغی است که آنرا مصطکی نامند صاحب محیط بربستج گویدکه معرّب پستهٔ فارسی وگویند اسم عربی کندر است و برکندر فرمایدکه بضمّ کاف وسکون نون وضمّ دال مهمله اسم فارسی بستج عربی است ولبان نامندش که بیونانی طیسردن وسیغروس وبسریانی لبانون وبرومی سیفروس. وبهندی کندر وگوند وسالیکا ودر انگلیسی بنجمن خوانند صمغ درختی است خاردار. گرم وخشک در اوّل ودوم وبقول شیخ خشک در اوّل باقوّت مجفّفه وقابضه ومنقّحه وجالیهٔ اندک و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف عرض کندکه** حقیقت لوبان برمعنی پنجم بآن نوشته ایم وهم او برپسته فرمایدکه اسم فارسی ومعرّب آن فستق وبسریانی بستقی وبیونانی بستاقیاو بفرنگی بسیا وبهندی معروف به پسته وآن ثمر درختی است که بفارسی بسترنامند. بقول

شیخ الرئیس گرم در آخر دوم و دران قبض و تحلیل و جلا و تنقیہ و تفتیح است و بوجہ خوشبو مقوی (اردو) (۱) دیکھو بان کے پانچویں معنے (۲) پستہ بقول آصفیہ فارسی مذکر ایک میوے کا نام ہے جس کا پوست بادامی اور مغز رنگ میں سبز ہوتا ہے۔ فستق۔

بستر بقول سروری انچہ گسترانند بجہت خوابیدن و بعربی فراش گویند (حکیم فرخی ؎) مست گشت و زبہر خفتن ساخت ٭ خویشتن را کنار من بستر ٭ صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم است جای درخت خواب۔ بہار گوید کہ گاہے مضاف میشود بطرف خواب و بالفظ آرام و آسایش و آسودگی و راحت و با مصادر افگندن و انداختن مستعمل صاحب سخندان فرماید کہ (بسترت) در سنسکرت بمعنی گستردہ شدہ و ہم او گوید کہ بستر را بزبان سنسکرت بستار نام است صاحب ساطع بر بستار می فرماید کہ بمعنی گستردن و بسط است و بر بستر فرماید کہ بزبان سنسکرت پارچہ را گویند کہ فرش و بساط باشد و بستر اہم **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان لغت سنسکرت را تفریسا استعمال کردہ اند و استعمال این بالغات فرس در ملحقات می آید (اردو) بستر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بچھونا۔ فرش۔

بستر آسودگی استعمال۔ مرکب اضافی بستر راحت است و بستری را گویند کہ بران راحت نصیب شود مقابل بستر غم (ظہوری ؎) پہلو دل ریش شد بر بستر آسودگی ٭ خار صحرای (۲۲۳)
مشقت غیرت سنجاب باد ٭ (ولہ ؎) ظہوری آنزمان بر بستر آسودگی غلطی ٭ کہ دل از شوق مژگان ہر زمان بر نشتر غلطد ٭ (صائب ؎) شمع را بالین بربال و پر پروانہ

است ۱۲ بستر آسودگی خاکستر پروانہ است ۱۲ (اردو) فارسی ترکیب سے بسر راحت۔ بستر آسودگی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ یعنے وہ بستر جس پر آرام اور راحت ملے

بستر آہنگ اصطلاح۔ بقول جہانگیری (۱) لحاف باشد صاحب رشیدی فرماید کہ (۲) چادری کہ بالای بستر کشند و بگسترند (لبیبی ؎) خوشا حال لحاف و بستر آہنگ ۱۲ کہ می گیرند ہر شب در بر تنگ ۱۲ و فرماید کہ بعضی بمعنی چادر شب گفتہ اند کہ برای گرد نشستن بر بستر و لحاف گسترند۔ صاحب برہان گوید کہ لحاف و نہالی و بقول بعض چادر شبی۔ صاحب ناصری گوید کہ بمعنی دوم اصل است چہ آہنگ بمعنی کشیدن است صاحب جامع بر معنی اول قانع۔ صاحب بحر ہم زبان برہان۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مطلق رخت خواب است کہ بگسترانند و بقول بعض چادری کہ محافظت بستر کند۔ ذلہ بردارش بہار و کراماً نذیل بستر کردہ گوید کہ مثلہ و نیز ذکر معنی دوم کند **مؤلف** عرض کند کہ لحاف در عربی زبان جامہ کہ از پنبہ و قز آگندہ باشد از ہمین است کہ صاحب برہان در معنی این نہالی را آوردہ انچہ صاحب ناصری اشارۂ ماخذ کردہ است مقصودش ہمین قدر باشد کہ قلب اضافت آہنگ بستر باشد یعنی بستر کش و بستر پوش کہ حفاظت بستر کند پس معنی دوم حقیقی است و سند لبیبی تائید معنی اول کند و ذکر لحاف کہ در کلام اوست تکرار آمدہ باشد و بس حاصل اینست کہ معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن (اردو) (۱) لحاف اسم مذکر۔ دیکھو بالاپوش کے پہلے معنے (۲) پلنگ پوش بقول آصفیہ اسم مذکر۔ بالاپوش۔ وہ بڑا کپڑا جو پلنگ پر بستر کی حفاظت کے واسطے ڈالتے ہیں اور یہ کپڑا اکثر چھپا ہوا ہوتا ہے۔

بستر افتادن مصدر اصطلاحی۔ گسترده شدن بستر باشد (ظہوری ؎) خوش آنکہ پیش درت بسترم چنان افتد ۱۲ کہ بالشی بہ سر آستانہ

بگذارم ؎ (اردو) بچھونا ہونا ۔

(۵۱۲) **بستر افسانہ** استعمال ۔ مرکّب اضافی است باضافت تشبیہی کہ فارسیان افسانہ را بہ بستر تشبیہ دادہ اند (ظہوری ؎) گاہی کہ داد نرگس شوخت سری بخواب ؎ از ناز و عشوہ بستر افسانہ پرش است ؎ (اردو) افسانہ کو فارسیوں نے بستر افسانہ کہا ہے ۔ مذکّر ۔

بستر افگندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف عرض کند** کہ گستردن بستر باشد و بس (دانش مشہدی ؎) در میان خلق نتوان بستر راحت فگند ؎ سر نہم بر دامن صحرا چو خواب آید مرا ؎ مؤلّف عرض کند کہ از سند بالا (بستر فگندن) پیداست عیبی ندارد کہ فگندن اصل است و افگندن مزید علیہ آن (اردو) بستر بچھانا ۔ دکن مین بچھونا کرنا ۔

بستر انداختن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف عرض کند** کہ مرادف بستر افگندن است کہ گذشت (فطرت مشہدی ؎) بہر وادی کہ شوقم بستر آسایش اندازد ؎ رہ خوابیدہ پہلومی زند برخواب مخملہا ؎ (ظہوری ؎) بستر بیماری انداختیم ؎ آتشی در استخوان تب زدیم ؎ (اردو) دیکھو بستر افگندن ۔

(۲۱۲) **بستر اندازان کردن** مصدر اصطلاحی بمعنی بستر انداختن است و بستر اندازی کردن و بطاہر الف و نون (اندازان) زائد می نماید (ظہوری ؎) ناتوانان سنگ کوہت بہر بالین چیدہ اند ؎ خار می چینند شاید بستر اندازان کنند ؎ (اردو) دیکھو بستر انداختن و افگندن ۔

(۲۱۰) **بستر برچیدن** مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی گستردن بستر باشد (ظہوری ؎) برنچیدم بستر آہ ای در یغ ؎ درد بیدردی بدرمان برنخورد ؎ (اردو) دیکھو بستر افگندن ۔

(۲۱۰) (۱) **بستر بیتابی** استعمال (۱) مرکّب اضافی

(۲۱۹) (۲) **بستر بیماری** است کہ فارسیان باضافت

تشبیہی بیتابی را بہ بستر تشبیہ دادہ اند و (۲) مرکب
اضافی بمعنی خودش (ظہوری ؎) گستر انم بہر طاقت
بستر بیتابیے ز بالش بیماری زیر سر صحبت نہیم
سند (۲) بر (بستر انداختن) از ظہوری گذشت
(اردو) (۱) فارسیوں نے بیتابی کو بستر کے ساتھ
تشبیہ دی ہے۔ بستر بیتابی۔ بیتابی کو کہہ سکتے
ہیں۔ مذکر۔ (۲) بیماری کا بستر۔ مذکر۔

بستر پرست | اصطلاح - اسم فاعل ترکیبی
کسی کہ دائما بر بستر خود افتادہ باشد و کنایہ از
سُست و اوشنگن (ظہوری ؎) ز بیماری چہ
راحت پہلو بستر پرستان را ؛ مبادا از زخم مرہم
سینۂ خنجر پرستان را ؛ (اردو) بستر پرست
بہ ترکیب فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو
سُست اور کاہل ہو اور رات دن اپنی سُستی
سے بچھونے پر پڑا رہے۔ کاہل۔ دیکھو اوشنگن

بستر خواستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرد
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی
طلب و خواہش بستر کردن معاصرین عجم بر زبان دارند
(خان آرزو ؎) بہر صورت کہ در کوی بتان افتادم افتادم
نخواہم بستر و بالین برنگ خون خوابیدہ را (اردو) بستر چاہنا

(الف) **بستر** | (الف) بقول شمس دور کردن و حک کردن و محو صاحب مؤید در
(ب) **بستردن** | نسخۂ مطبوعہ بحوالۂ قنیہ گوید کہ بالضم دور کردن و محو ساختن و بحوالۂ شرح
مخزن گوید کہ بمعنی ستردن و حک و محو کردن و نزدیک ستردن بمعنی حلق کردن موی۔ و در
نسخ قلمی دور کردن (کذا فی القنیہ) و بحوالۂ شرح مخزن بمعنی حل کردن و محو ساختن است
و فرماید کہ اما مشہور بمعنی حلق کردہ است۔ صاحب ہفت گوید کہ دور کردن و حک کردن و محو
ساختن و حلق کرد **مؤلف** عرض کند کہ کم التفاتی و بی تحقیقی صاحب شمس کہ بر الف معنی
مصدری و اسم جامد بیان کرد و مؤید الفضلا از برای تائید فضلاء پردہ از حقیقت نبرداشت

و همچون صاحب شمس توجه خود بسوی معنی مصدری گماشت ما حقیقت این بذیل (ب) بیان بیان کنیم و (ب) بقول جهانگیری با اوّل مکسور بمعنی ستردن یعنی (۱) پاک کردن و (۲) محو ساختن صاحب رشیدی گوید که استعمال به با بسیار است صاحبان برهان و جامع و سراج ذکر این کرده اند و صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که (۳) تراشیدن صاحب بحر این را کامل التصریف گوید و مضارع این بسترد به فتح رای مهمله وهم او بر ستردن بدون بای زائد بذکر معنی اوّل و سوم قانع و فرماید که بیشتر معنی سوم در ازاله مویها مستعمل و گوید که بضم اوّل نیز آمده صاحب موارد فرماید که مرادف استردن **مؤلف** عرض کند (استردن) که در مقصوره گذشت اصل است و حقیقت ماخذش همدرانجا مذکور و ستردن که می آید مخفف آن بحذف الف اوّل و بستردن مزید علیه آن به زیارت موحّده و صراحت همه معانی بر (استردن) گذشت و الف به سکون رای مهمله ماضی مطلق و به فتح رای مهمله مضارع (اردو) الف - ماضی مطلق اور مضارع ہے (ب) کا اور (پ) دیکھو استردن -

بستر ساختن | استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قرار دادن و کردن بستر است (از زکی هروی ۵) ز آب روشن سازیم بستر و بالین مگر ز خاک تیره بر آریم لولوی شهوار را (اردو) بچھونا بنانا -

بستر سمندر | اصطلاح - بقول رشیدی و برهان و جامع و بحر و سراج و جهانگیری و ملحقات کنایه از آتش **مؤلف** عرض کند که این کنایه باشد که آتش آرام گاه سمندر است (اردو) دیکھو آتش -

بستر شب خواب | استعمال - بقول انند بحواله غواص سخن - بستری که شب بر و خواب

کنند (شانی تکلو ع) تا بر سرِ خاکستر گلخن نه نشینم ؎ خورشید من از بستر شب خواب نخیزد ؎ مؤلف عرض کند که مرکّب اضافی است در (شب خواب) قلب اضافت خواب شب (اردو) وہ بستر جس پر رات میں سوئیں۔ مذکر۔

بستر شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی قرار یافتن بستر است (امامی هروی ع) تا گلش را نافهٔ مشک ختن بستر شود ؎ سنبلش را توده برگ سمن بالین کند ؎ (اردو) بستر ہونا بچھونا قرار پانا۔

بستر شناختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی تمیز بستر کردن و دانستن بستر را (صائب ع) هیچ عضوی بی بصیرت نیست در ملک جنون ؎ ورنه چون پهلو شناسد بستر بیگانه را ؎ (اردو) بستر پہچاننا۔

بستر عدل استعمال۔ مرکّب اضافی است بمعنی عدل۔ فارسیان باضافت تشبیهی عدل را به بستر تشبیه دادند (انوری ع) پهلوی ملک بستر عدل انگهی نبود ؎ کاقبال کرد بالش عالیت آشکار ؎ (اردو) فارسیوں نے عدل کو (بستر عدل) کہا ہے عدل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ برابری۔ نصفت مساوات۔ انصاف معدلت۔ دادگستری۔

بسترغ بقول مؤید (مطبوعهٔ مطبع نولکشور) بفتح یکم و ضمّ سوم بحوالهٔ لسان الشعرا و ادات بر وزن افشره و فرماید که بضمّ بانیز و بقول بعض بفتح۔ رستنی است که آنرا اسپرک گویند و قیل گیاهی است که رنگ سبز بدان رزند و آن رنگ را اسپرکی خوانند و بحوالهٔ دستور گوید که (۲) پارهٔ از خوشهٔ انگور و خرما و در نسخهٔ قلمی همین معنی بر بشترغ مرقوم که به موحده و به شین معجمه دوم و رای مهمله و غین معجمه می آید و در دیگر نسخ قلمی خلاف حروف این است بالجمله اسپرک که بجای خود شگذشت

بران اشارۂ این نیست وانچہ از اسپرک حوالہ (ارحیقنہ) بدست می آید درانجاہم ہیچ اشارۂ این حاصل نمی شود۔ صاحب محیط (بسترع) را بموحدہ بہ سین مہملہ و فوقانی وراو عین مہملتین در آخر نوشتہ گوید کہ ہمان اسپرک و نذیل ہمین گوید کہ بہ شین معجمہ عوض مہملہ ہم باشد کہ آنرا درعربی اکلیل الملک گویند واشارۂ (اکلیل الملک) بر (ارحیقنہ) کردہ کہ گذشت وہمدرانجا (استرع) را بالف اوّل لغت سریانی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ (بشترغ) بہ موحّدہ وشین معجمہ و فوقانی ورای مہملہ وغین معجمہ بہ ہمین ہر دو معنی بیان کردۂ مویّد می آید پس معلوم می شود کہ این لغت فارسی زبان نیست بلکہ سریانی است واصل این ہمان بسترع و بشترع بہ سین مہملہ و معجمہ وعین مہملہ در آخر ہر دو ست کہ صاحب محیط ذکرش کردہ و تعریف این بر اسپرک و ارحیقنہ گذشت اختلاف بعض حروف در تعریف محققین بالانتیجہ تصرّف اہل مطابع وکاتبین باشد دیگر ہیچ۔ ماقول محیط راکہ محقق مفردات طب است معتبر دانیم (اردو) (۱) دیکھو اسپرک اور ارحیقنہ (۲) انگور اور کھجور کے خوشے کا ایک حصّہ۔ مذکّر۔

بستر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف بستر ساختن است کہ گذشت (قاسمی گونابادی ۵) کشان ریش ایشان تو تا بناف ٭ گہی کردہ بستر ازان گہ لحاف ٭ (اردو) دیکھو بستر ساختن۔

بستر گستردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (جمالی اصفہانی ۵) از ہران جانب کہ رو آری زبس نقش بدیع ٭ جبرئیل آنجا بگستردہ است گوئی بستری ٭ (ظہوری ۵) کہ بستر گستر دبہر اسیری ٭ کہ جز بازوی خود بالین

نمار دہ (اردو) بستر لگانا یا جمانا۔ بقول آصفیہ کسی جگہ رات بسر کرنے کے واسطے بچھونا کرنا۔ خصوصاً شب میں

بسترم بقول ضمیمۂ برہان بضم اوّل وثالث (۱) جوشش ودمیدگی اعضا باشد وبکسر اوّل (۲) بمعنی بستر پشم وپاک سازم وفرماید که بمعنی اوّل باشین منقوطه هم می آید۔ صاحب مؤیّد نسبت معنی اوّل صراحت مزید کند که دمیدگی اندام را باد گویند۔ صاحب هفت گوید که ترجمۂ معنی اوّل درعربی بثر است که دمیدگی وجوشش اعضا است باخارش **مؤلف عرض کند** که آنچه بشین معجمه بمعنی اوّل می آید مبدل این باشد چنانکه کستی وکشتی وماخذ این جز من نمی نماید که بیماران مرض صاحب فراش می شوند پس فارسیان بزیادت (میم تخصیص همچون دهم ودوازدهم) این را بمعنی (مخصوص بستر) برای این مرض وضع کردند وبمعنی دوم مضارع متکلم مصدر (بستردن) که گذشت (اردو) (۱) دیکھو انروب (۳) دیکھو مصدر بستردن یہ اسکا مضارع متکلم ہے

بستر نشین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) از قبیل مسند نشین **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است ومعنی لفظی این کسی که نشست او بر بستر است و (۲) کنایه از بیمار که دائما بربستر می باشد معاصرین عجم تصدیق همعنی می کنند وفرق در بستر نشین وصاحب فراش این است که آن بمعنی مجرد بیمار است واین بمعنی بیماری که نشستن نتواند و دائما بر بستر افتاده ودراز کشیده باشد بوجه ناتوانی (اردو) (۱) بستر یا بچھونے پر بیٹھا ہوا۔ (۲) بیمار۔ مذکر۔

(۴۲۲۲) **بستر وبالین نهادن** استعمال۔ بستر کردن وبالین بربستر نهادن است (ظهوری سه)

در خور لیلی ومجنون بستر وبالین نهد ٭ توده های
گل ازین رو توده های خار را داشت ٭ (اردو)

بچھونا کرنا۔ اس میں بستر بچھانا اور اسپر تکیے رکھنا دونوں داخل ہیں۔

بستری بودن | اصطلاح - بقول رهنما بجوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار کنایه از صاحب فراش و بیمار بودن است **مؤلّف** عرض کند که یای نسبت را بر لفظ بستر زیاده کرده اند و بس (**اردو**) صاحب فراش ہونا - بیمار ہونا - دکن میں (فریش ہونا) کہتے ہیں جیسے "وہ دو مہینے سے فریش ہے" یعنی بچھونے پر پڑا ہے اور رہتا ہے -

بست شکستن | مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ وبهار و بحر از حد تجاوز کردن (خان خالص ؎) برده از دل که خیال بت بہت مرا ؛ که شکست است غدا نم دگر این بست مرا ؛ **مؤلّف** عرض کند که بست بمعنی حد بر نشان ہفتمش گذشت و این مرکب از ہمانست (**اردو**) حد سے تجاوز کرنا (حد سے بڑھنا دیکھو از جا بر آمدن)

بستک | بقول رشیدی بالفتح مرتبان کوچک سفالین وچینی - فرماید که (۱) مرادف بستو است که می آید صاحب برہان می فرماید که (۲) بروزن اردک صمغ درخت پسته وبقول بعض (۳) کندر است وبقول بعض صمغی است کلند ... نام که بعربی لبان خوداندش - صاحب ناصری بذکر معنی دوم گوید که (۴) نام ولایتی از پارس قریب به بحر عمّان ولار و خاک کرمان که حاکمی خاص دارد در انجا کلّا اہل سنّت اند و ذکر (بستو وبستک) را ہم کرده تصدیق معنی اوّل کند و فرماید که بستو معرّب آنست وہم او فرماید که (۵) چوبی را نیز گویند که بدان ماست بر ہم زنند تا کره و دوغ از یکدیگر جدا شود آن را آبخن ہم نامند - صاحب جامع بر معنی دوم وسوم قانع **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل مرکّب است با بست بمعنی ہفتمش وکاف تصغیر بمعنی چیزے کوچک که محدود است وکنایه از مرتبان و بمعنی دوم وسوم اسم جامد است مرکّب از ہمان بست که بمعنی سیزدہمش گذشت وکاف تصغیر یعنی چیز کوچکے که بستر شده است ومنجمد ؛ اشاره این بر بیخ کرده ایم که معرّب

ہمین است نسبت معنی چہارم خیال ما این است کہ ہمان بست باشد کہ بمعنی سومش مذکور شد بزیادت کاف تعظیم یا زائدہ چنانکہ ماتک وزلوک و وجہ تسمیہ آن ہم ہمدرانجا گذشت یا ولایتی دیگر باشد کہ تعریفش زائد از بیان با لا معلوم نشد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم کہ این مرکب است با بست کہ بمعنی ونہش گذشت وکاف تصغیر یا تخصیص بمعنی گرہی کوچک یا مخصوص وکنایہ از آلہ کہ سرش گرہ مدور دارد کہ بدان ماست را برہم زدہ مسکہ جدا کنند (اردو) (۱) چھوٹا مرتبان مذکر۔ (۲) درخت پستہ کا گوند۔ مذکر (۳) گندر۔ دیکھو بان (۴) ایک ولایت کا نام بستک ہے جو پارس میں بحر عمان کے قریب واقع ہے۔ مونث (۵) متھنی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مونث۔ بلونی۔ رئی۔ وہ لکڑی جس سے دہی بلوتے ہیں۔

بستگان اصطلاح۔ بقول رہنما ہوا لہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار باکاف فارسی بمعنی وابستہ **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ بستہ باشد کہ اسم مفعول بستن است بمعنی بستہ شدہ وکنایہ از وابستہ ومتعلق چون خواستند کہ باالف ونون زائدتان مرکب کنند بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرہ را بہ کاف فارسی بدل کردند۔ جادارد کہ الف ونون را برای جمع گیریم چنانکہ بچگان اندرینصورت معنی این (۲) وابستگان باشد یعنی متعلقان چنانکہ ؎ ماہم از وابستگان یاریم ؎ خیال ما این است ومعاصرین عجم باما اتفاق دارند کہ صاحب رہنما در تعریف این جمع را واحد نوشت (اردو) (۱) وابستہ بقول آصفیہ متعلق۔ دیکھو بازمان (۲) وابستگان (۱) کی جمع۔ بقاعدۂ فارسی۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے ؎ ہم وابستگان در دولت سے ہیں ؎

بست گہوارۂ فنا اصطلاح۔ بقول شمس اسیر وگرفتار محنت دنیا **مولف** عرض کند کہ

اگر بست را مخفف بستہ و مراد از بندی و گرفتار گیریم - مرکب اضافی و کنایہ از معنی بالا موافق قیاس می شود ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محققین اصطلاحات ہم ساکت - بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم - معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) محبت دنیا میں گرفتار - دنیا دار -

بستگی | اصطلاح - بقول فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی (۱) قید و نسبت است - **مؤلف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر بستن بمجاز است و معنی حقیقی این بندش و مجازاً بمعنی تعلق چنانکہ (دل بستگی) (صائب ؎) بستگی کفر است در آئین ما اصل گشتگان کو از کمر زنار رو بتخانہ می باید کشود کو (۲) بمعنی بندش و مسدودی چنانکہ بستگی گوش (ولہ ؎) تا دخل نباشد نتوان خرج نمودن کو از بستگی گوش زبان لال برآید کو (اردو) (۱) باندھنے کا حاصل بالمصدر بندش ۔ اور بستگی بھی لکھ سکتے ہیں جیسے دل بستگی - لیکن مجرد بستگی اردو میں مستعمل نہیں ہے اسکی جگہ تعلق کا استعمال ہے (۲) بند ہونا کا حاصل بالمصدر

(۳۲۲۳) **بستگی داشتن** | مصدر اصطلاحی - بند بودن (صائب ؎) قفل روزی در جوانی بستگی ہرگز نداشت کو ریخت تا دندان کلید رزق را دندانہ ریخت کو (اردو) بند ہونا -

بستم | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر (۱) ترجمہ عشرین است **مؤلف** عرض کند ہمیم تخصیص بر بست زیادہ کردہ اند کہ بمعنی شانزدہمش گذشت و ترجمہ این در سنسکرت بشتم است چنانکہ صاحب سخندان آوردہ و این اتحاد قاعدہ باشد مخفی مباد کہ آنچہ صاحب انند ترجمہ این محض عشرین نوشتہ درست نباشد چراکہ در عربی زبان از برای دہم عاشر می آید چنانکہ (ھذا الیوم العاشر) و از برای دیگر عشرات باید کہ عشرات را مضاف الیہ قرار دہیم کہ (یوم العشرین) بمعنی روز بستم (اردو) بیسواں - یعنی بیس سے

نسبت رکھنے والا۔

(۲) بسم۔ بقول مؤید بمعنی لذّت **مؤلف عرض**
کند که این را بجز نسخهٔ مطبوعه مطبع نولکشور در دیگر
نسخ قلمی نیافتیم و این دست تصرّف مؤلفین مطبع
باشد که همین قسم کارها در فرهنگ ها کرده اند معاصرین
عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین
ساکت۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید

(اردو) لذّت۔ مؤنث۔

بستن | بقول بحر بالفتح (۱) نقیض کشودن
وکشادن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع
این بندد۔ نیز فرماید که اسم فاعل این نیامده
وگوید که تبدیل سین بنون وازدیاد دال ابجد
در صیغه های غیر سالم این مصدر سماعیست۔
صاحب موارد هم ذکر اینمعنی می کند و فرماید که
حاصل بالمصدر این بست و بند و امر این هم
بند۔ لازم و متعدی هر دو آمده **مؤلف عرض**
کند که مقصودش جز این نیست که بمعنی بندیدن
و بسته شدن هر دو باشد۔ به تحقیق ما اسم مصدر
این همان بست است که بر معنی ششمش گذشت
فارسیان آنرا با علامت مصدر تن مرکب کرده
مصدری وضع کرده اند از دو فوقانی یکی را حذف
کردند و بمعنی (چیزی را با رسن و امثال آن
بستن است) مخفی مباد که بندیدن هم به همین
معنی می آید و محققینے که ملحقات (بندیدن) را
با مصدر بستن متعلق کرده قواعد تبدیل حروف
را بکار برده اند سکندری خورده اند حاصل این
است بندد که بقول بحر مضارع بستن است و
به تحقیق ما مضارع بندیدن باشد که می آید
و صاحب موارد که بند را حاصل بالمصدر بستن
قرار می دهد ما آنرا حاصل بالمصدر بندیدن
خیال می کنیم و عرض میشود که بستن سالم التصریف
است نه کامل التصریف چنانکه صاحب بحر
خیال می کند و آنکه او را در غلط انداخت همان
مضارع و آنچه صاحب موارد بند را امر حاضر

بستن خیال می کند تسامح اوست که آن امر حاضر
بندیدن است نه بستن وحقیقت همان است
که بستن را بوجه سالم التصریف امر حاضر نیامده
وبند و به بند امر حاضر بندیدن است که در محاوره
مستعمل است بهار هم ذکر این معنی کرده (اردو)
باندھنا۔ بقول آصفیہ کھولنے کے خلاف۔ بندش
کرنا۔ کسنا۔ جکڑنا۔ گرہ لگانا۔ گانٹھ دینا۔

(۲) بستن۔ بقول بحر بمعنی منجمد شدن و گردو
فراهم آمدن چنانکه (بستن شکر در چیزی) چنان
موارد و بهار هم ذکر این کرده اند **مؤلف**
عرض کند که اسم مصدر این را بامعنی سیزدهم
لفظ بست تعلق است که بمعنی منجمد آمده وسند
این بر (مصدر مرکب) مذکوره بالا می آید (اردو)
منجمد ہونا۔ دیکھو بر بستن کے پانچویں معنے۔

(۳) بستن۔ بقول بحر نشو و نما نکردن و
نیفزودن از آنچه هست حیف است که سند
استعمال پیش نه شد ودیگر محققین فارسی زبان
ومعاصرین عجم ازین معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است ولیکن بدون
سند استعمال تسلیم نه کنیم اگر سند استعمال بدست
آید مجاز معنی اوّل دانیم که چون چیزی بسته شود
نشو و نمای آن بند شود (اردو) ٹھٹرنا۔ بقول
آصفیہ درخت یا پودے یا انسان وغیرہ کا بڑھنے
سے رہجانا۔ قوت نامیہ کا زوال ہوجانا۔

(۴) بستن۔ بقول بحر صورت خیال ونقش
رابستن **مؤلف** عرض کند که ما این را متعلق
به معنی دهم دانیم که بستن در (بستن نگار) بمعنی
کردن نگار است وبستن بمعنی کردن بر نشان
دهمش می آید۔ پس هیچ ضرورت ندارد که از
مجرد بستن۔ معنی خیال ونقش رابستن پیدا
کنیم معاصرین عجم ومحققین زبان فرس ازین معنی ساکت
اند معلوم می شود که صاحب بحر از مصدر مرکب
(بستن خیال) که می آید تسامح کرده است (اردو)
نقش کرنا۔ خیال کرنا۔

(۵) بستن۔ بقول بحر بمعنی پیوند کردن و پیوند گرفتن چون (بستن آئینہ) و (بستن خضاب) بہار ہم ذکر این معنی کردہ صاحب موارد ہمین معنی را پیوستن نوشتہ و بسند آن (بستن سخن بہ کنہ) و (بستن مصرع بیکدیگر) را آوردہ۔ بخیال ما (بستن آئینہ) متعلق بہ معنی ہشتم ہم است کہ مراد از قائم کردن آئینہ باشد و (بستن سخن بہ چیزی) متعلق بہ معنی بست و دوم کہ موزون کردن و گفتن باشد و (بستن مصرع بہ یکدیگر) بمعنی متعلق کردنش بہ یکدیگر۔ تعلق دارد بامعنی شانزدہم کہ علاقہ دادن چیزی بچیزے است و برای اینمعنی البتہ (بستن خضاب و حنا) سند است ولیکن طرز بیان محققین خوب نیست بہتر آنست کہ عوض پیوند کردن و پیوند گرفتن (مالیدن و چسپاندن) قائم کنیم (اردو) لگانا۔ ملنا۔

(۶) بستن۔ بقول بحر بمعنی پیدا شدن و کردن چون (بستن شگوفہ) و (بستن آبلہ) و آنچہ صاحب موارد (بستن میغ) را بسند این معنی آوردہ کہ می آید و آنچہ صاحب موارد و بہار معنی (برآوردن و آوردن) را بوثیقہ (آبلہ بستن) جدا قائم کردہ ضرورت آن ندانیم کہ تعریف بحر حاوی بر ہمہ معانی است (اردو) پیدا ہونا۔ پیدا کرنا۔

(۷) بستن۔ بقول بحر و بہار بمعنی بنا کردن چون (بستن حصار) صاحب موارد این را باستناد بالا۔ ساختن و ساز کردن نوشتہ مؤلف عرض کند کہ تسامح اوست کہ از غور کار نگرفت ما با صاحب بحر اتفاق داریم کہ (بستن حصار) بمعنی بنا کردن حصار است یا (قائم کردنش کہ بر معنی ہفدہم می آید) (اردو) بنا ڈالنا۔ بقول آصفیہ۔ بنیاد رکھنا۔ تعمیر کرنا۔ عمارت بنانا بھی کہہ سکتے ہیں۔ دکن میں بمعنی تعمیر مستعمل ہے جیسے "مکان باندھنا"

(۸) بستن۔ بقول بحر بمعنی بند کردن و بند شدن چون (بستن رخنہ) صاحب موارد بر متعدی قانع مؤلف عرض کند کہ (بستن در) و

(بستن دکان) بجای خودش می آید که متعلق بہمین
است ۔ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) بند کرنا ۔ بند ہونا
(۹) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی پوشیدن
چون (بستن پیرایه) و (بستن زنّار) صاحب
موارد صراحت مزید کند که بمعنی متعدّی ہم آمده
وسند این بر (بستن پیرایه و زیور و کلاه) می
آید مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است
(اردو) پہنّا ۔ پہنانا ۔
(۱۰) بستن ۔ بقول بحر و موارد بمعنی کردن چون
(بستن ورم) مؤلّف عرض کند که مجاز معنی
اوّل است (اردو) کرنا ۔
(۱۱) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی بار
کردن چون (بستن بارگاه) و (بستن خم) مؤلّف
عرض کند که مجاز معنی اوّل است (اردو) لادنا
بقول آصفیه کسی جانور پر بوجھ رکھنا ۔ بہار رکھنا
دکن میں بار کرنا بھی مستعمل ہے ۔
(۱۲) بستن ۔ بقول بحر بمعنی لازم کردن چون
(بازبستن) مؤلّف عرض کند که دیگر کسی از
محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد و (بازبستن)
ہم نمی آید وسند استعمال پیش نه شد و معاصرین
عجم ہم برزبان ندارند پس طالب سندی باشیم
(اردو) لازم کرنا ۔
(۱۳) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی آراستن
و ترتیب دادن چون (بستن تحفه) مؤلّف عرض
کند که درینجا اسم مصدر این بست بمعنی اوّل
اوست که بمعنی بارغ گذشت و آراستگی را منوچہر
متعلّق بدان توانیم کرد (اردو) دیکھو آراستن ۔
(ترتیب دینا کرنا) بقول آصفیه سلسله وار رکھنا
سجانا ۔ ڈھکلنے سے چننا ۔
(۱۴) بستن ۔ بقول بحر بمعنی رنگین چون (بستن
آب) صاحب موارد (بستن آب) را بمعنی دادن
آب آورده مؤلّف عرض کند که ہر دو صحیح
است و مجاز معنی اوّل بستن و بہار (بستن بمعنی
(بستن توپ) را آورده و ما این را بامعنی بست و نہم

متعلّق کنیم بای حالِ در ینجا ہمین قدر کافی است
کہ بستن بمعنی رنجین و دادن برای آب می آید۔
(اردو) دینا جیسے پانی دینا دکن میں انہیں
معنوں میں پانی باندھنا مستعمل ہے جیسے "اس کھیت میں
تو آج پانی نہیں باندھا گیا" یعنی پانی نہیں دیا گیا۔

(۱۵) بستن۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی
رسانیدن چون (بستن آب در جوی) **مؤلّف**
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و بس (اردو)
پہنچانا جیسے "کھیت میں پانی پہنچانا"۔

(۱۶) بستن۔ بقول موارد۔ علاقہ دادن چیزی
را بچیزی چنانکہ (بستن وسمہ و خضاب و حنا) و
(بستن دل) **مؤلّف** عرض کند کہ تعلّق با
چیزی پیدا کردن و متعلّق کردن چیزی بچیزی و سند
(بستن دل) موافق آنست۔ امّا سند اوّل الذکر
با این تعلّق ندارد بلکہ ما آنرا متعلّق دانیم با
معنی پنجم کہ وسمہ و خضاب و حنا را بر ریش
و سر و دست و پا پیوست می کنند۔ مجاز معنی
اوّل باشد (اردو) ایک چیز کو دوسری کے
ساتھ متعلّق کرنا۔ دکن میں (باندھنا) انہیں معنوں
میں مستعمل ہے جیسے "دل باندھنا" بمعنی دل
لگانا۔ تعلّق خاطر پیدا کرنا۔

(۱۷) بستن۔ بقول موارد و بہار بمعنی مطیع
کردن و رام کردن چنانکہ (بستن مار) **مؤلّف**
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو)
مطیع کرنا۔ دیکھو ادب کردن۔

(۱۸) بستن۔ بقول موارد بمعنی ساختن و
ساز کردن **مؤلّف** عرض کند کہ ہمہ اسنادش
کہ در ملحقات می آید متقاضی آنست کہ بمعنی عاید
و قائم کردن یا وضع کردن یا قرار دادن یا
قرار گرفتن و قائم شدن گیریم نہ ساز کردن و
ساختن و نہادن را ہم داخل ہمین معنی
دانیم چنانکہ (بستن تقصیر) و برای معنی بیان
کردہ اش سندی نیافتیم (اردو) کرنا۔ ساز باز کرنا
بقول آصفیہ۔ سازش کرنا۔ میل جول کرنا۔

(۱۹) بستن - بقول موارد بمعنی داشتن چنانکہ (بستن روزہ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) رکھنا۔

(۲۰) بستن - بقول موارد بمعنی پاشیدن چون (بستن نمک) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھڑکنا۔

(۲۱) بستن - بقول موارد بمعنی ریختن بر قالب چنانکہ (بستن توپ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) ڈھالنا۔ دیکھو با قالب ریختن۔

(۲۲) بستن - بقول موارد بمعنی گفتن و موزون کردن چنانکہ (بستن شعر و مصرع) مؤلف عرض کند کہ نقل سخن کردن ہم داخل ہمین است چنانکہ (بستن خبر از زبان کسی) و گفتہ شدن ہم کہ مجہول گفتن است چنانکہ (بستن حرف) (اردو) کہنا۔ موزون کرنا۔ نقل کرنا۔ کہا جانا۔

(۲۳) بستن - بقول موارد بمعنی پنہان کردن چنانکہ (بستن رو) (اردو) چھپانا۔

(۲۴) بستن - بقول موارد بمعنی باز داشتن چنانکہ (آب بستن از چیزی) و کسے مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از دریغ کردن نباشد (اردو) باندھنا۔ بقول آصفیہ پانی باندھنا۔ یعنی پانی روکنا۔ بند لگانا۔

(۲۵) بستن - بقول موارد بمعنی ازالہ کردن و دور کردن چنانکہ (بستن تپ) (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

(۲۶) بستن - بقول موارد بمعنی سرودن چنانکہ (بستن ترانہ) (اردو) گانا۔

(۲۷) بستن - بقول موارد بمعنی افگندن و انداختن چنانکہ (بستن زنجیر) و (بستن شورش) مؤلف عرض کند این را متعلق بہ معنی ہجدہم ہم توان کرد کہ قائم کردن ہم انداختن و نہادن است (اردو) دیکھو افگندن و انداختن اور بستن کے اٹھارویں معنے۔

(۲۸) بستن - بقول موارد بمعنی شورانیدن
چنانکه (بستن خواب) **مؤلف** عرض کند که
بمعنی مانع شدن و حائل شدن است (اردو)
روکنا۔

(۲۹) بستن - بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ
(بستن بدار) (اردو) کھینچنا۔

(۳۰) بستن - بقول موارد بمعنی جمع کردن
چنانکه (بستن ذخیره) (اردو) جمع کرنا۔

(۳۱) بستن - بقول موارد بمعنی روان کردن
مؤلف عرض کند که مقصودش غیر از جاری
کردن نباشد چنانکه (بستن سیاست) (اردو)
جاری کرنا۔

(۳۲) بستن - بقول موارد - خوردن چیزی
بر چیزی چنانکه (بستن سیلی) **مؤلف** عرض
کند مقصودش غیر از واقع شدن و عائد شدن
نیست (اردو) کھانا - جیسے مار کھانا -

(۳۳) بستن - بقول موارد بمعنی خوابانیدن
یا نشاندن چنانکه (بستن فرزند در مهد) (اردو)
سُلانا - لٹانا - بٹھانا -

بستن آب | مصدر اصطلاحی - بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی دادن آب و سیراب کردنش
مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی چهار دهمش
(ظهوری ؎) نمیدانم چه آبست این که بر گشت
جگر بستم ؎ گزران جز خوشهای دانه اخگر بر نمی چیزد
(وله ؎) در چمن از طراوت حسنش ؎ آب بر
روی ارغوان بستم ؎ (قدسی ؎) آن نهالی که
نبود آب گهر لایق او ؎ بست دهقان اجل
آب بپا از تبرش ؎ (ظهوری ؎) کسی گشته
از نخل جان بهره یاب ؎ که از جوی مهرت برو
بسته آب ؎ **مؤلف** عرض کند که (آب بچیزی
بستن) در محدوده بجایش گذشت (اردو) دیکھو
آب بچیزی بستن -

بستن آب از چیزی و بر کسی | مصدر
اصطلاحی - بقول موارد و بهار (بذیل بستن)

بمعنی باز داشتن آب از چیزی و برکسی **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی بست و چهارم بستن است (محتشم کاشی ؎) گر از خمار دهم جان عجب مدار ای دل که ساقی از لب من آب زندگانی بست که (فغانی ؎) بعمر داده راضی باش و ملک جاودان کم خواه که آب زندگانی بر سکندر زین گنه بستند (شفیع ؎) آب بر روی امام خویش بستند آن سپاه که پس با آب تیغ شستند از جبینش گرد راه که مخفی مباد که (آب از چیزی بستن) و (آب بر چیزی بستن) در مدوده بجایش گذشت (اردو) دیکھو (آب از چیزی بستن)۔

بستن آب در جوی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد و بحر (بذیل بستن) رساندن آب در جوی باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی پانزدهم بستن است و خصوصیت جوی نباشد بعوض آن حوض یا نهر و امثال آن هم استعمال توان کرد (صائب ؎) اگر نه روی تو آئینه را دهد پرواز که دگر که آب در این جوی بار می بندد که مخفی مباد که بخیال ما سند بالا متعلق به (بندیدن آب در جوی) باشد ـ واضح باد که (آب بستن در جوی) بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب بجو بستن

بستن آبله | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) بر آوردن آبله باشد **مؤلف** عرض کند که پیدا کردن آبله و متعلق بمعنی ششم بستن است (محمد میرک نظمی ؎) دی وعده وصالش چو زبان گله بست که جانم ز صبوری کم حوصله بست که چندان ره انتظار را پیمودم که کز اشک پیاپی مژه ام آبله بست که (اردو) آبلہ پیدا کرنا ۔ اردو محاورے میں اس کے لازم کا استعمال ہے یعنی (چھالا پڑنا) بقول آصفیہ آبلہ کا نمودار ہونا۔

بستن آدمیت را برکسی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار دادن آدمیت برکسی **مؤلف** عرض کند که آموختن آدمیت به کسی

باشد و این مجاز است و معنی حقیقی چسپاندن آدمیت
بکسی و این متعلق است بمعنی پنجم بستن (شفیع اثر ؎)
برنگی عاری انداز قابلیّت مردم دنیا ٭ که نتوان
چون حنا بستن برایشان آدمیّت را ٭ (اردو)
کسی کو آدمیّت سکھانا۔

بستن آئین | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی زینت دادن **مؤلف**
عرض کند که بمعنی آئین قائم کردن است متعلق
بمعنی ہجدہم بستن و کنایه باشد از معنی بیان
کردهٔ موارد (عثمان بخاری ؎) ماه فروردین
دیبای بهشت آورده است ٭ تا به بندد همه
اطراف جهان را آئین ٭ مخفی مباد که آئین بستن
به همین معنی در ممدوده گذشت (اردو) دیکھو
آئین بستن۔

بستن آئینه | مصدر اصطلاحی۔ بهار ذکر
این (بذیل بستن) بمعنی پنجم کرده **مؤلف**
عرض کند که متعلق است به معنی ہجدہم (بدر
چاچی ؎) ماه سر بنجوق کمانش ز رخ خویش ٭
آئینه ز ربست برین طاق مقرنس ٭ مخفی مباد
که آئینه بستن بجایش گذشت و این شامل است
بر هر دو معنیش (اردو) دیکھو آئینه بستن۔

بستن اثر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی دادن اثر **مؤلف** عرض
کند که اثر قائم کردن است و متعلق به معنی ہجدہم
بستن۔ مخفی مباد که (اثر بستن) بجایش گذشت
و سند این هم مصدر انجا مذکور (اردو) دیکھو اثر بستن

بستن اساس | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی قائم کردن اساس و
تعمیر کردن **مؤلف** گوید که متعلق بمعنی ہجدہم
بستن است (نظامی ؎) زمینی که دارد بر و
بوم سست ٭ اساسی بر و بست نتوان درست ٭
مخفی مباد که (اساس بستن) بجایش گذشت
(اردو) دیکھو اساس بستن۔

بستن اشعار | مصدر اصطلاحی۔ بقول

موارد (بذیل بستن) بمعنی گفتن اشعار و موزون
کردنش مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بستو
دوم بستن بہت (تاثیر ۵) قسمت بنظم روزی
مارا حوالہ کردہ‌اند سدّ رمق بہ بستن اشعار بستہ‌ام اثر
صاحب بحر و وارستہ ہر دو این را (بستن شعر)
قائم کردہ اند (اردو) اشعار موزون کرنا شعر کہنا۔

بستن افسانہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ترتیب دادن افسانہ
باشد مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی
سیزدہم بستن مخفی مباد کہ (افسانہ بستن) بجایش
درمقصورہ گذشت وسند این ہم ہمدر انجا مذکور
دارد (اردو) دیکھو افسانہ بستن۔

بستن اندازہ | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد بذیل بستن گوید کہ بمعنی آراستن و ترتیب
دادن اندازہ باشد متعلق بمعنی سیزدہم بستن۔
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن یا
یازدہم بستن یعنی اندازہ کردن یا قیاس قائم
کردن مخفی مباد کہ (اندازہ بستن) درمقصورہ
بجایش گذشت وسند این از فغانی بر معنی دوم
اندازہ مذکور (اردو) دیکھو اندازہ بستن۔

بستن بار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی برآوردن بار مؤلف
عرض کند کہ پیدا کردن بار متعلق بہ معنی ششم
بستن است و مرادف (بستن ثمر) سند این
از صائب بر (بستن غنچہ) می آید۔ مخفی مباد کہ
اگرچہ (باربستن) بجایش گذشت ولیکن درانجا
بمعنی تہیہ سفر است متعلق بہ معنی اوّل بار و این
متعلق بمعنی دہم بار است (اردو) ثمرہ پیدا کرنا
باروار ہونا۔ بارور ہونا۔ دکن میں ثمرہ دار ہونا۔
(بارلانا) کہتے ہیں۔

بستن بارگاہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بار کردنش مؤلف گوید
کہ بارگاہ بمعنی چارمش بمعنی عماری گذشت پس
بستن عماری بر پیل یا قائم کردنش بر و باشد

متعلّق بمعنی اوّل یا ہیجدہم ش ہمان (بارگاہ برپیل بستن) است کہ بجایش گذشت وسند این ہم در آنجا مذکور (اردو) دیکھو (بارگاہ برپیل بستن) عماری باندھنا۔

بستن بخود و برخود مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن بخود (جویا ؎) سرشک دیدۂ گریان نہ شد نسیہ انم ٭ کہ بستہ است بخود این قدر چرا گوہر ٭ (سالک یزدی ؎) من درین دریا دلی بر خود بہ بستم چون حباب ٭ گر شکستی می خورم در بند تاوان نیستم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ علاقہ دادن و متعلّق کردن چیزی بخود باشد متعلّق بہ معنی شانزدہم بستن چنانکہ (بستن دل) کہ می آید۔ مخفی مباد کہ (بخود بستن) بجایش گذشت بہ اختلاف نازک در معنی کہ نتیجہ تقدیم وتاخیر الفاظ است در محاورہ۔ وہمچنان (برخود بستن) ہم (اردو) اپنی جانب متوجّہ کرنا اپنے سے متعلّق کرنا۔ کسی چیز کا تعلّق اپنے ساتھ پیدا کرنا۔

بستن بدار مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی کشیدن بردار **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی بست و نہم بستن است (لسانی ؎) بی خطا شحنۂ ملک ستم بستہ بدار ٭ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز ٭ (اردو) کھینچنا۔

بستن برقع مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (ذیل بستن) گوید کہ بمعنی برقع افگندن و انداختن است **مؤلف** عرض کند کہ متعلّق بہ معنی بست وہفتم و جا دارد کہ بامعنی ہیجدہم ہم متعلّق کنیم (سید حسین خالص ؎) برقع برخ ز دیدن ما از خدا بہند ٭ بر روی باغبان در این باغ را بہند ٭ مخفی مباد کہ این سند از پیل برقع) باشد۔ واضح باد کہ (برقع بستن) بجایش گذشت (اردو) دیکھو۔ برقع بستن۔

بستن برکار کسی را مصدر اصطلاحی۔

بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی مقرر کردن کسی را
برکاری **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی
ہجدہم بستن (صائب ؎) موم گردد سنگ خارا
زفیض چون کوہکن ہ روی گرم کار فرما ہرکرا برکار
بست ہ مخفی مباد کہ (برکار بستن کسے را) بجای
خودش گذشت (اردو) (دیکھو برکار بستن کسی را)

بستن پارسائی برخود | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر خود را بہ تکلف پارسا وانمودن **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم بستن است کہ
خود را پارسا قرار دادن وظاہر کردن باشد
حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد (اردو)
اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرنا۔

بستن پیرایہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن پیرایہ
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی نہم بستن
است (سعدی ؎) حریف مجلس ما خود ہمیشہ
دل می برد ہ علی الخصوص کہ پیرایہ بر وبستند ہ
(اردو) لباس اور زیور پہنانا۔ آراستہ کرنا۔

بستن تار و پود | مصدر اصطلاحی۔ قائم
کردن تار و پود است متعلق بمعنی ہجدہم بستن
صاحب موارد ذیل بستن این را بمعنی ساختن
وساز کردن تار و پود نوشتہ برسند خود غور نکرد
(صائب ؎) تار و پود مخمل از خواب پریشان
بستہ اند ہ دست و بالین کین شکر خواب پریشان
بستہ اند ہ **مؤلف** عرض کند کہ در مصرع
دوم۔ بستن بمعنی اول است (اردو) تار و پود
قرار دینا۔ تانا بانا قرار دینا۔

بستن تازگی | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی تازگی دادن **مؤلف**
عرض کند کہ قائم کردن تازگی است متعلق
بہ معنی ہجدہم بستن (ظہوری ؎) بر و تازگی
آنچنان بستہ آب ہ کہ لغزید در سایہ اش
آفتاب ہ (اردو) تازگی قائم کرنا۔ تازگی بخشنا

بستن تپ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) بمعنی ازالۂ تپ است **مؤلف** عرض
کند کہ متعلق باشد بمعنی بست وپنجم بستن (صائب
ؒ) چہ می لرزی ز بیم مرگ بر خود بادہ پیش آور ؎
کہ این تپ لرزہ را یک ساغر سرشاری بندد ؎
(مقیما ؒ) نمی آید ز کس این کار جز بادام چشم
او ؎ تب آز دل بیمار را از یک نظر بستن ؎ مخفی
مباد کہ سند اوّل برای (ہندیدن تپ) است
نہ بستن (اردو) بخار کو دفع کرنا۔ زائل کرنا
روکنا۔

بستن تحفہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی آراستن وترتیب دادن
تحفہ باشد متعلق بمعنی سیزدہم بستن **مؤلف**
عرض کند کہ قرار دادن تحفہ متعلق بہ معنی ہجدہم
بستن (والہ ہروی ؒ) تحفہ ز جانان بستہ ام
نثار ہری را ؎ وز دم روح القدس بہار ہری
را ؎ (اردو) تحفہ قرار دینا۔

بستن ترانہ مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی سرودن ترانہ **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست وششم بستن
است (محمد حسن خان حسن ؒ) ز گل بسینۂ
بلبل ہزار خار شکست ؎ کنون ترانہ بوصف
بہار می بندد ؎ ہم او گوید کہ درین شعر بستن
را بمعنی سیزدہمش توان گرفت **مؤلف**
عرض کند کہ تعلق معنی بست وششم بہتر از سیزدہم
است۔ مخفی مباد کہ سند بالا برای (بندیدن
ترانہ) باشد نہ بستن (اردو) گیت گانا۔

بستن تقصیر مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی نہادن تقصیر
مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی ہجدہم
بستن (علی خراسانی ؒ) طبع تو جاہل اگر
باشد گناہ بادہ چیست ؎ بر گلوی شیشہ نتوان
بست تقصیر ترا ؎ (اردو) قصور قرار دینا
الزام رکھنا۔

بستن تمنا مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) بمعنی تمنّا کردن مؤلّف عرض کند که متعلّق به معنی دہم بستن (فغانی ؎) ہر دل که ز دار التّمر حسن و فا جست ٭ سودای خطا کرد و تمنّای تبہ بست ٭ (اردو) تمنّا کرنا۔

بستن توپ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ذیل بستن ریختن توپ بر قالب مؤلّف عرض کند که متعلّق به معنی بست و یکم بستن است (محمد طاہر نصیر آبادی در احوال محمد بیگ فرصت نثر) او تصرّفات مرغوب در بستن توپ کرده (اردو) توپ ڈھالنا۔

بستن تہمت | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۲۲۲۲)
تہمت کردن است متعلّق به معنی دہم بستن و سند این از تأثیر بر (بستن سخن) می آید (اردو) تہمت جوڑنا۔ دھرنا۔ دینا۔ لگانا۔ دیکھو انداختن تہمت۔ اتہام دینا۔ رکھنا۔ لگانا) بقول آصفیہ تہمت لگانا۔ بہتان لینا۔

بستن ثمر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی بر آوردن ثمر است مؤلّف عرض کند که پیدا کردن ثمر متعلّق به معنی ششم بستن (صائب ؎) سنگ می بارد از افلاک ندانم دیگر ٭ نخل امید که امروز ثمری بندد ٭ مخفی مباد که این سند (بندیدن ثمر) باشد نه بستن (اردو) بار آور ہونا۔ دیکھو بستن بار۔

بستن جاروب | مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد ذیل (دبستن) گوید که بمعنی جاروب کشیدن است و او بستن را بمعنی کشیدن قائم کرده (ظہوری ؎) در کنج غم ظہوری جاروب آه بستم ٭ از سینه پاک رفتم فکر خیال مردم ٭ مؤلّف عرض کند که حقیقةً این متعلّق بمعنی اوّل است یعنی درست کردن جاروب از شاخ های باریک و درسن باشد ولیکن متعلّق به معنی دہم ہم توان کرد که جاروب کردن بمعنی جاروب کشیدن محاورهٔ زبان است و ضرورت ندارد که بوثیقهٔ این بستن را بمعنی کشیدن قائم کنیم (اردو) جھاڑو دینا دیکھو (برداشتن جاروب)۔

بستن جاگہ مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) آراستن جاگہ متعلق بہ معنی سیزدہم بستن **مؤلف** عرض کند کہ با معنی ہجدہم ہم متعلق میتوان کرد (فغانی ؎) بہ تخت جم نمی گنجید ذات قہرمان الحق ٭ بعزت خانۂ عرشش نمیدہش جاگہ بستند ٭ (اردو) جاے قائم کرنا ۔ جاے آراستہ کرنا ۔

بستن جمع مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی مقرر کردن جمع **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی ہجدہم است کہ قرار دادن و مقرر کردن [illegible] یکی است (تاثیر ؎) کسی کہ از دل [illegible] ن قرار می طلبد ٭ زمال جمع بملک خراب می بندد ٭ مخفی مباد کہ این سند (بذیل جمع) است نہ بستن (اردو) جمع مقرر کرنا ۔ قائم کرنا ۔

بستن چاک در چیزی مصدر اصطلاحی صاحب موارد (بذیل بستن) ذکر این کردہ گویا کہ بمعنی چاک انداختن در چیزی **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و ہفتم و جا دارد کہ متعلق بمعنی ہجدہم کنیم (ظہوری ؎) اجل را توان چاک در جیب بست ٭ اگر دامن دل بہم بست ٭ (اردو) شگاف ڈالنا ۔

بستن حجلہ مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی آراستن حجلہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی سیزدہم بستن است (عالی ؎) عقد بکر فکر را باعالی امشب بستہ اند ٭ حجلہ باید از صفای خانۂ داماد بست ٭ (اردو) حجلہ آراستہ کرنا ۔

بستن حرف مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن **مؤلف** عرض کند کہ نقل حکایت کردن است متعلق بہ معنی بست و دوم بستن و معنی ساختہ گفتن از لفظ تازہ پیدا میشود متعلق بمعنی بست و دوم بستن کہ مجہول گفتن است (قدسی ؎) از زبان من

غرضکه گر نه حرف تازه بست ٭ یا را و راق تغافل
راچرا شیرازه بست ٭ (اردو) کسی کی زبان سے
نقل حکایت کرنا۔ یعنی یہ کہنا کہ فلان شخص
نے یہ کہا ہے۔

بستن حصار | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن
حصار است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن مؤلف
عرض کند کہ ما ہمدر اینجا اختلاف خود ظاہر کردہ
ایم و قطع نظر از ان می گوئیم کہ بستن بمعنی بنا کردن
بر نشان ہفتمش گذشت و بخیال ما این متعلق
بآنست (صائب ؎) عکس رخ تو آینہ را
چون نگار بست ٭ بر گرد شہر حسن ز آہن حصار
بست ٭ (اردو) حصار قائم کرنا یا تعمیر کرنا۔

بستن حکایت | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد ترتیب دادن حکایت مؤلف عرض
کند کہ متعلق بمعنی سیزدہم بستن است (حافظ
شیراز ؎) جملہ وصف عشق من بود و است
وحسن روی تو ٭ آن حکایت ہا کہ از فرہاد و
شیرین بستہ اند ٭ (اردو) حکایت مرتب
کرنا۔ قصہ و حکایت کا ترتیب دینا۔

بستن حنا | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی علاقہ دادن حنا بدست و پا
مؤلف عرض کند کہ حنا بر دست و پا مالیدن
و چسپاندنش تا دست و پا رنگ گیرد متعلق بمعنی
پنجم بستن است (اشرف ؎) از دلم بسکہ بیکسی
تو خون می آید ٭ پنجہ شانہ حنا بستہ برون می آید ٭
(صائب ؎) بہ بیداری نمی آید ز شوخی بر زمین
پایش ٭ مگر مشاطہ در خواب آن پری رو را حنا بندد
٭ مخفی مباد کہ سند صائب متعلق بہ (بندیدن حنا)
است کہ می آید و مصدر بستن را از ان ہیچ تعلق
نیست (اردو) مہندی لگانا۔

بستن خارچین | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن خارچین
است مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش متعلق

بہ معنی ہجدہم بستن (ملّا نیر ؎) نیابد تا کف گلچین برودست ؛ ز مژگان باغبانش خار چین بست ؛ (اردو) خار بست قائم کرنا۔ کانٹوں کی باڑھ قائم کرنا۔ لگانا۔

(الف) **بستن خبر** | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن **مؤلّف** عرض کند کہ نقل خبر کردن من وجہٍ متعلّق بمعنی لبست و دوم بستن است (ظہوری ؎) مژدۂ وصل ضرور است تو ہم باور کن ؛ از زبان تو ظہوری خبری خواہم بست ؛ مخفی مباکہ

(۵۲۲۴) (ب) **بستن خبر از زبان دیگری** | نقل کردن خبری کہ از زبان دیگری شنیدہ شد و سند اِین ہم ہمان کہ گذشت پس مجرّد (الف) را باین معنی نگیریم (اردو) (الف) نقل کرنا۔ کہنا (ب) کسی خبر کو کسی کی زبان سے نقل کرنا۔

بستن خضاب | مصدر اصطلاحی۔ مراد ف (بستن وسمہ) کہ می آید و متعلّق بامعنی ہنجم بستن (والہ ہروی ؎) بکہکشان کہ کہن چرخ راست ریش سفید ؛ ز کون خصم چو رمح تو کس خضاب نہ بست ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ از قبیل (بستن حنا) کہ گذشت (اردو) خضاب لگانا۔ کرنا۔

بستن خم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بارکردن خم باشد **مؤلّف** عرض کند کہ متعلّق است بمعنی یازدہم بستن (فردوسی ؎) بفرمود تا بر درش گاو دم ؛ زدند و بہ بستند بر پیل خم ؛ (اردو) خم لادنا۔

بستن خواب | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی شوراندن خواب **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حائل و مانع شدن است متعلّق بہ معنی لبست و ہشتم بستن (حیاتی گیلانی ؎) زبسکہ بیتو نشینم دو چشم حیرت باز ؛ گمان برم کہ مگر خواب بستہ اند مرا ؛ (اردو) نیند کا مانع ہونا۔ نیند آنے نہ دینا۔

بستن خودرا | مصدر اصطلاحی۔ بہار لاین ریا

بذیل معنی ہفتم بستن آوردہ یعنی پیوند کردن۔
مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم اوست
یعنی قائم کردن خود را (محسن تاثیر ع) بعشق
خوش قماشان سوزن دوزندہ را نازم ؛ کہ گر
صد رہ کنندم دور خود را باز می بندم ؛ (اردو)
اپنے کو قائم کرنا۔

بستن خوشہ دانہ را | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن
خوشہ دانہ را **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن
خوشہ دانہ را متعلق بہ معنی ششم بستن (قاسم
مشہدی ع) خوشہ من دانہ گر بندد دل پروانہ
است ؛ برق را در خرمن من رنگ روکاہی
شود ؛ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر (بندیدن
است نہ بستن (اردو) خوشہ کا دانہ کو پیدا کرنا۔

بستن خون | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی بستہ شدن خون
مؤلف عرض کند کہ بمعنی بند شدن خون است
متعلق بمعنی ہشتم بستن (کلیم ع) بجز خاک کوی دوست
کہ نتوان ازان گذشت ؛ از چاک سینہ بستن
خونم دوا نداشت ؛ (اردو) خون کو روکنا۔

بستن خویش را | مصدر اصطلاحی۔ بہار
این را بذیل معنی ششم بستن آوردہ کہ برآوردن
است **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما متعلق
بہ معنی شانزدہم اوست کہ متعلق کردن باشد (نصیر
ہمدانی ع) چو دریا خشک لب باشد ز بخت
شور اگر صد رہ ؛ چو کشکول گدائی خویش را برنا
خدا بندم ؛ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن
خویش را) است نہ بستن (اردو) اپنے کو متعلق کرنا

بستن خیال | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی خیال کردن **مؤلف** گوید کہ مقصود
ہمین قدر است کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است
(صائب ع) خیال بوسہ آن گردن بلند مبند ؛
لبی کہ می‌رسد اینجا لب گریبانست ؛ مخفی مباد کہ
ما این سند را متعلق بہ (بندیدن خیال) دانیم

باقی حال از این سند (خیال بستن بچیزی) پیدا
می شود که متعلق بامعنی شانزدهم است یعنی
خیال را متعلق کردن است بچیزی. آنچه صاحب
بحر معنی (خیال بستن) بر نشان چهارم بستن را
قائم کرده است عجبی نیست که از همین سند
تسامح کرده حقیقت اینست که مجرد (بستن
خیال) را بمعنی (خیال کردن) گرفتن غلط
نباشد. ولیکن ترکیب الفاظ شعر در سند
بالا تقاضای آن می کند که این را متعلق
بمعنی شانزدهم کنیم که (خیال بوسه بگردن
بلند بستن) مراد از خیال بوسه گردن بلند
کردن است پس معنی بیان کرده موارد
حاصل آن است (اردو) خیال کرنا. خیال
کو کسی چیز سے متعلق کرنا۔

بستن داغ | مصدر اصطلاحی بقول
موارد نهادن داغ مؤلف عرض کند
که قائم کردن داغ و داغدار کردن متعلق
بمعنی هجدهم بستن است (مفید بلخی ؎)
بدل صد داغم از هر تار کاکل می توان بستن ز
بااین تار محبت دسته گل میتوان بستن ز
مخفی مباد. جا دارد که در هر دو مصرع بستن
را بنظر معنی لفظی بامعنی اولش متعلق کنیم
که وجود لفظ تار تقاضای آن می کند
فتامل (اردو) داغ قائم کرنا۔

بستن دانه خوشه را | مصدر اصطلاحی
بقول صاحب موارد بر آوردن دانه خوشه
را (صائب ؎) زبان شکوه بود حاصل
برومندی ز خوشه بستن هر دانه می
توان دریافت ز (وله ؎) فیض مادر بوانگان
کم نیست از ابر بهار ز خوشه بند دانه زنجیر
در زندان ما ز مؤلف عرض کند که
پیدا یا قائم کردن دانه خوشه را باشد متعلق
به معانی ششم یا هجدهم بستن (اردو) اناج
کا خوشه پیدا کرنا۔

بستن در | مصدر اصطلاحی - بقول
موارد (ذیل بستن بمعنی مسدود و بند کردن)
در باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی
هشتم بستن است (صائب ۵) بجز چشمش
که چشم از دیدن من از حیا بندد، کدامی
آشنا دیدی که در بر آشنا بندد، مخفی مباد
که این سند (بندیدن در) باشد نه بستن
(اردو) دروازه بند کرنا۔

بستن دروغ | مصدر اصطلاحی بقول
موارد (ذیل بستن) دروغ نهادن بر
کسی **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد
از قائم کردن الزام دروغ بذمهٔ کسی و متهم
کردن آنرا متعلق به معنی ۱۲ هم بستن -
(شیخ اوحدی ۵) دل چون بدید موی
میان تو در کمر، گفتا دروغ بین که برین
راست بسته اند، (اردو) جھوٹ قرار دینا

بستن دستهٔ گل | مصدر اصطلاحی -
دستهٔ گل درست کردن و این متعلق است
بمعنی اول که حقیقی است وسند این از مفید
بلخی بر (بستن زاغ) گذشت (اردو) گلدستہ
باندھنا - بنانا -

بستن دکان | مصدر اصطلاحی بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی بند و مسدود
کردن دکان باشد **مؤلف** عرض کند
که متعلق به معنی هشتم بستن است از قبیل
(بستن در) (تاثیر ۵) کمر بناز تو آن پرمحاب
می بندد، دکان جلوه گری آفتاب می بندد،
مخفی مباد که این سند (بندیدن دکان)
است نه بستن (اردو) دوکان بند کرنا۔

بستن دل | مصدر اصطلاحی - بقول
موارد تعلق دل باکسی و چیزی پیدا کردن و شدن
مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی شانزدهم
بستن است (سعدی ۵) نباید بستن اندر
چیز و کس دل، که دل برداشتن کاریست

مشکل (فردوسی ؎) دل رزم جویش ببست
اندران ٭ که لشکر کشد سوی مازندران ٭ (صائب
؎) منعم از دل بستگی آزار دنیا می کشد ٭ تا گہر
دار و صدف تلخی ز دریا می کشد ٭ (ظہیر ؎)
ہمے که دل بطرۂ طرار بسته اند ٭ اول کمر بہ کشتن
ما بسته اند (اردو) لفظی معنی۔ دل باندھنا
دکن میں مستعمل ہے اور محاورۂ اردو میں دل
لگانا۔ بقول آصفیہ تعلق خاطر پیدا کرنا۔ دل
بستن کا ترجمہ۔ دل جمانا۔ دل مشغول کرنا۔

بستن دم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بمعنی بند کردن دم باشد۔
مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی
ہشتم بستن یعنی حبس دم کردن (واله ہروی
؎) دیده را مژگان زبانست و نگه عرض
نیاز ٭ نیستم از گفتگو خاموش اگر دم بسته ام ٭
(حکیم شفائی ؎) دم بسته اند گر نکنم شان
نوازشی ٭ چون نی ز خمه ام سرود نخیزد ز تار شان ٭
(اردو) دم بند کرنا۔ دیکھو برانداختن دم۔
(حبس دم کرنا) سانس روکنا۔

بستن دیوار مصدر اصطلاحی۔ بنا
کردن و قائم کردن دیوار باشد متعلق
به معنی ہفتم یا ہجدہم بستن۔ صاحب موارد
(ذیل بستن) این را بمعنی ساختن و سا[illegible]
کردن دیوار آورده (ناصر خسرو ؎)
ریزم ز عشقت آبرو تا خاک راہست گل شود ٭
در پیش چشم دلبران دیوار بندم عاقبت ٭
مؤلف گوید که سند ناصر خسرو برای (بنا بستن
دیوار) است نه بستن (اردو) دیوار اٹھانا
دیکھو (برداشتن دیوار)

بستن ذخیره مصدر اصطلاحی بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی جمع کردن ذخیره
باشد مؤلف عرض کند که متعلق به معنی
سی ام بستن (سنجری کاشی ؎) تا سال
دگر ذخیره بندم ٭ ہر سال ز ارمغان تنہا ٭

جادارد که این را متعلّق بمعنی دہم کنیم که ذخیره
کردن ہم محاورهٔ زبان است ۔ مخفی مباد که
سند بالا متعلّق به (بندیدن ذخیره) باشد نه
بستن (اردو) ذخیره جمع کرنا ۔

بستن راه مصدر اصطلاحی ۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی بند و سد و د
کردن راه باشد **مؤلّف** عرض کند که
متعلّق به معنی ہشتم بستن (حافظ شیراز ؎)
فریاد که از شش جہتم راه به بستند ؏ آن خال
و خط و زلف و رخ و عارض و قامت ؏
(اردو) راسته بند کرنا ۔

بستن رو مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی پنہان کردن روی باشد
مؤلّف عرض کند که متعلّق به معنی بستن
سوم بستن است (حافظ شیراز ؎) شیدا
از آن شدم که نگارم چو ماه نو ؏ ابرو نمود و
جلوه گری کرد و رو به بست ؏ (اردو) منہ چھپانا ۔

بستن روزه مصدر اصطلاحی بقول
موارد بذیل بستن بمعنی روزه داشتن است
مؤلّف عرض کند که متعلّق بمعنی نوزدہم
بستن (امیر خسرو ؎) من بیقرار مانده و تو
برقرار خویش ؏ درویش روزه بسته و حلوا
ہنوز خام ؏ (اردو) روزه رکھنا ۔

(۳۲۲۶)

بستن زبان مصدر اصطلاحی ۔ بند
کردن زبانست متعلّق به معنی ہشتم بستن و
سند این از (محمد میرک نظمی) بر ریستن آبلہ
گذشت (ظہوری ؎) ز عرض حال بکارم
چه عقدہا افتاد ؏ به برکشادن آن بستن
زبان نادر است ؏ (اردو) زبان بند کرنا ۔

بستن زنّار مصدر اصطلاحی ۔ بقول
موارد (بذیل بستن) به معنی پوشیدن زنّار
در گلو یا کمر (ظہوری ؎) ظہوری دگر راه دل
زلف کیست ؏ که زنّار می بند د ایمان ما ؏ مؤلّف
گوید که این سند (بندیدن زنّار) است نه بستن

(متعلق به معنی نهم بستن (اردو) زنّار پہنانا دکن میں زنّار باندھنا مستعمل ہے۔

بستن زنجیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی انداختن زنجیر **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی بست و هفتم بستن است (بدر چاچی ؎) هر دو من زچه پنهان شد در لعل شکر بارش ؎ زنجیر که بست از شب گرد مه رخسارش ؎ بخیال ما این متعلق بمعنی اول هم توان کرد (اردو) زنجیر ڈالنا۔

بستن زیور | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) پوشاندن زیور **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی نهم بستن است (غزنوی ؎) کشاد صورت دولت بشکر شاه دهان ؎ چه بست زیور اقبال بر عروس جهان ؎ (اردو) زیور پہنانا۔

بستن سخن | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی ساخته گفتن **مؤلف** عرض کند که نقل سخن کردن و سخن را به دیگری متعلق کردن متعلق بمعنی شانزدهم و بست و دوم بستن است (تاثیر ؎) بیجا سخن از زبان جانان بستن ؎ باشد تهمت بسرّ پنهان بستن ؎ با آن دو لب از سخن نگوید چه عجب ؎ ما این دو عید عقد نتوان بستن ؎ (اردو) نقل سخن کرنا۔

بستن سخن بچیزی | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پیوستن سخن بچیزی **مؤلف** عرض کند که این متعلق است به معنی بست و دوم یعنی گفتن و موزون کردن سخن (فیضی ؎) دانا که سخن بکنه او بست ؎ بر کنگر شعله تار مو بست ؎ (اردو) شعر کہنا۔ شعر لکھنا۔ مضمون باندھنا۔ سخن موزون کرنا (شعر باندھنا) صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سد | مصدر اصطلاحی۔ بنا کردن و قائم ساختن سد باشد متعلق بمعنی هفتم یا هجدهم

بستن صاحب موارد نذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن سد نوشته **مؤلف** عرض کند که ما با او اتفاق نداریم (صائب ؎) خاکیانی که بمعماری تن کوشیدند ٭ در رہ آب بقا سد سکندر بستند ٭ (وله ؎) بمہر خامشی مسدود کردم رخنۂ دل را ٭ که این سد ہر که می بندد سکندر می تواند شد ٭ بخیال ماسدو دم برآر بندیدن سلم) باشد نه بستن (امیر خسرو ؎) رفت و باد رنگ سکندر نشست ٭ از صف پیلان سد یاجوج بست ٭ (اردو) سد قائم کرنا۔ بند باندھنا۔ صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سر بر دار مصدر اصطلاحی۔ (۲۳۴۲)
قائم کردنش بر دار است متعلّق به معنی ہجدہم بستن سند امن بر (بستن گل بر سر دستار) می آید (اردو) دار پہ لٹکانا۔ دار پر چڑھانا۔

بستن سیاست مصدر اصطلاحی بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی روان کردن سیاست یعنی جاری کردنش **مؤلف** عرض کند که متعلّق به معنی سی و یکم بستن است۔ جا دارد که متعلّق کنیم به معنی ہجدہمش (ابوالفرح رونی ؎) فلک سیاست او بسته بر شہور و سنین ٭ زمانه طاعت او بسته بر قلوب در قاب ٭ (اردو) سیاست جاری کرنا۔ سیاست قائم کرنا۔

بستن سیلی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد خوردن سیلی بر رخ **مؤلف** عرض کند که واقع شدن و عائد شدن سیلی متعلّق به معنی سی و دوم بستن (ظہوری ؎) سیلی باد بر رخ او بست ٭ که چراغ از چراغ چشمش جست ٭ (اردو) طمانچہ۔ تھپّڑ۔ لگنا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے متعدّی کا ذکر کیا ہے۔

بست نشستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که گناہگاری در پرستش گاہ یا در خانہ بزرگی

به پناه می رود وهمانجا می ماند تا کسی را برا و دستی نرسد وکارش درست شود مؤلف عرض کند که حقیقت آمدن را بر معنی هفتم بست عرض کرده ایم - پس معنی لفظی این در پناه آمدن است و بس (اردو) پناه میں آنا -

بستن شعر | مصدر اصطلاحی - بقول وارسته و بحر از عالم (معنی بستن) مؤلف عرض کند که این همانست که بر (بستن اشعار) مذکور شد (اردو) دیکھو بستن اشعار -

بستن شکر در چیزی | مصدر اصطلاحی - بقول بحر منجمد شدن شکر است مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی دوم بستن و جادارد که بمعنی پیدا شدن شکر گیریم متعلق به معنی ششمش (صائب ؎) نازم که لعل او بشکر خنده باز شد ٭ در نیشکر ز رشک غیرت شکر نه بست ٭ (اردو) شکر جمنا - شکر پیدا ہونا -

بستن شگوفه | مصدر اصطلاحی - بقول موارد (در ذیل بستن) بمعنی بر آوردن شگوفه بهار این را بمعنی اینجا در گردن گفته مؤلف عرض کند که پیدا کردن شگوفه باشد متعلق به معنی ششم بستن (فیضی ؎) فیض تو برد باد شبگیر ٭ بست از گل خون شگوفه شیر ٭ (اردو) شگوفه پیدا کرنا -

بستن شورش | مصدر اصطلاحی - بقول موارد (در ذیل بستن) بمعنی شورش انگندن مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی بست و هفتم بستن است و جادارد که بامعنی هجدهم هم متعلق کنیم (ظهوری ؎) در بهار حسن دور خطی از سر گرفت ٭ شوق بر انجام عالم شورش آغاز بست ٭ (اردو) شورش قائم کرنا - پیدا کرنا -

بستن شیرازه | مصدر اصطلاحی - درست کردن شیرازه وجمع کردن اوراق متعلق به معنی اوّل است وسند این از قدسی بر (بستن

حرف) گذشت (اردو) شیرازہ باندھنا۔

بستن طاعت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قائم کردن طاعت متعلق بمعنی دوازدہم بستن وسند این بر (بستن سیاست) گذشت (اردو) طاعت لازم کرنا۔

بستن طاق مصدر اصطلاحی۔ بنا ی طاق کردن یا قائم کردن طاق متعلق بمعنی ہفتم یا ہجدہم بستن است صاحب موارد نذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن قلما نوشتہ۔ سندش تائید ما می کند (صائب ؎) طاق ابروی ترا تا بست معمار قضا ٭ روی من از قبلۂ اسلام برگردیدہ ماند ٭ (اردو) طاق بنانا۔ تعمیر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن طراز مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بستن نگار) است کہ می آید متعلق بہ معنی دہم بستن۔ آنچہ صاحب موارد نذیل بستن این را بمعنی طراز ساختن وساز کردن آوردہ قابل نظر است (جامی ؎) یکی گفتا ہما نا سحر سازی ٭ زسحرش بستہ بر دامان طرازی ٭ (نظامی ؎) طراز آفرین بستم قلم را ٭ زدم بر نام شاہنشہ رقم را ٭ (اردو) نقش قائم کرنا۔ نقش کرنا۔

بستن طلسم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد نذیل بستن بمعنی ساختن وساز کردن طلسم است مؤلف عرض کند کہ قائم کردن ووضع کردن آن است (سلیم ؎) ہیچکس معرکۂ شہرت بمجنون نشکست ٭ این طلسمی است کہ بر نام سلیمان بستند ٭ (اردو) طلسم قائم کرنا۔ (طلسم باندھنا) دکن میں کہتے ہیں۔

بستن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد نذیل بستن) بمعنی طمع کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (شاہی ؎) ما دل بچین زلف دل آرام بستہ ایم ٭ در بادۂ لبش طمع خام بستہ ایم ٭ (اردو) طمع کرنا۔

بستن عقد مصدر اصطلاحی بمعنی لفظی

عقد کردن متعلق بہ معنی دہم بستن و کنایہ از متصل کردن و وصل کردن دو چیز باشد سند این از تاثیر (بستن سخن) گذشت (اردو) عقد باندھنا۔

بستن علم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی نصب کردن علم **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن علم است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن (میر خسرو ؒ) و زیر چتر سیاہ آید آفتاب برون ٭ علم بکنگرۂ نیلی حصار بر بندد ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ (بندیدن علم) است نہ بستن (اردو) علم قائم کرنا۔ کھڑا کرنا۔

بستن غنچہ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی برآوردن غنچہ **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن غنچہ متعلق بہ معنی ششم بستن (صائب ؒ) بہ تکلیف بہاران شاخسارم غنچہ می بندد ٭ اگر در دست من می بود اول بار می بستم ٭ (حافظ شیرازی ؒ) جان فدای دہنت باد کہ در باغ وجود ٭ چمن آرای جہان خوشتر ازین غنچہ نہ بست ٭ مخفی مباد کہ سند اول برای (بندیدن غنچہ) باشد نہ بستن۔ (اردو) غنچہ پیدا کرنا۔

بستن فال مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن فال است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی ہجدہم بستن (نظامی ؒ) یکی را نشان کرد بر نام خویش ٭ برو بست فال سرانجام خویش ٭ (اردو) فال قرار دینا۔

بستن فرزند در مہد مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) و بقول وارستہ بمعنی خوابانیدن یا نشاندن فرزند در مہد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی سی و سوم بستن است (تاثیر ؒ) از و در مہد این گردون اخضر ٭ نہ بستہ عشق فرزندی خلف تر ٭ صاحب بحر بر مجرد (بستن فرزند) معنی بالا را ذکر کردہ ما می گوئیم کہ الفاظ (در مہد) را داخل مصدر

اصطلاحی کردن لازم است و مجرد (بستن فرزند) چیزی نیست۔ فقال (اردو) فرزند کو گهوارے میں بٹهانا یا سلانا۔

بستن فرهنگ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بستن بمعنی فرهنگ ساختن است مؤلف عرض کند که قائم و وضع کردن و قرار دادن فرهنگ است متعلق بمعنی هجدهم بستن (علی خراسانی ؎) از کتاب عشق و رسم فقرهٔ دیوانگی است ٭ من نمی دانم کدامین عاقل این فرهنگ بست ٭ عرض می شود که مقصود علی درین شعر از وضع فرهنگ است که بسبیل مجاز از معنی هجدهم حاصل می شود (اردو) فرهنگ وضع کرنا۔

بستن فریاد | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی فریاد کردن مؤلف عرض کند که متعلق به معنی دهم بستن است (ظهوری ؎) رازداری های دل چون صبر من بیهوده باد ٭ اقتضای شوق صد فریاد برهم ناز بست ٭ (اردو) فریاد کرنا۔

بستن قرار | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی پیمان کردن مؤلف عرض کند که متعلق به معنی دهم بستن است (خواجه شیراز ؎) قراری بسته ام با میفروشان ٭ که روز غم بجز ساغر نگیرم ٭ (وله ؎) خدا را چون دل ریشم قراری بست با زلفت ٭ بفرما لعل نوشین را که جان را با قرار آرد ٭ (اردو) اقرار کرنا۔

بستن قلم | مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن و ساز کردن قلم آورده مؤلف عرض کند که قرار دادن و وضع کردن قلم باشد (ظهوری ؎) کمر چون در فن صورت گری بست ٭ قلم از طرهٔ حور و پری بست (اردو) قلم بنانا۔ قلم قرار دینا۔

بستن قیمت | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) مقرر کردن قیمت است **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم بستن باشد
(ظہوری ؎) چین مویش قیمتی بر بوی بست ؛
نرخ خاک و قدر مشک چین شکست ؛ **(اردو)**
قیمت قائم کرنا۔

بستن کلاہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن کلاہ
مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی نہم
بستن (غنی ؎) تا دید برہنگی طفل اشک ؛
ما کہ دریا بدست موج کلاہ حباب بست ؛
(اردو) ٹوپی پہنانا۔

بستن کمر | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) (۳۴۳)
پرتلہ بر کمر بستن و (۲) آمادہ شدن بکاری معنی
اول این متعلق است بمعنی اول بستن و معنی دوم
کنایہ باشد۔ سند این بر (بستن قلم) از ظہوری
گذشت و سند دیگر از (محمد میرک نظمی) بر (بستن
آبلہ) و سندی از صائب بر (بستن دل) ہم

(اردو) (۱) کمر باندھنا۔ بقول آصفیہ کمر سے
دوپٹہ یا پٹکا کسنا۔ پیٹی باندھنا (۲) مستعد
ہونا۔ آمادہ ہونا۔ دیکھو بر بستن میان۔

بستن گل بر سر دستار | مصدر اصطلاحی
بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی استوار کردن
گل بر سر دستار **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردنش
بر سر دستار باشد متعلق بہ معنی ہجدہم بستن (صائب
؎) ز شور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ؛
سر شوریدۂ منصور را بر دار می بستم ؛ **(اردو)**
پھول پگڑی میں لگانا۔ قائم کرنا۔

بستن گمان | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) گمان کردن **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (امیر
خسرو ؎) گمان بر اعتمادش بستہ بیارسل ؛
کبوتر نازک و شاہین ستمگار ؛ **(اردو)** گمان
کرنا۔ شبہ کرنا۔

بستن لب | مصدر اصطلاحی۔ بند کردن (۳۴۴)

لب وکنایہ از خاموش شدن متعلق بہ معنی ہشتم بستن (صائب ؎) آہ کز نازک مزاجی پیش این بیداد گر ٭ بستن لب مشکل و فریاد کردن مشکل است ٭ (اردو) زبان بند کرنا دیکھو (از زبان افتادن) صاحب آصفیہ نے (لب بند ہونا) بمعنی خاموش ہونا لکھا ہے جو اسی کا لازم ہے۔

بستن مار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی رام کردن مار است مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہفدہم بستن است (مخلص کاشی ؎) زبان خصم نتوان کرد کوتہ جز بخاموشی ٭ بافسونی دگر این مار را کی می توان بستن ٭ (اردو) مطیع کرنا دیکھو (ادب کردن) صاحب آصفیہ نے (باندھنا) پر لکھا ہے۔ اثر روکنا جیسے "جادو کے زور سے دہار وغیرہ کو بیکار کرنا" پس درسانپ کو باندھنا۔ مطیع کرنا۔ اسکا ترجمہ ہے۔

بستن مصرع بیکدیگر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پیوستن یک دو مصرعہ بیکدیگر۔ مؤلف عرض کند کہ نہ چنین باشد بلکہ متعلق کردن مصرع بہ یکدیگر۔ متعلق بہ معنی شانزدہم بستن است (حزین ع) نہ ہر کہ یک دو سہ مصرع بہ یکدگر بندد ٭ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن مصرع بیکدیگر) است نہ بستن۔ (اردو) ایک مصرع کو دوسرے سے متعلق کرنا۔

بستن مغز در استخوان | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد و بہار (ذیل بستن) بمعنی گرد فراہم آمدنش مؤلف عرض کند کہ پیدا شدن مغز در استخوان متعلق بمعنی ششم بستن (صائب ؎) شود رزق ہما گر استخوان من زبیتابی ٭ عجب دارم دگر در استخوان مغزہا بندد ٭ (خواجہ شیراز ؎) بی طلعت تو جان نگراید بکالبد ٭ بی نعمت تو مغز نہ بندد در استخوان ٭

مخفی مباد کہ ما ہر دو سند بالا متعلق بہ (بندیدن مغز در استخوان) دانیم نہ بستن (اردو) ہڈیوں میں مغز پیدا ہونا۔

بستن می | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذیل معنی پانزدہم بستن این را آوردہ کہ رسانیدن است **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ریختن می باشد متعلق بمعنی چہاردہمش (علی خراسانی ؎) می بہ پیمانۂ ما از خم دیگر بندید ؎ بادۂ کز ہنر از خون کبود تر بندید ؎ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن می) باشد نہ بستن (اردو) شراب ڈالنا (ساغر یا قدح میں)۔

بستن میغ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پیدا شدن ابر است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ششم بستن (نظامی ؎) ز تاب نفس بر ہوا بستہ میغ ؎ جہان سوخت از آتش برق تیغ ؎ (اردو) ابر آنا۔

بستن نسق | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی جاری کردن نسق متعلق بہ معنی سی ویکم بستن **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن نسق گیریم کہ متعلق است بمعنی ہجدہم (طغرا ؎) کہ بر رنگ گلنار بندد نسق ؎ کہ گردید مجموعہ دار شفق ؎ (اردو) انتظام قائم کرنا۔

بستن نطفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار گرفتن آن **مؤلف** عرض کند کہ قائم شدن حمل است متعلق بمعنی ہجدہم بستن (والہ ہروی ؎) بغیر خطبۂ تر و بیع عقد بند گسست ؎ درون بطن صدف نطفۂ سحاب بہ بست ؎ (اردو) نطفہ قرار پانا۔ حمل قائم ہونا۔

بستن نقص | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن م) بمعنی نقصان نہادن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بہ معنی

اهد هم بستن (مجد همگر ؎) هزار نقص که
برسرو بست لائق بست ؏ هزار طعنه که برباد
کرد در خور کرد ؏ (اردو) نقصان عائد کرنا۔

بستن نکاح | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی نکاح کردن مؤلف
عرض کند که متعلق به معنی وهم بستن است۔
(سلیم ؎) دختر تاک حلال آمده در خانهٔ ما ؏
این نکاحیست که در عالم بالا بستند ؏ (اردو)
نکاح باندھنا۔

بستن نگار | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد (بذیل بستن) ذکر این بمعنی ساز کردن
وساختن نقش نوشته مؤلف عرض کند
که بستن بمعنی کردن بر نشان وهمش گذشت
پس هیچ ضرورت ندارد که این را بدان متعلق
نکنیم سند این از صائب بر (بستن حصار) گذشت
(اردو) نقش کرنا۔

بستن نمک | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی پاشیدن نمک مؤلف
عرض کند که متعلق بمعنی بستم بستن (ظهوری ؎)
در دکن بخت برخراش دلم ؏ نمک لولیان
کابل بست ؏ (اردو) نمک چھڑکنا۔

بستن ورم | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ورم کردن مؤلف
عرض کند که متعلق به معنی دهم بستن است
(زلالی ؎) گردید درین بحر گهر چشم حسودان ؏
مانند حبابی که بنظاره ورم بست ؏ (اردو) ورم
کرنا۔ متورم هونا۔ پھولنا۔

بستن وسمه | مصدر اصطلاحی۔ مالیدن و
چسپاندن وسمه بریش یا موی سر تا رنگ گیرد
متعلق بمعنی پنجم بستن مرادف (بستن خضاب)
(سنجر کاشی ؎) در پس پرده زهره را دیدم ؏
چون سر زلف خویش بی آرام ؏ وسمه نازبست
برابرو ؏ سرمه نادشسته از بادام ؏ (صائب
؎) می توان صد رنگ گل را در نگاهی وسمه

بست ؎ بسکه رنگ چهرهٔ آن ماه سیما نازک است ؎
(اردو) خضاب لگانا۔

بستن وطن مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی قرار دادن وطن است متعلق به معنی هجدهم بستن صاحب موارد بذیل بستن این را بمعنی وطن ساختن وسازکردن آورده قابل نظر است (سلمان ے) زگوشهای سریر تو بخت بسته وطن ؎ بخانهای کمانت ظفر گرفته وثاق ؎
(اردو) وطن قرار دینا۔

بستنی بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار (۱) بمعنی چیزی که آنرا در برف منجمد کرده باشند صاحب روزنامه (۲) برمجرد برف قانع وصاحب بول چال فرماید که (۳) معاصرین عجم بُقول را گویند صاحب سخندان بامعنی بیان کرده رهنما متفق مؤلف عرض کند که بست به معنی منجمد بجایش گذشت پس یای نسبت درآخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب به منجمد وکنایه از معنی اوّل و دوم و این بالفتح باشد وبمعنی سوم به همین ترکیب متعلق باشد بالفظ بُست بالضم که بمعنی باغ است ومنسوب به باغ کنایه باشد از بُقول اندرین صورت باید که بالضم خوانیم (اردو) (۱) برف کی قفلی وقلفی مؤنث (۲) برف مؤنث (۳) ترکاری ۔ مؤنث ۔

بستو بقول سروری (۱) خُمچهٔ کوچک که روغن و دوشاب وغیرها دران کنند و بستوقه معرّبش (نظامی ے) چو گردون بادلم تا کی کنی حرب ؎ به بستوی تهی می کن سرم چرب ؎ (۲) چوبی باشد که بدان ماست را بشورانند تا مسکه از دوغ جدا شود صاحب جهانگیری بهردو معنی همزبانش صاحب رشیدی این را بمعنی اوّل مرادف بستک گوید وذکر معنی دوم هم صاحب برهان نذکر هردو معنی گوید که معرّب معنی اوّل بستوق باشد صاحبان

جامع و ناصری بذکر ہر دو معنی می فرمایند کہ
بمعنی دوم مرادف آئین - خان آرزو در
سراج - بذکر ہر دو معنی بحوالۂ قوسی گوید کہ
(۳) چمچہ کہ روغن و دوشاب بدان کشند
و فرماید کہ انچہ رشیدی سند نظامی را متعلق بہ
معنی اوّل کردہ محل تامل است چراکہ درین
صورت (زبستوی تہی) می باید نہ (بہ بستوی
تہی) **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل
مبدّل بستک دانیم کہ کاف بدل شد بہ واو
چنانکہ پوپک و پوپو و جا دارد کہ بر کلمۂ بست
کہ بمعنی ہفتمش گذشت واو نسبت زیادہ کردہ
اند چنانکہ ہند و ہندو و پس معنی لفظی این
منسوب بہ محیط یا نظر بہ معنی سیزدہم بست منسوب
بہ منجمد و کنایہ از مرتبانیکہ دران روغن یا دوشاب
منعقد و جمع است یا ظرفی است کہ
روغن یا دوشاب دران منجمد مرادف آئین
کہ در ممدودہ گذشت و بمعنی دوم ہم بہمان

قاعدۂ تبدیل کہ ذکرش بالا گذشت مبدّل
بستک دانیم کہ بمعنی پنجمش گذشت و ماخذش
ہمدرانجا مذکور - نسبت معنی سوم عرض می شود
کہ ماخذش ہم ہمان باشد کہ برای معنی دوم
مذکور شد صاحب انند معرّب معنی اوّل را بستوغ
بغین معجمہ گفتہ - ما سند نظامی را متعلق بہ معنی
اوّل کنیم کہ صفت تہی برای بستو تقاضای
آن می کند خان آرزو و سکندری خوردہ کہ بر
صاحب رشیدی اعتراض کردہ اگر در سند نظامی
تحریف کنیم و موحّدہ معیت (ببستوی) را بہ زای
ہوز بدل کردہ (زبستوی) خوانیم اندرین صورت
سند نظامی بہ معنی سوم متعلق خواہد شد پس ہیچ
ضرورت تحریف و اشکال نیست (اردو) (۱)
دیکھو بستک کے پہلے معنے (۲) دیکھو بستک کے
پانچویں معنے اور آئین (۳) چمچہ بقول آصفیہ
فارسی - اسم مذکر - شوربہ یا شربت یا اور کوئی
رقیق چیز پینے کا ظرف -

بست وبند | اصطلاح - بقول جہانگیری ورشیدی و برہان و بہار و بحر (۱) کنایہ از استحکام وضبط و ربط است (ظہوری ؎) در نگاہ بفضل تغافلش بست است ٭ ولی زیادہ ازین بست وبند می خواہد ٭ صاحب ناصری فرماید کہ (۲) بمعنی بستن جلو آب وسیل (مظفر کرمانی ؎) سیل از کہسار آمد باشتاب ٭ بست وبند پشتہ وپل شد خراب ٭ خان آرزو در سراج بصراحت معنی اول گوید کہ استحکام وضبط وبند وبست قلب آن **مؤلف** عرض کند کہ تکرار حاصل بالمصدر بستن وبندیدن است وبس ومعنی اول درست ومعنی دوم ہیچ کہ سندش ہم متعلق بمعنی اول است - کم التفاتی صاحب ناصری این را قائم کرد فتامل (اردو) بند وبست بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - نظم ونسق - انتظام - انضباط - اہتمام - ضابطہ -

بست وکشاد | اصطلاح - بقول بہار وبحر ترجمہ حل وعقد صاحب فدائی کہ از علمای محققین عجم بود می نویسد کہ بمعنی نظم وانتظام کارہای لشکری وکشوری است از انچہ بستہ بہ شہریار پیوست ہم او فرماید کہ کشاد وبست ہم ہمانست - (صائب ؎) نیست در بست وکشاد خویش ٭ مارا اختیار ٭ بہلہٴ دست قضا سر پنجہٴ تدبیر ہاست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ صاحبان بہار وبحر خویش تعریفی کردہ اند (اردو) حل وعقد بقاعدہٴ فارسی کہہ سکتے ہیں (نظم ونسق) بقول آصفیہ - اسم مذکر - ترتیب وانتظام - بندوبست -

بستوه | بقول جہانگیری وجامع مرادف بستہ باول مکسور (۱) بمعنی ستوہ وستہ صاحب رشیدی ہم این را بمعنی ستوہ گوید صاحب برہان گوید کہ بمعنی ستوہ وملول وتنگ - صاحب ناصری فرماید کہ این را بحذف واو بستہ وستہ نیز گفتہ اند - خان آرزو در سراج فرماید کہ اصل این

ستوه است بقیاس بستردن مؤلف عرض کند که قیاس بستردن مثال زیادت موحده باشد وبس - (استوه) به همین معنی درمقصوره گذشت وما هم درانجا حقیقت ماخذ این بیان کرده ایم اگر آنرا اصل دانیم ستوه مخفف آن بحذف الف وبستوه مزید علیه ستوه بزیادت موحدهٔ زائد واگر بقول خان آرزو ستوه را که اسم جامد باشد اصل دانیم استوه بزیادت الف وصلی وبستوه هم مزید علیه آن باشد (اردو) عاجز - بتنگ - ملول -

بست ویک پیکر نور درایوان شمال صا

اند بحوالهٔ غیاث گوید که اهل هیئت از کواکب مرصوده همگی چهل وهشت صور بر فلک قرار داده اند - ازانجمله دوازده صور بر نفس منطقه البروج واقع اند که دوازده بروج مشهور عبارت ازآنست وازان جمله بست ویک صور بجانب شمال از منطقة البروج اند - یکی ازان (دب اصغر) بصورت خرس استاده وکواکب آن هفت ودوم (دب اکبر) وآن نیز بصورت خرس کلان است وکواکب آن بست وهفت وسوم تنین بصورت اژدهای بزرگ باشکنهای بسیار وکواکبش سی وهفت وچهارم کیقاوش بر شکل مثلثه بزرگ وکواکبش یازده وپنجم عواء بصورت مرد ایستاده ودستهای کشیده ودبدست راست عصا گرفته واین را (حارس السما) نیز نامند وکواکبش بست ودو وششم فکّه وآنرا کاسهٔ درویشان نیز گویند چراکه دراستدارت آن رخنه افتاده است گویا که کاسهٔ لب شکسته است وستارهٔ آن هشت وهفتم (جاثی علی رکبتیه) بصورت مردی برزانو درآمده ای برزانو نشسته ستارهٔ آن بست وهشت وهشتم شلیاق وآن بصورت سلحفاة است یعنی باخه وکواکبش ده وازانجمله کوکبی است ازقدر اوّل - آنرا (نسر واقع) گویند ونهم دجاجه وآن بصورت ماکیان

است وکواکبش هفده ودهم (ذات الکرسی) بصورت
زنی است برکرسی نشسته و پاها فروگذاشته وکواکبش
سیزده ویکی از کواکب آن (کف الخضیب) است
از قدر ثالث ویازدهم (حامل راس الغول) بر مثال
مردی است بر پای چپ خود استاده و پای راست
برداشته و دست راست برسر نهاده و بدست
چپ سر دیو خونچکان بموی سر گرفته وکواکبش
بست وشش ودوازدهم (ممسک العنان)
بصورت مردی ایستاده به یکدست تازیانه وبدست
دیگر عنانی وکواکبش چهارده - ازانجمله عیوق
از قدر اول وسیزدهم عقاب آنرا (نسر طائر)
نیز گویند وکواکبش نه و چهاردهم - دلفین
بصورت حیوان بحری است که بمشک پر باد
کرده مشابهت دارد وکواکبش ده و پانزدهم
سهم بصورت تیر وکواکبش پنج وشانزدهم خود واست
بصورت مرد مارافساست (یعنی جادوگر) و
کواکبش بست وچهار ده هفدهم حیة بصورت

مارکه بدست همان مارافساست وکواکبش هجده
وهجدهم قطعة الفرس وکواکبش چهار وبحواله نفائس
الفنون) گوید که بجای (قطعه الفرس) فرس تام
که بصورت اسپ خوش شکل است وکواکبش
سی ونوزدهم (فرس اکبر) بصورت اسپی که اورا
سر و دو دست باشد وکفل و دو پای نبود و
کواکبش بست وبستم (مرأة مسلسله) بصورت
زنی استاده دستها کشیده وزنجیری بر دو پای او
نهاده وبحواله بعض گوید که زنجیری بر دست او است
وکواکبش بیست وبست ویکم مثلث وآن شکلی
است که دروی طول باشد وکواکبش چهار ونی
فرماید که پانزده صور که بجانب جنوب از منطقة
البروج واقع شده اول آن قنطس وآن بر
شکل حیوان بحری است که اورا دو دست بود
وبال ودم چون مرغ وکواکبش بست و دو و
دوم جبار بر شکل مرد قائم بد وکرسی و در دست
عصا گرفته وکمر بسته وشمشیری حمائل کرده واین را

جوزا نیز گویند و کواکبش سی و ہشت و سوم نہر بر
شکل جوی باریک باگردش ہای بسیار و کواکبش
سی و چہار و چہارم ارنب بصورت خرگوش و
کواکبش دوازده و پنجم کلب اکبر بصورت سگ و
کواکبش ہجده و منجملہ آن شعری یمانی از قدر
اوّل و ششم کلب اصغر از کواکب او یکی شعری
شامی و دیگر مرزم و ہفتم سفینہ بشکل کشتی و کواکبش
چہل و پنج و منجملہ آن سہیل است از قدر اوّل و
ہشتم شجاع بصورت مار بزرگ و دراز با شکنہای
بسیار برج اسد پیوستہ و کواکبش بیست و نہم
باطیہ و آنرا کاس نیز گویند۔ شکلی است مستدیر
و کواکبش ہفت و دہم غراب بصورت زاغ و
کواکبش ہفت و یازدہم قنطورس بصورت حیوانی
مرکب از اسپ و آدمی از سر تا پشت چون مقدم
آدمی از کمر تا پا مثل اسپ و کواکبش سی و ہفت
دوازدہم سبع بصورت حیوانی درنده و کواکبش
نوزده و سیزدہم مجمره بصورت منقل و کواکبش
ہفت و چہاردہم (اکلیل جنوبی) بشکل صنوبری
و کواکبش سیزده و پانزدہم حوت جنوبی بشکل
ماہی بزرگ و کواکبش یازده (اردو) اکیس
ستارے جو شمال میں واقع ہیں۔ مذکر۔

بست و یکشاق اصطلاح۔ بقول
شمس بست و یک پیکر از جملہ سی و شش پیکر
دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد مؤلف عرض
کند کہ (بست و یک وشاق) بجایش می آید و
بقول انند و غیاث کنایہ ایست از ہمان (بست و یک
صورت شمالی) کہ تعریفش بر (بست و یک
پیکر نور در ایوان شمال) گذشت۔ مخفی مباد
کہ (وشاق) بقول غیاث بضم بمعنی خدمتگار
و غلام پیاده رود و فرماید کہ این ترکیست صاحب
کنز کہ محقق ترکی است این را بمعنی حیوان نوشتہ
صاحب انند گوید کہ بر وزن سحاب لغت عرب
است بمعنی رونده و صاحب برہان ہم ذکر
(وشاق) بمعنی غلام مقبول و پسر ساده و

خدمتگار فقیران وکنیزک گرده واشاق که
درمتصوره گذشت مبدل این باشد - اگر
سند استعمال (بست ویک شاق) پیش
شود توانیم قیاس کرد که شاق مخفف آن
باشد و درینصورت این اصطلاح را مخفف
(بست ویک شاق) دانیم که می آید و الّا تصحیف
کاتب شمس پیش نیست (اردو) دیکھو بست ویک
پیکر نور در ایوان شمال -

بست ویک قران اصطلاح منجمان
اند وغیاث گوید که ترتیبش اینست که زحل
را با شش کوکب که زیر اوست و مشتری را با
پنج کوکب که زیر اوست و مریخ را با چهار کوکب
که زیر اوست و شمس را با سه کوکب که زیر اوست
و زهره را با دو کوکب و عطارد را با قمر قران شود
مؤلف عرض کند که مجموعه این همه قران ها
بست ویک است و فارسیان همین مجموعه
را (بست ویک قران) نام کردند (اردو) اکیس
قران - یه مجموعه ہے اون کل قرانوں کا
جو زحل کو چھہ ستاروں کے ساتھ اور مشتری
کو پانچ اور مریخ کو چار اور آفتاب کو تین
اور زہرہ کو دو اور عطارد کو صرف قمر کے
ساتھ واقع ہوتے ہیں - مذکر -

بست ویک شاق اصطلاح -
همان که تعریفش بر (بست ویک شاق)
گذشت (اردو) دیکھو (بست ویک
شاق) -

بسته بقول سروری وجهانگیری ورشیدی و برهان و ناصری وجامع وسراج بروزن
دسته (۱) حریر منقش که در تختهای مشبک بندند و رنگ در نقشها زنند چنانکه (رنگ براورد)
که در استرآباد گرگان سازند بهار ندگر این از ملا قاسم مشهدی سندی آورده (ـه)
عشق مفلس از کجا جاه و جلالش از کجا ۔ هردو عالم از متاع حسن او یک بسته است ۔

(ملا مفید بلخی ے) برنگ غنچہ زکوی تو رخصت می بندم ٭ ز داغ بستہ برشت بخت می بندم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (رنگ بستہ) باشد وبس یا بمعنی حقیقی آویختہ وکنایہ از پردہ کہ در شتہ ہای مشبک آویزند دیگر ہیچ (اردو) وہ ریشمی پردہ جس پر رنگ برنگ نقش ونگار رہتا ہے اور مشبک دریچوں میں لٹکاتے ہیں - مذکر -

(۲) بستہ - بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع وسراج باوّل مکسور وثالث مضموم مرادف بستوہ بمعنی ستوہ کہ ستہ ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ بستوہ مزید علیہ ستوہ است بزیادت موحدہ وبستہ مخفف آن بحذف واو چنانکہ ہوشیار وہشیار وخاموش وخامش (اردو) دیکھو بستوہ -

(۳) بستہ - بقول رشیدی بمعنی معروف بہار گوید کہ مقابل کشادہ چنانکہ دربستہ وکاربستہ وامید بستہ ونظربستہ (صائب ع) خانۂ دل بصفا از نظر بستہ بود ٭ (سعدی ے) امید بستہ برآمد ولی چہ فائدہ زانکہ ٭ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید ٭ (ولہ ے) زکار بستہ میندیش دل شکستہ مدار ٭ کہ آب چشمۂ حیوان درون تاریکی است ٭ (انوری ے) می کنم تدبیر گوناگون ولی ٭ بستۂ تقدیر نگشایم ہمی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ مقصود رشیدی از معروف معنی حقیقی اسم مفعول بستن است کہ بمعنی اوّلش مذکور شد - مخفی مباد کہ برہمہ معانی مجازی بستن شامل باشد کہ بجایش گذشت (اردو) باندھا ہوا -

(۴) بستہ - بقول رشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج بمعنی آہنگی است از موسیقی کہ آنرا (بستہ نگار) نام است وآن مرکب است از حصار وحجاز وسہ گاہ **مؤلف** عرض کند کہ بستن بمجاز بمعنی سرودن بر معنی بیست و ششمش گذشت وبہمین معنی اسم مفعولش بستہ بمعنی طرز

شدہ وکنایہ از آہنگے است وبس (اردو) رآگنی مؤنث۔

(۵) بستہ۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج شخصے راگویند کہ آنرا بسحر بستہ باشند و داماد نتواند شد۔ بہار بصراحت مزید گوید کہ کسی کہ بسحر بر عروس قادر نہ شود و فرماید کہ ظاہرا فارسی ہندوستان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مؤلف عرض کند کہ مخفف (سحربستہ) و نظر بر قول ناصری وجامع کہ از محققین اہل زبانند این را فارسی ہندوستان نتوان گفت (اردو) وہ شخص جو جادو کے اثر سے اپنی عورت پر قادر نہ ہو سکے۔ مذکر۔

(۶) بستہ۔ بقول برہان وجامع وسراج بضم اول وفتح فوقانی فندق راگویند وآن مغزے باشد کہ خورند۔ صاحب محیط ذکر بستہ نکرد و بر فندق گوید کہ ہمان بندق است وصاحب منتخب ہم بر فندق بضم دال فرماید کہ میوۂ معروف کہ انرا بندق نیز گویند وصاحب محیط بر بندق می فرماید کہ بالضم معرب از فندق فارسی وبعربی طبوز نامند وگویند بندق بکسر اول اسم فارسی جلوز است کہ بادام کشمیری وسہ گوشہ و بادام کوہی نیز و بیونانی فیطیفیا و (قرودماثا) نامند وآن ثمر درختی است۔ گرم در آخر اول وخشک۔ در آوائل آن۔ ازان صفرا پیدا شود وقابض و مزید جوہر دماغ ومقوی آن ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ اشارہ فندق بر (بادام کوہی) گذشت واین متعلق بمعنی دوم بست است ہای نسبت بروز یادہ کردہ اند وبس (اردو) فندق بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ولایت کے ایک مشہور میوے کا نام جو نہایت سرخ اور جھاڑی کے بیر کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھو (بادام کوھی)

(۷) بستہ۔ بقول ناصری بمعنی ستودہ است دستہید بن محمد آنست مؤلف عرض

کند کہ نظر بر اعتبار ناصری کہ از اہل زبانست تسلیم کنیم دو مجاز متعلق دانیم با معنی اہت و دوم بستن و اسم مفعول آنست و معنی ستایش بمجاز است و جادارد کہ متعلق بمعنی سیزدہمش کنیم و اینہم مجاز باشد و بستن بمعنی ستودن نیامدہ و جادارد کہ (ستہ) را مخفف (ستائیدہ) گیریم و موحّدہ اول را زائد ولیکن اول بہتر از آخر است (اردو) تعریف کیا ہوا۔

(۸) بستہ - بقول ناصری بمعنی ستیزہ کردن ہم و فرماید کہ در منع از ستیزہ بفتح میم وکسر تا درست است (مولوی معنوی ع) مستہ صنا چند ین مے دہ بطرب با من ؛ مؤلف عرض کند کہ ستہیدن بمعنی ستیزہ کردن می آید و اسم مصدر آن ستہہ بمعنی ستیزہ و این بزیادت موحّدہ باشد و بس - پس باید بالفتح خوانیم - تسامح صاحب ناصری است کہ معنی مصدری بیان کرد مخفی مباد کہ استہ در مقصورہ بہمین معنی بر نشان چارمش گذشت و فروگذاشت ماست کہ در انجا بر حاصل بالمصدر اکتفا کردہ ایم و اسم مصدر را ذکر نکردہ ایم و ما از ماخذش ہم ہمدرا نجا بحثے کردہ ایم (اردو) دیکھو استہ کے چوتھے معنے۔

(۹) بستہ - بقول سوار السبیل بند آب نہر را گویند کہ آنرا کشادہ آب بہر جا کہ خواہند می برند و جمع آن بستان است مؤلف عرض کند کہ معنی مفعولی این بستہ شدہ و تعمیر کردہ شدہ متعلق بہ معنی ہفتم یا ہجدہم بستن و کنایہ از بند آب - تسامح محقق بالا است کہ بستان جمع این نوشتہ - جمع این بستہ ہاست وخصوصیت با نہر ہم نباشد (اردو) بند - دیکھو بر غ

بستہ چیزی بودن	مصدر اصطلاحی بقول	مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال
	سہ بحر (۱) دل نہادن (۲) اعتنا کردن بروے	پیش نکرد اگرچہ خلاف قیاس نیست بلحاظ معانی

بستن ولیکن بنظر سکوت معاصرین عجم و محققین فارسی مشتاق سند می باشیم (اردو) (۱) دل لگانا (۲) اعتماد کرنا۔

بستہ رحم اصطلاح بقول سروری و رشیدی وبرہان وجامع وسراج وبہار زن عقیم را گویند (رکن الدین کرانی ؎) ای در نظر جود تو بیقدر درم ؛ وز زادن شبہ تو جہان بستہ رحم ؛ صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ مرادف استرون۔ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید کہ زنی کہ از زادن باز ماندہ باشد آنرا ہم بدین اسم موسوم کنند **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این زنی کہ رحم او بند است وحاملہ نشود و تعمیم معنی اجازت آن می دہد کہ معنی بیان کردۂ صاحب بحر را ہم درین داخل کنیم ولیکن محاورۂ زبان چیز دیگر است صاحبان سروری وجامع کہ اہل زبانند ذکر این معنی نکردہ اند ولہذا بر عقیم اکتفا کنیم (اردو) بانجھ استرون۔

بستہ زبان اصطلاح۔ بقول بہار وبحر آنکہ بر سخن گفتن قادر نباشد (صائب ؎) زبان شکوۂ من چشم خون فشان من است ؛ چو طفل بستہ زبان گریہ ترجمان من است ؛ (اردو) وہ شخص جو بات نہ کر سکے جیسے کم سن بچہ یا گونگا۔

بستہ گہوارہ فنا اصطلاح۔ بقول بحر ومؤید اسیر محبت دنیا وگرفتار دنیا **مؤلف** عرض کند کہ بستہ درین اصطلاح اسم مفعول بستن است بمعنی سی وسوم آن ومرکب توصیفی است وگہوارۂ فنا بترکیب اضافی کنایہ از دنیا صاحبان اند وہفت تعریف این در جمع کردہ اند تسامح شان است (اردو) اسیر محبت دنیا اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو دنیا دار ہو۔

(الف) **بستہ لب** اصطلاح (الف) کسی کہ

(ب) **بستہ لبی** خاموش وساکت باشد اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای

(۳۲۳۲)

مصدری خاموشی وسکوت (ظہوری ب)
فتادہ ور قفس از گفتگوی خود طوطی ؎ کشود کار
سخنور رہین بستہ لبی است ؎ (اردو) (الف)
خاموش ۔ ساکت ۔ بستہ لب ۔ بھی کہہ سکتے ہیں
(ب) خاموشی ۔ مؤنث ۔ سکوت ۔ مذکر ۔

بستہ میان اصطلاح ۔ بقول بہار و
انند مستعد و آمادہ خدمت **مؤلف** عرض
کند کہ اسم مفعول ترکیبی است (میر معزی ۵)
ثنا و خدمت او واجب است از یمعنی ؎ قضا
کشادہ زبان است و بخت بستہ میان ؎ چنانچہ
بستہ میانست بخت در خدمت ؎ ہمیشہ ہست
قضا بر ثنا کشادہ زبان (اردو) کمر باندھا ہوا
مستعد ۔ آمادہ ۔ تیار ۔

بستہ نگار اصطلاح ۔ بقول رشیدی
و بحر و بہار آہنگی است در موسیقی کہ ذکرش
بر بستہ گذشت ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
گوید کہ نوعی از سرود (طغرا ۵) از ین رہ
حور بر صوتش نثار است ؎ کہ نقش حیتیش بستہ
نگار است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول
ترکیبی است و معنی لفظی این نقش بستہ و کنایہ
از آہنگی کہ سامعین از حیرانی نقش دیوار شوند
ہمین است وجہ تسمیہ این (اردو) بستہ نگار
فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا اصطلاحی
نام اردو میں معلوم نہ ہو سکا ۔

بستہ نیشکر اصطلاح ۔ بقول (خان
آرزو در چراغ ہدایت) و بحر و بہار نیشکر ہای
بسیار بہم بستہ کہ آنرا بہندی بہاندی و بوکی
گویند (کلیم ۵) قلم می شدی ترکش اندر کمر ؎
بیک ضرب چون بستۂ نیشکر **مؤلف** عرض
کند کہ اگرچہ بمعنی لفظی مرکب اضافی است
ولیکن در محاورۂ فرس بستہ را گویند کہ شرط
بازان نیشکر را بہ تعدادی مخصوص می بندند
و بران شمشیر می زنند ہر کہ بستہ را در یک ضرب شمشیر
قطع کرد بازی برد (اردو) بہاندی بقول آصفیہ

ہندی - اسم مؤنث - گنوّں کا بنڈل - پونڈا وگا بوجھا - پشتارۂ نیشکر - سو پچاس گنوں کا بوجھ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن میں (بولی) اسی بستۂ نیشکر کے لئے مستعمل ہے جس پر شرط باندھکر تلوار چلاتے ہیں

بستی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم باغبان و منسوب بباغ **مؤلف** عرض کند کہ بزیادت تحتانی نسبت بر لغت بست کہ بمعنی اوّلش گذشت موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت دار (اردو) دیکھو باغبان -

بستیاج | بقول برہان وہفت بفتح اوّل وسکون ثانی و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ وبای ابجد بالف کشیدہ وبجیم زدہ بلغت رومی خسک را گویند وبلغت اہل مغرب (حمص الامیر) خوانند طبیعت وی سرد است باعتدال وضماد کردن آن بر ورمہای گرم نافع صاحب محیط تبرک موحدہ ذکر بستیاج کردہ گوید کہ بفارسی درمنۂ ترکی و (خلال مکہ) ولعربی سدی و در حشیشۃ الخلال و بزبان مصری اخلہ وحسکہ نامند وآن نباتی است خار دار گویند گیاہ آن گرم وخشک در اوّل دوم وباندک عطریت خلال کردن آن جہت تقویت دندان وطلای آن جہت تحلیل اورام نافع ومنافع دارد وتخم آن گرم وخشک در آخر دوم - جہت سرفہ و فواق وریاح وسنگ وتفتیح سدہ جگر وادرار بول نافع **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ اسم فارسی این بالا مذکور شد ولیکن فارسیان ہمین لغت رومی را بر زبان دارند ازینجاست کہ صاحب برہان در لغات مستعملۂ فرس ذکر این کردہ مخفی مبادکہ بخیال ما این ہمان درخت پیلو باشد کہ مسواک آن از مکہ معظمہ می آرند صاحب محیط بر (پیلو) گوید کہ بہندی اسم راک است وبہ سنسکرت

کرتھل ۔ درخت صحرائی است ونزد ہندیان گرم وسبک وملین ومشہی طعام و دافع قی و مضمضہ آب جوشیدۂ آن دافع درد دندان ومقوی باہ حیف است کہ از اسمای السنہ غیر مطابقت خیال مانمی شود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ایک نبات کا نام ہے خوخار دار ہوتا ہے جس کو فارسیوں نے (خلال مکّہ) کہا ہے ہمارے خیال میں وہی درخت ہے جسکو دکن میں پیلو کہتے ہیں اور حجّاج بطور تحفہ مکّۂ معظمہ سے جو مسکوا کین لاتے ہیں وہ اسی درخت کی ہوتی ہیں صاحب آصفیہ نے پیلو پر کہا ہے اسم مذکّر وہ درخت جس کی جڑ اور شاخوں کی اکثر مسواک بناتے ہیں ۔ صاحب محیط نے (درمنہ) کا ترجمہ اجوائن لکھا ہے ۔

بسجستہ بقول ناصری وانند بفتح با وضم جیم بمعنی (۱) محبوب ومعشوق است وآنرا بس خواستہ نیز گفتہ اند و (۲) بمعنی مطلوب و تمنّا نیز آمدہ و فرماید کہ این لغت از دساتیر نقل شد **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان قدیم این را مرکّب کردہ باشند با لفظ بس بمعنی بسیار و جُستہ کہ اسم مفعول جُستن است یعنی چیزے کہ تلاش او بسیار کردہ شد کنایہ از معشوق و تمنّا ہم ۔ نظر با عتبار ناصری این را لغت مرکّب ژند و پاژند دانیم ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند وسکوت دیگر محققین بے توجہی وسر و مہری شان است با فارسی قدیم دیگر ہیچ (اردو) (۱) محبوب ۔ معشوق ۔ مذکّر ۔ (۲) تمنّا ۔ دیکھو آرزو ۔

(۴۳۴۵) **بسخن در شدن** مصدر اصطلاحی ۔ متفق الرّاے ومتفق الکلام شدن ۔ (انوری ۵) بسخن در شدیم ہر سہ بہم ٭ چون سہ یار موافق ومشتاق ٭ (اردو) متفق الکلام ۔ متفق الرّاے ہونا ۔

بسخندن بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح خاے معجمہ و سکون نون بمعنی خمیر ساختن
مؤلف عرض کند کہ محققین مصادر و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ این مصدر مرکب است از لفظ بس و خندہ۔ بس بمعنی بسیار و خندہ بمعنی شگفتگی کہ اسم مصدر (خندیدن) است کہ بجایش مذکور شود۔ فارسیان بحذف ہاے ہوز بزیادت علامت مصدر (دن) و حذف یک دال مہملہ مصدری ساختند کہ معنی لفظی این بسیار شگفتہ کردن و کنایہ از خمیر ساختن **(اردو)** خمیر کرنا۔

بس خواستہ اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و ہفت کنایہ از مطلوب و معشوق **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (بس خستہ) کہ بالاگذشت یعنی چیزی کہ خواہش آن بسیار است مطلوب و معشوق است و بس **(اردو)** دیکھو بس جستہ۔

بسد بقول سروری بحوالهٔ عجائب البلدان بضم با و فتح سین مہملہ مشدّد و بہ تخفیف سین (۱) مرجان دفرماید کہ آنرا کامہ نیز خوانند و ضبط آن قعر دریاست۔ رسنی افگنند و برکشند چون باد برو وزد و آفتاب تابد سرخ گردد (انوری ے) **فروگسست بعناب عنبرین سنبل ٭ فروشکست بخوشاب بسدین شکر ٭** صاحب جہانگیری این را (۲) مرادف بست بمعنی اول و دوم نوشتہ و ذکر بستان ہم باو کردہ صاحب برہان بذکر معنی اول و دوم و گوید کہ بمعنی اول بکسر اول ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ بہ تشدید و ذال معجمہ آخر معرب بُسَّد فارسی است کہ مرجان باشد **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ این بر معنی یازدہم بست کردہ ایم و آن مبدّل این است و قول صاحب محیط را نسبت مزاج و خواص این ہم را انجا

نقل کردہ ایم صاحب سروری این لغت فارسی را بہ ذیل لغاتی آوردہ کہ آخرش ذال معجمہ است تسامح او بیش نباشد کہ محققین فارسی زبان بالاتفاق این را بہ دال مہملہ آخر آوردہ وآنچہ صاحب سوار السبیل گوید درست کہ بہ تشدید سین وذال معجمہ معرب است ولیکن تسامح او می نماید کہ در فارسی بستد بہ فوقانی سوم گفتہ کہ لغتی بدینمعنی در فارسی نیست غلطی کتابت او می نماید کہ بسد فارسی را بزیادت فوقانی بستد فارسی نوشت (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور گیارھویں معنے ۔

بسدک | بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا وبقول رشیدی ۔ بفتح با وسین مہملہ وسکون دال مہملہ (۱) بمعنی دستۂ جو وگندم دروہ باشد صاحب برہان ذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بسکون ثانی بروزن زردک دارویست کہ آنرا (اکلیل الملک) خوانند صاحب ناصری ذکر معنی اول بروزن اختلاف اعراب ذکر معنی دوم کردہ وصاحب جامع ہمزبان برہان ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول قانع دفرماید کہ بسک مخفف این باشد **مؤلف** عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ اصل این بستک بودہ بمعنی چیزی خورد کہ بستہ شدہ وکنایہ از دستۂ جو وگندم تائی قرشت بدل شد بہ دال مہملہ چنانکہ زردشت وزردہشت پس تصرف در اعراب تصرف محاورہ باشد ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ حقیقت این بر (ارحقیقہ) گذشت وماخذ این جزین نباشد اصل این ہم بہ فوقانی عوض دال مہملہ بود ومعنی لفظی این بستان خرد وکنایہ از (اکلیل الملک) فوقانی بدل شد بہ دال مہملہ ۔ دیگر ہیچ تصرف محاورہ باشد کہ ضم اول را بہ فتح بدل کردند (اردو) (۱) درخت جوا ورگندم کا پولا ۔ دستہ ۔ مذکر (۲) دیکھو ارحقیقہ

بسدین | بقول انند وغیاث منسوب بہ بُسَّد کہ مرجان است مراد از سرخ **مؤلف**

عرض کند که یا دونون نسبت موافق قیاس و بمعنی سرخ هم کنایه ایست موافق قیاس ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) سرخ بقول آصفیه - فارسی - لال - احمر -

بسر آمدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی واقع شدن و آمدن بسر است چنانکه (بسر آمدن سنگ) (صائب ؎) آمد کار من و رشته تسبیح یکی است ٭ که ز صد رهگذرم سنگ بسری آید ٭ و (۲) بمعنی پیش آمدن و این کنایه باشد چنانکه (بسر آمدن بخت) (انوری ؎) ای شاه جهانی که ز عدل تو جهان را ٭ در وصف نیاید که چه بختی بسر آمد ٭ وارسته گوید که (۳) از حیز برآمدن و جوش کردن **مؤلف** عرض کند که لبریز شدن هم داخل همین معنی است صاحب بحر این را مخصوص کند به دیگ بخیال ما با جام و ساغر هم میتوان (صائب ؎) چرخ را آه شرربار من از جا برداشت ٭ دیگ کم حوصلگان زود بسری آید ٭ و بقول بحر و بهار (۴) آخر شدن چنانکه (بسر آمدن گیتی و روز) (انوری ؎) بر دل نفسی آمده گیتی بسر آرید ٭ گیرید که گیتی همه یکسر بسر آمد ٭ (وله ؎) هیچ روزی سراسر نامد ٭ تا دلم عشق او ز سر نگرفت ٭ و (بسر آمدن کان) (وله ؎) آصف که ز سیر قلمش تیغ سکون یافت ٭ حاتم که ز دست کرمش کان بسر آمد ٭ و (بسر آمدن درد) (وله ؎) در سر دل بسر نمی آید ٭ پا ز گل عشق بر نمی آید ٭ و بقول بحر و بهار (۵) بمعنی برباد رفتن **مؤلف** عرض کند که این مجاز معنی چهارم است که از سند (بسر آمدن کان) من وجه این معنی هم پیدا می شود که آخر شدن کان برباد شدن آنست (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) پیش آنا (۳) اُبلنا - جوش کرنا - (۴) آخر ہونا - ختم ہونا (۵) برباد ہونا -

(۲۴۲۰)

بسر آوردن مصدر اصطلاحی - متعدی بسر آمدن

(۲۴۲۱)

است سندی از انوری) بمعنی چہارمش گذشت (ولہ ۵) ای ہجر تو لفتۂ بریزم خونت ؛ وقت آمد خون بریز و عمرم بسر آ ؛ (اردو) بسر آمدن کے

تمام معنوں میں اس کا متعدی جیسے (۱) سر پر لانا (۲) واقع کرنا (۳) ابالنا۔ جوش دلانا (۴) ختم کرنا (۵) برباد کرنا۔

بسراق بقول وارستہ بضمّ اوّل و رای ہملہ یاقوت زردی کہ در ہندش پکھراج گویند (با قر کاشی ۵) زرد گوشست آنکہ از بن گوش ؛ کردہ بسراق زار پیکو را ؛ ہم او گوید کہ پیکو بہای عجمی و یای حطّی مجہول۔ ملکی است بجانب زیرباد۔ بہار گوید کہ این ظاہرا (ہندی معرب) است و اصلش پکھراج یا پکھراگ۔ صاحب انند این را لغت عرب گوید ولیکن صاحب سواء السبیل کہ محقق معربات است ازین ساکت و صاحب منتخب ہم نیاوردہ و صاحب محیط بر پکھراج گوید کہ یاقوت زرد است و پکھراگ را نہ نوشت و بر یاقوت ذکر ہمہ اقسامش باعتبار رنگ آن کردہ و ہمانجا گفتہ کہ زرد آن را بعربی بسراق و بہندی پکھراج و بانگریزی وتوپس گویند۔ بقول گیلانی خشک است و مائل بسردی اندک و بقول شیخ الرئیس معتدل۔ مفرح و مسکن۔ قاطع خون۔ نافع اورام و رافع صرع و امّ الصبیان و منافع بیشمار دارد۔ صاحب ساطع بر پکھراج گوید کہ زبرجد باشد و آن جوہریست سبز رنگ **مؤلف** عرض کند کہ سکندری خوردہ است کہ زرد را سبز نوشت و آنچہ در ترجمۂ آن زبرجد را قائم کردہ نسبت آن عرض می شود کہ زبرجد سبز و زرد ہر دو می باشد ولیکن دیگر لغات زبان ہندی پکھراج را زرد رنگ گفتہ اند نہ سبز بالجملہ بہ تحقیق ما (بسراگ) لغت فارسی است بہ بای فارسی و سین مہملہ و رای مہملہ و الف و کاف فارسی۔ جادارد کہ این را مقفرس دانیم از پکھراج کہ کاف را حذف کردند و ہای ہوّز بدل شد بہ سین مہملہ چنانکہ راہ و راس و جیم

به کاف فارسی) چنانکه اخشیج داخشیگ وپس ازان عربان فارس به تبدیل بای فارسی بعربی و کاف فارسی به قاف بسراق کردند وشعرای فرس استعمال همین کردند چنانکه سند باقر کاشی تصدیق آن می کند ولیکن این تعریب از محققین معربات تصدیق نیافت وانچه مفرس از فرهنگ ها ترک شد وبه آن جز این نیست که صاحبان تحقیق از تحقیق ماخذ سروکاری نداشتند وعجب آنست که همه محققین اهل زبان (بسراق) را اهم گذاشته اند (اردو) پکھراج بقول آصفیه- هندی- اسم مذکر- زبرجد کی ایک قسم جس کا رنگ عموماً زرد اور نہایت روشن ہوتا ہے-

بسراک بقول سروری- مخفف بیسراک که می آید بحذف یا بروزن امساک بمعنی شتربچه یک ودو ساله (پوربهای جامی ۵) شافی ز بهر کون تو ترتیب کرده ام ؛ ز خرطوم پیل وگردن بسراک ودست لک ؛ مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ بر بیسراک می آید (اردو) اونٹ کا بچہ ایک دو سال کی عمر کا- مذکر-

بسراگ این همان است که ذکرش بر (بسراق) گذشت وصراحت ماخذهم همدرانجا ذکور (اردو) دیکھو (بسراق)-

بسرباری اصطلاح- بقول مؤید بحواله قنیه باری بر سر آن وفرماید که باری که بر سر بود وصاحب هفت گوید که باری که بر سر هوای علاوه بود مؤلف عرض کند که سبحان الله چه خوش اصطلاحی برای تائید فضلا قائم شده است تا فضلا این مرکب را که بمعنی لفظی اوست اسم جامد نفهمند وصراحت صاحب هفت شایان اوست (اردو) سر پر بوجھ- مذکر-

بسربر اصطلاح- بقول مؤید ای بر سر مؤلف عرض کند کلمه بر زائد است

چنانکه (سه) بسر بر بند کافوری عمامه ؎ بتن در
پوش عنبر بوی جامه ؎ چه خوش تائیدی است
برای فضلا تا کلمه سر بر را جزو اسم جامد دانند (اردو)

بسر بردن | مصدر اصطلاحی - بقول سروری
در ملحقات (۱) کنایه از گذراندن و باتمام رساندن
و وفا کردن و (۲) سازگاری نمودن (سعدی
له) در اقصای عالم بگشتم بسی ؎ بسر بردم ایام
با هرکسی ؎ (مخلص کاشی له) زلف مشکین را کمند
گردن عشاق کن ؎ می بری تا کی بسر تنها شب دیجور
را ؎ (سنجر کاشی له) سنجر زسخت جانی یک هفته
بیتو زیست ؎ ما را گمان نبود که یک شب بسر برد ؎
(سعدی له) وان دگر پخت همچنان هوسی ؎
وین عمارت بسر نبرد کسی ؎ صاحب جهانگیری هم
در ملحقات ذکر هر دو معنی کرده - صاحبان رشیدی
و ناصری و بهار ذکر این کنند - بهار بمعنی دوم
موافقت کردن می گوید - عیبی نیست هر دو یکیست
صاحب برهان بذکر معنی اول و دوم گوید که (۳)
غمخواری کردن هم - صاحبان جامع و بحر و مؤید هم
خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی اول گوید که
(۴) بسر برداشته بردن هم (ظهوری سه) عشق
لیلی برد مجنون را بسر ؎ داغ دل از لاله بر صحرا
گریست ؎ **مؤلف** عرض کند که معنی چهارم
حقیقی است و شک نیست که کلام سعدی که بسند
اولین گذشت سند معنی چهارم است و دیگر معانی
بمجاز (اردو) بسر کرنا - بقول آصفیه (۱) گزارنا
اوقات گزاری کرنا - انجام کو پہونچانا - پورا کرنا
(۲) نباہنا - دوسرے معنے کا ترجمه (موافقت
کرنا) بھی ہوسکتا ہے (۳) غمخواری کرنا - بقوله ہمدردی
کرنا - شریک رنج و راحت ہونا (دیکھو بدرد دگران
رسیدن (۴) سر پر اٹھا لیجانا -

بسر برزدن | مصدر اصطلاحی - بمعنی
بسر کردن و موافقت کردن (انوری سه) از
عشقت ای شیرین پسر گرچه بسر بر میزنم ؎
نه یاد دیگری کنم نی رای دیگری می زنم (اردو) بسر کرنا

موافقت کرنا۔ گزارنا۔

بسر برزدن بار | مصدر اصطلاحی بآ برسر نهادن است (انوری ؎) در دهجرت گرم اشکی می دهد ز عشق صد بارم بسر بر می زند ز (اردو) بوجھ سر پر رکھنا۔ زیر بار کرنا۔

(الف) **بسر پا آمدن** | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بهار و بحر از مرض شفا یافتن۔ (مفید بلخی ؎) عمرها بود که ضعف از شکن زلف تو داشت ز زمین شکست آمده اکنون بسر پا زنجیر ز **مؤلف** عرض کند که (برسر پا آمدن) بجایش گذشت و این همه معانیش مرادف آن است و دریجا همین قدر کافیست که از سند مفید بلخی....

(ب) **بسر پا آمدن زنجیر** | بمعنی وقت آن رسیدن که زنجیر از پا برآید و رستگاری نصیب شود یعنی زنجیری که در پا افتاده بود بسر پا رسید و قریب است که از پای بیرون شود پس معنی این مصدر مرکب (آثار نجات پیدا شدن) است دهنده ور است که برای این معنی زنجیر را داخل اصطلاح کنیم و بودن آن جزو این نیست که مرادف (برسر پا آمدن) باشد و بس۔ پس محققین بالا سکندری خورده اند که این را بمعنی (از مرض شفا یافتن) نوشته اند و این معنی از سند بالا اصلا حاصل نمی شود دقائل۔ شاعر گوید که عاشق از مدت دراز بوجه شکن زلف تو ضعف می داشت و مبتلای قید شش بود و لیکن بوجه آنکه زلف تو شکست داشت اکنون آثار نجات پیدا شد (اردو) (الف) مرض سے شفا پانا اور ہمارے خیال کے لحاظ سے دیکھو (برسر پا آمدن) (ب) آثار نجات پیدا ہونا۔

بسر پا نشستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ مهیا بودن برای رفتن صاحب بحر همزبانش (سلیم ؎) تیر هوائیم که زبس بی تعلقی ز هر جا نشسته ام بسر پا نشسته ام ز مؤلف عرض کند که مرادف معنی اول و سوم (برسر پا نشستن)

است وبس (اردو) دیکھو (بسر پا نشستن) کے پہلے اور تیسرے معنے۔

بسر پردازیدن مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی گرفتن سر وآویختن بسر سند این از ظہور در (برسر پا نہادن) گذشت معاصرین عجم گویند کہ (۲) مرادف معنی دوم (بسر پیچیدن) ہم کہ می آید (اردو) (۱) سر سے لپٹ جانا (۲) دیکھو (بسر پیچیدن) کے دوسرے معنے۔

بسر پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وبحر (۱) پیچیدن دستار ومانند آن بمعنی حقیقی و (۲) مسموع است کہ باصطلاح لوطیان فعل بدکردن باشد (میر نجات ے) پر نکر رشدہ دستار زری ؟ سادہ باشد بسرش می پیچم ؟ (میرزا امان اللہ امانی ے) غیر پندارد بسر دستار زر پیچیدہ ام ؟ این نہ دستار است دردسر بسر پیچیدہ ام ؟ مؤلف عرض کند کہ (بسر پیچیدن دردسر) بمعنی دردسر پیدا شدن است ودردسر را بذمہ سر کردن و (بسر پیچیدن دستار) بمعنی نہادن ودرست کردن دستار بسر پس معنی اوّل خصوصیتی دارد وآن را پسند نکنیم۔ بخیال ما معنی اوّل پیچیدن چیزی بسر ومتعلق شدن چیزے بسر باشد ومعنی دوم بیان کردہ بہار برای لواطت مخصوص است کہ لوطیان عجم سر اعتنش نمی کنند کہ فاعل در لواطت دست ہا را بر سر مفعول می پیچید چنانکہ در جماع بازن دست ہای فاعل در بغلش (اردو) (۱) سر پر لپیٹنا۔ جیسے دستار سر پر لپیٹنا۔ باندھنا۔ اور سر مارنا (دیکھو افگندن برکسی) اور سر ہونا۔ (۲) اغلام کرنا۔

بسر تازیانہ بخشیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار وانند چیزی را سہل وفرومایہ دانستہ باشارہ سر تازیانہ عطا فرمودن مرادف (بسر تازیانہ دادن) (انوری ے) خسرو بسر تازیانہ بخشد ؟ چون ملک عراق ار ہزار باشد ؟ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف کہ تازیانہ در دست

شاہان می باشد و بی پروائی بزبان اشارہ کنند برای دادن چیزی بکسی (اردو) اشارہ سے عطا کرنا۔

بسر تازیانہ بتانم مقولہ۔ بقول مؤید ای بغیر تیغ بید رنگ بزخم تازیانہ فتح کنم صاحب ہفت ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند (بسر تازیانہ ستاندن) مصدریست اصطلاحی بمعنی گرفتن بآسانی یعنی بدون استعمال شمشیر حاصل کردن چیزی نمی دانیم کہ ہر دو محققین بالا چرا این را مقولہ قرار دادہ اند و چرا ذکر مصدر ترک کردہ اند (اردو) آسانی سے لینا۔ بغیر جنگ کے حاصل کرنا۔

بسر تازیانہ دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف (بسر تازیانہ بخشیدن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (نظامی ے) آوریدی جہان بہ تیغ فراز ؛ بسر تازیانہ دادی باز ؛ (اردو) دیکھو بسر تازیانہ بخشیدن۔

بسر تازیانہ ستاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بی تیغ و شمشیر بسر سواری گرفتن (مرادف بسر تازیانہ گرفتن) **مؤلف** عرض کند کہ صراحت این ذیل (بسر تازیانہ بتانم) کردہ ایم کہ گذشت (اردو) آسانی سے بغیر جنگ و جدل کے لینا۔

بسر تازیانہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و ملحقات برہان مرادف (بسر تازیانہ ستاندن) **مؤلف** عرض کند کہ ہمانجا صراحت کردہ ایم (اردو) دیکھو بسر تازیانہ ستاندن۔

(الف) **بسر جنگ آمدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر قریب بقبض و تصرف آمدن بہار گوید کہ کنایہ از کمال قرب یا در قبض و تصرف خود آمدن (خواجہ آصفی ے) دست در زلف سیاہت من بد روز زدم ؛ آمدم سوی تو چون شب بسر جنگ آمد ؛ و فرماید کہ میتوان گفت کہ........

(ب) **بسر جنگ آمدن شب** کنایہ از قریب آخر رسیدن شب گیرم چنانکہ از سند بالا معلوم می شود صاحب بحر ذکر (ب)، بوثیقہ سند خواجہ آصفی بجای خودش کردہ با معنی بیان کردہ بہار متفق

مؤلف عرض کند که از سند بالا تصدیق (ب) می شود و این کنایه باشد و الف بمعنی حقیقی است وبس ولیکن ضرورت ندارد که قرب قبض و تصرف گیریم بلکه معنی بچنگ آمدن است مطلقاً که چنگ وسر چنگ هر دو یکی است۔ مخفی مباد که آنچه بهار لفظ را خود را در معنی الف داخل کرده سکندری خورده هیچ ضرورت تخصیص به خود نیست فتامل (اردو) (الف) قبضه میں آنا (ب) رات کا قریب الختم ہونا۔

بسر چیزی نهادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار بمعنی صرف چیزی کردن (محمد قلی سلیم ؎) از طبع خسیس خویش چون ناف ٭ کون را بسر شکم نهادی ٭ (وله ؎) از سرتا پا تن تو چون آیینه صاف ٭ چون تیغ مژه برآمدی خوش زغلاف ٭ رفتی بضیافت حریفان آخر ٭ کون را بسر شکم نهادی چون ناف ٭ مؤلف عرض کند که (بچیزی را بسر چیزی نهادن) بمعنی حقیقی است یعنی چیزی را بالای چیزی نهادن و سلیم در هر دو سند (کون بر سر شکم نهادن) آورده و معاصرین عجم گویند که این بمعنی آماده شدن مفعول است برای مفعولی که کونش سر شکم فاعل می رسد و این مصدر عام را که بالا مذکور شد بحذف لفظ چیزی که در اول اوست مخففش تصرف کردن و بستری کار گرفتن که بدون اختصار است کار بهار باشد۔ حیف است که صاحبان بحر و انند نقلش کرده اند معلوم می شود که نظر بر کاکت معنای این اصل مقصود را گذاشتند و این از شعار تحقیق دور است (اردو) کسی چیز کے لئے صرف کرنا بہاری تحقیق کے لحاظ سے کسی چیز کو کسی چیز پر رکھنا۔

بسر چیزی یا کسی رسیدن مصدر اصطلاحی حمله کردن بران و تاخت آوردن بر و (انوری ؎) گفتم جانی بسر آمد مرا ٭ عشق تو آخر بسر آن رسید ٭ (اردو) سر پر آچڑھنا۔ بقول آصفیه۔ چھاتی پر آموجود ہونا (عارف ؎) شامت ہے کسکی منہ جو ترے ناصحا چڑھے ٭ جو شخص یوں بلا کیطرح سر پہ آچڑھے ٭

بسر خامهٔ سخن گفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند سخن شائستہ گفتن (فرماید که از عالم بزبان قلم حرف زدن است (فرخی ؎) با عطارد بسر خامه سخن بایدگفت ؎ هر دبیری که بدیوان کند آغاز التحریر

مؤلف عرض کند که با تعریف صاحب انند اتفاق نداریم سیاقش تقاضای آن می کند که این کنایه باشد از مراسلت و خط و کتابت کردن (اردو) شائستہ گفتگو کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے مراسلت کرنا خط وکتابت کرنا۔

(الف) **بسر خود** | اصطلاح۔ بقول وارستہ و بهار مرادف بر سر خود و آن بجایش گذشت (شمسی بدخشی ؎) کاکلت چند بگرد مه تابان گردد ؎ بسر خود مگذارش که پریشان گردد ؎ **مؤلف** عرض کند که بای موحده بمعنی بر می آید و ازینوجه میتوانیم که این را مرادف (بر سر خود) گیریم و خیال خود نسبت معنیش همدرانجا بیان کرده ایم ولیکن دراینجا همین قدر کافی است که از سند بالا مصدر........

(ب) **بسر خود گذاشتن کسی را** | بمعنی بحال خود گذاشتن کسی را پیدا میشود پس اگر مجرد (الف) را از همین سند گیریم هم (بسر خود) بمعنی بحال خود باشد و بس (اردو) الف۔ اپنے حال پر (ب) اپنے حال پر چھوڑنا۔

بسر خوش | اصطلاح۔ بقول شمس بفتحتین و کسر سوم یعنی استقلال خود و در نسخهٔ مؤید مطبوعه مطبع نولکشور هم همین لفظ است و همین معنی و لیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید (بسر خویش) به تحتانی ششم نوشته و همین است موافق قیاس نظر بر معنی۔ **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این بالای سر خود است و برای معنی بیان کردهٔ مؤید طالب سند استعمال می باشیم۔ سند استعمال این از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت بهار این را مرادف (بر سر خویش) نوشته که بجایش گذشت (اردو) اپنا استقلال۔ اور ہمارے معنوں کے

لحاظ سے اپنے سر پر (دیکھو بر سر خویش)

بسر در آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار روانند پیش پا خوردن است (ظہوری ؎)
از غاشیہ داری تو خورشید ٭ از گرم روی بسر در
آید ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اردو) سر کے بل گرنا۔

بسر دست آمدن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر مرادف (بسر چنگ آمدن) بہار گوید کہ
کنایہ از کمال تقرب یا در قبض و تصرف خود
آمدن **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بقول بہار
بر (بسر چنگ آمدن) مذکور شد و ما با او اختلاف
کردہ ایم و در ہما ہم ہمان (فخر الدین علی ؎)
کو بخت کہ بگیرم من مست در آید ٭ زلفش کشم
و شب بسر دست در آید ٭ (اردو) دیکھو بسر
چنگ آمدن۔

بسر دستی | اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی بسر
پنجگی و اندک سعی صاحب شمس گوید کہ معنی سرسری
و اندک دستی۔ صاحب ہفت باتفاق مؤید گوید کہ بکسر رای مہملہ
باشد **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش غیر از اضافت بسوی
دستی نباشد و محققین فرس ازین ساکت و سند استعمال
پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است و ذوق زبان می
می خواہد کہ بدون اضافت خوانیم و می توانیم گفت کہ "ما
درین کار بسر دستی کامیاب شدیم" باقی حال مشتاق
سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
تھوڑی سی کوشش سے۔ سرسری طور پر۔

بسر دویدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) دویدن بکمال سرعت و مبالغہ کردن در آن
(بوستان سعدی شیرازی ؎) پیادہ بسر بر در
بارگاہ ٭ دویدند و بر تخت دیدند شاہ ٭ وہم او
بقول بعض محققین فرماید کہ (۲) در محل تعظیم مستعمل
صاحبان اند و بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند
کہ بہر دو معنی کنایہ باشد و بہ تحقیق ما معنی اول متحقق
کہ بہ طوع و رغبت و مسرت و با امتثال حکم حاکم
و معشوق دویدن است سند سعدی ہم برای ہمین

معنی است و استعمال این معنی دوم از نظر ما نگذشت بدون
سند استعمال تسلیمش نکنیم (اردو) (۱) سرعت کے ساتھ
دوڑنا (۲) رغبت اور خوشی کے ساتھ دوڑے جانا
جیسے (سر سے چلنا) یعنی سر کو پاؤں بنا کر راستہ
طے کرنا۔ دیکھو (از سر قدم ساختن) مگر اردو میں
(سر سے دوڑنا) مستعمل نہیں ہے۔ مخاطب کی تعظیم
یا امتثال حکم میں دوڑے جانا۔

(الف) **بسر رسانیدن** مصدر اصطلاحی

بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بمعنی بسر آوردن
(محمد مسیح فسائی ؎) بسر نتوان رساندن با حیات
تن رہ دل را ؏ بچشم نقش پا در خواب نتوان دید
منزل را ؏ **مؤلف** عرض کند که لازم این....

(ب) **بسر رسیدن** بقول بہار بمعنی (۱) آخر
شدن و (۲) برباد رفتن (قاضی احمد ؎) خنجر
بدست بر سرم آن سیمبر رسید ؏ گفتم که چیست گفت
که عمرت بسر رسید ؏ صاحب بحر بر معنی (آخر شدن)
قانع۔ بخیال ما معنی اول موافق قیاس و کنایہ است
بمعنی دوم ہیچ۔ که بدون سند استعمال تسلیمش
نکنیم (اردو) (الف) آخر تک پہنچانا۔ ختم کرنا
(ب) (۱) آخر ہونا۔ ختم ہونا۔ (۲) برباد ہونا۔

(الف) **بسر رشتہ رفتن** مصدر اصطلاحی

بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از آمدن بسر
سخنی باشد که در اثنای گفتن سر رشتہ را از دست داده
و گم کرده باشد (مولوی معنوی ؎) دلا دلا بسر رشتہ مثل
بشنو ؏ که آسمان ز کجاست و ریسمان ز کجا ؏ صاحب
رشیدی نقل نگارش۔ صاحب برہان گوید که کنایہ از آمدن
بسر سخنی بود که در اثنای گفتگو جملہ معترضہ بیان کنند
تا فاصلہ واقع نشود و بقول صاحب بحر بر سر مطلب
آمدن بعد ذکر جملہ معترضہ و بقول جامع کنایہ از آمدن بسر
سخن و مطلب اول بعد از جملہ معترضہ۔ بہار ہم ذکر این
کرده و سند بالا را به اختلاف خفیف بذیل (آسمان از
کجا و ریسمان از کجا) نقل کرده و ما ہم بجای خودش نقل کرده
ایم که لفظ شنو بعد لفظ رشتہ می باشد یعنی (دلا دلا بسر رشتہ
شنو مثل بشنو ؏) پس این سند مصدر........

(ب) **بسر رشته شدن** | باضافت رای مهمله
اول بمعنی سلسلهٔ سخن را نگاه داشتن پیدا میشود
تا از جملهٔ معترضه سلسله بیان قطع نه شود دیگر
هیچ و مولوی معنوی استعمال همین مصدر کرده
است نمی دانیم که محققین بالا این را بسند (الف)
چطور آورند و اگر عرض (شو) (رو) باشد
همین سند البته (الف) را بکار می خورد باین حال
حقیقت معنی این مصدر اصطلاحی ـ (الف باشد
یا ب) همین قدر است که ذکرش کرده ایم طرز
بیان محققین بالا و سیاصاحب جهانگیری کشف
حقیقت نمی کند ـ (اردو) (الف و ب) سلسلۂ
کلام کو باقی رکھنا اور کسی جملۂ معترضہ کی وجہ سے
سلسلہ قطع نہ ہونے دینا ـ

بسر رفتن | مصدر اصطلاحی ـ بقول انند
بمعنی (۱) بسر افتادن (نظیری ؎) دل نزار ز
تن بر دبار خواهد عشق ؛؛ که از نسیم بجوش آید و بسر
نرود ؛؛ (وله ؎) ظرفی بهم رسان که مبادا بسر روی
منصور را کمند بلا در گلو کشند ؛؛ (ظهوری ؎) مشکل
اگر بر جاه و جیحون بسر رود ؛؛ تشنه است قطرهٔ قلزم
و عمّان چه بر کشم ؛؛ **مؤلف** عرض کند که بسر افتادن
بمعنی واقع شدن بر سر است اگر این را بمعنی اوّل
بیان کرد محقق بنگلوری گیریم مشتاق سند دیگر باشیم
که این معنی از سند نظیری پیدا نیست بلکه از کلامش
(۲) بمعنی لبریز شدن است و مراد از جامهٔ خود
بیرون شدن کسی و تحمّل چیزی نه کردن و دیگر
هر دو اسناد هم بهمین معنی آمده فتأمّل (اردو) (۱)
سر پر واقع ہونا (۲) اُبل پڑنا ـ بقول اسیر کہ منظر نہیں
ہے کہ اُٹھنا (اسیر ؎) منصور کا یہ ظرف کہاں
تھا اُبل پڑا ؛؛ مشکل ہے شرب بادۂ مرد آزمائے عشق کا ؛؛

بسر رفتن صحبت | مصدر اصطلاحی ـ بقول
بحر موافق شدن صحبت **مؤلف** عرض کند که
زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان
ازین معنی ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم
خلاف قیاس نباشد (اردو) صحبت بننا ـ

بقول آصفیہ ۔ صحبت برا ہونا (ممنون ؎) دیکھئے
یارب کہ اس سے صحبتیں کیونکر بنیں ۂ وہ ہے اک
مرزا نش چاہیں سوا ہم اختلاط ۂ صحبت موافق
ہونا بھی کہہ سکتے ہیں ۔

بسر زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند
(۱) باخبر رسانیدن چیزی را و (۲) موافقت کردن
باچیزی دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت
بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ از نظر ما گذشت
(بسر برزدن) البتہ بمعنی دوم گذشت (اردو)
(۱) دیکھو بسر رسانیدن ۔ (۲) موافقت کرنا ۔

(۲۳۳۲) **بسر زدن گل** مصدر اصطلاحی ۔ قائم کردن
گل و دستار (ظہوری ؎) کسیکہ پای دلش را بہ سفت
خارغمی ۂ گلی بسر نزد از باغ زندگانی خویش ۂ
(اردو) سر پر پھول قائم کرنا ۔ پگڑی میں پھول لگانا ۔

بسر زلف اصطلاح ۔ بقول بہار نیاز و تبختر
و فرماید کہ در اقوال و افعال ہر دو مستعمل چون (بہ
سر زلف می بجام کردن) **مؤلف** عرض کند کہ
معنی لفظی این باشارۂ زلف است و باہر مصدر
و لفظ کہ استعمال این می شود حرکت بناز پیدا می شود
(اردو) اشارۂ زلف سے ۔ زلف کے اشارے سے

(الف) **بسر زلف حرف زدن**	مصادر اصطلاحی باہر نسبت (الف)
(ب) **بسر زلف سخن کردن**	
(ج) **بسر زلف سخن گفتن**	
(د) **بسر زلف سخن می گوید**	

گوید کہ باستغنا و بی پروائی و کنایہ و بناز و تبختر
حرف زدن است (الف صائب ؎) از
قرب حسن گرنہ دماغش مشوش است ۂ چون حرف
می زند بسر زلف شانہ اش ۂ (الف رفیع ؎)
بسر زلف اگر حرف زنی مشکل نیست ۂ مشکل
اینست کہ با چین جبین می گوئی ۂ ہم او نسبت
(ب) فرماید کہ مرادف (الف) است (ب ملا مفید
بلخی ؎) ناخن چو شانہ در جگر زلف می کنم ۂ
بانو خطان سخن بسر زلف می کنم ۂ خان آرزو در
چراغ ہدایت نسبت الف گوید کہ بمعنی ناز کردن

شہرت دارد۔ صاحب بحر ذکر (الف و ب و ج) کردہ متّفق با بہار۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر (د) کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت۔ مؤلّف عرض کند کہ حال مصدر (ج) است و مثل شد بزبان۔ فارسیان چون کسی را بینند کہ باشارہ و کنایہ و بناز و ادا حرف می زند بحق او این مثل را می زنند (اردو) (الف و ب و ج) کنایہ اور اشارے اور ناز و ادا سے بات کرنا (د) اشاروں سے بات کرنا اور ناز و ادا و زلف کے اشارے سے مطلب ادا کرنا ہے۔

بسر زلف صحبت داشتن مصدر اصطلاحی بقول غیاث و بحر و انند پریشان و تیرہ و زبون گشتن و اظہار رنجش نمودن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نہ شد مشتاق سندمی باشیم اگرچہ موافق قیاس است ولیکن محققین اہل زبان ازین ساکت معاصرین عجم برزبان ندارند ولیکن این کنایہ را پسند می کنند (اردو) پریشان ہونا۔ اظہار رنج کرنا۔

بسر زلف گفتن مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بسر زلف حرف زدن) است (ابراہیم شوستری ؎) کردم چو سراغ دل گم گشتہ ز چشمش ؏ گفتا بسر زلف کہ در زیر سر اوست ؏ (اردو) دیکھو بسر زلف حرف زدن۔

بسر زلف می بجام کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بناز می بجام کردن۔ خان آرزو در چراغ ہدایت بذیل (بسر زلف حرف زدن) اشارہ این کردہ است و بہار بذیل (بسر زلف) (ملا طغرا ؎) چون بسر زلف کرد ساقی ما می بجام ؏ سر بہ کش ناز شد دیدۂ پیمانہ را ؏ مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ناز و ادا سے شراب پیالہ میں ڈالنا۔

(الف) بسر سنگ نشاندن مصدر اصطلاحی بقول خان آرزو در چراغ متعدی (بسر سنگ نشستن)

(۲۲۱۲)

بمعنی بے اعتبار و زبون ساختن است (تاثیر ؎) گر چنین دست دہد ہمّت من احسان را باز ہمچو سنگک بسر سنگ نشانم تان را بہار نذکر این ذکر......

(ب) **بسر سنگ نشستن** ہم کردہ گوید کہ کنایہ از خوار و بی اعتبار شدن است صاحب بحر ہم ذکر این کردہ گوید کہ مرادف (بر سر سنگ نشستن) است کہ بجایش گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت این ہر دو مصدر را ہمانجا ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو سر سنگ نشاندن و نشستن۔

بسر شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار بمعنی بسر رسیدن (خواجہ شیراز ؎) بپای شوق گر این رہ بسر شدی حافظ ؛ بدست ہجر ندادی کسی عنان فراق ؛ صاحب بحر گوید کہ (۱) آخر شدن و (۲) بر پا رفتن است صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این کردہ می فرماید کہ بمعنی آخر شد **مؤلّف** عرض کند کہ با خیال خود را نسبت معنی دوم ہمد را انجا ظاہر کردہ ایم معاصرین عجم بر زبان دارند و بتحقیق ما از مجرد (بسر شدن) معنی بسر شدن زندگی ہم پیدا می شود چنانکہ (انوری ؎) بی عشق تو ام بسر نخواہد شد ؛ با خوی تو خوی در نخواہد شد ؛ جز وصل ترا نمی شود در سر ؛ وین کار چنین بسر نخواہد شد ؛ (اردو) دیکھو بسر رسیدن اور ہمارے معنی کے لحاظ سے بسر ہونا۔

بسر شند استعمال۔ بقول مؤیّد و ہفت بحوالہ شرفنامہ بسکون دوم سرشتہ کنند یعنی خمیر و فرماید کہ قیاس بکسرات آید **مؤلّف** عرض کند کہ موحدہ اوّل زائد است و مکسور و سین مہملہ ہم مکسور مزید علیہ سرشند صیغہ جمع مضارع از مصدر سرشتن کہ بجایش می آید و واحد این سرشد۔ بیچارہ صاحب مؤید الفضلا از تعریف بلیغ مشتق را اسم جامد کرد و علما را خوش تائیدی داد (اردو) خمیر کریں۔

(۳۲۲۵) **بسر غلطیدن** مصدر اصطلاحی۔ سر بزمین انگندن و در خاک غلطیدن (ظہوری ؎) نگہ

کز چشم من رو بیدہ ز تاریکی بسر غلطد ؎ ز تلخی پوست
انداز دسخن کز کام من باشد ؎ (ولہ ؎) بہ نیم
جرعہ فلک اینچنین بسر غلطید ؎ خوش آن
حریف کہ خم خانہا تمام کشید ؎ (ولہ ؎) خوشا
صیدی کہ از زخم غمی بر کید گر غلطد ؎ اگر ساز دبرو
شوق پا حکم بسر غلطد ؎ (اردو) سر کے بل خاک
میں لوٹنا۔

بسر فکندن | مصدر اصطلاحی۔ افکندن (۱۴۶۴)
بر زمین ذریعہ سر (انوری ؎) عمری کمان صبر
بزہ کردہ داشتم ؎ واخر بہ تیر غمزہ فکندی بسر
مرا ؎ (اردو) سر کے بل زمین پر گرانا۔

بسر کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
مرادف بسر بردن (زکی ہمدانی ؎) نہ یار را
ز غم خود خبر توانم کرد ؎ نہ با جفای غم او بسر
توانم کرد ؎ **مؤلف** عرض کند مرادف معنی
اوّل بسر بردن است کہ بجایش گذشت مخفی
مبادکہ اصل این بسر کردن زندگی بود بمعنی لفظی
با آخر رساندنش و بمجاز بمعنی گذاردن زمانہ زندگی مستعمل
شد و بحذف زندگی مجرد (بسر کردن) ہم بہ ہمان
معنی اصطلاح قرار یافت (اردو) بسر کرنا۔ دیکھو بسر
بردن کے پہلے معنے۔

بسرکسی آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
دو وارستہ و بحر بخیال او وارسیدن (محمد کاظم قمی ؎)
رود دم ز تن برون جان چو زدر تو خواہی آمد ؎ چہ
بمدعا برسیم چو بسر تو خواہی آمد ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن بہ بالین است و بس
(اردو) بیمار پرسی کرنا۔ عیادت کو آنا۔

بسرکسی پیچیدن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف
(برسر کسی پیچیدن) کہ بجایش گذشت (میر نجات
؎) بہتر است از ہمہ فن گرد سرت گردیدن ؎
دست بر داشتن از پا بسرت پیچیدن ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ صراحت کامل بر (برسر پیچیدن) گذشت
(اردو) دیکھو برسر کسی پیچیدن و برسر پیچیدن۔

بسرکسی رسیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار

و وارستہ وبحر مرادف (بسرکسی آمدن) **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمہ را انجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (لاادری ے) بچہ ناز رفتہ باشد زجہان نیازمندی ۂ کہ بوقت جان سپردن بسرش رسیدہ باشی ۂ سند دیگر برای سر شدن) گذشت (**اردو**) دیکھو (بسرکسی آمدن)

(الف) بسرکسی گردیدن | مصادر اصطلاحی

(ب) بسرکسی گشتن | (الف) بقول وارستہ وبہار مرادف گرد سر گردیدن ۔ صاحب بحر گوید کہ طواف آن کردن وقربان آن شدن ۔ (محسن تاثیر ے) باآنکہ می کشم ستمی راہزار بار ۂ گردم ہمان بسر صنمی را ہزار بار ۂ (ب) مرادفش (نظیری ے) گرد سر تو گشتن ومردن گناہ من ۂ دیدن ہلاک ورحم نکردن گناہ کیست ۂ (**اردو**) صدقے ہونا ۔ قربان ہونا ۔ طواف کرنا ۔

بسرکشیدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ وبحر واند بیکدفعہ بلا جرعہ کشیدن (عالی ے) جام واغی از جنون عالی بسر خواہم کشید ۂ در خمارم ساغر سرشاری باید مرا ۂ **مؤلف** عرض کند کہ تخصیص این با پیالہ وجام وساغر وامثال آن است ۔ مخفی مباد کہ چون خواہند کہ جام وساغر را بیکدفعہ بلا جرعہ بکشند سر را بجانب پس میل دہند از ہمین عادت این محاورہ قائم شد کہ در فعل کشیدن سر ہم داخل است (**اردو**) ایک گھونٹ میں پی لینا ۔

بسر منزل رسیدن | مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی رسیدن بمنزل است (صائب ے) زچاک موجہ بساحل نمیرسد صائب ۂ سبکروی کہ بسر منزل رضا نرسد ۂ (**اردو**) منزل پر پہنچنا ۔

(الف) بسر وچشم | اصطلاح ۔ بقول بہار

(ب) بسر ودیدہ | بجہت تعظیم امرا در وقت قبول کردن کاری گویند ودرین مبالغہ زیادہ ازان است کہ تنہا گویند (بچشم) (شاطر ے) قدمی نہ بسر ودیدہ غمدیدہ ما ۂ کلہی داشتہ باشی بسر ودیدہ ما (خواجہ سلمان ے) بسر ودیدہ

آمدی کہ بہشت ؎ دیدہ بر پای خواجہ مالیدی ؎ مؤلف
عرض کند کہ۔ حاشا کہ چنین باشد۔ محقق ہند نژاد
ذوق زبان ندارد و نمی داند کہ در ہر دو سند ما ماں (ب)
بمعنی بیان کردہ او نیست و حق آنست کہ فارسیان
با متثال حکم کسی نظر بہ تعظیمش گویند ؎ چشم ؎ بچشم
ہم و ما از معاصرین عجم اصلا نشنیدیم کہ درین موقع
عوض (چشم) بسر چشم یا بسر و دیدہ گفتہ باشند
فارسی دانان ہندوستان استعمال الف البتہ کنند
لیکن (ب) را اصلا بر زبان ندارند و آنچہ محقق
بیچارہ تخصیص این با مبالغہ کردہ است ہیچ مدعی
چست است و گواہش سست۔ سندی باید و
بدون آن اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بچشم۔

بسر وقت آمدن مصدر اصطلاحی۔ بر
عین وقت آمدن و بر وقت آمدن فک اضافت
است در (سر وقت) دگر ہیچ (صائب ؎)
چرا ہرگز بسر وقت من بیدل نمی آئی ؎ چنین
کز دیدہ غافل میروی غافل نمی آئی ؎ (ولہ ؎)
در بساطم گہی باز پسینی ماند است ؎ گر بسر وقت من
ای سست وفا می آئی ؎ (اردو) وقت پر آنا۔

(الف) **بسر وقت افتادن**
(ب) **بسر وقت رسیدن**
(ج) **بسر وقت کسی آمدن**
(د) **بسر وقت کسی افتادن**
(ہ) **بسر وقت کسی رسیدن**

مصادر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر الف و ب کردہ بر معروف
قانع بہار ذکر ج و (د) و (ہ) کردہ گوید کہ کنایہ از رسیدن
در وقت سختی و مصیبت بر کسی و بقول صاحب بحر پرسش
حال کردن در وقت مصیبت (سعید اشرف ؎) درین غربت شدم
غمگین و غمخواری نمی آید ؎ بسر وقتم ز یاران وطن کاری
نمی آید ؎ (صائب ؎) بسر وقت دل من گر چنین
مستانہ می آئی ؎ نخواہد ماند ای بیرحم دودی از کباب
من (محسن تاثیر ؎) افتادی اگر دیر بسر وقت
ہلاکش ؎ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ؎ مؤلف
عرض کند کہ ذکر (الف و ب) ضرورت نداشت
کہ مقصود ما از (ج) و (د) و (ہ) حاصل می شود و حق

آنست که هر سه مصدر آخر الذکر را بالفظ کسی آوردن درست است و بحذف آن درست نیست و این هر مرادف یکدیگر کنایه باشد از رسیدن و خبر گرفتن کسی	درعین وقت احتیاج و بروقت رسیدن (اردو) وقت پر پہنچنا۔ بقول آصفیہ ضرورت پر پہنچنا اور (وقت پر کام آنا) بقولہ ضرورت پر کام نکالنا چاہیے۔ جو وقت پر کام آئے وہی ہے

بسره | بقول ناصری بمعنی (۱) بسیار راه یعنی کثیر الطرق وآن شهری بوده که از اطراف عرب وعجم در آن جمع می شده اند وآخر اعراب غلبه کردند ونام آن را معرب کرده بصره کردند والآن بتعریب مشهور و منسوب بر انجا را بصری خوانند۔ صاحب شمس گوید که بکسر لغت فارسی است بمعنی (۲) از این سو و صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند که بمعنی اول مخفف بس راه است ونام حقیقی شهر بصره که حالا بر زبان عجم متروک و معربش مستعمل و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم که خلاف قیاس است و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت (اردو) (۱) بصره ملک شام کا ایک مشہور شہر مذکر۔ (۲) اس طرف

بسریا | بقول برهان وناصری وهفت بکسر اول وثالث وتحتانی بالف کشیده بلغت زند و پازند گو را گویند که بعربی لحم خوانند صاحب ناصری هم در ملحقات ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ماخذ این هیچ متحقق نمی شود اسم جامد فارسی قدیم گوئیم و بس وباشد که فارسیان از لغت بسر که بالضم بزبان عرب بمعنی خرمای خام وتازه از هر چیز است این لغت را بزیادت تحتانی والف واختلاف اعراب اول تفریسًا وضع کرده باشند واین قیاس بعید است صاحب محیط بر گوشت فرماید که اسم فارسی است و برومی کریاس وبعربی لحم وبهندی ماس گویند منعقد است از خون۔ افضل از سائر اغذیه وکثیر التغذیه۔ قریب الاستحاله وبهترین آن در مواشی بز وگوسفند که عمرش کمتر از شش ماه وزیاده از یک سال نباشد وبعد از آن گوساله ویک ساله گاو وگاومیش وبشتر جوان وافضل لحوم طائر تدرج وماکیان الطف از آن و فرماید که برای

صاحبان محنت شاقه و ریاضت قوی المزاج حار۔ گوشتهای قوی غلیظ بهتر از گوشت های لطیف و جمیع
گوشت گرم و تر۔ و مولد خون متین الّا گوشت ماهی و منافع بیشمار دارد (اردو) گوشت بقول آصفیه
فارسی۔ اسم مذکر۔ لحم۔ ماس۔

بسر یچه | بقول شمس بالکسر و با با و جیم فارسی (۱) بدکار و سفله و (۲) هزله گو که عرب آنرا فحش گویند
و بالفتح (۳) کشادگی و (۴) دست آس و (۵) فراخی و (۶) سازواری و بالضم و راے مکسور و یای مجهول
(۷) پسران بدکار۔ هم او به بای فارسی و فوقانی سوم (پستریچه) را بمعنی اوّل نوشته **مؤلف** عرض
کند که همین لغت بهای فارسی اوّل بمعنی اوّل و هفتم در بای فارسی می آید۔ تحریف صاحب شمس است
که بای فارسی را موحده کرد و معنی متعدد بدون سند پیدا کرد اعتبار را نشاید در ینجا همین قدر کافی است
که اگر سند استعمال با موحده بدست آید بمعنی اوّل و هفتم فقط۔ این را مبدل (پسریچه) توانیم گفت که
موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه تب و تپ و اسپ و اسب و ماخذ (پسریچه) به بای فارسی
به جایش مذکور شود (اردو) دیکھو پسریچه۔

بس سرو روان که زیر چادر باشد
چون بازکنی مادر باشد

مثل۔ صاحب نهب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را بطور موعظت برای تحقیق و تدقیق استعمال کنند مقصود آنست که اعتبار بر ظاهر هر چیز

پرده دار نباید کرد بلکه حقیقت را دریافت باید کرد تا غلطی واقع نشود۔ مخفی مبادکه اکثر محققین امثال درین مثل بجای (سرو روان) (قامت خوش) نقل کرده اند و معاصرین عجم هم همین بر زبان دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں " پرده ہٹا حقیقت کو پا " مقصد یہ ہے کہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے۔

بسط | بقول منتخب لغت عرب است بالفتح بمعنی فراخی وبالکسر دست کشاده و در اصطلاح جُمّل۔ نام عملی است کہ از یک حرف حرف دیگر پیدا کنند۔ صاحبان مطلع العلوم و مجمع الفنون و معدن الجواہر و ملخّص تسلیم ذکر این کرده اند وگفته اند کہ اقسام صنعت بسط در جمل سہ صد و شصت است و از بیان تفصیلی ہر یک صنعت کناره کشیده اند **مؤلّف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما چنانکہ در تالیف خود (غرائب الجمل) ذکرش کرده ایم از اقسام این (۱) بسط عددی حرفی و (۲) بسط عددی ترکیبی و (۳) بسط المربّع و (۴) بسط عزیزی و (۵) بسط ترفع عددی و (۶) بسط ترفع حرفی و (۷) بسط ترفع طبعی و (۸) بسط ترفع بالطبع و (۹) بسط ترفع اوتار و (۱۰) بسط ترفع ازواج و (۱۱) بسط تنزّل و (۱۲) بسط تنزّل حرفی و (۱۳) بسط تنزّل طبعی و (۱۴) بسط تنزّل بالطبع و (۱۵) بسط تنزّل اوتار و (۱۶) بسط تنزّل ازواج و (۱۷) بسط تواخی و (۱۸) بسط تجمّع و (۱۹) بسط تضاعف و (۲۰) بسط تناصف و (۲۱) بسط تنصیف و (۲۲) بسط تضارب و (۲۳) بسط تکسّر و (۲۴) بسط تضارب باطن و (۲۵) بسط تضارب ظاہر در ظاہر و (۲۶) بسط تضارب باطن در ظاہر و این ہر سہ را بسط مقوّی نام است و (۲۷) بسط تمازج و (۲۸) بسط مداخل اربعہ (انتہیٰ) تعریف ہر یکی در غرائب الجمل مذکور است و در اینجا این قدر کافی است کہ این را در فارسی زبان اسمی خاص نیست و اسمای ہمہ اقسام متذکرۂ بالا بترکیب فارسی است از اینجاست کہ ما ذکر این را داخل موضوع خود دانستیم و بیانش بر ترک تفوّق داشت۔ شک نیست کہ لفظ بسط لغت عرب است ولیکن در ہیچ کتاب صنائع وبدائع وجمل این را نیافتیم (اردو) بسط ایک صنعت ہے فن جمل کی جس کی اٹھائیس اقسام ہیں اور ہر ایک قسم کی تعریف مع تمثیل ہماری تالیف غرائب الجمل کے باب دوم اور صنائع وبدائع تاریخ کے چوتھے بیان میں نشان ۲۶ پر ہے۔

بسط دادن استعمال - بقول انند و بحر و بهار بمعنی کشاده دادن است و صاحب منتخب گوید که بسط بالفتح لغت عرب باشد بمعنی فراخی و کشادگی (خواجه جمال الدین سلمان ؎) در شرح فراق تو	سخن راچه دهم بسط ٭ شرط ادب آنست که این نامه کنم طی ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی بسط بجائیش گذشت فارسیان لغت عرب را بترکیبش با مصدر فارسی استعمال کرده اند **(اردو)** کشاده کرنا، وسیع کرنا ۔

بسغده بقول سروری بسین مهمله وغین معجمه بروزن نسفته (۱) بمعنی بسنیده وآماده ساخته شده بجهت کاری وشغلی (حکیم عنصری ؎) که من مقدمهٔ خویش را فرستادم ٭ بدانکه آمدنم را بسغده باشد کار ٭ (ابوشکور ؎) تن وجان چو هردو فرود آمدند ٭ به یک جای هردو بسغده شدند ٭ صاحب رشیدی گوید که بسغدیدن مصدر این است ومعنی لفظی این ساخته وآماده وگوید که آسغده هم گویند - صاحب برهان بذکر معنی بالای فرماید که (۲) شخصی که کارها را سامان کند وبسازد وفرماید که بابای فارسی هم درست است وصاحب جامع نسبت هردو معنی همزبانش صاحب ناصری بحوالهٔ رشیدی وجهانگیری ذکر این کرده گوید که برای اینمعنی اشعار فرخی را شاهد دانسته اند (وهو هذا ؎) بدانکه چون بکند مهرگان بفرخ روز ٭ بجنگ دشمن داژون کشد بسغده سپاه ٭ (وله ؎) خجسته بادش فرخنده جشن وفرخ باد ٭ بسغده رفتن وبیرون شدن زخانه براه ٭ وبه تحقیق خودش گوید که سغد سمرقند شهریست معروف وآنرا یکی از جنات اربعه شمارند و (بربط سغدی) منسوب بآن شهر است چنانکه (انوری ع) بکفی بربط سغدی بکفی جام عقار ٭ وهمچنان منوچهری دامغانی گفته (؎) صلصل باغی بباغ اندرهمی نالد بدرد ٭ بلبل راغی براغ اندرهمی نالد بزار ٭ این زند بر چنگ های سغدیان پالیزبان ٭ وان زند بر نایهای رومیان آزادوار ٭ وبالآخر می فرماید که در قدیم الایام رسم کتاب بود

که چنانکه بر شین سه نقطه به بالا می نهادند برای رفع شبه فیما بین شین و سین سه نقطه در زیر سین می
گذاشته اند و هنوز این قاعده در کتب سابقه بر قرار است - میر جمال الدین انجوی شیرازی - صاحب
جهانگیری سه نقطه زیر سین (سغده) را بای پارسی تصور کرده (پسغده و بسغده) خوانده و از معنی سغد غافل
مانده و بسغده را صفت سیاه خوانده و آراسته و ساخته یعنی نوشته دیگر باره تکرار کرده این بیت را که در
دعا گفته مؤید معنی دانسته و بر ختم کلام گوید که اگرچه بسغده (۳) بمعنی آراسته باشد و (سغدیدن) مصدر آن نیست
ولی درین مقام مقصود سغد سمرقند است (انتهی کلامه) **مؤلف** عرض کند که (سغدیدن) بر وزن
چسپیدن بمعنی ساختن و آماده شدن برای کاری می آید که سالم التصریف است (کذا فی البحر) و (اسغدیدن)
در مقصوره گذشت مزید علیه آن بزیادت الف اول و (بسغدیدن) که بزیادت موحده اول می آید
هم مزید علیهش و صراحت ماخذ بر (اسغده) کرده ایم و این مخفف (بسغدیده) باشد که اسم مفعول بسغدیدن
است و همین تخفیف در (اسغده) هم راه یافته که همدر آنجا ذکرش کرده ایم - پس بی توجهی صاحبان
تحقیق است که پی بحقیقت نبردند و (بسغده) را اسم جامد دانستند و صاحب ناصری در بحثش که سطرها
سیاه کرده است بیکار محض است و هیچ تعلق از تحقیق این لفظ ندارد و خود هم (بسغده) را تسلیم کرده
ولیکن معنی بیان کرده اش را که آراسته باشد نیافتیم و صاحبان سروری و جامع که از اهل زبان اند ازین معنی
ساکت و در مصادر سغدیدن و اسغدیدن و بسغدیدن هم این معنی یافته نمی شود بالجمله او بی خبر است
از حقیقت و این مرادف (اسغده) باشد که گذشت و اسم مفعول مخفف (بسغدیدن) که می آید و معنی
دوم مجازی آن نظر بر اتفاق صاحب جامع که از اهل زبانست و معنی سوم را نظر بر قول ناصری هم مجاز
توان گرفت و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این است که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه

اسب و اسپ (اردو) دیکھو اسغدہ جس پر اس کا تفصیلی بیان ہے ۔

بسغدیدن بقول سروری بسین مهمله و غین معجمه و دال مهملتین بوزن بلرزیدن (۱) ساخته شدن و (۲) مهیا گشتن صاحب بحر ذکر هر دو معنی بالا گوید که بکسر اول و فتح ثانی و ضم ثانی هم آمده ۔ سالم التصریف است و هم او ذکر سغدیدن هم بجایش کرده صاحبان موارد و نوادر ذکر این گویند که لغتی است که در (اسغدیدن) گذشت ۔ صاحب برهان هم زبان بحر و خان آرزو در سراج ذکر این کرد **مؤلف** عرض کند که سغدیدن که به همین معنی می آید اصل است و اسغدیدن و بسغدیدن هر دو بزیادت الف و موحده مزید علیه آن و اسم مصدر این (سغد) که تعریفش بر اسغده کرده ایم و بسغده که گذشت مخفف مفعول همین است و سند این مصدر هم در انجا گذشت (اردو) دیکھو اسغدیدن ۔

بسفائج بقول برهان بفتح اول و یائے حطی لفظیست معرب بسپایک و آن دارویست که بعربی اضراس الکلب و کثیر الارجل خوانند اگر قدری ازان در شیر اندازند شیر را به بندد و شیر بسته را حل کند **مؤلف** عرض کند که ما بر بسائج حقیقت این بیان کرده ایم (اردو) دیکھو بسائج ۔

بسک بقول سروری و جهانگیری و جامع بفتح اول و دوم (۱) گیاهی است که بعربی آنرا اکلیل الملک گویند ۔ صاحب رشیدی این را مرادف بسته گوید به همین معنی ۔ صاحب ناصری ذکر این فرماید که گویند زمینی که دران اکلیل الملک کشته بر داشته باشند پس ازان هر چه دران بکارند نیکوتر باشد (خاقانی ۵) شعرت درین دیار وحش بهتر است ازانکه گر کشت از میان بسک بر آید بوستان (خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت اکلیل الملک را برارحیقته نوشته ایم و در اینجا همین قدر کافی است این مخفف بسدک است که به همین معنی گذشت مخفی مباد که در سند بالا

بفتح اوّل وسکون ثانی مستعمل است (اردو) دیکھو بسدک کے دوسرے معنے۔

(۲) بسک بالفتح بقول (سروری بحوالۂ ادات) وجہانگیری ورشیدی وجامع وبرہان دستہ جو وگندم درودہ خان آرزو درسراج ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ مخفّف بسدک کہ بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بسدک کے پہلے معنے۔

(۳) بسک۔ بقول سروری وبرہان وجامع بفتحتین فتیلہ کہ زنان از پنبہ پیچند برای رسیدن صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکر این کردہ گوید کہ واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ این مخفّف بستک باشد کہ بحذف فوقانی بسک شد بستک و بمعنی بستۂ خورد وکنایہ از فتیلۂ مذکور (اردو) پونی۔ دیکھو باغندہ۔

(۴) بسک۔ بقول جہانگیری وبرہان وجامع بفتح اوّل وبثانی زدہ بمعنی فاژہ وآنرا باسک نیز خوانند۔ صاحب رشیدی این را مرادف (باسک) بمعنی خمیازہ آوردہ۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان گوید واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکر این کردہ **مؤلّف** عرض کند کہ مخفّف باسک است بحذف الف کہ بہ ہمین معنی گذشت وصراحت ماخذش ہم در انجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو باسک۔

بس کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وانند (۱) بمعنی کم کردن صاحب آصفی بذیل لفظ بس ذکر این کردہ گوید کہ بمعنی کم کردن و (۲) باز ماندن است (باقر کاشی ـلہ) پریشان چند گوئی

بس کن این دیوانگی باقر ٭ چو بوی گل شنیدی باز آغاز جنون کردی ٭ (ظہوری ـلہ) اعجاز شوق دانکہ رگ وریشۂ جگر ٭ گردید خشک گریۂ تر۔ گریہ بس نکردہ ٭ (ولہ ـلہ) بچشم دعوی ابر است

بیجا ہا کہ دیدم چشمہ چشمش گریہ بس کرد ہا (ولہ ۵) سبوکشان اگرش بس کنند وای بروہا خدایا شیخ دہرزودازدواسیری ہا **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است وبس بہمہ معانیش کہ گذشت واین متعلّق بہ معنی دوش کہ کافی است ومعنی لفظی این (۳) اکتفا کردن است ومجازاً بہر دومعنی اوّل الذکر (**اردو**) (۱) کم کرنا۔ (۲) باز رہنا۔ (۳) اکتفا کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (بس کرو) پر فرمایا ہے ختم کرو۔ قانع ہو۔

بسکلہ بقول برہان وناصری وانند بفتح اوّل بروزن مشغلہ چوب پس درخانہ وسرا صاحب جامع فرماید کہ چوبی کہ در پس درنہند۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی زبان است **مؤلّف** عرض کند کہ اصل این (پسکلہ) بہ بای فارسی باشد۔ پس بمعنی او وکلہ بالکسر وتشدید لام درعربی زبان بقول منتخب بمعنی پردہ باریک آمدہ۔ عجبی نیست کہ فارسیان این را بتخفیف مرکّب کردند باکلمہ پس و(پس کلہ) نام نہادند چوب پس درخانہ وسرا را۔ بای فارسی بدل شد بموحّدہ چنانکہ تپ وتب واللہ اعلم۔ اسم جامد فارسی است (**اردو**) دروازے کے پیچھے کی لکڑی۔ مؤنّث جسکو دکن میں اڑ ڈنڈا کہتے ہیں۔ دروازے کے دونوں پٹوں کے بند کرنے کے بعد اندر سے لگا دیتے ہیں تاکہ دونوں پٹ کھلنے نہ پائیں۔ محاورۂ اردو میں اسی کو بلّی کہتے ہیں۔

بسکلیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وثالث ولام (۱) مدغدغ ساختن (۲) وبچنگال نواختن و(۳) درآغوش گرفتن **مؤلّف** عرض کند کہ این مصدریست عجیب کہ ہمہ محقّقین مصادر یعنی صاحبان بحر وموارد ونوادر ودیگر محقّقین اہل زبان و صاحبان اصطلاحات ازین ساکت وبعد دورکردن علامت مصدر چندانکہ از اسم مصدر

تلاش کردیم بسکل را نیافتیم وسند استعمال هم پیش نشد و معاصرین عجم هم برزبان ندارند۔ اعتبار را نشاید
(اردو) (۱) کسی کے نسب میں عیب لگانا (۲) انگلیوں سے بجانا (۳) آغوش میں لینا۔

بسکه بمعنی ازبسکه و چونکه ۔ مرکب است از کلمهٔ بس و کاف بیان وصراحتی بر (ازبس) گذشت رضا
ﻫ) بسکه در لقمهٔ من سنگ نهفت است فلک بو
لی تا مل نگذارم بجگر دندان را ۔ (اردو) ازبسکه بقول امیر چونکه (گلزار نسیم ﻫ) ازبسکه وه شاه تها بد اختر ۔ کرتا تها حسد سے قتل دختر (مومن ﻫ) بے اعتبار ہو گئے ہم ترک عشق سے ۔ ازبسکہ پاس وعدہ وپیماں نہیں رہا ۔

بسکیدن بقول مؤید بمعنی بستن از رسن و مانند آن مؤلف عرض کند که این تحریف مطبع نولکشور باشد در دیگر همه نسخ قلمی (بشکلیدن) است که می آید۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بشکلیدن ۔

(الف) **بس گرفتن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول خان آرزو در چراغ هدایت بازماندن وبس کردن (وحید ﻫ) مگو کام دل خود ساز حیرت کس نمی گیرد ز تو
چه می گوئی ترا دیدم زبانم بس نمی گیرد ۔ صاحبان بحر و آصفی هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که از این سند مصدر ....

(ب) **بس گرفتن زبان** پیداست بمعنی بند شدن زبان و شک نیست که این مصدر خاص پیدا می شود از (الف) و معنی آن (اردو) (الف) دیکھو بس کردن (ب) زبان کا بند ہونا ۔

بس گوی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی (۱) بسیار گو و (۲) پرگو مؤلف عرض کند که محاوره زبان نیست معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت اگرچه معنی لفظی دارد (اردو) (۱) بہت کہنے والا (۲) مفصل کہنے والا ۔ دکن میں پرگو اس

شخص کو کہتے ہیں جو قوت طاقت زیادہ	رکھتا ہو اور ہر بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرے

بسل بقول سروری بحوالۂ تحفہ و بقول جہانگیری و سروری بروزن عمل (۱) کاورس باشد صاحب برہان صراحت مزید کند کہ نام غلہ ایست کہ کاورس نام دارد و (۲) بمعنی پاشنہ ہم کہ بزبان عربی عقب خوانند و (۳) امراز بدر آویختن یعنی درآویز۔ صاحب ناصری بمعنی اوّل قانع صاحب جامع ہمزبان برہان خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان می فرماید کہ بمعنی سوم مخفف کبسل باشد صاحب محیط بر گاورس گوید کہ ہمان جاورس و بر جاورس فرماید کہ اسم عربی است یا معرب گاورس فارسی و بفارسی شونیز گویند و ترکی توناق و برومی کیمرس و بقول شمس الدری فرماید کہ یونانی کنجورس و بہ ہندی باجرہ و بفارسی شیرازی ارزن و آنچہ در ہندی کنگنی نام دارد نوعی ازان است بالجملہ جاورس سرد در اوّل و خشک در آخر دوم۔ مولد خون ردی و غذا کمتر۔ دیر ہضم و بطی الانحدار مگر آنکہ پوست آن جدا کنند و باشیر و با آب سبوس گندم بپزند غذای آن جید گردد **مؤلف عرض کند** کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و آنچہ برارزن گذشت ہمان کنگنی ہندی کہ نوعی ازین گفتہ اند و حقیقت آنست کہ ارزن یا کنگنی ورای این است و بمعنی دوم ہم اسم جامد فارسی است حالا عرض می شود نسبت معنی سوم کہ (بسلیدن) بمعنی درآویختن بجائش می آید و این امر حاضر آنست صاحب برہان خوب ذکر کہ اشارہ امر کرد و از معنی مصدری خبر داد و مصدر اصلی را گذاشت خان آرزو سکندری خورد کہ بسوی مصدر (بکسلانیدن) رفت و این را مخفف امرش کبسل خیال کرد (**اردو**) (۱) باجرا بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا غلہ جو خریف میں پیدا ہوتا ہے (۲) پاشنہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر ایڑی۔ کھڑی۔ عقب۔ (۳) بسلیدن کا امر حاضر۔ لپٹ جا۔

بسلامت بردن مصدر اصطلاحی۔ گذشتن وطی کردن بخیریت و سلامتی و بخیر و عافیت (انوری ؎) ہمچنان جملهٔ راہم بسلامت می برد کہ نہ درسال طبع ملامت نہ درسال طوع اکراه ۔ (اردو) خیریت سے گزارنا۔ خیریت سے طے کرنا۔ خیر و عافیت سے گزارنا۔ (۱۴۴۹)

(۱۴۵۰) **بسلامت گذشتن** مصدر اصطلاحی بمعنی گزشتن بخیر و عافیت ۔ واین لازم مصدر گذشته باشد (انوری ؎) آخرالامر چو کشتی بسلامت بگذشت ۔ جسم از کشتی و آمد بلب کشتی گاه (اردو) خیریت سے گزرنا۔

بسلان بقول شمس بکسر مخفف بگسلاند و فرماید کہ برین قیاس است بسلانیدن مؤلف عرض کند کہ از مصدر (بسلانیدن) کہ می آید امر حاضر است وبس وضرورت نداشت کہ مثل اسم جامد ذکر کنند واین غلطی محقق بی تحقیق است کہ این را مخفف بگسلاند گفته نمی داند کہ بگسلانیدن مصدریست ومضارع آن بگسلاند پس بگسلاند راازین ہیچ تعلق نیست (اردو) دیکھو بسلانیدن یہ اسکا امر حاضر ہے۔

(الف) **بسلاند** بقول سروری بکسر با وفتح نون مخفف بگسلاند (مولوی معنوی ؎) ہرکس فریباند مرا کز عشق بسلاند مرا ۔ آنکس کہ فہماند مرا گوید کہ پیش من بیا ۔ صاحب رشیدی ہم ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ مضارع مصدر بسلانیدن است کہ می آید نمی‌دانیم کہ محققین بالا چرا در بیان این وقت عزیز را ضائع کردند ....

(ب) **بسلانیدن** بقول موارد مصدریست بالکسر مرادف گسلانیدن یعنی ازہم جدا کردن دو ہمراہ وگوید کہ لغتی است در گسلانیدن بر قیاس گستاخ وبستاخ وگریون و بریون و کنجشک و بنجشک و کریج و بریج صاحب بحر گوید کہ این مخفف بگسلانیدن است کہ می آید و فرماید کہ متروک التصریف۔ صاحب نوادر ہمزبان موارد صاحب جہانگیری این را بمعنی بگسلانیدن گفته و ذکر تخفیف نکرده و صاحب رشیدی گوید کہ (الف) گوید کہ برین قیاس است بسلانیدن۔

صاحبان ناصری وجامع و برہان وسراج ہمزبان
بحر. خان آرزو در سراج فرماید که بر قیاس (بسلاندن)
و دیگر افعال مشتقه مؤلف عرض کند که گسس
بضم اوّل وکسر ثانی بمعنی جدائی است وگُسست
هم به همین معنی وگسیل بزیادت تحتانی بمعنی وداع
پس مصدر گسلیدن وضع شد از گُسل بزیادت
تحتانی وعلامت مصدر دن و مصدر گسستن وضع
شد از گسست بزیادت علامت مصدر تن بحذف
یک فوقانی از هر دو و مصدر گسیختن وضع شد از
اسم مصدر گسیل به تبدیل لام به خای معجمه و همین
است سند اوّل این تبدیل و هر سه مصدر بالائی
گسلیدن و گسستن و گسیختن مرادف یکدیگر است

وگسلان مزید علیه گسل است وگسلاندن وگسلانیدن که مرادف
همین هر سه مصدر است وضع شد از همین گسلان وبگسلاندن
و بگسلانیدن مزید علیه آن بزیادت موحده در اوّلش
وبسلانیدن به حذف کاف فارسی مخفف آن پس
محققینیکه بسلانیدن را مرادف گسلانیدن بر قیاس
بستاخ وگستاخ وامثال آن گفته اند مقصود شان
همین قدر است که مبدّل گسلانیدن است به تبدیل
کاف فارسی به موحده چنانکه گلغونه وبلغونه وگستاخ
وبستاخ ولیکن بخیال ما تخفیف بهتر از تبدیل
یافته می شود (اردو) (الف) مضارع ہے
(ب) بگسلانیدن کا۔ دیکھو بگسلانیدن۔ جسکا
بیان اسی ردیف میں آئندہ آئیگا۔

بسله بقول سروری بحوالۀ اختیارات بسین ولام بوزن بسته دانه ایست مانند ماش که در میان باقلا باشد در حوالی لرستان مانند عدس وباقلا پزند وخورندش وآنرا پلک خوانند وبعربی خُلّر صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب برهان همزبان سروری وصاحب جامع هم این را آورده وصاحب سوار السبیل گوید که این معرّب است از لغت ایطالیانی (پسلّی) قسمی از حبوب خوردنی که ترجمۀ آن در هندی مٹر است ۔صاحب محیط ذکر این نکرده و بر خُلّر می فرماید که بعضی به زای معجمه نوشته اند وآنرا

جلبان ہم گویند و بفارسی مشنو و مشنگ و پوانہ و بہندی مٹر کابلی و بتیانہ و بشیرازی طومشو و خلّر و خرقی
نام است طبیعت ہمہ اقسامش سرد در اوّل سوم و خشک در آخر دوم دیر ہضم تر و در تجفیف
قوی تر و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ خلّر ہم لغت فارسی است کہ می آید
و ہمان است کہ ذکرش بر برجاف گذشت و جلبان ہم کہ می آید ہمان برجاف است و خرقی ہم
ہمان برجاف و ذکر طومشو ہم بر برجاف گذشت و اشارہ مشنو و مشنگ ہم ہمدر انجا مذکور پس
خیال ما نسبت این لغت ہمین قدر است کہ فارسیان معرّب را استعمال کردہ اند و تعریب این
از سوا السبیل متحقق (**اردو**) دیکھو برجاف۔

بسلیدن | بقول بحر بفتحتین در آویختن۔ کامل التصریف و مضارع این بسلد **مؤلف** عرض
کند کہ محقّقین مصادر یعنی صاحبان موارد و نوادر از این ساکت و محقّقین زبان فارسی ہم ذکر
این نکردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ظاہرا قیاس متقاضی آنست کہ این را
مخفف بگسلیدن گیریم چنانکہ بسلانیدن مخفف بگسلانیدن گذشت و ماخذش بر بسلانیدن
مذکور اندرینصورت معنی مرادف بسلانیدن باشد ولیکن صاحب بحر این را بمعنی در آویختن
آوردہ پس جز این نباشد کہ فارسیان از لغت عرب بسل این را وضع کردہ اند کہ بقول منتخب
بمعنی تعجیل کردن آمدہ۔ پس بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن بسلیدن کردند
و مجازاً بمعنی در آویختن مستعمل شد ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم۔ معاصرین عجم
بر زبان ندارند (**اردو**) دیکھو آویختن۔

بسم | بقول بہار بالکسر مخفف بسم اللہ (حیاتی گیلانی ۵) ورق چو کار فرو بستہ باز کنتا مدّتی

بہر کتاب کہ نامش چو بسم عنوان نیست ﴿ مؤلف عرض کند کہ تصرف فارسیان است و
بزبان عرب استعمال این مخفف یافتہ نمی شود (اردو) بسم۔ بسم اللہ کا مخفف فارسی میں مستعمل ہے۔ مؤنث

بسم اللہ اصطلاح۔ بقول بہار تیمناً و تبرکاً بجای بہار کہا دگویند چنانکہ (لا ادری ے)
ترا بکشتن من گر رضا است بسم اللہ ﴿ بیا بیا کہ قضا تابع رضای تو باد (میرزا عبد الغنی قبول ے)
بسم اللہ ای کہ منکر شعری بگو جواب ﴿ موزون چر است انچہ بقرآن مقدم است ﴿ مؤلف عرض
کند کہ تعریفی خوش نکرد فارسیان استعمال این درجا ہا کنند (۱) چون کسی در وقت طعام وارد می شود
صاحب سفرہ گوید بسم اللہ آغا یعنی شریک طعام شو و (۲) چون اشارت برای آغاز کاری کنند
استعمال این کنند سند اول و دوم متعلق بہ ہمین معنی است و (۳) بادی کار در آغاز ہر کار تیمناً و
تبرکاً بسم اللہ می گوید و ظاہر است کہ مرکب عربی زبان است معنی لفظی این آغاز می کنم بنام خدا۔
نسید انیم بہار چگونہ این کہ برای امبار کہا د قرار داد سندش بکار را دنی خورد (اردو) بسم اللہ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مؤنث مخفف ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا جس کے معنے ہیں۔ میں خدا ے مہربان
اور بخشنے والے کے نام کے ساتھ یہ کام شروع کرتا ہوں دکن میں (۱) جب کوئی کھانے کے وقت
آ جاتا ہے تو صاحب دسترخوان کہتا ہے بسم اللہ یعنی آئیے اور شریک ہو جائیے (۲) جب کسی
کام کے لئے اجازت دیجاتی تو کہتے ہیں بسم اللہ کیجئے یعنی کام شروع کیجئے اور صرف بسم اللہ
بھی اس موقع پر مستعمل ہے۔ (۳) ہر شخص کسی کام کے شروع کرتے وقت تیمناً تبرکاً بسم اللہ کہتا ہے

بسمل بقول سروری بمعنی (۱) مذبوح و فرماید کہ بہ تیغ کشتہ شدہ ہم (مولانا قطب الدین
عقیقی ے) بسمل خنجر اخلاص شوار میخواہی ﴿ کہ بہ تیغ ملک الموت نہ گردی مردار ﴿ صاحب

برهان بکسر اوّل و میم و سکون ثانی ولام همزبان سروری و نسبت وجه تسمیه گوید که در وقت ذبح کردن بسم اللہ می گویند و فرماید که (۲) مردم صاحب حلم و بردبار را هم گفته اند صاحب جامع مؤیدش در هر دو معنی صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید که بسم اللہ محلل ذبح است از آن مذبوح یا ذبح اراده کردن نوعی از مجاز است (مائلی تبریزی ے) لرزد زجفای تو دل و دست جهانی چون مرغ ستم دیدهٔ عاجز دم بسمل بهار بذکر معنی اوّل گوید که لفظ مستحدثست فارسی الاصل نیست و فرماید که چراغ بسمل استعاره ایست (باقر کاشی ے) دامن او گر بدست آید دم بسمل مرا آنچنان میرم که نبود حسرتی در دل مرا (خواجه آصفی ے) قاتل من چشم می بندد دم بسمل مرا تا بماند حسرت دیدار او در دل مرا **مؤلف** عرض کند که فارسیان تسمله را که مخفف (بسم اللہ) است استعمال کرده اند که می آید و بسمل به تخفیف های هوّز مخفف بسمله و مفرّس است برای جانوری که بر و بسم اللہ اللہ اکبر خوانده ذبحش کرده باشند و این لفظ مخصوص است برای نیمجانی که بعد ذبح به طپد و چون بمیرد آنرا بسمل نه گویند و در استعمال فارسیان استعمال این بدو معنی دیده شد یکی مذبوح که ذکرش بالا گذشت و دیگرے (۳) بمعنی ذبح چنانکه در کلام باقر کاشی و خواجه آصفی (دم بسمل) بترکیب اضافی گذشت. صاحب تحقیق الاصطلاحات هم ذکر این کرده بمعنی دوم نظر بر قول جامع که صاحب زبانست اعتبار را شاید و حرجی نیست که مجاز معنی اوّل باشد که در بیان حلم و بردباری شان بحدّی مبالغه کرده اند که مماثل مذبوح قرار داده اند که از حلم و بردباری دم نمی زنند (**اردو**) (۱) بسمل۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ وہ جانور جسے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا ہو (۲) حلیم بردبار (۳) ذبح۔ مذکّر بقول آصفیه حلال کرنا۔ (حاصل بالمصدر)

بسمل گاہ اصطلاح۔ بقول بہار روانند بمعنی جای ذبح کردن حیوانات **مؤلف** عرض کند که بسمل درین اصطلاح بمعنی سوم اوست که ذکرش بر لفظ بسمل گذشت (میرزا رضی دانش ؎)

برون از حلقۂ بزم طرب غمناک می آیم ٭ ز بسملگاہ مینا با دل صدچاک می آیم ٭ (**اردو**) کمیلا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مذبح۔ گھاٹ استھان۔ مسلخ۔ بکریوں وغیرہ کے ذبح کرنیکی جگہ (نکہت ؎) تڑپتا خاک و خوں میں طائر بسمل نمط دل سے ٭ رواں ہے جوے موج خوں کمیلا کوے قاتل سے ٭

بسملہ بقول بہار مخفف بسم اللہ الرحمن الرحیم و فرماید که برین قیاس سجلہ و حمدلہ (علی خراسانی ؎) از مصحف روی تو به پیشانی پر خون ٭ بسمل شدۂ تیغ تو صد بسملہ دارد ٭ **مؤلف** عرض کند که مفرس است و بس (**اردو**) بسملہ۔ فارسی میں مخفف ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا۔ مؤنث۔

(الف) **بسمہ**

(ب) **بسمہ چی**

(الف) بقول خان آرزو در چراغ ہدایت و بقول بہار بفتح۔ مخفف باسمہ که گذشت بہار نسبت (ب) فرماید که آنکه بر جامہا بسمہ کند۔ صاحب بحر ہم ذکر (ب) کردہ **مؤلف** عرض کند که حقیقت این بر (باسمہ) بیان کردہ ایم وسند این ہم ہمانجا گذشت و به تحقیق ما همین اصل است و باسمہ چیزی نیست و صراحتش ہمدر انجا مذکور (**اردو**) (الف) دیکھو باسمہ۔ (ب) وہ شخص جو طلائی اور نقرئی ورق سے ٹھپہ کے ذریعہ سے کپڑوں پر نقش و نگار چھاپے۔ دکن میں اسکو ٹگٹ گر کہتے ہیں۔

بسناس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع بوزن نسناس نام استاد دہریان صاحب برہان گوید که او بوجود واجب قائل نیست گویند طب و نجوم و ہیئات و طلسمات و علوم غریبہ را خوب میدانست **مؤلف** عرض کند که وجہ تسمیہ متحقق نشد و متحقق نشد که لغت کدام

زبان است بعض محققین فارسی زبان این رالغت فارسی دانند اندرینصورت بس بمعنی بسیار و ناس
در فارسی زبان ہیچ معنی نیامدہ قیاس ما این است کہ مرکب فارسی است بالغت دیگر زبان و ناس درعربی
بقول انند انچہ بآسمان خانہ آویزان باشد و اسم جنس یعنی یک آدم و بمعنی آدمیان بالجملہ ما این را
عَلَم دانیم و بہ تحقیق وجہ تسمیہ وقت رایگان نکنیم (اردو) دہریوں کے ایک پیشوا کا نام بناس تھا۔

بسنت | بقول تحقیق الاصطلاحات بفتحتین و سین مہملہ بزبان ہند عبارت از تحویل آفتاب در
برج دلو باشد و در ہندوستان درین موسم ہوا بکمال اعتدال می شود و گل سرخ برمی آید و اصناف
درختان ثمرہ دار مثل انبہ وغیرہ گل می کند میرزا صائب قصیدۂ در مدح ظفر خان گفتہ کہ ردیفش بسنت
است (۵) تدرو بال فشان گرد داز غبار بسنت ؂ رود بہار بگر داز گل بہار بسنت ؂ **مؤلف**
عرض کند کہ بزبان سنسکرت بقول ساطع بفتح اول و دوم و سکون نون بہار کہ بعربی ربیع باشد فارسیان
استعمال این در فارسی زبان کردہ اند یعنی مفرس است (اردو) بسنت بقول آصفیہ ہندی۔ اسم
مؤنث سنسکرت میں وسنت۔ موسم بہار وسط مارچ سے آخر مئی تک کا موسم۔ آپ فرماتے ہیں کہ چھ
رتوں میں سے پہلی رت کا نام ہے جو چیت سے بیساکھ تک رہتی ہے اور اس میلے کو بھی کہتے ہیں جو
موسم بہار میں بزرگوں کے مزار اور دیبی اور دیوتاؤں کے استھانوں پر سرسوں کے پھول چڑھا کر کرتے
ہیں۔ اگرچہ اصل رت بیساکھ کے مہینے میں آتی ہے مگر اس کا میلہ بہار میں سرسوں کے پھولتے ہی ماگھ
کے مہینے سے شروع ہو جاتا ہے چونکہ موسم سرما میں سردی کے باعث طبیعت کو انقباض ہوتا ہے اور
آمد بہار میں سیلان خون کے باعث طبیعت میں شگفتگی۔ امنگ۔ ولولہ۔ اور ایک قسم کی خاص خوشی اور
صفرا کی پیدائش پائی جاتی ہے۔ اس سبب سے اہل ہند اس موسم کو مبارک اور اچھا سمجھ کر نیک شگون

کے واسطے اپنے اپنے دیوی اور دیوتاؤں اور اوتاروں کے استھانوں میں مندروں پر ان کے چڑھانے
کیلئے بمقتضائے موسم سرسوں کے پھولوں کے گڑوے بناکر گاتے بجاتے لیجاتے اور اس میلے کو بسنت کہتے
ہیں بلکہ یہی وجہ ہے کہ زرد رنگ کو اس سے مناسبت دینے لگے چنانچہ اکثر شعرا نے بھی اس معنے میں اس
لفظ کا استعمال کیا ہے (ظفر ؎) جو دیکھے تیرے عرق چین زعفرانی کو ٹک عرق عرق ہی رہے روئے شرمسار
بسنت یہ فرماتے ہیں کہ جسوقت اس میلے میں سیلانی زرد زرد پوشاکیں پہنکر جاتے ہیں تو عجب بہار
او کیفیت نظر آتی ہے۔ پادشاہی زمانے میں تو ملازموں اور سواری کی رتوں گھوڑوں اور پالکیوں
تک کا یہی عالم ہوتا تھا۔ پہلے اس مسئلہ کا مسلمانوں میں دستور تھا حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس
میلہ کا رواج دیا جسکی وجہ یہ ہوی تھی کہ آپکے پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا
قدس سرہ العزیز کو اپنے پیارے اور خوبصورت بھانجے مولانا تقی الدین نوح سے جو درحقیقت حسن
صورت میں یکتائے زمانہ و خلق و سیرت میں بی ہمتا و یگانہ تھے کمال الفت اور نہایت ہی محبت
تھی ساتھ ہی آپکے بھانجے کو بھی آپسے اس قدر انس تھا کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھکر یہ دعا مانگتے
تھے کہ الٰہی میری عمر بھی محبوب الٰہی کو دیدے تاکہ ان کا روحانی فیض عرصۂ دراز تک جاری رہے
ادھر حضرت کی یہ کیفیت تھی کہ دم بھر ان کے بغیر چین نہیں پڑتا تھا یہاں تک کہ آپ نماز میں اپنی
داہنی جانب کھڑا کرتے تاکہ اول ان کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑے اور بعد میں دوسرا سلام پھیرا جائے
قضائے کار بھانجے صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ اٹھتی جوانی ہی میں اس جہان سے اٹھ گئے
اس دفعۃً کی دائمی مفارقت نے حضرت کو عجب عالم اور غضب کے ماتم سے پالا ڈالا غرض آپکو
یہاں تک صدمہ اور رنج والم ہوا کہ آپنے یک لخت جس راگ کے بغیر دم بھر نہیں رہتے تھے اسے

بھی ترک کر دیا جب اس بات کو چار پانچ مہینے کا عرصہ گزر گیا تو آپ تالاب کی سیر کو جہاں اب باولی بنی ہوئی ہے مع یاران جلسہ تشریف لائے ان دنوں میں بھی بسنت کا موقع اور بسنت پنچمی کا میلہ تھا۔ امیر خسرو کسی سبب سے ان سب کے پیچھے رہ گئے۔ دیکھا کہ کھیتوں میں سرسوں پھول رہی ہے ہندو اپنے بزرگوں کے استھان پر گڑوے بنا بنا کر لئے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھی یہ خیال آیا کہ میں بھی اپنے پیر کو خوش کروں۔ چنانچہ اوسوقت ایک خوشی وانبساط کی کیفیت پیدا ہوئی اسی وقت دستار مبارک کو کھول کر کچھ پیچ ادھر اور کچھ اودھر لٹکا لئے ان میں سرسوں کے پھول الجھا کر یہ مصرع الاپتے ہوئے اسی تالاب کی طرف چلے جدھر آپ کے پیرومرشد تشریف لے گئے تھے (ع) اشک ریز آمد است ابر بہار ہو جہاں تک اس الاپ کی آواز پہنچتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک زمانہ گونج رہا ہے ایک تو حضرت فن موسیقی کے نایک اور عدیم المثل سرود خوان تھے دوسرے اس ذوق شوق نے اور بھی آگ بھڑکا دی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ محبوب الٰہی کو خیال آیا کہ آج ہمارا ترک یعنی خسرو کہاں رہ گیا عجب نہیں جو کچھ سریلی بھنک بھی کان میں پہنچی ہو آپ نے پے درپے دو چار جلیسوں کو ان کے لینے کو بھیجا وہ جو تلاش کرتے ہوئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عجب رنگ سے آپ گاتے ہوئے مستانہ چال ومعشوقانہ انداز سے خراماں خراماں جھومتے ہوئے چلے آتے ہیں وہ بھی کچھ ایسے مدہوش ہوگئے کہ اسی رنگ میں مل گئے ہر چیز کہ درکان نمک رفت نمک شد۔ غرض ایک شخص واپس آیا (ع) قاصد ما دیدہ می آید ولے دیدہ باید چہ دیدہ می آید ولے اور آتے ہی کہا کہ حضرت خسرو کے پاس جا کر آنا کٹھن ہے رنگ میں رنگ ملجاتا ہے (ع) یاران رفتگان کا کسی سے کھلا نہ حال ولے وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا تو آپ ان کی کیفیت سنتے ہی کھڑے ہوگئے اور اپنے مونس وغمگسار ترک کو لینے چلے خسرو نے دور سے

دیکھتے ہی اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کر دئے جسوقت حضرت قریب آئے بیتاب ہوکر یہ شعر پڑہا

(ت) اشک ریز آمد است ابر بہار ٭ ساقیا گل بریز بادہ بیار ٭ دوسرے مصرع کا سننا تھا کہ حضرت کا

بیتاب ہوکر اپنے دامان وگریبان کا چاک کر ڈالنا اور گلے میں باہیں ڈالے ہوے چلا آنا کہتے ہیں کہ

ایک عرصہ تک رقت کا بازار گرم رہا اور اہل ذوق بسمل کی طرح تڑپتے اور پھڑکتے رہے (ت) مصحف

بود آن سرکہ بسودای تو باشد ٭ کعبہ بود آں دل کہ درو جاے تو باشد ٭ غرض اوسوقت سے مسلمانوں

میں بھی یہی میلا شروع ہوگیا اور حضرت سلطان المشائخ نے بھی راگ پھر شروع کر دیا رفتہ رفتہ ہر ایک

بزرگ کے مزار پر بسنت چڑھنے لگی۔ اول پہاڑوں پر امیر میاں کی بسنت چاندرات کو چڑھتی ہے ہم

پہلی تاریخ کو قدم شریف میں غرض اسی طرح خواجہ صاحب چراغ دہلی حضرت نظام الدین وغیرہ

وغیرہ بزرگوں کے مزاروں پر باری باری سے چڑھتی ہے۔ کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کو اس قدر

رنج ہوا تھا کہ چھ مہینے تک ہنسنا تو درکنار تبسم تک نہیں فرمایا تھا بسنت کی اسی رعایت سے اب بسنت

کے روز قوال اول حضرت کی قدیم خانقاہ میں جاکر پھول چڑھاتے ہیں۔ اسکے بعد مولانا تقی الدین

نوح کے مزار پر اور اخیر میں حضور کے روضۂ اقدس پر چڑھاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بسنج بقول برہان وناصری وجامع وانند بکسر اول بروزن شکنج (۱) خشکی وداغی باشد کہ

بر روی واندام مردم پدید آید وآنرا بعربی کلف خوانند و (۲) امر برسنجیدن ہم صاحب موارد این را

بمعنی (۳) کلف مرادف بشنج بہ شین معجمہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است

وبس وموحدہ اول بمعنی اول زائد نباشد کہ سنج بدون موحدہ بدینمعنی نیامدہ وانچہ بہ شین معجمہ

عوض سین مہملہ می آید مبتدل این یا این مبتدل آن کہ تبدیل این ہر دو باہم موافق قیاس است

بهمانکه کستی وکشتی وجاموس وجاموش و بمعنی دوم بای زائد بر سَنج باشد که امر حاضر بسنجیدن است
نسبت معنی سوم عرض میشود که معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت
اگرسند استعمال پیش شود توانیم گفت که مجاز معنی اوّل است و بتحقیق ما (۴) اسم مصدر بسنجیدن هم
به بای زائد که سَنج بالفتح بمعنی وزن و کیل می آید (کذا فی البرهان) (اردو) (۱) چھائیاں۔
ہندی اسم مؤنث۔ کلف وہ سیاہ داغ جو آدمی کے چہرے پر پڑ جاتے اور جن کو (جھائیاں)
بھی کہتے ہیں (۲) تول۔ وزن کر (امر حاضر) (۳) کلفت مؤنث۔ (۴) وزن۔ مذکر۔

(الف) **بسند** | بقول سروری بروزن کمند بمعنی (۱) کافی و (۲) تمام (امیرخسرو ۵) بسند است
آنکه زلف اندر بناگوشت علم گیرد ؎ مفرما غمزه کو خونریز را کز خط حشم گیرد ؎ صاحب رشیدی بر بسند
گوید که مرادف بسنده بمعنی کافی است صاحبان برہان وجامع می فرمایند که (۳) سزاوار و کافی
وکفاف وکفایت وتمام صاحب ناصری هم ذکر این کرده۔ خان آرزو بذکر بسند و بسنده گوید که
بمعنی کافی و سزاوار و تمام است ولیکن صحیح اوّل است بہار گوید که هر دو مزید علیه بس باشد و بس
صاحب سفرنگ (بشرح صد و سی و نہمی فقره دساتیر آسمانی بفرزآباد و خشوران وخشور) گوید
که بسند بمعنی کافی است و ....

(ب) **بسند کردن** | بمعنی کفایت کردن **مؤلف** عرض کند که ما بر معنی دوم بس اشاره ای
کرده ایم (نظامی ۵) چو دیدم ترا زیرک و هوشمند ؎ بیکساله دخل از تو کردم بسند ؎ حق آنست
که اصل این همان بس است که بمعنی کافی بر معنی دوّمش گذشت در فارسی زبان در آخر کلمات
نون زائد می آید چنانکه گذارش و گذارشن و دال مهمله هم چنانکه شفتالو و شفتالود و در (الف) هر دو

زائد است وجاوار دکه فارسیان پسند را به تبدیل بای فارسی به موحده بسند کردند و برای معنی کافی استعمال کردند و توانیم قیاس کرد که درهمین بسند تبدیل موحده به بای فارسی راه یافته پسند بمعنی او متعمل شده که بجایش می آید اندرینصورت (بسند مزید علیه بس) اصل است و پسند به بای فارسی مبدل این بای حال از هردو اسناد بالا معنی اوّل متحقق که موافق اصل است و برای معنی دوم و سوم قول محققین صاحب زبان یعنی سروری وجامع بدون سند هم اعتماد را شاید و انچه ....

(ج) **بسنده** | بزیادت های هوز در آخرش آمده چنانکه خونخوار و خونخواره مزید علیه بسند است که صاحبان سروری و برهان ورشیدی وفدائی وسراج وبهارعجم هم ذکر این کرده اند و ....

(د) **بسنده کردن** | بمعنی کفایت کردن هم آمده (حکیم فردوسی ؎) بسنده کنم زین جهان مرز خود بداند مگر پایه و ارز خویش را بالجمله انچه خان آرزو در سراج الف را بمعنی اوّل صحیح داند خیال مجرد اوست حق همین قدر است که معنی اوّل اصل است و دیگر معانی مجاز آن **(اردو)** (الف) (۱) کافی (۲) تمام (۳) سزاوار (ب) کافی ہونا۔ کفایت کرنا (ج) کافی۔ کفایت (د) کفایت کرنا۔

بسنگ | بقول برهان بروزن خدنگ دارو ئیست که اورا اکلیل الملک و انچه خرما بر و باشد صاحب جهانگیری فرماید که با اوّل و ثانی مفتوح همان بسک است که گذشت صاحب جامع اینقدر صراحت مزید کند که تخمیست شبیه بناخن گربه صاحب ناصری همزبان جهانگیری **مؤلف عرض** کند که ما در بسک عرض کرده ایم که آن مخفف بسد است و درینجا عرض کنیم که مبدل بسدک باشد که دال مهمله بدل شد به نون چنانکه نموده و نمونه و تعریف کامل این برارحیقنه مرقوم **(اردو)** دیکھو ارحیقنہ۔

بسنگ آمدن پا | مصدر اصطلاحی۔ بقول

خان آرزو در چراغ ہدایت رسیدن پا بہ سنگ آورده از شاعر
(۵۰) دو شنبہ بکوی دوست از رشک گشت پا نالیدن
پای دل بسنگ آمد کہ ہم او فرماید کہ بحذف تحتانی
(سنگ آمدن پا) ہم بجایش می آید بہ ہمین معنی نزلہ
بر دارش (بہار) بذکر این از معنی ساکت و نقل سند
بالا کرده صاحب بحر فرماید کہ واقع شدن محنت و
سختی در کاری مؤلف عرض کند کہ (آمدن پا
بر سنگ) در ممدوده گذشت و (بر سنگ آمدن پا)
ہم بجایش مذکور این مرادف آنست و بس (اردو)
دیکھو (آمدن پا بر سنگ)۔

بسنگ آمدن تیر | مصادر اصطلاحی۔ ہر دو
بسنگ آمدن ناخن | مرادف (بر سنگ آمدن تیر و
ناخن) است کہ گذشت و سند این ہم در انجا مذکور
(اردو) دیکھو۔ بر سنگ آمدن تیر و بر سنگ
آمدن ناخن۔

(۱) **بسنگ تیز ساختن شمشیر** | مصادر اصطلاحی
(۲) **بسنگ تیز کردن** | بہار و اانند
ذکر (۲) کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ از اسنادش ....

(۳) **بسنگ تیز کردن خنجر و شمشیر** | بمعنی حقیقی
اوست یعنی مرادف (بر فسان زدن تیغ) و مانند
آن) (محمد اسحق شوکت ؎) بسنگ سرمہ شمشیر
نگہ را تیز می سازد ز حذر کن از سیہ چشمی کہ گرم سرمہ
سائی شد ز (حاجی صادق صامت ؎) در
گشتنم کہ آن مژه پرہیز می کند ز خنجر بسنگ سر
چرا تیز می کند ز ما می گوئیم کہ بدون اضافت
بسوی شمشیر یا خنجر و امثال آن بی معنی است
ہمین وجہ سکوت محققین باشد کہ نتوانستند
کہ طریق پیدا کردن معنی پیدا کنند (اردو)
(۱) پتھر پر تلوار تیز کرنا (۲) پتھر پر تیز کرنا (۳)
دیکھو بر فسان زدن تیغ۔

بسنگاب خوردن مینا | مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از شکستن مینا۔ مؤلف عرض کند
کہ چیزی نازک کہ بسنگ می خورد شکستہ می شود از

(۱۵۲۴)

همین عادت این اصطلاح قائم شد (صائب ؎) شکستگی دل از دیدهٔ ترم پیداست ٭ بسنگ خوردن مینا ز ساغرم پیداست ٭ (اردو) شیشہ کا ٹوٹنا۔

بسنگ دادن شیشه و امثال آن (۲۴۵۲)

مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از شکستن آن متعدی مصدر گذشته (صائب ؎) چندین هزار شیشهٔ دل را بسنگ زد ٭ افسانه ایست اینکه دل یار نازکست ٭ (اردو) شیشہ کو پتھر پر مارنا۔ توڑنا۔

(الف) **بسنگ فسان خوردن تیغ**

(ب) **بسنگ فسان نشستن**

(ج) **بسنگ فسان نشستن تیغ و مانند آن**

(د) **بسنگ کشیدن**۔

(ه) **بسنگ کشیدن خنجر و مانند آن**

مصادر اصطلاحی صاحب بحر ذکر الف

درج کرده می فرماید که تیز شدن شمشیر و مانند آن و نسبت ه گوید که تیز کردن آن بهار ذکر (ب) وه کرده (حسین سنائی ؎) با این سپهر مصلحتی داشت زانکه تیغ ٭ برنده تر شود چو به سنگ فسان نشست ٭ (خان عالی ؎) بسنگ سرمه خنجرهای مژگان را کشید امشب ٭ از ین جان سختی من بس نداند تیغ ابرو را ٭ صاحب انند ذکر (د) کرده گوید که تیغ و مانند آن را تیز کردن **مؤلف** عرض کند که تسامح محققین ب و د است که بدون اضافت بسوی تیغ و امثال آن قائم کردند الف و ب و ج لازم است و د وه متعدی آن (اردو) الف۔ ب۔ ج تیز ہونا۔ تلوار یا اوسکی مماثل کا۔ د۔ ه تیز کرنا تلوار یا خنجر وغیرہ کو۔

بسوته بقول سروری بسین مهمله و تای قرشت بر وزن کبوده (۱) بمعنی زلف و بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی مضموم و واو مجهول و تای فوقانی مفتوح و های مختفی بمعنی زلف باشد صاحبان جامع و سراج و برهان هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که بپارسی دری (۲) بمعنی بسوخته که آنرا سوخته نیز گویند و فرماید که سوته هم مخفف سوخته (شاعر ؎) بنوشت برات

بسوته ۲ آنجاکه برات ها بسوته ۲ و بقولش (۳) نام دیهی است در مازندران صاحب برهان حسرت
مزید کند که بکسر اوّل هم آمده و خان آرزو در سراج همزبانش **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل
ظاهرا اسم جامد فارسی زبان است ولیکن خیال ما اینست که فارسیان از لغت سنسکرت سوت که
بقول ساطع بروزن حوت بمعنی رشته و تار است بزیادت های نسبت در آخرش وضع کردند
برای زلف والله اعلم بحقیقته الحال و موحده در اوّل زائد باشد (اردو) (۱)
زلف بقول آصفیه عربی - اسم مؤنث دیکھو بارہ کے آٹھویں معنے (۲) سوخته - جلا ہوا (۳) مازندران
کے ایک موضع کا نام بسوته ہے -

بسودن | بقول بحر بکسر اوّل (۱) دست زدن (۲) و دست مالیدن و (۳) لمس و لامسه
کردن و (۴) سوده و ریزه کردن و (۵) سوراخ کردن (کامل التصریف) و مضارع این
بساید - صاحب موارد معنی چهارم را ترک کرده و صاحب ملحقات برهان بر ذکر معنی اوّل و دوم
و چهارم قانع صاحب نوادر می فرماید که ظاهرا مخفف (برسودن) است و مزید علیه (سودن)
و بهای فارسی هم آمده و بپسودن به بای فارسی نیز گذشت **مؤلف** عرض کند که صاحب
بحر معلنی که برسودن نوشته با معانی بالا اختلاف خفیفی دارد و همچنین بر مصدر ببسودن
که گذشت محققین فرس معنی چهارم این را ترک کرده اند حقیقت این مصدر بر ببسودن عرض
کرده ایم و از ماخذ هم در انجا بحثی و خیال ما این است که معانی بالا محتاج سند استعمال است
و خود این مصدر هم بر زبان معاصرین عجم متروک و در بنجا همین قدر کافی است که مزید علیه
سودن است و بس که بجای خودش می آید و موحده اوّل زائد مخفی مباد که انچه صاحب بحر مضارع

این سائد نوشته است خلاف قیاس است که سائد مضارع سائیدن است و مضارع سودن سُوَدْ به ضمّ اوّل و فتح واو و مضارع بسودن بسود - فقاتل - اگر سند استعمال سائد پیش شود توانیم قیاس کرد که واو بدل شد باالف چنانکه درج و آرج (اردو) دیکھو بسودن وسودن - اور بمعنی چہارم گھسنا اور ریزہ ریزہ کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

بسوده بقول سروری بحوالہ تحفہ بفتح باء دال و ضم سین بمعنی (۱) دست زده و (۲) لمس کرده و (۳) سوراخ کرده و (۴) مالیده۔ (خلاق المعانی ؒ) سلی تراشیده به بسودم من و هنوز همی لیسم از حلاوت آن گر به وارد ست وگوید که در نسخهٔ وفائی بجای فارسی آمده صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید هم ذکر این کرده اند بچند معانی مؤلف عرض کند که وای برنیان که طرز بیان همه مثل اسم جامد است نمی دانند که مصدر (بسودن) گذشت و کامل التصریف است پس جز منی نیست که این مفعول آنست و بس و شامل بر همه معانی مفعولی بسودن چنانکه از مصدر سودن مفعولش سوده است سوده را به موحدهٔ زائد بسوده کرده اند دیگر هیچ - مخفی مبادکه صاحب سروری سندی که برای این پیش کرده است خلاف اوست باید که این سند را متعلق به مصدر (بسودن) دانیم که بجایش گذشت (اردو) بسودن کا اسم مفعول اسکے تمام معنوں پر شامل۔

بسور بقول سروری بسین مهمله بوزن سمور (۱) دعای بد و (۲) نفرین باشد صاحب جهانگیری بسور و بسول را مرادف یکدیگر نوشته ذکر هر دو معنی کند و فرماید که با اوّل و ثانی مضموم است و صاحب رشیدی و برهان و ناصری و جامع ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که بسور بالضم لغت

عرب است بقول منتخب بمعنی روی ترش کردن صاحب انند فرماید که بسور بضمتین است بمعنی ترش وگردیدن (الخ) پس فارسیان استعمال این بهر دو معانی بالا کردند و این مفرس باشد و اسم مصدر بسوریدن است که می آید و آنچه به لام عوض رای مهمله می آید مبدّل این چنانکه چنار و چنال (اردو) (۱) بددعا۔ مؤنث (۲) نفرین بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث۔ ملامت۔ پھٹکار۔ لعنت۔ دعاے بد۔

بسوریدن بقول شمس بضم با و سین مهمله و واو فارسی۔ نفرین کردن و کنانیدن و قصد و آهنگ کردن و آراستن و فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که خدایش بیامرزد که خون زبان فارسی می کند و بی تحقیق [illegible] جویان را گمراه کند بسور امتیاز مصدر ندارد تا این را مصدر می نگارد۔ اگر صراحت واو فارسی [illegible] غلطی کتابت خیال می کردیم۔ همان بسوریدن است که می آید (اردو) دیکھو بسوریدن۔

که هم او بحواله ادات بر (ب) گوید که نفرین کردن است و نسبت (ج) می فرماید که بمعنی نفرین کرده صاحب بحر بر (ب) فرماید که (۱) نفرین و دعای بد کردن و (۲) کنانیدن رسالم التصریف) که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد این را بهر دو معنی بالا کامل التصریف) دانند و فرماید که مضارع این بسورد و صراحت مزید کند که به بای فارسی اول و نیز بشین [illegible] به عوض سین مهمله یعنی بشوریدن و لام عوض رای مهمله بسولیدن هم آمده و معنی دوم را ترک می کند صاحب نوادر هم بانش و صاحب برهان فرماید که به وزن فروشیدن است بمعنی

(الف) بسورید
(ب) بسوریدن
(ج) بسوریده

صاحب سروری بر الف گوید که بروزن [illegible] یعنی دعای بد و نفرین

اوّل **مؤلف** عرض کند که اسم مصدر این
بسور بجایش گذشت که مفرّس است ـ فارسیان
بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن
مصدری وضع کرده اند که جعلی است و ازینکه
اسم مصدر را مفرّس کرده اند مصدر اصلی هم
توانیم گفت و تعریف اصلی و جعلی بر لغت (اسم
مصدر) گذشت بالجمله معنی اوّل موافق قیاس
است و برای معنی دوم بروے قواعد فارسی
بسوراندن درست بود ولیکن محققین مصادر ترکش
کرده اند پس برای این معنی طالب سندی باشیم
که محققین اهل زبان ذکرش نکرده اند و آنچه به بای
فارسی و به شین معجمه و لام می آید مبتدل این است
که صراحت تبدیل بجایش کنیم ـ بالجمله (الف)
ماضی مطلق این است و (ج) اسم مفعولش و
اسم ـ باتفاق صاحب موارد این را
(کامل التصریف) دانیم ـ صاحب سروری که
با وجود ذکر (ب) (الف و ج) را مثل اسم جامد
نوشت و اشارهٔ از ماضی و اسم مفعول نکرد تسامح
او بیش نیست ـ فتامّل ـ **(اردو)** (ب) (۱) بددعا دینا
نفرین کرنا (۲) بددعا دلانا ـ نفرین کرانا (الف)
اس کا ماضی اور ج اس کا اسم مفعول ـ

(الف) بسول
(ب) بسولید
(ج) بسولیدن
(د) بسولیده

(الف) بقول برهان و
سروری و رشیدی و جامع
و جهانگیری و سراج و مرادف
بسور و (ب) بقول سروری
مرادف بسورید و (ج) بقولش و بقول بحر و برهان
و موارد مرادف بسوریدن و (د) بقول سروری
بدیل بسوریده) و رشیدی مرادف بسوریده صاحب
بحر (ج) را (سالم التصریف) گوید و بقول صاحب
موارد کامل التصریف **مؤلف** عرض کند
که (الف) اسم مصدر است مبتدل بسور و (ب)
ماضی مطلق ج و (ج) مصدر کامل التصریف
که مضارع این بسولد باشد و (د) اسم مفعولش
ما اشارهٔ این تبدیل بر بسوریدن کرده ایم و به همه

محاورهٔ فارسی همین است که رای مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال وصراحت ماخذ اسم مصدر بر بسور مذکور (اردو) (الف) دیکهو بسور و (ب) دیکهو بسورید و (ج) دیکهو بسوریدن و (د) دیکهو بسوره

بسوی خود زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ حرص وطمع نمودن بچیزی۔ **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ساکت وخلاف قیاس هم پس بدون سند استعمال قول مجرد فرهنگ فرنگ اعتبار را نشاید (اردو) حرص وطمع کرنا۔

بسه بقول سروری بسین مهمله بوزن شبه (۱) گیاهی است که آنرا بسک خوانند وبعربی اکلیل الملک صاحب رشیدی بذکر معنی بالای فرماید که (۲) دسته جو وگندم درو کرده و (۳) بمعنی خمیازه صاحب برهان بر معنی اول قانع صاحب جامع گوید که همان بسک **مؤلف** عرض کند که حقیقت این بمعنی اول برابر حقیقتهٔ گذشت و این مبدل بسک بمعنی اول است که کاف به های هوز بدل میشود چنانکه تارک وتاره ونسبت معنی دوم عرض می شود که مبدل همان بسک بمعنی دومش وبمعنی سوم مبدل بسک بمعنی چارمش ولیکن برای معنی دوم وسوم مشتاق سندی باشیم که غیر از رشیدی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) دیکهو بسک کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

بسی بقول برهان بروزن وصی (۱) بمعنی بسیاری وزیادتی صاحب ناصری فرماید که (۲) مرادف بسا بمعنی بسیاری (منه ۵) بسی تیر ودیاه ودی بهشت بیاید که ما خاک باشیم وخشت صاحب فدائی که از معاصرین علمای عجم بود در فرهنگ خود می فرماید که بسیاری از هر چیز۔ بهار گوید که مرادف بسیار وفرماید که از شان اوست که چنانچه در اول کلام آید در آخر واوسط کلام نیز در آید (شیخ شیراز ۵) بسی بر نیاید که بنیاد خود بکند آنکه بنهاد بنیاد بد (وله ۵) در اقصای عالم بگشتم بسی بسر بردم ایام با هر

کسے نڈ (ولہ ۵) دیدیم بسے کتاب زسر چشمۂ خورد تا
چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد نڈ مؤلف عرض
کند کہ بمعنی اوّل بایای مصدری معروف است
و بمعنی دوم بایای وحدت مجہول اگرچہ فارسیان
آنرا ہم معروف خوانند و آنچہ بسا بہمین معنے
گذشت مبدّل اینست و اشارۂ این در آنجا
ہم کردہ ایم - بہار سکندری خورد و بہ بیان شان
این وقت خود را ضائع کرد کہ ہیچ ضرورت نداشت
(اردو) (۱) زیادتی مؤنث (۲) بہت سے -

بسی آب ریخت | مقولہ - بقول شمس بسیار
گرمی کرد مؤلف عرض کند کہ دماغ محقق بے
تحقیق بسیار گرمی کردہ است باید کہ او بسی آب ریخت
وای بر محققینے کہ فارسی زبان را برباد کردہ اند
و حقیقت جویان را گمراہ مخفی مبادکہ (آب ریختن) در
ممدودہ گذشت بمعنی متعددہ و یکی ازان منفعل
شدن ہم پس محقق بالا در تحقیق این (بسی آب
ریزد) کہ معنی بیان کردہ او غلط محض است و
ضرورت نداشت کہ این را بشکل مصدر [illegible] کسب
درین ردیف با کلمۂ بسی قائم کند و بمعنی [illegible]
شد ورق کتاب را سیاہ فرماید (اردو) [illegible]

بسپا | بقول جہانگیری در ملحقاتش بادل مفتوح
شراب انگوری [illegible] صاحب برہان گوید کہ لغت ژند و پاژند
است صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ می فرماید کہ بروزن [illegible] مؤلف
عرض کند کہ ہم چابر فارسی قدیم است [illegible] بسپا
بود بمعنی بسیار ضائع و [illegible]
می و آب بقول برہان بمعنی نابود [illegible]
و بکار نیسامد فی می آید پس قول شان قرین قیاس
است مؤلف [illegible] آخرہ حذف شدہ بسپا باقی ماند (اردو)
انگوری شراب - مؤنث -

(الف) **بسیار** | بقول اننددراج بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالکسر مرادف بسی است و مقابل کم و
اندک و ہم او گوید و بہا ہم کہ ......

(ب) **بسیاران** | بالکسر جماعت [illegible]
جمال الدین سلمان ۵) دارم آن سر کہ سر

در قدمت اندازم ؎ دین خیالیست که اندر سر بسیاران
است ؎ مؤلف عرض کند که شک نیست که
فارسیان در (ب) الف دانوان جمع مراعفه بسیار
آورده بمعنی (بسی ازکسان) استعمال کرده اند و
این محاوره شان است ولیکن (الف) بمعنی بسیاری
نیست و استعمالش بمعنی از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم هم برزبان ندارند اصل این (بسی آر) منسوب به بس
یا اسم مفعول ترکیبی است بمعنی زیادتی آورده و کثرت
دارنده و مراد از زیاده و کلمه بسی در (بسی آر) بمعنی
اول اوست پس در لب و لهجه عجم فتح اوّل بدل شد
بکسره و ممدوده به مقصوره و بسیار مستعمل شد بمعنی
زیاده و بس و فرق در بس و بسی از ملاحظه تعریف
و استعمال هردو ظاهر که بس بمعنی بسیار است و بسی
بمعنی بسیاری پس بسیار را بمعنی بسیاری گرفتن خطاست
(اردو) الف - بهت (ب) بهت سے لوگ مذکر

بسیار بهر اصطلاح - بقول بحر آنکه نصیب
کامل داشته باشد بهار ذکر این گوید که بموحّده

مفتوح مرادف (شادبهر) (خواجه نظامی ؎)
انوشه منش باد دارای دهر ؎ زنوش جهان باد بسیار
بهر ؎ مؤلف عرض کند که بهر بالفتح بمعنی حصّه
و نصیب می آید (کذا فی البرهان) پس معنی
لفظی این قسمت و طالع وافر دارنده و مراد از کامل
نصیب که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) وہ شخص
جسکی قسمت یاور ہو۔

بسیار پردو شدن اصطلاح - مبالغه
ایست در دویدن اگرچه پردو کسی را توان گفت
که بسیار دود ولیکن معاصرین عجم استعمال (بسیار
پردو) کرده اند صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه
قاچار ذکر این کرده (بسیار پردو می شود) را بسند
این آورده پس این مصدریست بمعنی عادت
بسیار دویدن داشتن و بسیار دویدن (اردو)
بہت دوڑنے کا عادی ہونا۔ بہت دوڑنا۔

بسیار خسپ اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ
فرہنگ فرنگ (۱) آنکه بسیار خسپد و (۲) سست و

مؤلّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
ومعنی اوّل حقیقی ومعنی دوم کنایه که بسیار خواب
کردن علامت سستی است (اردو) (۱) بہت
سونیوالا (۲) سست - کاہل -

بسیار خوار | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ (۱) بمعنی پرخوار - سفره پرداز و فرماید که شکم
پرور - شکم بنده - کاسه پرداز - گرانخوار - لتنبار -
لتنبان - معده انبار - از مترادفات آنست ونیز
اکال گویند وبقولش (۲) بسیار ذلیل وخوار (شیخ
شیراز ع) که بسیار خوار است بسیار خوار ۔ مؤلّف
عرض کند که بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است ومعنی
دوم حقیقی ودیگر ہیچ وتحقیق مرادفات بجایش شود -
(اردو) (۱) بہت کھانے والا - (۲) بہت ذلیل -

بسیار دان | اصطلاح - بقول بہار (۱) آنکه
بسیار چیزہا بداند (شیخ شیراز ؎) زبان درکش اگر
مرد بسیار دانی ؛ که فردا قلم نیست بر بی زبان کو صاحب
شمس ندکر معنی اوّل گوید که (۲) جنسی است از انار
دشتی - صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نسبت معنی
دوم می فرماید که دآن مخفف دانه باشد مؤلّف عرض
کند که دآن مخفف دانه بجای خودش می آید پس بمعنی
اوّل اسم فاعل ترکیبی است وبمعنی دوم خلاف قیاس
نیست ولیکن صاحب محیط ذکر این نکرد و بذیل انار
ہم این را نیاورد واللّٰہ اعلم بحقیقۃ الحال
ما در انار دشتی اینقسم را دیده ایم که به نسبت انار شیرین
دانه ہایش بکثرت وترش می باشد وحقیقت انار در
مقصوره گذشت - مخفی مبادکه بمعنی اوّل استعمال این
اکثر طنزاً می شود (اردو) (۱) بہت جاننے والا - دکن
میں (بڑا جاننے والا) بطور طنز کہتے ہیں (۲) جنگلی انار
کی ایک قسم جس میں بیج بکثرت ہوتے ہیں - مذکر -

بسیار دانه | اصطلاح - صاحب انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ گوید که معرّب این (بسیار دانج) (۱) ہمان
(بسیار دان) بمعنی دومش صاحب شمس گوید که (۲)
جنسی است از ماش وحشی مؤلّف عرض کند که
دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وما صراحت

این بر معنی دوم بسیار دان کردہ ایم انچہ صاحب شمس
معنی دوم را قائم کردہ است بدون سند استعمال اعتبار
را نشاید کہ صاحب محیط بر ماش ہم ذکر این نکرد
وحقیقت ماش بر بنو سیاہ در ہمین ردیف می آید
(اردو) (۱) دیکھو بسیار داں کے دوسرے معنے (۲)
ماش بقول آصفیہ۔ سنسکرت۔ اسم مؤنث۔ اڑد
ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا
ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سیاہ اور ایک
سبز۔ فارسی میں اسکو بنو ماش اور بنو سیاہ کہتے ہیں۔

بسیار دور افتادن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار و انند فکر دور از کار و طلب متعذر نمودن
(سلطان ابراہیم ے) کردہ ام روے چو خورشید ترا
نسبت بماہ ہمہ کجا رویت کجا بسیار دور افتادہ ام
(غنیمی رازی ے) فکر سامان دارم و از یار دور
افتادہ ام من کجا سامان کجا بسیار دور افتادہ ام
(فارغی استرابادی ے) ماندہ ام از یار دور
و ناصبور افتادہ ام من کجا و از کجا بسیار دور افتادہ

ام مؤلف عرض کند کہ طرز بیان محققین را
نمی پسندیم معنی این بسیار بعید است و قریب
بہ محال و بس فارسیان استعمال این بجائی کنند
کہ درد و چیز فرق بین باشد گویند کہ بین تفاوت
رہ از کجاست تا بہ کجا این مثلی است کہ بجایش
گذشت۔ الحاصل معنی این فرق بین داشتن و
خیلی بعید و محال بودن (اردو) بہت بعید ہونا
بہت دور ہونا۔ محال ہونا۔

بسیار دوست اصطلاح۔ بقول بہار و
انند آنکہ اور ابسیار دوست دارند یا آنکہ دوستان
بسیار داشتہ باشد فرماید کہ این لفظ در دفتر
دوم مکاتبات علامی جا بجا مذکور **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و اسم مفعول ترکیبی
ہم دیگر ہیچ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو)
بہتوں کا دوست بہت دوست رکھنے والا۔

بسیار سر دبود مقولہ۔ صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این

کردہ گوید کہ معاصرین عجم بمعنی (موسم برد بسیار بود)
استعمال کنند **مؤلف** عرض کند کہ در ترکیب
(بسیار سرد) بمعنی موسم برد مستعمل دیگر، ہیچ ولیکن
استعمال مجرد (بسیار سرد) بمعنی سرما۔ نیست (اردو)
جاڑا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ سردی کا
موسم۔ سرما۔ زمستان پس اس کا ترجمہ سردی کا
موسم تھا۔ سرما تھا۔

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی مثل۔
صاحب امثال فارسی بذکر این از محل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این
مثل را بحق کسی استعمال کنند کہ بہ ناتجربہ کاری
کار کنند (اردو) دکن میں اسی فارسی مثل کا استعمال
ناتجربہ کاروں کے حق میں ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں کہ
کل کے بچے ہوا بھی تو تجربہ چاہیے" ناتجربہ کار ہے"

بسیار ظریف اصطلاح۔ صاحب رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ
معاصرین عجم (۱) بمعنی بسیار نازک استعمال کنند
صاحب بول چال بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی خوش
مزاج ہم **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی
است ولیکن معنی اوّل خلاف قیاس و محاورۂ زبان
است کہ محل دم زدن نیست ولیکن اینقدر توانیم
گفت کہ زبان متاخرین و متقدمین نیست و
معاصرین برعکس متقدمین و متاخرین در
بعض محاورات برخلاف قیاس رفتہ اند و این دلیل
کساد بازاری علم است مخفی مباد کہ ظریف لغت عرب است
بفتح اوّل و کسر دوم بقول منتخب بمعنی زیرک و خوش مزاج
(اردو) (۱) بہت نازک (۲) بڑا ظریف۔ بڑا خوش مزاج

بسیار فقیر اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی بسیار
مفلوک و صاحب روزنامہ بحوالۂ ہمان سفرنامہ
فرماید کہ (۲) بمعنی بسیار مانوس **مؤلف** عرض
کند کہ فقیر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی درویش
کہ قوت یک روزہ ندارد و مسکینے کہ ہیچ نداشتہ باشد
یا آنکہ فی الجملہ محتاج باشد (الخ) پس معنی اوّل

موافق قیاس وحقیقی است ومعنی دوم را مجاز دانیم
(اردو) (۱) بڑا محتاج (۲) بہت مانوس - بہت ہلا ہوا۔

بسیارفن اصطلاح - بقول بہار بمعنی ذو فنون
(میر طاہر وحید ۵) چگویم من از حسن ثعلب فروشی
کہ چون دیگ دارد مرا گر مجوش ز زبیداد آن شوخ
بسیار فن ز بود عقد ہا در دلم جوش زن ز **مؤلف**
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی مکار (اردو)
بڑا فنی یعنی بڑا مکار۔

بسیارگو اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بمعنی (۱) پرگو و (۲) آنکہ بسیار گوید **مؤلف**
عرض کند کہ در معنی اول کلام است ومشتاق سند
استعمال می باشیم معاصرین عجم معنی دوم را بر زبان
دارند برای کسی کہ سلسلۂ سخنش قطع نشود محققین
فارسی زبان از ہر دو ساکت - اسم فاعل ترکیبی است
ومعنی دوم موافق قیاس وحقیقی اما پرگو چیز دیگر
است کہ بجایش می آید وکنایہ از مقرری کہ تقریر
بدلائل کند وبسیار گو بر عکس آن کہ عادت بسیار گفتن
دارد وبس کہ از معقولیت تقریر سروکاری ندارد۔
(اردو) (۱) پرگو دکن میں اس مقرر کو کہتے ہیں
جسکی تقریر جامع ہو (۲) بکو اسی بقول آصفیہ -
ہندی - اسم مذکر - بکی - نہایت بکنے والا - اسی کو
دکن میں بکو کہتے ہیں - صاحب آصفیہ نے باتونی
پر فرمایا ہے - ہندی - اسم مذکر - بہت باتیں
بنانے والا - بسیارگو - یا وہ گو۔

بسیارنیست مقولہ - این ہمان است
کہ حقیقت این بر (از و تا این بسیار نیست) بیان
کردہ ایم وسند این ہم ہمدر انجا مذکور واز ہمین
قبیل است (بسی نیست) کہ ہمدر انجا مذکور (اردو)
دیکھو (از و تا این بسیار نیست)

بسیاری بقول بہار (۱) حاصل بالمصدر بسیار
(۲) بمعنی درازی مجاز است (نظامی ۵) ز
بسیاری راہ و گنج چنان ز سخن راند با کار سنج
چنان ز **مؤلف** عرض کند کہ بسیاریدن
مصدری نیست کہ این را بمعنی اول حاصل بالمصدر

دانیم۔ یای مصدری معروف برلفظ بسیار زیاده
شده معنی مصدری پیدا کرد یعنی زیادتی واگر
بیای مجهول گیریم (۳) مرادف بسی است که
گذشت (صائب ؒ) دل من تیره ز بسیاری
گفتار شد است ٭ زین پریشان نفس آئینه
من تار شده است ٭ مخفی مباد که استعمال این
بمعنی سوم بدون کلمهٔ از نمی شود که بعد این
می آید برخلاف بسی که محتاج آن نیست چنانکه
بسیاری از مردم خبر ندارند" (اردو) (۱) زیادتی
مؤنث (۲) درازی۔ طوالت۔ مؤنث (۳) بہت سے

بسیار یخ بکار خواهد رفت | مقوله۔ صاحب
بحر گوید که بمعنی بسیار سعی مشقت بجا باید
آورد۔ بهار بذکر همین معنی گوید که۔ چه (یخ
بکار رفتن) صرف شدن آنست و یخ جائی
صرف شود که گرمی و حرارت بسیار حادث شود
چون حرکت وسعی موجب احداث حرارت
است ازین جهت این تمثیل کنایةً استعمال
می شود صاحب انند نقل نگارش **مؤلف**
عرض کند که هر سه پی به حقیقت نبرده اند و
سکندری خورده اند یخ را بکار آوردن دقت
طلب است یعنی همچو آب ازو کار گرفتن آسان
نیست بعد ازانکه آنرا بسعی بشکنند و زیره هایش
آب شود بکار آب می آید پس فارسیان ازهمین
دقت این مقوله را قائم کردند معنی لفظی این
(بسیار یخ صرف خواهد شد) و کنایه از (بسیار زحمت
و دقت پیش خواهد شد) و (بسیار سعی صرف خواهد
شد) فارسیان چون کاری را دقت
طلب می بینند گویند که " آغا درین
کار بسیار یخ بکار خواهد رفت " یعنی
سعی ما بسیار صرف خواهد شد۔ نمی دانیم
که هر سه محققین نازک خیال معنی متعدی
چطور پیدا کردند و غور نکردند که لازم است فتامل
(اردو) بہت کوشش صرف ہوگی بہت
دقت پیش ہوگی۔

(الف) **بسیج** بقول جهانگیری با اوّل و ثانی مکسور و یای مجهول بمعنی (۱) ساختگی و (۲) آماده شدن و قصد (حکیم فردوسی ؒ) نباید درنگ اندرین کار هیچ ٭ کجا آمد آسانی اندر بسیج ٭ (شرف شفروه ؒ) گر کند عزم جهانگیرش بسیج تاختن ٭ هفتمین چرخ بلندش اوّلین منزل بود ٭ صاحب برهان نسبت معنی اوّل گوید که کارسازیها و فرماید که ساخته شدن خصوصاً کارسازی سفر و ذکر معنی دوم هم کرده گوید که (۳) کارسازی کننده را گویند و (۴) امر بدین معنی هم یعنی کارسازی کن و آماده شو و گوید که بمعنی قصد و اراده هم و فرماید که بفتح اوّل و ثانی نیز آمده. صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری هم ذکر معنی اوّل و دوم و چارم کرد و معنی سوم را گذاشت (نظامی ؒ) راه رو را بسیج ره شرط است ٭ ناقه راندن ز بیگه شرط است ٭ (انوری ؒ) نماز شام چو کردم بسیج راه سفر ٭ ز در درآمدم آن ماه روی سیمین بر ٭ (مسعود سعد ؒ) بگشاد خون ز چشم من آن یار سیمبر ٭ چون بر بسیج رفتن بستم همین کمر ٭ بهار گوید که بمعنی قصد و آهنگ مزید علیه بیچ است یا بیچ مخفف این و فرماید که با لفظ آوردن و کردن مستعمل (شیخ شیراز ؒ) بسیج سخن گفتن آنگاه کن ٭ که دانی که در کار گیرد سخن ٭ استادش (خان آرزو) این لغت را گذاشت و از درسی تحقیق محفوظ ماند صاحب فرهنگ فدائی که از علمای معاصر عجم است می فرماید که رخت بربستن و فراهمی سامان است برای کوچ **مؤلف** عرض کند که بیچارگان قاصر انمار عرض حقیقت حقیقت جویان بدانند که بیچ و مزید علیه آن بسیج اسم جامد فارسی زبان است بمعنی (۱) ساز و سامان و (۲) قصد. مخفی مباد که ساختگی حاصل بالمصدر است و ساز و سامان اسم مصدر حیف است که محققین نازک خیال بر نزاکت معانی هر دو غور نکردند مصدر بسیجیدن و بسیجیدن که می آید از همین اسم جامد وضع شد و معنی سوم بیان کردهٔ برهان بدون سند قابل در خورد اعتبار نیست او اکثر سکندری می خورد درین و غور نمی فرماید که بسیج که امر حاضر است بدون ترکیب

یاہی افادہ معنی فاعل چگونہ میکند۔ باشد کہ او از سند انوری ایمعنی پیدا کردہ تسامح اوست۔ انوری

بسیج را با یای معیت آوردہ است یعنی بمعنی (بقصد) و مدعی معنی سوم او را بمعنی قصد کنندہ گرفتہ حالا

عرض میشود۔ نسبت معنی چہارم ضرورت بیانش ندانست کہ از مشتقات بسیجیدن است کہ می آید ہمین قدر

است حقیقت این لغت و بیان مزید ماخذ بر بسیج می آید کہ با جیم فارسی است مخفی مباد کہ

سند فردوسی باعتبار قافیہ متعلق بہ (بسیج با جیم فارسی) است و ....

(ب) **بسیج آوردن** | بمعنی (۱) ساز و سامان کردن مستعمل است و از کلام شیخ شیراز (۲) بمعنی قصد کردن و از کلام

شفرہ و زبسیج کردن (۱) بمعنی ساز و سامان کردن و (۲) قصد کردن ہم۔ دیگر بسیج (اردو) الف (۱) ساز و

سامان مذکر (۲) قصد۔ مذکر (ب) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد کرنا۔

(الف) **بسیجد** | (الف) بقول برہان و ہفت بر وزن شکیبد یعنی کارسازی کند و استعداد نماید

(ب) **بسیجندہ** | و قصد و ارادہ کند (ب) بقول برہان بر وزن نویسندہ شخصی را گویند کہ استعداد

(ج) **بسیجیدن** | و سامان کاری کند و آمادہ و مہیا سازد و قصد و ارادہ کنندہ ہم و (ج) بقولہ بر وزن

(د) **بسیجیدہ** | شکیبیدن یعنی سامان کردن و ساز سفر نمودن و کارہا را آراستہ و مہیا و آمادہ

کردن و بمعنی قصد و ارادہ و آہنگ نمودن ہم صاحب سروری گوید کہ ساز کار کردن است

(حکیم لبیبی ـــ) بباید بسیجیدن این کار را کہ جبیرہ شدن رزم پیکار را۔ صاحب بحر ہمزبان برہان

در فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این بسیجد و (د) بقول برہان و ہفت بر وزن شکیبیدہ

بمعنی سامان و کارسازی کردہ شدہ و ساختہ و آمادہ گردیدہ و قصد و ارادہ نمودہ **مؤلف** عرض کند

کہ (ج) مصدریست مرکب از بسیج کہ گذشت و یای معروف و علامت مصدر (دن) و بقول مقننین ہند

مصدر جعلی و باصول ما که بلغت (اسم مصدر) بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسم مصدرش مال فارسی زبان است و معنی حقیقی این (۱) ساز و سامان کردن و (۲) قصد و اراده نمودن که همین معنی اسمی در اسم مصدر هم گذشت پس (الف) مضارع و (ب) اسم فاعل و (د) اسم مفعول این است صاحب برهان اگر از مشتقات (ج) خبردار می بود ذکرش نمی کرد و معنی الف و ب و د اشاره مصدر می نمود ورنه چه ضرورت داشت که با وجود بیان مصدر ذکر مشتقات هم کند و اگر ضرورت میداشت چرا ماضی و مستقبل وغیره را گذاشت ـ صراحت ماخذ این نیز بسیچ می آید ـ (اردو) (ج) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد و اراده کرنا (الف) اسی کا مضارع اور (ب) اسی کا اسم فاعل اور (د) اسم مفعول ہے۔

بسیچ بقول سروری بوزن پیچ بمعنی ساز کار ها (سعدی ؎) بسیچ سفر کردم اندر نفس ٭ بیابان گرفتم چو مرغ قفس ٭ و بمعنی امر از ساز کار (فردوسی ؎) بدو گفت روز و مندیش هیچ ٭ اگر هوشیاری تو رفتن بسیچ ٭ و فرماید که بمعنی فاعل نیز یعنی ساز کننده (نظامی ؎) ترازوی گردون گردش بسیچ ٭ نماند و نماند بسیچیده هیچ ٭ صاحب رشیدی بر ساختگی و آمادگی قانع ـ خان آرزو در سراج معنی بارشیدی متفق و بقول تو گویی که ... جزو کلمه ظاهر می شود و لیکن بضعف آن هم ... و تحقیق خود را پیش

می کند که بای زائد است و عجب می کند از رشیدی که در باب با و سین هر دو جا آورده و می فرماید که شاید دو لغت پنداشت والا اشعاری بدان می کرد (انتهی) **مؤلف عرض کند** (بسیچ) به جیم عربی ور آخرش گذشت و ما همه را انجا خان آرزو را تلاش کردیم تا می دیدیم که تلاش طبیعت چه می فرماید حالا می پرسیم از و که اگر بیچاره رشیدی بسیچ و بیچ هر دو را بجای خودش نوشت چه گناه کرد محققین زبان دان هم ذکر هر دو کرده اند و تو که اکثر تحقیقش را معتبر میدانی بسیچ را اصل نوشته اند

اندرینصورت بسیج مخفّفش باشد و بعض محققین
بسیج را اصل دانند و بسیج را مزید علیهش و ما هم با
اینها اتّفاق داریم اندرینصورت اگر رشیدی ذکر
هر دو در ردیف با و سین کرد چه خطا کرد تو خود نمی
دانی که این مبدّل بسیج است که به جیم عربی گذشت
چنانکه چوچه و چوجه و آن مزید علیه بسیج به جیم
عربی که بمعنی آرایش می آید و اینهم ندانی که بسیج در اصل
بسیز بود و به زای هوّز در آخر که بر سبیل تبدیل بسیج
شد چنانکه سوز و سوج و خبر نداری ازین که
اصل بسیز بساز بود بمعنی سامان- الفش بدل شد
به تحتانی چنانکه اگدش و ایگدش و ارمغان و یرمغان
و فرق نمی کنی در اسم مصدر و حاصل بالمصدر ازینجاست
که در معنی این سکندری خورده که ساختگی و آمادگی
نوشته بدانکه این اسم مصدر است بمعنی (۱)
مطلق ساز و سامان موافق ماخذ و بمجاز (۲) بمعنی
قصد و اراده هم مستعمل و مصدر بسیجیدن که می آید
وضع شد ازهمین و امر حاضر آن هم بر وزن اسم
مصدر است بقاعده فارسی زبان وهمین را صاحب
سروری معنی (۲) قرار داده است تسامح صاحب
سروری است که بمعنی فاعل نوشت و خبر ندارد
از قواعد زبان خود که اینمعنی بدون ترکیب امر حاضر
با اسمی حاصل نمی شود که اسم فاعل ترکیبی نام دارد و در
سند نظامی (اگر دش بسیج) همان اسم فاعل ترکیبی است
و از سند مذکور در مجرّد بسیج معنی فاعلی اصلا نیست
این است حقیقت- و تحقیق محققین زباندان و
هندیان (اردو) دیکهو بسیج-

بسیج آوردن | استعمال بمعنی (۱) ساز و سامان
کردن و (۲) قصد و آهنگ نمودن- آصفی بذیل
بسیج سند این از کلام نظامی نقل کرده (۵) سو
مخزن آوردم اوّل بسیج ؛ که سستی نکردم در انکار
هیچ ؛ **مؤلف** عرض کند که همین مصدر با جیم
عربی هم گذشت (اردو) دیکهو بسیج کردن-

(الف) **بسیجان** | بقول سروری بجیم فارسی
بوزن خطیبان یعنی سازکارکنان (حکیم فردوسی ۵)

ز شرم گنہ پاک بیجان شدند ٭ سبک بر بہانہ بسیچان شدند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ آغا این اسم جامد نیست بلکہ اسم حال است از بسیچیدن کہ می آید و ذکر اسم حال ضرورت نداشت کہ مشتقات مصادر را بیان کردن تحصیل حاصل و آنچہ قابل بیان است بوثیقہ ہمین یک سند ....

(ب) **بسیچان شدن** است و این مصدریست مرکب کہ فارسیان اسم حال مصدر بسیچیدن را با مصدر شدن مرکب کردہ اند و بمعنی آمادہ شدن استعمال کردہ اند - ہمین مقصد شان از مصدر بسیچیدن حاصل می شد ولیکن محاورۂ زبان متقاضی آنست کہ (ب) را ذکر کنیم **(اردو)** (الف) ساز و سامان کرنے والا (ب) دیکھو بسیچیدن -

بسیچد بقول سروری بجیم فارسی بوزن شکیبد یعنی ساز کاری کند (استاد دقیقی ؎) کنون رزم گردان بسیچد ہمی ٭ سر از رای و تدبیر پیچد ہمی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ چرا نمی فرمائی کہ مضارع بسیچیدن است بہمہ معانی اور **(اردو)** دیکھو بسیچیدن یہ اسکا مضارع ہے

بسیچ کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندش می گوید کہ بمعنی (۱) ساز سامان کردن و (۲) قصد کردن ہم سند این از کلام شیخ شیراز بر (بسیچ کردن) بہ جیم عربی گذشت اگر بعض محققین در کلام سعدی این را بہ جیم فارسی ملاحظہ کردہ باشند عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است چنانچہ بر (بسیچ) نوشتہ ایم ٭ **(اردو)** دیکھو بسیچ کردن

بسیچندہ بقول سروری - اسم فاعل است **مؤلف** عرض کند کہ مقصود آغا جز این نباشد کہ اسم فاعل مصدر بسیچیدن کہ می آید پس می پرسیم از و کہ ضرورت بیان مشتقات چہ بود **(اردو)** دیکھو بسیچیدن یہ اسکا اسم فاعل ہے جملہ معانی کے ساتھ

بسیچیدن بقول بحر ہمان بسیجیدن کہ بہ جیم عربی گذشت (سالم التصریف) صاحب موارد ہم ذکر این کردہ و بشش معانی آوردہ (۱) میل کردن (نظامی ؎) نظامی بخاموشکاری بسیچ ٭ بگفتار

تاگفتی در بسیچ ۶ و (۲) بمعنی سگالیدن یعنی غور کردن (استاد لبیبی ے) بباید بسیچیدن این کار را ۶ جبیره شدن رزم و بیکار را ۶ و (۳) آراسته کردن و ساز و ترتیب دادن و (۴) قصد کردن و اراده نمودن (سعدی ے) که بسیچ سفر کردن اندر نفس ۶ بیابان گرفتم چو مرغ قفس ۶ و (۵) سفر کردن (سعدی ے) ای طبل بلند بانگ در باطن ایهیچ ۶ بی توشه چه تدبیر کنی وقت بسیچ ۶ و (۶) آماده شدن برای کاری (فردوسی ے) نباید درنگ اندرین کار هیچ ۶ کجا آمد آسانی اندر بسیچ ۶ **مؤلف** عرض کند که مبدل بسیچیدن است که بجیم عربی گذشت و حقیقت ماخذ بر اسم مصدر این (بسیچ) مذکور و شامل است بر دو معنی که ذکرش همانجا کرده ایم یعنی (الف) ساز و سامان کردن و (ب) قصد و اراده نمودن که همین دو معنی ساز و سامان و قصد و اراده از اسم مصدر پیداست - محققین فارسی زبان بعض اشعار

استادان را ذیل هر دو نقل کرده اند یعنی در اینجا به جیم عربی و در اینجا بجیم فارسی - غلطی کتابت کا تبیین دواوین ایشان را در غلط انداخته باشد حاصل در کلام نظامی معنی (ب) پیداست - پس میل کردن باقی ماند و در کلام استاد لبیبی معنی الف پس معنی سگالیدن بیکار است و برای معنی سوم سندی پیش نه شد اگر پیش می شد می گفتیم که داخل معنی الف است و در سند سعدی مصدر مرکب (بسیچ کردن) مستعمل پس سند این مصدر نیست در معنی قصد و اراده کردن درست است که ذکرش بر معنی (ب) کرده ایم که معنی (ب) بیان کرده ماست و در کلام دوم سعدی لفظ بسیچ بمعنی قصد است و مراد از قصد سفر پس اینهم برای سند این مصدر کافی نیست و ضرورت ندارد که اینمعنی ازین مصدر پیدا کنیم و در کلام فردوسی هم استعمال لفظ بسیچ است بمعنی اراده و قصد پس این را برای معنی مصدر سند نگیریم و لطف آنست که معنی ششم

بیان کردہ صاحب موارد با معنی چہارمش اتحاد دارد
پس ضرورت نبود کہ علحدہ قائمش کند این است
حقیقت این مصدر و تحقیق محققین (اردو) دیکھو بسیایدن
بسیچیدہ | بقول سروری بجیم فارسی بوزن
شکیبیدہ یعنی ساز کار کردہ (شاعر) بسیچیدہ بودم
کہ آہم دمان شد بدنبال تو من بہندوستان **مؤلّف**
عرض کند کہ آغا چہ می فرمائی بسیچیدہ اسم مفعول
بسیچیدن است بمعنی ساز و سامان و قصد کردہ
شدہ و (بسیچیدہ بود) ماضی بعید ہمین مصدر
و این سند آنست معلوم می شود کہ بسیچیدہ را اسم
جامد دانستہ ورنہ چرا اشارہ اسم مفعول نہ کردی
و چرا سند ماضی بعید را برای اسم مفعول آوردی
این ست طرز تحقیق محققین با نام و نشان و اہل زبان
کہ از مشتقات مصادر مثل اسم جامد بحث می فرمایند و
بسند غیر متعلق استناد (اردو) بسیچیدن کا اسم
مفعول اور شامل دونوں معنوں پر۔
بسیر آمدن از چیزی | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر (۱) بمعنی ملول شدن و (۲) بتنگ
آمدن و (۳) بے نیاز شدن و آسودہ شدن از
چیزی **مؤلّف** عرض کند کہ خلاف قیاس
نیست ولیکن نظر بسکوت دیگر محققین و معاصرین
عجم از معنی دوم و سوم طالب سند استعمال
می باشیم و بمعنی دوم از زبان معاصرین عجم شنیدیم
(اردو) (۱) ملول ہونا (۲) بتنگ ہونا۔ بیزار
ہونا (۳) بے نیاز ہونا۔ سیر ہونا۔ کسی چیز سے۔
(الف) **بسیط** | بقول انند بالفتح و کسر ثانی و طای
حطّی لغت عرب است بمعنی گستردہ و زمین فراخ
و مرد فراخ زبان و بحر سوم از عروض کہ وزن
آن مستفعلن فاعلن است بہشت مرتبہ
و در اصطلاح حکما ہر شی کہ غیر مرکب است و بقول
بعض ہر چیز کہ جزو آن مشابہ کل باشد چنانکہ
آب و خاک و آتش و باد علحدہ علحدہ **مؤلّف**
عرض کند کہ فارسیان بترکیب فارسی استعمال
این (۱) بمعنی مطلق فراخ و فراخی کردہ اند چنانکہ بسیط

باغ وبسیط خاک وبسیط زمین (انوری ؎)

آن بر بسیط باغ گذاران خوش خرام ٭ چون

برزمین آیینہ گون ناقہ وجمل ٭ (ولہ ؎) آدم کہ

رحم دیو کشی بر بسیط خاک ٭ از ترکش گہر کش خود

یک شہاب خواہ ٭ (ولہ ؎) بر استقامت حال

تو بر بسیط زمین ٭ بر آسمان کف الخضیب

کردہ دعا ٭ (۲) برای بحر عروض کہ تعریفش

بالا گذشت در فارسی زبان ہمین اسم عربی مستعمل است

از ینجاست کہ ما این را داخل موضوع خود دانیم

و عروضیان این بحر را نظر بہ وسعت او بدین اسم

موسوم کردہ اند و فارسیان ....

(ب) **بسیط شدن** بمعنی وسیع شدن

استعمال کردہ اند (انوری ؎) تو ئی کہ سایۂ عدلت

چنان بسیط شدہ ٭ کہ رخنہ کردن آن مشکلست

بر خورشید ٭ (اردو) (الف) (۱) فراخ ۔

کشادہ ۔ فراخی ۔ کشادگی ۔ مؤنث (۲) بسیط

بقول آصفیہ عروض کی تیسری بحر جسکے وزن

مستفعلن فاعلن ۔ آٹھ بار کہتے ہیں

(ب) وسیع ہونا ۔

بسیط مسبّع اصطلاح ۔ بقول بحر زمین

باعتبار ہفت اقلیم و این کنایہ باشد و بس صاحب

غیاث ہم ذکر این کردہ ہمزبان بحر **مؤلف**

عرض کند کہ طرز بیان ہر دو محققین خوش نمی نماید

این کنایہ ایست از برای ہفت اقلیم دنیا و ضرورت

ذکر زمین ندارد ۔ اگرچہ در این مرکب ہر دو لغت

عرب است ولیکن ترکیب توصیفی فارسی واقع

شدہ (اردو) ہفت اقلیم ۔ مؤنث ۔ دیکھو (این ہفت جزیرہ)

بسیلاب دادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول

بحر در آب فرو بردن بہار گوید کہ یعنی غرق کردن

(میرزا صائب ؎) گرد بری آرد از رنگین لباسان

چشم شور ٭ داد شبنم دفتر گل را بسیلاب نظر ٭

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است

و تعریف بہار بہتر از بحر (اردو) غرق کرنا

بہا دینا ۔

(۲۵۲۲)

بسیل خوردن مصدر اصطلاحی - بمعنی سر کلہ زدن بہ سیل (ظہوری ؎) سر زد کہ پردۂ دیدن بسیل گرچہ خوردۂ چراکہ نائرہ دیدہاے سر شکستۂ (اردو) سیل سے ٹکرانا - ٹکر کھانا - لڑجانا -

بسیلہ بقول برہان بفتح اوّل بروزن وسیلہ نوعی از باقلای صحرائی کہ کوچک تر از باقلای خوردنی باشد اگر زنان بپزند و بخورند شیر ایشان زیادہ شود صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط بر بسیلا گوید کہ لغت مصری است نوعی از جلبان بزرگ دانہ - سبز رنگ و نزد اہل مصر افضل از جلبان و گویند کہ آن ترمس است وگویند کہ خلّر برّی است و بترمس می فرماید کہ بفارسی باقلّای مصری یا شامی یا رومی نامند وبیونانی امارمس وبہ ہندی جہاکر وبقول شیخ گرم در اوّل و خشک در دوم - جالی ومحلّل بلا لذع - عسر الہضم - مولد خلط خام در عروق ومنافع دارد - (الخ) و بر خلّر گوید کہ ہمان مٹر کابلی وجلبان **مؤلّف** عرض کند کہ ہمان بسلہ کہ بجایش گذشت ولفظاً لغت مصری است وعجبی نیست کہ آن مخفّف این باشد باتّی حال صراحت کامل بر بسلہ مذکور شد (اردو) دیکھو بسلہ -

بسیم بقول برہان بروزن نسیم بزبان زند و پازند خوش مزہ وخوش لذّت را گویند صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر این کردہ وصاحب ناصری ہم این را آوردہ **مؤلّف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان قدیم از لغت عرب بَس کہ طعامی را نام است بزیادت میم تخصیص بدین معنی مفرّس کردہ باشند واللہ اعلم صاحبان انند وغیاث وہفت ہم ذکر این کردہ اند (اردو) خوش مزہ - خوش ذائقہ -

بسینہ زدن مصدر اصطلاحی - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدّین شاہ قاجار قائم کردن

برسینه مؤلّف عرض کند که موافق قیاس است از قبیل گل بر دستار زدن (اردو) سینہ پر گل لگانا

بسی نیست | اصطلاح بقول انند بمعنی بسیار نیست یعنی راه بسیار نیست مؤلّف عرض کند که این معنی را خلاف محاوره و خلاف قیاس دانیم (اردو) راہ بہت نہین ہے۔

باے موحدہ با شین معجمہ

بشش | بالفتح بقول وارسته و رشیدی و ناصری و جامع و سراج (۱) بند ہر چیز مطلقاً و بند ہای آہن و نقره و برنج که بر مفاصل صندوق و امثال آن نصب کنند خصوصاً (ظغرا در حقیقت پالکی ممدوح گوید فقره) بش سیمین ہلال اگر قابل میخ آن بودی مہر به برمهٔ شعاع طرفینش را سوراخ نمودی ۔" (فردوسی ـ) مرا گفت بگرفتمش زیر کش ز ہی برکمر ساختم پنجه بش را (فخری ع) نه منع دیده و نه رد زنه قفل دیده و نه بش را مؤلّف عرض کند که اصل این به بای فارسی پش است و آن مخفف پشم بمعنی مطلق موے و کاکل مستعمل که بر معنی سوم می آید و بند مطلقا و بند آہن وغیره خصو۔ اگر جارش بالای صندوق یا پشت در برای استواری می زنند۔ مشابه کاکل است (اردو) بندهن بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بند مطلقا (پٹی۔ لوہے یا پیتل وغیرہ کی) اسم مؤنث۔ جو صندوق یا دروازوں کے جوڑ پہ استواری اور مضبوطی کیلئے لگاتے ہیں۔

(۲) بش۔ بفتح اوّل و سکون ثانی بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج زراعتی که آب باران حاصل دهد و فرماید که آنرا بخس هم گویند۔ صاحب ناصری می فرماید که بخس لغت عرب است به همین معنی مؤلّف عرض کند که بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم که آنرا در اصطلاح دکن خریف نامند که مخفف (کاشت خریف) است و قیاس می خواهد که این مخفف کاشت بارش باشد

که به تخفیف لغۃً کاکل کاشت و به تخفیف الف و رای مهمله از بارش اسم جامد قرار داوند (اردو) وہ زراعت جو صرف بارش کے پانی سے ہو (بو تش) جسکو دکن میں خریف کہتے ہیں اور یہ (کاشت خریف) کا مخفف ہے۔

(۳) بش۔ بقول برہان و جامع بضمّ اوّل کاکل آدمی خان آرزو در سراج بحوالہ قوسی دیرنقشی ذکر این کرده گوید که تحقیق بدینمعنی بفتح بای فارسی پش است که فش مبدّل آنست مؤلف عرض کند که ما صاحب جامع را که از اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو دانیم و تصدیقش برای اینمعنی سند را ماند. و به تحقیق ما مبدّل پش است چنانکه تپ و تب و پش که بجایش می آید مخفف پشم و استعمالش بمجاز برای کاکل است و بس و آنچه بچ به ہمین معنی بر معنی دوم ش گذشت مبدّل این باشد اگرچه ذکر این ماخذ در آنجا نکرده ایم که شین معجمه با جیم فارسی بدل میشود چنانکه کاشی و کاچی (اردو) کاکل دیکھو بچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بش۔ بقول برہان و جامع بضمّ اوّل موی گردن و یال اسپ و فرماید که باینمعنی بفتح بای فارسی ہم آمده۔ خان آرزو در سراج با بای فارسی صحیح داند و گوید که مبدّل آن فش است مؤلف عرض کند ما حقیقت ماخذ این بر معنی سوم بیان کرده ایم و این مجاز آن است (اردو) ایال بقول امیر۔ اردو (یال فارسی) گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال۔

(۵) بش۔ بقول برہان و جامع بالضمّ بمعنی ناقص و ناتمام مؤلف عرض کند که باعتبار صاحب جامع که از اہل زبانست اسم جامد فارسی قایم دانیم۔ حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است۔ (اردو) ناقص۔ ناتمام۔

(۶) بش۔ بقول برہان بکسر اوّل امر بر دادن یعنی بدہش مؤلف عرض کند که وای برین طرز

تحقیق حاشا که امر مصدر ردادن باشد اگر سند استعمال این معنی پیش شود توانیم گفت که مخفف بدهش به حذف دال مهمله و های هوز باشد ـ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان کست ساز (اردو) اسکو دے

(۷) بش ـ بقول جامع بکسر اوّل بمعنی با و مثلاً "بش بگو" یعنی با وبگو **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و صاحب جامع از صاحبان زبانست معاصرین عجم اگرچه استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است که مرادف با و مخفف (به اش) باشد (اردو) اُسکو۔

بشاخ چادر افگندن | اصطلاح بقول بهار، یکسو کردن زنان رعنای خود نما چادر را تا عرض حسن ترکیب و تناسب اعضا و تقطیع خود دهند (میر صیدی ۵) از شگوفه هر طرف گشته نهالی جلوه گر ٭ چون پریزادان چادر با بشاخ انداخته **مؤلف** عرض کند که مقصود بهار همین قدر می نماید که زنان رعنا چادر خود را بر شاخ درخت انداخته بی برقعه می شوند تا عرض حسن کنند ولیکن فارسیان این مصدر اصطلاحی را بدین معنی استعمال نکرده اند مقصود شان از عرض عادت پریزادان است که چون بسیر باغ روند چادر ها بر شاخ های درختان آویزند و داخل آن محلی بالطبع و بی نقاب می شوند و چادر از هوا حرکت کند و جلوهٔ حسن ـ زیر چادر از هر سو ظاهر می شود ـ پس این مصدر کنایه ایست از عرض حسن کردن دیگر هیچ (اردو) عرض حسن کرنا ـ کسی آڑ سے اپنا حسن دکھانا ـ دکن میں (پردے کی آڑ سے جھانکا جھونکی کرنا) کہتے ہیں ـ "پردے سے چشمک بازی"

بشار | بقول سروری و جامع بوزن بهار (۱) بمعنی نیم کوفت و صاحب جهانگیری بمعنی زرکوب و سیم کوب گفته و صاحب رشیدی همزبانش ـ صاحب برهان گوید که هر چیز طلا کوب و نقره کوب

دفرماید که بحل معانی بکسر و فتح اوّل آمده و صاحب جامع هم تائید هر دو اعراب می کند۔ صاحب ناصری بذکر همین معنی گوید که مبدّل فشار باشد چه سیم و زر را در آهن یا پولاد می افشرد و چیز زرکوب و سیم کوب بطریق مفعولیت است نه فاعلیت یعنی زرکوب شده۔ آن نیز با افشردن مناسب است که بزور و قوت سیم و زر را در آهن فرو می کنند و فشردن بمعنی فرو کردن است و باز گوید که گاهے زرکوب بمعنی فاعل یعنی کوبندهٔ زر اطلاق می شود۔ خان آرزو در سراج می فرماید که انچه صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان بمعنی زرکوب و سیمکوب نوشته اند که صاحب صنعت باشد در هیچ فرهنگ معتبره دیده نشد۔ پس صحیح همان است که قوسی گفته یعنی (سیم کوفت) **مؤلّف** عرض کند که فشار اسم مصدر فشاردن است که می آید و معنی این اسم جامد ضغطه و از همین است (فشار قبر) صاحب برهان این را بجای خودش بمعنی فشردن آورده (قوّت بیان ندارد) که برای اسم جامد معنی مصدری نگارد فارسیان مبدّل همین فشار یعنی پشار را برای نیم کوفت سیم و زر استعمال کردند که من وجه فشار آهن برای سیم و زر است که سیم و زر را در خلالے آهن می نشانند بآئینیکه خلا لبخنی پر شود تا فرو نریزد صاحب ناصری قاعدهٔ فارسی زبان نداند از ینجاست که ذکر مفعولیت و فاعلیت کرده۔ چرا نمی گوید که (زرکوب) اسم مفعول ترکیبی است و هر چه او نوشت مقصودش همانست که ما صراحتش کرده ایم ولیکن او از پریشان بیانی خود راه به ترکستان می برد و خان آرزو اسم مفعول ترکیبی را فراموش کرد از ینجاست که بر صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان اعتراض می کند و نمی داند که اگر این هر سه محقّقین زرکوب و سیمکوب بمعنی مفعولی نوشته اند چه خطا کردند که مقصود محقّقین از زرکوفته و سیم کوفته (اسم مفعول) ترکیبی است اگر از همین دو لفظ معنی اسم فاعل ترکیبی پیدا کنیم البتّه بمعنی صاحب صنعت باشد ولیکن هیچ ضرورت ندارد که درینجا بمعنی اسم فاعل

ترکیبی گیریم ونہ محقّقین بالاگفتہ اند وای بروکہ (سیم کوفت) رابقول قوسی صحیح داندی پرسیم ازوکہ در (سیم کوب) و (سیم کوفت) چہ فرق است کوفتن وکوبیدن ہردو آمدہ قاعدۂ فارسی می گوید کہ (سیم کوب) اسم فاعل ومعقول ترکیبی است پس آنچہ محقّقین بالا (سیم کوب) را درمعنی بشار اسم مفعول ترکیبی آوردہ اند اصلا غلط نیست (اردو) کوفت بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنّث لوہے پر سونا چاندی چڑھانے کا کام جیسا گجرات اور جالندھر میں ہوتا ہے۔

(۲) بشار بقول سروری وجامع بحوالۂ نسخۂ وفائی بمعنی لمس (فرّخی ہ) ہنوز پیشر وروسیان بطوع نکردہ رکاب اورانیکو بدست خویش بشارۂ صاحب رشیدی ہم ذکرایں کردہ صاحب برہان فرماید کہ لمس ولامسہ وسودن دست یا عضوی برعضو دیگر۔ وبقول ناصری دست سودن بچیزی وفرماید کہ مبدّل فشار باشد کہ بمعنی زور آوردن وفشردن است وگوید کہ درشعر فرخی ہمین معنی درست می شود چہ رسم بود کہ چاکران باستقبال موالی خود از سلاطین وامرامی رفتہ اند ورکاب او را می بوسیدہ اند وبادست می سودہ اند ومی افشردہ اند ودررکاب او می رفتہ اند وبجائے رکابدار خود را جلوہ می دادہ اند خان آرزو ندکرا این گوید کہ این بہ سین مہملہ گذشت بحوالۂ شمس فخری فرماید کہ بیت فرخی نہ برای معنی لمس است ونہ برای معنی سیم کوفت وخیال خود ظاہر می کند کہ بمعنی لمس واضح تر است **مؤلّف** عرض کند کہ شک نیست کہ درکلام فرخی (بشار کردن) بمعنی لمس کردن ودست برچیزی نہادن است ورسم است کہ خدام درسواری امرا دست بررکابش دارند وہمچنین امرا درسواری شاہان ولیکن عجب است از ناصری کہ برای متعلّق کردن این بالفظ فشار (چنانکہ ادعای اوست) رسم افشردن رکاب بیان می کند ونمی داند کہ افشردن رکاب اصلا

محاوره عجم نیست پس چرا نمی گوید که مجاز معنی حقیقی فشار است که صراحتش بر معنی اوّل گذشت که در افشردن و فشردن چیزی وجود لمس موجود است پس اگر لفظ فشار و مبدّلش بشار را بر سبیل مجاز بمعنی لمس گیریم و (بشار کردن رکاب) را بمعنی مس کردن رکاب و دست بر رکاب داشتن - عیبی نیست کلام فرخی سند این استعمال و قول سروری و جامع که از اہل زبان اند اعتبار را شاید انچه خان آرزو (بسار) را به سین مهمله درست داند ما ہم در انجا حقیقتش بیان کرده ایم که ادعای او غلط است و ہمانجا گفته ایم که اگر سند استعمالش پیش شود توانیم گفت که آن مبدّل ہمین بشار باشد

(اردو) چھونا - مس کرنا - کا حاصل بالمصدر - مس - مذکّر -

(۳) بشار - بقول جامع و (سروری) بمعنی گرفتار و پابند (مقصود سعد ؎) امروز بت پرستان ہستند بگیان ہٖ در بشها خریده ؎ در غار ہا بشار ہٖ (امیر خسرو ؎) ہر ضعیفے کی جهد از پای بند آہو ؎ گل ہٖ پیل بیچاره شود چون در وحل گردد بشار ہٖ صاحب جهانگیری ہم ذکر این کرده (وله ؎) بشر مباد که گردد بدست حرص اسیر ہٖ مگس مباد که ماند میان شهد بشار ہٖ صاحب رشیدی ہم این را آورده و بقول ناصری عاجز و گرفتار و فرماید که تبدیل فشار باشد و گوید که استخلاص مگس که در شهد فرو شد و پیل که در وحل فرو شد صعب خواهد بود خان آرزو در سراج گوید که بمعنی پابند و درمانده مرکّب از بش بمعنی بند و آر که کلمه نسبت است پس بفتح اوّل باید مؤلّف عرض کند که اسم مفعول ترکیبی ہم توان گفت بمعنی بند آورده شده و کنایه از گرفتار مرکّب از بش و آر و آر امر حاضر است از مصدر آوردن و مخفف آور و این بهتر است از ماخذ بیان کرده ناصری که بالا مذکور شد مخفی مباد که از سند امیر خسرو (بشار گردیدن) بمعنی گرفتار شدن و مقیّد گردیدن پیدا است

وهمچنین از کلام ثانیش (بشار ماندن) بمعنی مقید ماندن (اردو) گرفتار۔

(۴) بشار۔ بقول سروری بحوالۂ صاحب تحفه وشمس فخری وبقول جهانگیری وناصری وجامع بمعنی نثار (شمس فخری ؎) بشیر باد صبا مژدۂ گل آورد دست ۂ همی فشاند در پالیش ابر وشاخ بشارۂ (تاج الدین بخاری ؎) صاحبا هر نکته تو به زگنج وسیم وزرۂ لعل ومروارید بر لعل گهر بارت بشارۂ صاحب رشیدی بذکر این گوید که در شعر تاج الدین بخاری شاید که نثار را به تصحیف بَشار خوانده باشند وفرماید که در فرهنگها بدین معنی بکسر با گفته ودر سروری بفتح با صاحب ناصری بذکر این معنی تائید خیال رشیدی نسبت کلام تاج الدین بخاری می کند ومی فرماید که نثار باوجود درستی قافیه ومعنی ومشابهت لفظ غریب است که نثار نگوید وبشار گوید که لغتی است غیر معروف وفرماید که حق اینست که بشار تصحیف وتبدیل فَشار است چه پَشار با بای فارسی با فا زود تبدیل می یابد وفشار بمعنی زور آوردن وفشردن۔ خان آرزو در سراج بذکر این نقل خیال رشیدی کرده که نثار باشد **مؤلف** عرض کند که شان محققین نیست که از سهل انگاری اصلاحی در کلام قدما کنند هرگاه محققین اهل زبان این را بمعنی نثار آورده اند۔ وجهی نیست که ما قیاس خود قائم کنیم که در کلام تاج الدین نثار باشد وبَشار نباشد۔ اگر نثار اسم جامد است بَشار هم مرادف اوست۔ تاج الدین اهل زبان۔ مجبور نیست که بَشار را گذارد ونثار را انگارد آنانکه در تحقیق لغات جگر کاهی نمی کنند همین قسم دفع الوقتی می کنند چنانکه رشیدی وناصری وخان آرزو کرده اند۔ ما می گوئیم که این اسم جامد فارسی زبان است ومرادف نثار وعجبی نیست که اصل این به بای فارسی (پش آر) باشد واین مبدل آن چنانکه تپ وتب وپیش بقول برهان

مخفّفش پیش است و آر مخفّف آور کہ امر حاضر آوردن است پس پشار اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پیش آوردہ شدہ و کنایہ از نثار کہ چیزی کہ نثار کنند یعنی تصدّق نمایند بعد ازانکہ برسر و پاے ممدوح دور دہند پیش می انداز ند ہمین است رسم و آئین نثار و تصدّق نمی دانیم کہ ارادہ واضعین لغت چہ بود ایں قیاسی است کہ دلش قبول می کند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ بای حالٍ فنثار را ازین ہیچ تعلّقے نیست (اردو) نثار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ نچھاور بکھیروہ چیز جو بطور صدقہ کسی شخص کے سر پر سے بکھیری جاے۔

(۵) بشار۔ بقول سروری واماندہ وبقول جامع و برہان ماندہ وکوفتہ **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی سوم است کہ گرفتار ہم ماندہ وکوفتہ باشد۔ ایمعنی را صاحب جامع جدا کردہ است ازمعنی سوم (اردو) ماندہ۔ عاجز۔

بشارت | بقول بہار بالکسر و بالضّم مژدہ و بالفتح شاد شدن و فرماید کہ با لفظ دادن و زدن و نمودن مستعمل **مؤلّف** عرض کند کہ لغت عرب است وبقول منتخب بالکسر مژدہ دادن و مژدگانی بہر دو معنی و فرماید کہ بضمّ نیز آمدہ پس فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر بترکیب فارسی استعمال این کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) بشارت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنّث۔ نوید۔ خوشخبری۔ مژدہ۔

بشارت آوردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی مژدہ آوردن است (رہائی آملی) مبشّر از پی آن کین بشارت آرد زود ٭ روا بود کہ دو منزل یکی کند در راہ ٭ (اردو) خوشخبری لانا۔

بشارت بردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بردن نوید باشد (حافظ شیراز)

بشارت بر لبِ میفروشان ؎ کہ حافظ توبہ از زہد ریا کرد ؎ (اردو) خوشخبری لیجانا۔

بشارت بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی رسیدن نوید است (سالک یزدی ؎) از ما بہ اسیران قفس باد بشارت ؎ کز بیضہ بیک منزلی دام رسیدیم ؎ (اردو) خوشخبری ہونا۔ خوشخبری پہنچنا۔

بشارت دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بشارت رساندن است (حافظ شیرازی ؎) خوبان پارسی گو بخشندگان عمرند ؎ ساقی بده بشارت پیران پارسا را ؎ (اردو) خوشخبری پہنچانا۔

بشارت رساندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است مرادف بشارت دادن (عالی شیرازی نثر) آن بلند مرتبہ این مرتبہ فرمود حالا زود بیدار شو و بشارت برسان" (اردو) دیکھو بشارت دادن۔

بشارت زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی بشارت رساندن است (انوری ؎) زد بشارت بزن گذشت یکی ؎ با غلام خود آن اسیر امروز ؎ (اردو) دیکھو بشارت رساندن۔

بشارت شنیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی شنیدن مژده و نوید (ناظم ہراتی ؎) چو شنید این بشارت رفت از ہوش ؎ ولی در دل کہ شورش بود در جوش ؎ (اردو) خوشخبری سننا۔

بشارت طلبیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی خواستن بشارت است (بدر چاچی ؎) گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید ؎ ده ولایت طلبد ملک سکندر گیرد (اردو) خوشخبری چاہنا۔

(الف) **بشارت کشان** مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار بفتح کاف تازی مبشّران و مژده رسانان (نظامی ؎) خبر گرم شد در خراسان و روم ؛ که شاہنشہ آمد زبیگانہ بوم ؛ بهر شهری از شادی فتح شاه ؛ بشارت کشان برکشادند راه ؛ صاحب آصفی باستناد همین شعر.....

(ب) **بشارت کشیدن** را قائم کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بشارت بردن است وبس (اردو) الف خوشخبری پہنچانے والے (ب) دیکھو بشارت بردن ۔

مژده (انوری ؎) نامۂ فتح تو سیاره بآفاق سپرد ؛ که بشارت گر فتح تو شنا یا بشری ؛ (اردو) خوشخبری لانے والا۔ دینے والا ۔

بشارت نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بشارت رساندن است (عمید رازی ؎) یعقوب را نشاط ز یوسف فزوده اند ؛ داؤد را بشارتی از جم

بشارت گر اصطلاح بمعنی آرندهٔ نوید و برندهٔ مژده اند ؛ (اردو) دیکھو بشارت رساندن ۔

بشارود بقول صاحب شمس در فارسی زبان بالضم و واو مفتوح و رای ساکن زمین پشته پشته **مؤلف** عرض کند که سند استعمال پیش نه شد معاصرین عجم برزبان ندارند محقّقین فارسی زبان ترک کرده اند مجرّد قول محقق بی تحقیق اعتبار را نشاید. خیال می کنیم که لغت (بشاورد) را که بهمین معنی می آید به تصحیف قائم کرده است اگر سند استعمال پیش می شد بدل بعض می توانیم گفت (اردو) وہ ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں ۔ مونّث ۔

بشاسب بقول سروری و جهانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بضم با و سکون سین بمعنی خواب باشد (اسدی ؎) چو لختی بر آمد بشد در بشاسب ؛ بکوشش اسب آمدش دخت گشتاسب ؛ صاحب سروری فرماید که گوشاسب هم بمعنی خواب و گشتاسب همان گشتاسب صاحب برهان گوید که مخفف

(بوشاسپ) کہ ترجمۂ آن بعربی نوم است ۔ صاحب شمس این را بہ بای فارسی نوشتہ **مؤلّف** عرض

کند کہ این مرکّب است از بوَش و اسَپ بوَش بقول برہان بمعنی قدرت می آید کہ اسم جامد فارسی زبان

است و اسَپ بمعنی خودش و معنی لفظی این مرکّب ۔ قدرت اسپ وکنایہ از نوم گویند کہ در جانوران

چارپایہ اسپ قدرت دارد بر خواب یعنی اگر اتّفاق وموقع یابد اصلا با و خواب نیاید و ماہ ہا بدون

خواب چاق ومصروف خدمت می باشد وچوں موقع دست دہد ہر وقت کہ خواہد بخسپد ازینجاست

کہ فارسیان قدیم نوم را قدرت اسپ نام نہادند ودرین اصطلاح بای فارسی بدل شدہ است بموحّدہ

چنانکہ اسَپ و اسَب ہر دو آمدہ و حالا استعمال این لغت متروک معاصرین عجم ۔ برزبان ندارند (اردو)

نیند ۔ دیکھو ارون ۔

بشام وبال اصطلاح ۔ صاحب رہنماگوید کہ

سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی طعام

شام با رقص چنانکہ " بشام وبال موعودیم " **مؤلّف**

عرض کند کہ شام بمعنی طعام شام محاورہ فرس است

وبال لغت انگلیسی است یعنی رقص ۔ کساد بازاری

فارسی زبان است کہ معاصرین عجم لغت خود را با

الفاظ السنۂ غیر مخلوط کردہ برباد می کنند ۔ مخفی مباد

کہ (پاکوبی) از برای رقص بمحاورۂ زبان فارسی است

اگر این مرکّب بر خاطر عاطر گران گذرد لفظ مختصر

رقص از ان شما است اگرچہ عربی است اگر (شام و

پاکوبی) پسند خاطر نبود در (بشام ورقص) خوب بود

پس آنانکہ عوض این بر (شام وبال) تفاخر کنند

وای بر ایشان کہ در دبتاہی زبان خود ندارند و واضح

باد کہ ما ذکر این درینجا باتّباع صاحب رہنما کردہ ایم

ورنہ (شام وبال) درخور آن بود کہ در ردیف شین

نقطہ دار جایش دہیم ۔ موحدہ درینجا بمعنی برائے

باشد (اردو) ڈنر اور بال کے لئے یعنی رات کے کھانے

اور ناچ کے لئے ۔

(الف) بشام وعده خواستن
(ب) بشام وعده خواسته ام

صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر ب کرده گوید که معاصرین عجم بمعنی (دعوت شام داده ام) استعمال کنند **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست محاورهٔ لطیف است ازینکه درین روزها داعیان از مدعوان جواب قبول دعوت یا انکار تحریراً می گیرند این مقوله برای همین معنی لطفی خاص دارد حق آنست که این مقوله نباشد بلکه باید که (بشام وعده خواستن) بمعنی دعوت شام دادن استعمال توانیم کرد ازینجاست که ما بر (الف) قائمش کرده ایم **(اردو)** (الف) رات کے کھانے کی دعوت دینا شام کی دعوت دینا (ب) میں نے شام کی دعوت دی ہے

(الف) بشاور
(ب) بشاورد

الف - بقول جامع بضم اول بروزن شناور زمین پشته پشته صاحبان برهان و سروری ورشیدی ذکر (ب) را بضم اول وفتح واو وسکون را و دال بی نقطه بهمین معنی کرده اند صاحب ناصری گوید که همان بستاوند که گذشت یکی ازین دو مصحف است خان آرزو در سراج بذکر بستاوند کنایةً با ناصری متفق **مؤلف** عرض کند که (الف) را مخفف (ب) دانیم و (ب) مبدل ومخفف (پشته آورد) که اصل این است بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ وتب و فوقانی و های هوز حذف شد برسبیل تخفیف درمحاوره معنی لفظی این زمینی که پشته آورده است یعنی پشته پشته مخفی مباد که آورد مخفف آورده متحقق و عجبی نیست که فارسیان این را مرکب کرده باشند بالغت بشن بمعنی دوش یعنی زراعتی که بآب باران حاصل دهد و آورد مخفف آورده بمعنی حقیقیش و معنی لفظی این چیزے که (زراعت خریف حاصل می کند) کنایه باشد از زمین ناهموار و مشاهده کرده ایم که زمین خریف اکثر ناهموار می باشد و مثل زمین تری مسطح نمی باشد و آب دران قرار نمی گیرد هر قدر رطوبت ازبارش گیرد بحق فصل خریف کفایت می کند **والله اعلم** که خیال واضعین لغت چه بود انچه

مصری و آمین گویش اشاره به بستا دند کند ویکی را از این هردو تصحیف واند جز این نیست که زحمت تحقیق
هم برداشت ما بر هردو لغت ماخذ را بیان کرده ایم هردو لغت فارسی و مرادف یکدیگر است وبس (اردو)
دیکھو بستا دند۔

بشباسب بقول صاحب سراج بضم اوّل وفتح دوم بالف کشیده وسکون سین مهمله وبای ابجد مخفّف بوشاسب بمعنی خواب که بعربی نوم خوانند **مؤلّف** گوید که از حلیهٔ بیان کرده اش پیداست که موحدهٔ سوم از مقصودش خارج وکاتب تحقیق **مؤلّف** را درمعرض ملامت آورد درخور ملازمت مطبع نولکشور است که برادرانش آنرا نامور کرده اند بطبع غلط این همان بشاسب است که بجایش گذشت وصراحت ماخذش همدر اینجا مذکور (اردو) دیکھو بشاسب۔

بشبش بقول برهان بضم هردو با وسکون هردو شین (۱) برگ حنظل را گویند که خربزه روباه است ودر عربی علقم خوانند و فرماید که بفتح اوّل وثالث هم آمده صاحب جامع گوید که (۲) حنظل است که خربزه تلخ نام دارد وبقول محیط بعربی برگ حنظل و برحنظل گوید که اسم عربی است وعلقم وکسب نیز و بیونانی قولوداغرلیوس وقاقا وبسریانی قطس وبشیرازی گوشت وبکرمانی خرزهره وبفارسی کبست وکبستو وبفارسی عامه تلخ هندوانه وخربزه تلخ وخربزه روباه وبهندی اندرائن کاپھل وبهاکال ودر انگلیسی کالوسنته ثمر نباتی است وتخم وطعم این ثمر وانچه اندر آنست وبرگ نبات وشاخهاے آن تلخ درنهایت تلخی۔ نر وماده می باشد۔ گرم درسوم وبقولے درچهارم وخشک در دوم۔ محلّل۔ مقطّع جذّاب اخلاط از اعماق بدن ومسهّل سودا وبلغم غلیظ خصوصاً از مفاصل وعصب (الخ) **مؤلّف** عرض کند که اشاره این بربزند وانجیر بغدادی گذشت وما درانجا صراحت

کامل نکردیم بوجه اختلاف اطبّا ازینجاست که درینجا تلافی ما فات کرده ایم نسبت ماخذ این جزبتحقیق نشد که بمعنی اوّل لغت عرب است یکی از معاصرین عجم گفت که چیزے راکه فارسیان ازان نفرت کنند بشبش بالکسر گویند عجبی نیست که نظر برتنفّر عوام النّاس از تلخی هر یک جزو این درخت موسوم شد بدین نام و تصرّف دراعراب تصرّف زبان باشد معاصرین عجم این اسم را برزبان ندارند شائد در اسم هم تلخی باشد آنچه صاحب برهان برگ حنظل را بدین اسم مخصوص کرده لغت فارسی نیست قول جامع معتبر تر ازوست (اردو) (۱) اندراین کا پتّا - مذکر (۲) اندراین - دیکھو انجیر بغدادی -

بشبق

(الف) **بشبق** بقول سروری (۱) نام قریه از قرای مرو (۲) گاهی است که آنرا بشبه نیز گویند صاحبان برهان و هفت و انند بمعنی اوّل قانع صاحب برهان بذکر ....

بشبه

(ب) **بشبه** گوید که بروزن چشمه (۱) همان بشبق بمعنی اوّلش که (الف) معرّب (ب) باشد و همین معرّب اشتهار دارد صاحب رشیدی نسبت (ب) بذکر معنی اوّل گوید که (۲) پوست دباغت نکرده و (۳) دانه ایست که دوای چشم است و آنرا چشمک و چاکسو نیز گویند و نسبت الف بذیل (ب) گوید که الف معرّب (ب) باشد و فرماید که در قاموس نیز بشبه آورده و ظاهراً سهو کرده چه همه جا عربی می آرد نه فارسی و فرماید که صاحب نصاب بشبق آورده نه بشبه - صاحب ناصری بر معنی اوّل فرماید که معرّب این بشلب است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم به نقل قول رشیدی می گوید که به میم عوض موحّده بشمه و بحواله قاموس فرماید که (۴) نام شهرے از یزد - صاحب محیط ذکر الف بمعنی دوم و (ب) بمعنی سوم نکرده و بر بشمه گوید که اسم حبة السودا و بر حبة السودا می فرماید که شونیز و چشمام را نیز نامند و بر چشمام می طرازد که بفارسی چشمیز و چشمیزک و بیونانی قاقالس و بعربی حبة السودا

که در کحل ها افتد و اهل حجاز بشمه و بهندی چاکسو نام است و آن دانه ایست بقدر بهدانه مثلث
شکل و سیاه رنگ گرم و خشک در دوم و گویند در سوم و آن جالی و محلّل و با اندک حدت و
نهایت قبض و مقوی باصره و نافع دمعه و مدبّر آن و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض
کند که بشمه بجایش می آید در معنی اوّل (الف) شبهی نیست که محقّقین را بدان اتّفاق است و وجه
تسمیهٔ این غیر متحقّق و معنی دوم (الف) بقول سروری همان معنی سوم (ب) باشد مگر صاحب سروری
بر (الف) آگاه گوید و صاحب رشیدی بر نشان سوم (ب) دانه می فرماید و بدینوجه که محقّق مفردات
طب اعنی صاحب محیط هر دو را ترک کرد چارهٔ نیست جز این که بشمه را الغت اصل دانیم که می آید
واگر سند استعمال بشبه بمعنی بشمه بدست آید توانیم گفت که بشبه مبدّل بشمه باشد چنانکه ذکر این قسم
تبدیل بر (بدموم) کرده ایم - حالا عرض می شود نسبت معنی دوم ب که غیر از رشیدی دیگر کسی
از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم که معاصرین عجم هم برزبان
ندارند (اردو) الف (۱) قریہ ہای مرو سے ایک قریہ کا نام بشبق ہے - مذکّر - (۲) ایک گھانس کا نام
بھی فارسی مین بشبق ہے جسکو بشبہ کہتے ہیں - افسوس ہے کہ اسکی کامل حقیقت اور تعریف معلوم
نہ ہوسکی - (ب) (۱) دیکھو الف کے پہلے معنے (۲) دباغت نہیں کی ہوئی کھال - مؤنّث - (۳) چاکسو
بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکّر - ایک قسم کے کالے بیج جو پیکر آنکھوں میں لگائے جاتے ہیں - چونکہ
چکشمش اور چکشو سنسکرت میں آنکھ کو کہتے ہیں - اس سبب سے یہ نام رکھا گیا (۴) یزد کے
ایک شہر کا نام بشبہ ہے - مذکّر -

بشبیون | بقول سروری بحوالهٔ شرفنامه بشین معجمه و بای دوم نیز تازی و یاے حُطّی

بوزن فرفیون بمعنی فربه و فرماید که در مؤید الفضلا بشیون آمده بروزن افیون (کذا فی الادات) صاحب جهانگیری این را با بشیون نوشته مرادف یکدیگر داند و گوید که هر دو لغت بمعنی فربه صاحب رشیدی هم ذکر هر دو کرده صاحب برهان گوید که بروزن اندرون بمعنی فربه نقیض لاغر و فرماید که بکسر ثالث هم آمده صاحب ناصری و خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ترکیب این لفظ متحقق نمی شود جز این نیست که اسم جامد فارسی قدیم دانیم که حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اردو) فربه - دیکھو ارنب

(الف) **بشپول** | بقول جهانگیری با اوّل مکسور و بثانی زده و بای عجمی و واو مجهول (۱) پریشان و پراگنده کن (اشرف شفرده ۵) آن گیسوی مشکبار خویش بشپول ٭ وان چرغ گهر فشان چو دریا کن ٭ صاحب برهان همزبانش - صاحب ناصری گوید که (۲) بمعنی پریشان و پراگنده و امر به پراگنده کردن نیز صاحب جامع بذکر معنی دوم گوید که (۳) اسم فاعل و امر هم بایمعنی - خان آرزو در سراج بذکر قول جهانگیری و نقل سندش می فرماید که دیگر افعال ازین باب دیده نشد و فرماید که ظاهرا مصرع اوّل چنین است (ع) آن گیسو مشکبار خود را بشول ٭ و گوید که شول مشتق از شولیدن که مبدّل ژولیدن است باشد درینصورت جمیع باب آن جدا می شود و گوید که ظاهرا صاحب رشیدی برای اشتباه و عدم ثبوت این لفظ را نیاورده (انتهی) **مؤلف** عرض کند اگر ترک رشیدی را همین وجه است که خان آرزو خیال کرده فعلش مرجح بر خان آرزوست که سکوتش بهتر از بیانی است که حق تحقیق ادا نشود - برادر نمیدانی که ....

(ب) **بشپولیدن** | بقول بحر مصدریست کامل التّصریف که بشپولد مضارع اوست و بمعنی پریشان و پراگنده کردن مستعمل پس (الف) بمعنی دومش اسم همین مصدر است و معنی اوّلش امر حاضر و آنانکه بمعنی سومش فاعل را ذکر کرده اند قواعد زبان فرس را فراموش کرده اند و نمیدانند که امر حاضر بدون ترکیب

باہمی افادہ معنی فاعل نمیکند وای برخان آرزو کہ در کلام شرف شفردہ اصلاح میکند برای اینکہ مصدر (ب) را مانند پایہ است وخیال
نمیکند کہ اگر ہندنژادی از مصدر زرس واقف نباشد و استعمالش در کلام اہل زبان بہ بیند اعتراف وجود آن مصدر با کلام اہل زبان نیست
نسیدانیم کہ این چہ شعار است کہ در سند استاد صاحب زبان تحریف کردہ می خواہد کہ برای کمی معلومات خود
سند پیدا کند (اردو) (الف) پریشان اور پراگندہ کر (۲) پریشان اور پراگندہ (۳) پریشان اور پراگندہ
کرنے والا (ب) پریشان اور پراگندہ کرنا۔

بشپیون بقول جامع ہمان بشیون کہ بہ ہردو موحدہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ نظر بہ اعتبار محقق اہل زبان این را مبدل آن دانیم ہمچون اسپ و اسب دیگر محققین ازین ساکت (اردو) دیکھو بشبیون

بشت بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی قسمت نمودن آب
در نہر و آبریز ہا و بالضم (۲) نام دہی است نزد نیشاپور **مؤلف** عرض کند کہ بجز دبیان محققین
بالا برای معنی اوّل بدون سند استعمال اعتبار را نشاید اگر سند پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل بست
باشد کہ سین مہملہ عوض شین معجمہ بمعنی ہشتمش گذشت۔ چنانکہ کستی و کشتی و ماخذش ہم در آنجا مذکور
(اردو) (۱) دیکھو بست کے آٹھویں معنے (۲) بشت نیشاپور کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر۔

(الف) **بشتالم** صاحب سروری برالف گوید کہ بشین معجمہ و تای قرشت و لام بوزن بشمارم
(ب) **بشتام** طفیلی را گویند صاحب جہانگیری ذکر ہردو بمعنی مذکور کردہ و صاحبان برہان
و رشیدی ہم ہردو را آوردہ اند۔ صاحب ناصری نسبت ہردو صراحت مزید کند کہ مرد ناخواندہ
بعروسی ہا و مہمانیہا میرفتہ صاحب جامع وجہ تسمیۂ طفیلی را بضمن این ہردو لغت ذکر می کند کہ شخصی
طفیل نام در کوفہ ہمیشہ ناخواندہ بمہمانی میرفت لہذا این صفت باو منسوب شد خان آرزو در

سراج بر مجرد الف قانع و (ب) را ترک کرد و در وجه تسمیهٔ طفیلی همزبان جامع مؤلّف عرض کند که هر دو محقّقین هند و عجم خیال نکردند که محلّ بیان وجه تسمیهٔ طفیلی در ردیف طاے حطّی بجایش بود و الف و ب را لفظاً ازان هیچ تعلّق نبود حالا باتباع شان حقیقتش را عرض می کنیم که فارسیان طفیلی کسی را گویند که بی دعوت در مهمانی ها با یکے از مدعوان شریک شود حکایتی مشهور است که در یکی از بلاد خراسان طفیلی را گرفتند و پرسیدند که تو کیستی که بے دعوت آمدی او اشاره کرد بسوی مهمانی و گفت که بطفیل ایشان برین سفره رسیدم والله اعلم بالصّواب ۔ بالجمله موحده در هر دو بظاهر اصلی است که بدون آن ستّا لم و ستّام نیامده و ب اصل می نماید و الف مخفف آن و بظاهر اسم جامد فارسی قدیم معلوم می شود و لیکن قیاس می خواهد که مرکّب باشد از لفظ ستّا که در فارسی بقول برهان بمعنی ناشتا و ناهار می آید و لم هم لغت فارسی است که بقولش بمعنی بخشتا کش است پس معنی لفظی این بخشتا کش ناهار و بمجاز مهمان ناخوانده که بطفیل مهمان بر سفرهٔ بخشتا کش دارد مخفی مباد که حقیقت این بر لفظ ایرمان گذشت (اردو) طفیلی ۔ دیکھو ایرمان ۔

بشتر بقول سروری بحوالهٔ تحفه بشین معجمه و تای قرشت بوزن جعفر (۱) نام حضرت میکائیل است (شاعر ؎) گرچه بشتر را عطا باران بود ٭ مر ترا در و گهر باشد عطا ٭ و فرماید که ابوحفص سغدی (۲) بمعنی ابر آورده و همین یک بیت را باستشها د گرفته صاحب جهانگیری ذکر معنی اوّل گوید که رسانیدن روزی خلق حوالهٔ میکائیل است (شمس فخری ؎) میرساند بخلق دست تو رزق ٭ بی تقاضا و منّت بشتر ٭ و فرماید که (۳) نام فرشته ایست که باران و نباتات حواله بدوست و (۴) با اوّل مضموم بجوشش باشد که بواسطهٔ حرارت و فساد خون بر اندام مردم

برآید که بتازی شرامی خوانند صاحب رشیدی
بر معنی اوّل وسوم وچهارم قانع صاحب ناصری
معنی اوّل وسوم را یکی داند و فرماید که همان میکائیل
که باران وروزی بدو متعلق است و ذکر معنی چهارم هم
کرده واز معنی دوم ساکت ونسبت معنی چهارم
می فرماید که آنرا بشترم هم خوانند صاحب برهان
بذکر معنی اوّل گوید که بدینمعنی عوض حرف اوّل تای
قرشت هم آمده وذکر معنی سوم وچهارم هم کرده
صاحب جامع هرچهار معنی بالا را درست داند خان
آرزو در سراج ذکر معنی اوّل ودوم کرده می
فرماید که صحیح اوّل است وبذکر معنی چهارم گوید
که این مخفف بشترم باشد (که می آید) **مؤلف**
عرض کند که ما هم معنی اوّل وسوم را واحد دانیم که
تعریف میکائیل علیه السلام متقاضی همین قیاس است
ومعنی دوم را باعتبار بیان سروری وجامع صحیح
می پنداریم وکلام شاعر سند آنست وجا دارد که آنرا
متعلق به معنی اوّل کنیم - مخفی مباد که این لفظ

بظاهر اسم جامد فارسی می نماید ولیکن از کلمه تر که
داخل این است معلوم می شود که بالفظ بش مرکب
است وبش بمعنی زراعت بارش آمده چنانکه اشاره
این بر معنی دوش کرده ایم پس میکائیل را فارسیان
بدین مرکب موسوم کرده اند وبرای معنی دوم کلمه ترش
را مخفف بارش دانیم پس چیزی که بوجه بارش
تر است ابر را گفتند وجا دارد که برای اینمعنی ترش
را مبدّل ترس گیریم چنانکه کستی وکشتی وبرای معنی
چهارم درینجا همین قدر کافی است که مخفف بشترم
است وصراحت ماخذش همدرانجا کنیم - آنچه خان آرزو
معنی اوّل را صحیح داند مقصودش جزین نباشد که معنی
دوم غلط است می پرسیم ازو که بچه حجت می گوئی اگر
از الفا معلوم کرده چنان که در بعض لغات اشاره
آن کرده تسلیمش نمی کنیم ازینکه الفا برای محققین
لغات نباشد وقول سروری وجامع که از اهل زبانند
برای فارسی زبان معتبر تر ازنست وآنچه بقول بعض
به فوقانی عوض موحده می آید صراحت ماخذش

ہمدرا انجا کنیم (اردو) (۱) میکائیل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چار بڑے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام جو خلق کے رزق رسانی پر مامور ہے (۲) دیکھو ابر (۳) وہ فرشتہ جسکی تحویل میں نباتات اور بارش ہے (۴) دیکھو بشتہ

بشترغ بقول سروری بفتح با و سکون شین معجمہ وضمّ تای قرشت اسپرگ باشد صاحبان برہان و جامع و سراج ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر بسترغ بیان کردہ ایم کہ بہ سین مہملہ عوض شین معجمہ گذشت و باعتبار سروری و جامع این را مفرس دانیم بہ تبدیل عین مہملہ با غین معجمہ و ہمین یک سند این تبدیل است کہ از نظر ما اوّل گذشت فارسیان از السنہ غیر لفظی را گرفتہ با این تبدیل مفرّس کردہ اند کہ صراحتش بر بسترغ مذکور (اردو) دیکھو بسترغ۔

بشترم بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بشین معجمہ و تای قرشت و رای مہملہ بوزن اشتلم دمید گی اندام باشد یعنی جوشش اعضا و فرماید کہ در سامی بضم با و فتح تا و رای مہملہ آوردہ و گفتہ کہ بعربی شری گویند صاحب رشیدی گوید کہ قوباست کہ پہن شود و بسیار خارش کند و شر و دلم نیز خوانند صاحب برہان ہم ذکر این کردہ گوید کہ بروزن اشتلم و محتشم ہم آمدہ صاحب جامع ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ مبدّل بسترم است کہ بہ سین مہملہ عوض شین معجمہ بجایش گذشت و صراحت ماخذش ہمدرا نجا کردہ و بشتر کہ بمعنی چہارمش گذشت مخفف این است (اردو) داد۔ دیکھو ادرفن۔

بشترہ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بفتح با و رای مہملہ و سکون شین معجمہ و کسر تای قرشت (۱) چنگالی باشد کہ می خورند و فرماید کہ بجای تا و رای مہملہ نون و زای معجمہ نیز بنظر رسیدہ یعنی (بشنزہ) و بقول بسحاق اطعمہ گوید کہ (۲) اردہ کنجد و خرماست کہ در یکدگر بمالند (ولہ ۵) گر تیر بلا بارد در کوچہ ما ہیچہ ما از نان سپری سازم و ز بشترہ آماجی ما و گوید کہ بضمّ با نیز آمدہ و (بشنیزہ) با اضافہ یا نیز بنظر

رسیده صاحب رشیدی ذکر این بحواله سروری بر بشنزه کند و گوید که چنگالی که از نان تنک حلوا و روغن سازند و بقول بعض ذکر معنی دوم هم کرده صاحب انند نسبت معنی اوّل گوید که حلوائی است از آرد گندم و خرما یا از نان باریک کرده مثل چنگال یکجا می مالند و صاحب مؤیّد هم ز بالش صاحب برهان این را به نون عوض فوقانی و زای فارسی عوض رای مهمله بجایش آورده **مؤلّف** عرض کند که همان اسم جامد فارسی زبان می نماید که به زای فارسی و نون است و آنچه به زای هوّز می آید مبدّلش چنانکه ژند و زند و این مبدّل بشنزه که نون به تای فوقانی و زای معجمه به مهمله بدل می شود چنانکه بخنو و بختو و بزغ و برغ (اردو) دیکھو بشنزه۔

بشتری بقول برهان بضمّ اوّل بر وزن مشتری شخصی را گویند که علّت شرا داشته باشد و آن نوعی از ورم و آماس و دمیدگی و جوششی باشد که در بدن آدمی بهم رسد صاحب جامع هم ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که یای نسبت بر بشتر زیاده کرده اند و بس و تعریف بشتر بر معنی چهارمش گذشت که مخفف بشترم است دیگر هیچ (اردو) وہ شخص جو مرض قوبا میں مبتلا ہو یعنی جس کے بدن پر داد ہوے ہوں۔

بشتک بقول سروری بفتح با و تای قرشت و سکون شین معجمه بمعنی ثمره و فرماید که بضمّ با نیز آمده (کذا فی المؤیّد والادات) و بقول صاحب جهانگیری مرتبان و بقول برهان بفتح اوّل و ضمّ ثالث و سکون ثانی و کاف ثمرهٔ کوچک و مرتبان و گوید که بر وزن چشمک و جغتک هر دو آمده صاحب جامع هم ذکر معنی بالا صراحت مزید کند که خنبره و کوزهٔ دهن تنگ۔ خان آرزو در سراج بحواله قوسی ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که این مبدّل همان بستک است که به سین مهمله بجایش

گذشت چنانکه کستی وکشتی وصراحت ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بستک -

(الف) **بشجر** | بقول رشیدی بضمّ با وسکون شین وکسر جیم تازی نام درختی است کہ در قلّہ کوہ روید واز چوب آن کمان سازند - خان آرزو و سراج ذکر این کردہ می فرماید کہ از برہان معلوم می شود کہ یای تحتانی نیز دارد یعنی بشجیر صاحب برہان نسبت ....

(ب) **بشجیر** | بذکر معنی بالا گوید کہ آنرا بعربی نبع بروزن طبع گویند وصاحبان سروری وناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب محیط ذکر این نکرد واز نبع ہم ساکت امّا صاحبان منتخب ومحیط المحیط کہ محقق لغات عرب اند نبع را آوردہ گویند کہ از چوب ہمین درخت وتیر وکمان ساختہ میشود (الخ) حیف است کہ صاحبان مفردات طب ذکر این نکردہ اند بناء علیہ از تعریف مزید قاصریم واسم این درالسنۂ غیر ہم متحقق نہ شد وخواص وطبیعت این ہم معلوم نہ شد - بظاہر معلوم می شود کہ فارسیان این اسم جامد را بزیادت موحّدہ در اوّل وتحتانی بر لفظ شجر بطور تفریس وضع کردہ اند والف مخفّف (ب) باشد بحذف تحتانی واتّفاق محقّقین متعددہ بر (ب) یا غنیم از ینجاست کہ آنرا اصل دانیم وذکر (الف) غیر از رشیدی دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان نکرد از برای آن طالب سند استعمال می باشیم کہ مجرّد قول محقق ہند نژاد کفایت نمی کند (اردو) ایک درخت کو فارسیوں نے بشجیر کہا ہے جسکی لکڑی سے تیر اور کمان بناتے ہیں افسوس ہے کہ اس کا ہندی نام معلوم نہو سکا عربی میں اسکو نبع کہتے ہیں

(الف) **بشخانیدن** | (الف) بقول صاحب ہفت با لکسر بمعنی خراشیدن بناخن وغیر آن و

(ب) **بشخائیدن** | (ب) بقول برہان بروزن احسانیدن بہ خای شخذ وبای تحتانی بمعنی مذکور بالا صاحب نوادر گوید کہ (ب) وبشخودن ہر کدام لغتی است در شخودن - صاحب بحر فرماید کہ (کذا فی التصریف)

و مضارع این بشخاید صاحب شمس بذکر معنی بالا از کلام ناصر خسرو سند آورده (ع) که نی کس راگوید سر نه کس را روی بشخایدش صاحب رشیدی گوید که مرادف شخودن و فرماید که بای زائد از کثرت استعمال جزو کلمه شد بنابران درباب با آورده شد صاحب جهانگیری بذکر این فرماید که این را شخودن نیز گفته اند صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب موارد بذکر این باشخودن می نویسد که هرکدام لغتے در شخودن می آید خان آرزو در سراج ارشاد می کند که بشخودن مزید شخودن است و نسبت (ب) می فرماید که همان شخودن که با از کثرت استعمال کالجزو شده و بر شخودن می طرازد که شخانیدن ماخوذ از همین **مؤلف** عرض کند که این است نقد معلومات همه محققین که نذر حقیقت جویان کرده ایم حال عرض میکنیم که همه از حقیقت خبر ندارند محقق اوّل الذکر که الف را قائم کرد مجرد بیان اوست و سند استعمال با خود ندارد و هند نژاد است - اعتبار را نشاید و آنانکه در تحقیق (ب) طبع آزمائیها کرده اند از ماخذ این گریز کرده اند و اسم این مصدر نمیدانند که شخال است که بجائش می آید و بقول برهان بفتح اوّل بر وزن محال بمعنی شخا که خراش را گویند و مصدر شخالیدن بمعنی خراشیدن که بجایش می آید و ضع شد از همین اسم مصدر پس لام بدل شد به تحتانی چنانکه نال و نای - شخائیدن شد و جا دارد که شخائیدن را متعلق کنیم به شخا که ذکرش بالا گذشت و تحتانی بر و زیاده کردند چنانکه بجا و بجای و پس ازان بقاعدهٔ فارسی بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند شخائیدن شد و شخودن که به همین معنی می آید مرکب است از شخا که ذکرش بالا گذشت و علامت مصدر دن الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و شخولیدن که به همین می آید مبدل شخالیدن است به همین قاعده تبدیل الف با واو پس آنانکه موحدهٔ اوّل را زائد تسلیم کنند غلط کردند که این را درباب موحده جا

داده‌اند و هیچ شک نیست که بای اوّل زائد است و هیچ ضرورت نداشت که درین باب قائم شود. آنانکه بای زائده را بکثرت استعمال جزو کلمه دانند چنانکه رشیدی و خان آرزو نوشته حیف از هر دو که خبر ندارند که بای زائد زنهار جزو کلمه نمی شود (اردو) ٹھگلانا۔ بقول آصفیه ناخن سے کھرچنا، چل مٹانا، ٹھگانا، سہلانا۔

بشخشم بقول برهان و جامع بکسر اوّل و فتح ثانی و سکون ثالث و شین نقطه‌دار مفتوح بمیم زده بمعنی لغزیدن صاحب رشیدی گوید که مرادف شخشم است بمعنی مذکور (سنائی در مذمت دنیا ۵) آن خوش از نفس و شهوت و شره است ٭ ورنه جای بشخشم و تبه است ٭ هم او گوید که درین تأمل است چه ظاهر آنست که با از اصل کلمه نباشد چنانکه در لغت شخش بیاید. خان آرزو در سراج می فرماید که شخشیدن بمعنی لغزیدن آمده ولیکن بخیال مؤلف فقیر هر چند اشتقاق این از همان مادّه ظاهر می شود امّا معلوم چنان می شود که لفظ جدا است زیرا که زیادت میم در صورت اشتقاق هیچ معنی ندارد مگر آنکه زائده محض بود از عالم از بر و از برم (انتهی کلامه) مؤلف حقیر گوید که مؤلف فقیر پی به حقیقت نبرده از ینجاست که سکندری خورده است نمی داند که شخش بفتح اوّل و سکون ثانی بروزن رخش بمعنی لغزش اسم جامد فارسی قدیم است که بجایش می آید مصدر شخشیدن بمعنی لغزیدن از همین اسم جامد وضع شد و بشخشم مزید علیه شخش است بزیادت موحده زائد در اوّل و میم زائد در آخرش و مؤلف فقیر برای میم زائده تمثیلی که پیش کرده است صحیح است پس بشخشم را اسم جامد فارسی زبان و مزید علیه شخش و شخشم چرا نگوئیم انچه او را بغلط انداخت معنی لغزیدن است و پالغزی او مبنی بر تسامح برهان و جامع که معنی لغزش را لغزیدن نوشته اند و بر اسم و مصدر فرق نکرده اند. بالجمله می پرسیم از مؤلف فقیر انچه او بالا

نوشت که (زیادت میم در صورت اشتقاق هیچ معنی ندارد) مقصودش چیست و اشتقاق در بشخشم
کجاست اگر این را مشتق میدانی از مصدر بشخشیدن بشخش خیال تست بدانکه اگر بشخشم را مشتق
گیریم صیغهٔ واحد متکلم مضارع باشد و آن خارج از بحث است - و اندرینصورت میم معنی دارد
و زائد نیست - فتأمل - یا ایها المؤلف الفقیر - (اردو) لغزش - دیکھو اشکوخ -

(الف) بشخودن | صاحبان برهان
(ب) بشخوده | وشمس وهفت ذکر
هردو کرده اند وصاحبان رشیدی وجهانگیری
وجامع وبحر الف را آورده اند وصاحبان
سروری ومؤید (ب) را **مؤلف** عرض
کند که الف مرادف بشخائیدن است که
گذشت وماخذ این همدر انجا مذکور (ب)
اسم مفعولش دیگر هیچ - بیچاره سروری
(ب) را اسم جامد فارسی زبان می انگارد
وتعلق این با الف نمی نگارد وگوید که
بمعنی (۱) (بناخن کنده) واز بهرامی سند
وهد (۲) کرده بشخوده رخ خود آن نگارند
گشت گلزارش بشکل لاله زاره صاحب
برهان فرماید که بمعنی (۲) پهن گشته و (۳)
پایمال گردیده هم **مؤلف** عرض می دهد
که آغا - معنی دوم وسوم را از کجا پیدا
کردی وخلاف مصدر در مشتق اش
چگونه جا دادی اگر سند استعمال پیش شود
مجاز معنی اول دانیم و هرچه نسبت (ب)
قابل بیان است ....

(ج) بشخوده کردن | که فارسیان اسم
مفعول الف را با مصدر کردن مرکب کرده
مصدری مرکب وضع کردند که بمعنی خراشیده
کردن است وبس وسند بهرامی متعلق است
به همین (اردو) (الف) دیکھو بشخائیدن
(ب) (۱) خراش کیا ہوا (الف) کا اسم مفعول

دیکھو بشخائیدن۔	(۲) پھیلا ہوا۔ (۳) پائمال (ج)

بشخور بقول سروری بحوالۂ (سامی فی الاسامی) بضم اول خای معجمه وسکون شین معجمه آبیکه از دواب باقی ماند در وقت خوردن وبعربی سور گویند صاحب برهان صراحت مزید فرماید که نیم خورده وباز ماندۂ آب دواب۔ صاحب ناصری بذکر قول برهان می فرماید که بظن **مؤلف** باز ماندۂ آب وعلف دواب است که پیش خورده باشد وآن در اصل پیشخور بوده صاحب جامع متفق با برهان **مؤلف** عرض کند که بیچاره ناصری می خواست که پی بحقیقت برد ولیکن فائز المرام نه شد اصل این (پیش از خور) است بموحده نه پیشخور به بای فارسی یعنی چیزے که بعد خوردن باقی ماند وخور بمعنی خورش آمده پس تحتانی دوم وکلمه از حذف شده بشخور باقی ماند ودر محاورۂ زبان کسرۂ اول به ضمه بدل شد وانچه صاحب ناصری قیاس خود را بسوی علف برد تسامح اوست که لفظ خور را از (آب وخور) قیاس کرده وفارسیان درینجا مخصوص کرده اند برای آب وخورش شامل است بر آب وعلف هر دو بمعنی مطلق خورش واز ینکه مصدر خوردن برای آب هم در محاوره مستعمل است عیبی ندارد که درینجا از خور مجرد آب گیریم۔ قول سروری وجامع که از اهل زبانند معتبر تر از قیاس ناصری است (اردو) چارپایوں کے پینے سے بچا ہوا پانی۔ مذکر۔

بشخیده بقول شمس بکسر یعنی پاشیده شده واز فردوسی سندی آرد (۵) بشخجر همه تنش انجیده اند برآن خاک وخونش به بشخیده اند؛ **مؤلف** عرض کند که خدا ایش بیامرزد که بشخیده را که به نون سوم قبل جیم اسم مفعول مصدر بشنجیدن و بشنجیدن است بحذف نون بزیادت موحده دوم در اول نوشت

ودر کلام فردوسی ہم بمقصود خود تحریف کرد وخیال نکرد کہ قافیہ شعر ازین تحریف بر بادمی رود پناہ بخدا کہ لغات فرس بدست ہمچو محقّقینے افتادہ کہ بہ پیرایہ تحقیق بربادش می کنند وحقیقت جویان را در قعر مغالطہ می اندازند (اردو) دیکھو بشنجیدن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔

(الف) بشدّ و مد
(ب) بشدّ و مد رفتن

(ب) بقول بحر بناز وغرور خرامیدن - بہار بذکر معنی بالا گوید کہ نیز می گویند کہ فلان بشدّ می بخود چپیدہ است (محسن تاثیر ؎) لالہ زجان و دل شود بندہ برنگ آل تو ٭ خامہ بشدّ و مد رود گرد سر نہال تو ٭ مؤلّف عرض کند کہ قول ہر دو محقّقین بالا باستناد ہمین یک شعر است مخفی مبادکہ (گرد سر رفتن) مصدریست متعلّق بردیف کاف فارسی کہ بجایش می آید بمعنی قربان شدن وسند بالا متعلّق بدوست ومحض (بشدّ و مد) استعمالی است قابل ذکر کہ برالفش قائم کردہ ایم کہ مرکّب است از دو لغات عرب کہ شدّ بقول منتخب بالفتح وتشدید دال بمعنی دویدن است ومدّ بالفتح بقولش بمعنی کشش فارسیان (بشدّ و مد) را بمعنی شان وشوکت وتکلّف وشوق وجوش و اصرار استعمال کنند کہ بجائش می آید معاصرین عجم این را بمعنی جوش واصرار استعمال می کنند وتصفیہ آخرش بجایش کنیم درینجا ہمین قدر کافی است کہ الف با بای معیّت بمعنی (بہ شان وشوکت وباصرار وجوش) است و (ب) بلحاظ سند بالا (بشدّ و مد گرد سر رفتن) است یعنی بجوش واصرار تصدّق شدن واگر (ب) را بلا لحاظ سند بحال خود قائم داریم معنی آن جزین نیست کہ بہ جوش و اصرار وشان وشوکت رفتن است نمیدانیم کہ ہر دو محقّقین بانام ونشان از سند محسن تاثیر چگونہ این مصدر اصطلاحی یعنی (ب) را پیدا کردند وخرامیدن بناز وغرور را از کجا آوردند ذوق سخن اجازت این معنی در کلام تاثیر اصلا نمی دہد وتحقیق بالا تصفیہ این می کند کہ

از تحقیق کارنگرفتہ اند (اردو) الف شدّ و مدکیساتھ
بقول آصفیہ زور دیکر۔ جوش اور زور ثابت کرکے
(داغ ؎) تعریف جور اور پھر اس شدّ و مدکیساتھ ؏
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنادیا ؏ (ب) ناز و غرور
کے ساتھ خرامان ہونا اور ہمارے معنوں کے لحاظ
سے جوش و خروش اور اصرار کے ساتھ تصدّق
ہونا۔ قربان ہونا۔

بشرط کارد خریدن

مصدر اصطلاحی۔
وارستہ گوید کہ (۱) رسمی است کہ خربزہ و تربز از جہت
علم خامی و پختگی بشرط کارد میخرند و (۲) بمجاز کسی
را بعد امتحان آشنا گرفتن (ظہوری ؎) بشرط
کارد یوسف را زلیخا می خرید اوّل ؏ ترنج و تیغ
را نازم کہ رنگین کرد سودا را ؏ صاحب بحر نقلش سپرداشت
و بہار نقلش را از ان خود گذاشت سند ہر سہ جہان
یک شعر ظہوری است **مؤلف** عرض کند
کہ محقق اوّل الذکر بوارستگی خود قوّت بیان از
دست داد معنی اوّل این لفظی است یعنی تربزی
را خریدن بعد ازانکہ سوراخے دران کنند و معائنہ
کیفیت اندرونش امتحان حسن و قبحش نمایند و معنی
دوم کنایہ باشد از خریدن ہر چیز بعد امتحان
خوبیش و بعد غور و تعمّق و وقوف از خوبی
آن نمیدانیم کہ محققین بالا آشنائی را از کجا پیدا
کردند۔ سندشان ازین معنی تا آشناست تا آنکہ
سندی دیگر پیش نشود معنی دوم بیان کردہ
شان را تسلیم نہ کنیم۔ معاصرین عجم با ما اتّفاق
دارند و می فرمایند کہ این اصطلاح خاص برای
خریداری خربزہ و امثال آنست کہ از کارد
امتحانش کنند و بمجاز برای ہر سودا مستعمل شد
دیگر ہیچ (اردو) (۱) ٹانکی لگاکر خرید کرنا جیسے
خربزہ اور تربز کو ٹانکی لگاکر خرید کرتے ہیں۔
(۲) امتحان کے بعد آشنائی کرنا یعنی سوچ سمجھ کر
دوستی کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی
چیز ؏ احتیاط کیساتھ یعنی حسن و قبح سے واقف ہو کر سودا کرنا

بشرم رفتن

مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و

بهار شرمنده شدن (خواجه شیرازه) بشرم رفته تن یاسمین ازان اندام ﴿ بخون نشسته دل ارغوان ازان عارض ﴾ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) شرمنده هونا ۔ شرمانا ۔

بشرونتن بقول برهان وناصری با رای بی نقطه ونون وتای قرشت بروزن پهلو شکن بلغت زند و پازند بمعنی پرستش کردن صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که با اوّل مضموم وضمّهٔ را وواو معروف بمعنی پرستش **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین آتش پرستان ما که دستور قوم شان ومحقق لغات ژند و پاژند از مغتنمات روزگار امی است فرماید که صاحب جهانگیری غلط کرد که معنی این پرستش نوشت مجرّد ۔ بشرون بمعنی پرستش است وبعد از انکه تن علامت مصدر با او مرکّب شد (بشرونتن) بمعنی پرستش کردن است هم او گوید که بشرون مرکّب است از بشر و کلمهٔ (ون) بفتح واو در فارسی قدیم افاده معنی فاعلی کند چون بعد اسمی مرکبش کنند ومعنی لفظی این بشر کننده وکنار از پیدا کننده بشر و خالق ۔ پس معنی لفظی این مصدر خالق کردن وکنایه از پرستیدن قولش موافق قیاس وقابل تسلیم ۔ حالا این مصدر متروک وعوض این پرستیدن بر زبان است (اردو) پوجنا ۔ پرستش کرنا ۔

(الف) **بشری** الف ۔ بقول بهار بالضّم والف مقصوره مثل بشارت (امیر معزی ه) باد چو بر زلف او بزید جهان را ﴿ داد به پیروزی وسعادت بشری ﴾ صاحب

(ب) **بشری دادن**

غیاث گوید که بالضّم مصدر عربی است بمعنی مژده وبشارت وصاحب منتخب هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که فارسیان این را با مصدر دادن مرکّب کرده بمعنی بشارت دادن استعمالش کرده اند وهمین استعمال داخل موضوع ماست که بر (ب) ذکرش کرده ایم مخفی مباد که بهار محقق

فارسی زبان است چرا بر ذکر بشری قناعت کرد و چرا صراحت نکرد که لغت عرب است و برخلاف
آئین خود چرا استعمال این را با مصدر فارسی زبان ظاهر نکرد شک نیست که بیچارهٔ این را لغت
فارسی دانست و حقیقت این را بیان کردن نتوانست ازینجاست که بر مثل بشارت) قناعت کرد
(اردو) (الف) بشارت ۔ خوشخبری ۔ مؤنث (ب) بشارت دینا بقول آصفیہ فعل متعدّی ۔ مژدہ سنانا

(الف) **بشست** صاحب مؤیّد نسبت (الف) فرماید که (۱) ۔ لفظ ماضی است (۲) بمعنی امر
(ب) **بشستن** یعنی بشوی (کذا فی القنیہ) و فرماید که (۳) بمعنی مصدر بسیاً

آمده (باین قدر در نسخهٔ مطبوعهٔ نولکشور است) و در دیگر نسخ قلمی بضمّ شین یعنی بشوی (کذا فی القنیہ)
ولیکن ماضی بمعنی امر یافته نشد امّا بمعنی مصدر آمده (۴) وبکسر تین ماضی شستن ضدّ برخاستن) صاحب
هفت به نقل قول مؤیّد قلمی در آخرش اینقدر تصرّف کند که ماضی نشستن است صاحب ملحقات
برهان نسبت (ب) می فرماید که (۱) بکسر اوّل و ضمّ ثانی بمعنی شستن و پاکیزه کردن و بکسر ثانی (۲)
بمعنی نشستن که نقیض برخاستن است صاحب نوادر گوید که لغتی است در شستن **مؤلّف**
عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باستثنای همه معانیش و (ب) مزید علیه مصدر شستن که بضمّ اوّل
بمعنی پاک و پاکیزه کردن آب می آید و بالکسر مخفّف نشستن است که بجایش مذکور شود و بهر دو معنی
کامل التصریف پس معنی اوّل الف پاکیزه آب کرد و معنی دوم تسامح و بی غوری صاحب قنیه که امرش
بشو آمده نه بشست و نسبت معنی سوم عرض می شود که بزیادت موحّده اصلا معنی مصدری ندارد ۔
بلکه بدون موحّده شُست بالضّم حاصل بالمصدر است نه مصدر و معنی چهارم مخفّف نشست بزیادت موحّده
در اوّل صاحب هفت سکندری خورده که این را ماضی نشستن گفته و تصرّف نولکشور در طبع مؤیّد

سمی است بر فارسی زبان که در اکثر لغات زائد از این یافته ایم بالجمله صراحت ماخذ (ب) بهر دو معنیش در ردیف شین معجمه بر اصل مصدر کنیم و درینجا همین قدر کافی است که (ب) مزید علیه شستن است (اردو) (الف) (ب) کا ماضی مطلق اور (ب) (۱) دھونا (۲) بیٹھنا۔

بشغره | بقول جهانگیری با اوّل مفتوح بثانی زده و غین و را۔ هر دو مفتوح بمعنی ساخته شده صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید که ظاهراً همان بشخده است که در سین گذشت و به تصحیف خوانده اند صاحب برهان می فرماید که بر وزن مسخره بمعنی ساخته و پرداخته شده صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری می طرازد که این مصحّف همان بسخده سین آن شین شد و دال آن را گردید و درینصورت اعتماد بر تصحیفات و تبدیلات استوار نباشد (انتهی) **مؤلف** عرض کند که آغاز تصحیف و تبدیل فرق است قاعدهٔ فارسی اجازت می دهد که سین مهمله به شین معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی و دال مهمله به رای مهمله تبدیل یابد چنانکه بادران و باردان پس این را مصحّف چرا می گوئی و مبدّل چرا نمی فرمائی بحث درین است که استعمال این در فارسی زبان هست یا نیست ـ حیف است که سکوت ورزیدهٔ ما باعتبار صاحب جامع که عجمی الاصل است این را تسلیم می کنیم و مبدّل بسخده دانیم و صراحت ماخذ و تحقیق معانیش همدرانجا کرده ایم درینجا همین قدر کافی است که حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و بجای این آماده و سامان کرده شده را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بسخده و اسغده و آسغده۔

بشقاب | بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار بمعنی (۱) رکابی صاحب بول چال هم ذکر این کرده و صاحب روزنامه بحوالهٔ همان سفرنامه بمعنی (۲) خوان آورده صاحب غیاث نسبت معنی اوّل رکابی بزرگ گفته می فرماید که لغت ترکی است صاحب کنز که محقق ترکی زبان است

ساکت وصاحب لغات ترکی ہم ذکر این نکرد ولیکن از معاصرین ترک بہ تحقیق میرسد کہ مشقاب در ترکی
زبان طبق بزرگ را گویند وقاب ہم بمعنی مشقاب وخوان است ولیکن عجب است کہ ہر دو محققین
ترکی زبان از مشقاب ہم ساکت صاحب لغات ترکی البتہ قاب را بمعنی خوان آوردہ عجبی نیست
کہ فارسیان بش بالکسر مخفف بیش را با قاب مرکب کردہ بر سبیل تفریس استعمال این ہر دو معنی
بالا کردہ باشند یا از مشقاب بہ تبدیل میم باموحدہ چنانکہ عزم وعزب بشقاب کردند کہ مفرس
باشد **واللہ اعلم** بس لغت ترکی نیست بل مفرس است وباید کہ بالکسر خوانیم **(اردو)**
قاب بقول آصفیہ۔ ترکی اسم مؤنث۔ چینی کا بڑا طباق۔ صحنک۔ بڑی رکابی۔ خوان تھال (مصحفی
؎) بادام کو اک سے ہوا مچپہ یہ روشن ؎ نعمت سے بھری ہیں یہ سب افلاک کی قابیں ؎ (مشقاب)
بقولہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ بڑی قاب۔ بڑا طباق۔ چاول کھانے کا بڑا برتن۔

بشک بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع باوّل مفتوح وبثانی زدہ (۱) عشوہ
وغمزہ (حکیم نزاری ؎) کرشمہ کن وبشکے بزن چہ باشد اگر ؎ بگوشہ لب ہمچوں شکر فروخندی ؎
بہار ذکر این کردہ گوید کہ بالفظ زدن مستعمل وخان آرزو در سراج این را باکاف فارسی آوردہ **مولف**
عرض کند کہ (ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ) ہمہ محققین باکاف عربی اتفاق دارند وماخذ این جز این
نباشد کہ پشک بہ فتح اوّل وثانی اسم جامد فارسی زبان است بمعنی عشق وعاشقی فارسیان بہ تبدیل
بای فارسی باموحدہ چنانکہ تپ وتب این را بمعنی عشوہ وغمزہ استعمال کردند کہ متعلق بعاشقی است و
اختلاف حرکت حرف دوم تصرف محاورہ زبان است وبس۔ مخفی مباد کہ از سند حکیم نزاری (بشک
زدن) بمعنی عشوہ وغمزہ کردن متحقق **(اردو)** عشوہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر ناز۔ فریب

حرکت دلفریب۔ غمزہ۔ نازوادا۔ دیکھو نجس۔

(۲) بشک۔ بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح و ثانی زدہ(۲) بمعنی شبنم صاحب رشیدی گوید کہ مرادف بشم است (خسروانی ف) از نسیم ریاض دولت تو ہا بر رخ گل دُرثمین شدہ بشک ہا **مؤلّف** عرض کند کہ اپشک بہ الف وصلی بہمین معنی گذشت و پشک بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید و افشک و افشنگ ہم و خان آرزو بر افشنگ ماخذی کہ بیان کردہ است ما آن را ہمدرانجا ستودہ ایم کہ فارسیان بر لغت افشان کاف نسبت زیادہ کردہ افشانک کردند و افشنک مخفف آن است و افشک مخفف مخفف پس بہ تخفیف الف اوّل وتبدیل فا بہ موحدہ بشک شد چنانکہ افزودن و بروزیدن (اردو) دیکھو اپشک۔ و افشک۔

(۳) بشک۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مضموم بمعنی موی پیش سر و بقول بعض بمعنی زلف (عنصری ف) بشک معشوق چون سپید شود ہا دل عاشق از و شود بستوہ ہا **مؤلّف** عرض کند کہ فش در فارسی زبان بالفتح بمعنی کاکل اسپ می آید و بش ہم بہ معنی کاکل گذشت و پش بہ بای فارسی ہم بجایش می آید۔ پس بخیال ما فارسیان فش را بر سبیل تبدیل پش کردند کہ بمعنی موی گردن و کاکل اسپ بجایش می آید۔ چنانکہ سفید و سپید و پس ازان کاف تصغیر برو زیادہ کردند و بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و اسپ و اسب و بشک برای کاکل و زلف مستعمل شد دیگر ہیچ اندرینصورت باید کہ بالفتح خوانیم و ضمہ اوّل را تصرف محاورہ زبان دانیم (اردو) دیکھو بچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی مرق **مؤلّف** عرض کند کہ باعتماد

ہر دو محققین اہل زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است وجاوارد کہ مبدل برق گیریم کہ رای مہلہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ انگاردن وانگاشتن وقاف بدل شد بہ کاف عربی چنانکہ باق ترکی را فارسیان بالک کردند واللہ اعلم (ارد و) دیکھو برخ کے تیسرے معنے ۔

(۵) بشک ۔ بقول برہان وناصری وجامع بالفتح بمعنی تگرگ **مؤلف** عرض کند کہ باعتماد ہر دو محققین آخر الذکر کہ از اہل زبانند این را مجاز معنی دوم دانیم (اردو) اولا ۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر ۔ ژالہ ۔ تگرگ ۔

(۶) بشک ۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بالفتح پردۂ کہ بر درخانہ آویزند **مؤلف** عرض کند کہ براعتماد ناصری وجامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم ومجاز معنی سوم کہ پردۂ درِ خانہ ہم کاکل یا زلف مکانی را ماند (اردو) وہ پردہ جو دروازے پر لٹکائیں ۔ دروازے کا پردہ ۔ مذکر ۔

(۷) بشک ۔ بقول برہان وناصری وجامع نام درختی ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ برای درخت صنوبر نشک بہ نون عوض موحدہ آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ برادر در قواعد فارسی دیدہ باشی کہ نون بموحدہ بدل میشود چنانکہ زرسک وبزسک پس باعتبار صاحبان زبان اعنی ناصری وجامع وبرہان چرا این را مبدل نشک نگوئیم ۔ کم التفاتی ہرسہ محققین اول الذکر است کہ بر تعریف مبہم اکتفا کردند کہ ترکش براہیچو بیان تفوق داشت صاحب محیط بر نشک گوید کہ اسم عدس است وبر زرسک ہم ہمین معنی نوشتہ کہ بجایش می آید ومخفف آن نسک ومبدل آن نشک چنانکہ کشتی وکشتی پس می پرسیم از خان آرزو کہ برای درخت صنوبر این اسم از کجا پیدا کردی می دانیم کہ در ردیف

نون بر لغت نشک درخت صنو بر نوشته و میگوئی که آعوا کاج هم نام است وحقیقت کاج بر لغت
ارس در مقصوره گذشت واسمای آن در السنهٔ متعدده هم در انجا مذکور ولیکن در انجا هم نشک را
نیافتیم مخفی مباد که حقیقت عدس بر استرار در مقصوره گذشت (اردو) دیکھو استرار اور بزسک
(۸) بشک - بقول برهان وسراج بالفتح مخفف (باشد که) چنانکه (بوک) مخفف (بود که) مؤلف
عرض کند که قرین قیاس است ولیکن بر زبان سوقیان بوده باشد معاصرین عجم درین روزها بر
زبان ندارند (اردو) بشک (باشد که) کا مخفف ہے -
(۹) بشک - بقول خان آرزو در سراج بحوالهٔ توسی بالکسر بمعنی سرگین گوسپند و فرماید که این
محل نظر است چراکه بدینمعنی پشک ببای فارسی است مخفف پشکل وخصوصیت باگوسپند ندارد
که پشک بز و گوسفند و آهو و میش و امثال آن آمده مؤلف عرض کند که حقیقت پشک
به بای فارسی بجایش عرض کنیم و درینجا همین قدر کافی است که توسی صاحب زبان است و
باعتبارش میتوانیم که این را مبدل آن دانیم چنانکه تپ و تب (اردو) دیکھو پشک -

بشکاری بقول سروری وجهانگیری و برهان و ناصری وجامع - بمعنی کشت و زرع باشد
(شیخ آذری ؎) چون شود وقت زرع و بشکاری ٭ آب آن چشمه میشود جاری ٭ صاحب رشیدی
گوید که ظاهرا بمعنی بشکالی است یعنی زراعت برشکال چه بشکار و بشکال بمعنی برشکال آمده
صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که بشن بالفتح بمعنی زراعتی گذشت که بآب باران حاصل شود - خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا باشاره پنهانی بسوی رشیدی گوید که بعضی گویند بشکار در اصل بشکال بوده
یعنی برشکال اندرینصورت لفظ هندی خواهد بود و فرماید که زراعت خریف باشد که در هندوستان

بآب آسمانی می شود و این لفظ از عالم توافق هر دو زبان نباشد چراکه مرکب است از برش بمعنی بارش و کال بمعنی زمانه ولیکن کال بمعنی وقت در فارسی نیامده **مؤلف** عرض میکند که برادر- چرا در تحقیق لغت برشکال گریز کردی که بجایش گذشت و محقق است که برشکال لغت مفرس است پس چه عجب است که بشکار را مخفف و مبدل برشکال دانیم که رای مهملهٔ دوم حذف شد بقاعدهٔ فارسی چنانکه ماهار و ماها و لام بدل شد به رای مهمله چنانکه چنال و چنار و بترکیبش یای نسبت بشکاری کردند که معنی لفظی این چیزی که منسوب به موسم باران است و کنایه از کشت و زرع و چرا بازراعت خریف مخصوص می کنی و دخل محاوره و معنی مروجهٔ فارسی زبان بر خلاف زباندانان می دهی ـ حیف است که (برشکال) را مرکب از بارش و کال خیال می کنی نمیدانی که کال لغت سنسکرت است و بارش لغت فارسی اصل این است که برشا در لغت سنسکرت بارش را گویند و (برشاکال) مرکب سنسکرت است بمعنی موسم بارش فارسیان بحذف الف (برشکال) کردند که مفرس است این است حقیقت این لغت و نقد معلومات محققین با نام و نشان (اردو) زراعت مؤنث

(الف) **بشکال** (الف) بقول غیاث موسم بارش است و (ب) بقول
(ب) **بشکالی**

رشیدی که بذیل لغت (بشکاری) ذکرش کرده زراعت برشکال **مؤلف** عرض کند که مقصودش از زراعتی که آنرا در دکن خریف نامند که از آب باران می شود واحتیاج بذرائع آبرسانی مثل نهر و تالاب ندارد ولیکن این محض قیاس محقق هند نژاد است و نمیداند که فارسیان (بشکاری) را بمعنی مجرد زراعت استعمال کرده اند و ما از روی ماخذش صحت استعمال را بجایش عرض کرده ایم پس جز این نیست که الف مخفف برشکال است که بجای خودش گذشت و (ب) مرادف (بشکاری) بلکه

اصلش و بشکاری مبدل این چنانکه صراحت این بجایش	گذشت (اردو) الف ۔ دیکھو بشکال (ب) دیکھو بشکاری

(الف) **بشکر** الف ۔ بقول جامع بروزن دلبر مرادف (ب) و (ب) بوزن بهمرد بمعنی (۱) شکار
(ب) **بشکرد** (۲) شکارگاه و (۳) شکاری ۔ صاحب جهانگیری نسبت (ب) گوید که با

اوّل مکسور بثانی زده و کاف عجمی مفتوح در اصل شکرد بود که مشتق از شکار باشد و چون با زائد است معنی آن در ذیل لغت شکار مرقوم خواهد شد صاحب رشیدی نسبت (ب) فرماید که بمعنی (۴) شکار کند و از معانی اوّل تا سوم ساکت صاحب ناصری بذکر بهر چهار معنی (ب) فرماید که (۵) ماضی شکار کردن یعنی شکار کرد و فرماید که شکر بدین معنی شکار کردن آمده صاحب مؤید بر معنی اوّل و دوم (ب) قانع ۔ خان آرزو در سراج نسبت (ب) می فرماید که در اصل شکرد اشت یعنی شکار کننده بدون با **مؤلف** عرض کند که برادر ۔ حق تحقیق ادا کردی آری موحدهٔ اوّل زائد است اگر قناعت بر مشتقات بشکردن می کنی ماضی را چرا گذاشتی که ذکرش بر معنی پنجم گذشت و اگر تحقیق لغت بلاتخصیص اشتقاق می خواهی چرا نمی گوئی که الف بمعنی اوّل مخفف شکار است بزیادت موحدهٔ و بمعنی دوم مجازش یعنی مخفف (شکرگاه) به تخفیف لفظ گاه و بمعنی سوم مخفف شکاری بحذف تحتانی آخره ۔ ما این هر سه معنی را باعتماد صاحبان جامع و ناصری تسلیم کنیم که از اهل زبانند و بمعنی چهارم بفتح کاف و رای مهمله مضارع مصدر ....

(ج) **بشکردن** که صاحب نوادر ذکر این کرده و به تحقیق ما مزید علیه شکردن است که در ردیف شین معجمه می آید ۔ موحدهٔ اوّل زائد است و اسم این مصدر همان شکرد مخفف شکار و بمعنی پنجم بفتح کاف و سکون رای مهمله ماضی مطلق (ج) صاحب ناصری این را ماضی شکار کردن

نوشته می پرسیم ازو که چون خیال تو به (شکریدن) رسیده است چرا بشکر درا به شکار کردن متعلق کردی و چرا مصدر شکردن را فراموش کردی ازینجاست که نتوانستی بشکر درا ماضی (بشکردن) گوئی مخفی مباد که آنچه (ب) بمعنی اوّل و دوم مستعمل است دران دال مہملہ زائد باشد چنانکه شفتالو و شفتالود وبید او بیداد - ہمین قدر است حقیقت این لغات و تحقیق محققین اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَلَنَا اَجْمَعِیْن (اردو) الف وب (۱) شکار - مذکر - دیکھو اشکار (۲) شکارگاه - بقوله - اسم مؤنث - شکار کھیلنے کا مقام - رمنا - نخچیرگاه - (۳) شکاری - دیکھو اشکاری (ب) (۴) شکار کرے - (مضارع) (۵) شکار کیا (ماضی) (ج) شکار کرنا -

بشکّرش بقول ہفت بفتح اوّل وشین منقوطه وکاف مشدد مفتوح وفتح رای مہملہ وشین منقوطه زده (۱) سوگند لب وسخن شیرین او (۲) بکسر اوّل وسکون شین منقوطه اوّل وفتح کاف و رای مہملہ ای شکار کن اورا و بشکن اورا و (۳) بضم شین وسکون کاف بمعنی سپاس او - صاحب شمس می فرماید که (۴) بلب او سخن شیرین و مذکر معنی دوم می طرازد که (۵) بمعنی شناس مؤلف عرض کند که در معنی اوّل بای قسم است وشکر به تشدید کاف استعاره از لب و سخن شیرین معشوق و در آخرش شین ضمیر غائب و در معنی دوم موحدهٔ اوّل زائد و لفظ شکر امر حاضر مصدر شکردن وشین معجمهٔ آخره ہمان ضمیر غائب و در معنی سوم موحده بمعنی در و لفظ شکر بالضم بمعنی سپاس وتشکّر وشین آخرش ہمان ضمیر غائب حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم وپنجم که بی تحقیقی صاحب شمس اظہر من الشمس که در نقل عبارت بعض حروف را حذف کرد و بعض را تحریف ہر دو معنی آخر الذکر لغو صریح و ہیچ است و ہیچ که سخن ناشناس لفظ سپاس را شناس نوشت کلمهٔ اورا حذف

کرد۔ فتامل۔ بالجملہ صاحب مؤید الفضلا بر ذکر معنی اوّل قانع ۔عرض می کنیم کہ آری برای تائید فضلا **لابد من ذکرہ** کہ فضلا خیال معشوق را گناہ دانند و بای قسم را نخواندہ اند و شین ضمیر غائب را فراموش کردہ اند و معنی لفظ بشکر را ہم اگر نمی دانند کفران نعمت است خیر گذشت کہ صاحب مؤیّد ہادی ایشان شد ہمانا تائیدی است کہ بشکرش فضلا تر زبانند (اردو) (۱) قسم ہے اسکے لب اور میٹھی باتوں کی (۲) اسکو شکار کر (۳) اسکے شکریہ ہیں۔

بشکل بقول جہانگیری مرادف بشکلہ و بشکنہ کہ می آید با اوّل مکسور بثانی زدہ و کاف مفتوح کزک کلید انرا گویند صاحب رشیدی ہمزبانش صاحب برہان فرماید کہ بشکل کلید یعنی چوب کجے کہ کلید انرا بدان کشایند۔ صاحب جامع ہمزبانش صاحب ناصری فرماید کہ کلید کلیدان باشد (پہلوان محمود قتالی خوارزمی گوید ے) دہان تو کلید ہست دشوار ⁂ زبان تو کلید آن نگہدار ⁂ بشری کر بجنبانی جحیم است ⁂ بجنبی گر بگردانی نعیم است ⁂ بہشت و دوزخت را یک کلید است ⁂ کلیدی اینچنین ہرگز کہ دید است ⁂ صاحب سروری فرماید کہ کزک کلیدان یعنی آن چوبکی کہ در سوراخہای کلیدان افتد و بآن دربستہ شود و فرماید کہ بفتح با و کاف نیز بنظر رسیدہ و در تحفۃ السعادت بضم با و فتح شین آوردہ و بشکیل ہم بایں معنے آمدہ۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ کلیدان غلق است یعنی چیزے کہ بدان در را بہ بندند و آنرا مغلاق ہم خوانند و زنجیرے را مانند کہ بعد ازانکہ در بستہ شود آنرا بالای آن قائم کنند و اندران قفل اندازند و بعوض قفل چوب کجی ہم تا زنجیر نکشاید و ہمین چوب کجی را فارسیان بشکل گفتہ اند پس تعریف سروری بہتر از ہمہ و موافق حقیقت کہ از بشکل کلیدان بند شود نہ کشادہ صاحب ناصری در بحث بشکل سندی را

آورده که برای کلیدان است حیف است که از موضوع خود بی خبر است صاحب برهان از حقیقت این اگر خبردار می بود ذکر کشاد کلیدان نمی کرد شک نیست که آلهٔ بشکل چون از کلیدان برآرند کلیدان از جای خود می برآید و در کشاده می شود و لیکن چوبِ بشکل برای بند کردن کلیدانست (اردو) وہ لکڑی جو دروازہ بند کرنے اور زنجیر لگانے کے بعد زنجیر کے کُنڈے میں بجائے قفل لگا دیتے ہیں تاکہ زنجیر نہ کُھلنے پائے۔ مؤنّث۔

بشکلم بقول ہفت بکسر اوّل و سکون شین معجمہ و فتح کاف ولام و میم زده (۱) خانہ کہ اطراف آن شبکه و بادگیر داشته باشد و (۲) خانهٔ تابستانی و (۳) صفه و ایوان و بارگاه را هم گویند و فرماید که بفتح اوّل هم بدین آمده **مؤلّف** عرض کند که دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد و پشکم به بای فارسی بمعنی سوم در ردیف بای فارسی می آید و بشکم بموحّده و بچکم به جیم فارسی به همین معنی بجایش گذشت و بشکم بموحده بهر سه معنی اوّل الذکر می آید و صراحت ماخذ بر بچکم بموحّده و جیم عربی کرده ایم و تکمیل آن بر بشکم کنیم درینجا همین قدر کافی است که صاحب هفت بشکم را ترک کرده و بجایش همین لغت را آورده قیاس ما نظر برین که همه محقّقین فارسی زبان بشکلم را ترک کرده اند و صاحب هفت بشکم را ترک کرده همین است که سهو کتابت محقّق باعث قیام لغت است و از آنکه پابند تحقیق ماخذ نبود بر تصحیح آن قادر نه شد لام زائد در قواعد فارسی نیست تا این را مزید علیه بشکم می گفتیم **واللّٰه اعلم بالصّواب** مجرّد قولش درخور اعتبار نیست (اردو) دیکھو بشکم

بشکل مخروطی اصطلاح۔ صاحب روزنامچه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید که بمعنی گاؤدم مستعمل است **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس و بمعنی حقیقی است موحّده بمعنی

معیت وبشکل بمعنی اوست وتحتانی آخره برای
نسبت۔ مخفی مباد که حقیقت لغت (گاودم) بجای پیش
می آید درینجا همین قدر کافی است که فارسیان
گاودم را بدینمعنی استعمال نکرده اند البته مجرد
(مخروطی) هم افاده همین معنی می کند وضرورت
ندارد که با لفظ (بشکل) مرکب کنند (اردو) گاؤدم
بقول آصفیه فارسی۔ مخروطی۔ گاجر کی وضع کا
لمبوترا۔ ایک سرے پرسے موٹا دوسرے پر سے پتلا۔

بشکله بقول جهانگیری همان بشکل که بجایش
گذشت۔ صاحبان سروری ورشیدی وبرهان
وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند صاحب سروری
بشکنه را هم مرادف این گفته که می آید **مؤلف**
عرض کند که حقیقت این را بر بشکل عرض کرده‌ام
وآن مخفف همین است بحذف های هوز آخره واین
مرکب است از بِش که مخفف پیش است وکله بضم اوّل
وثانی غیر مشدد وخفای ها بقول برهان بمعنی حرکات
جماع از فرو بردن وبر آوردن پس معنی لفظی این چیزی
پیش است که در کلیدان فرو می رود وبیرون می آید کنا
از آله که تعریفش بر بشکل مذکور شد بای فارسی
پش بدل شد به موحده چنانکه اسپ واسب
ومبدّل همین است بشکنه که بنون عوض لام
می آید چنانکه بتخاله وبتخانه که خان آرزو
آنرا لقب تصحیف داده ازینکه از تبدیلات
فارسی زبان خبر ندارد وقول صاحبان
زبان را نسبت زبان شناسان بیکاری شمارد۔
لله العجب (اردو) دیکھو بشکل۔

(الف) **بشکلید** صاحب سروری نسبت (الف) بحواله تحفه گوید که بکسر با ولام وسکون شین معجمه
(ب) **بشکلیدن** (۱) بمعنی رخنه باشد که از سر انگشت وناخن بهم رسد (استاد کسائی ۵) با
لعل پوش سوسن گوهر فروش ٭ بر زنخ پیل گوش نقطه زد وبشکلید ٭ وبحواله نسخه حسین وفائی
فرماید که (۲) بمعنی نشان ورخنه در افگند آمده بسر ناخن یا بانگشت وفرماید که به بیت مذکور معنی

دوم مناسب است چنانکه شمس فخری نیز آورده (ب) خسرو رستم جدال حاتم در با نوال ؛ آنکه
به پیکان تیر روی قمر بشکلیده ؛ صاحب برهان می فرماید که ماضی رخنه کردن یعنی بانگشت و بناخن
رخنه ونشان کرد وذکر معنی اوّل هم کرده صاحب ناصری بر معنی دوم قانع ؛ بقول موید مطبوعه
مطبع نولکشور رخنه ونشان کردن بسر انگشت یا ناخن در افگندن و در دیگر نسخ قلمی بمعنی رخنه کرده
نشان کرده وسر ناخن بانگشت در افگند مؤلف عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باشد
بهمه معانیش وبس و معنی اوّل خلاف قیاس وخلاف محاورهٔ فارسی زبان وبدون سند عقیما
را نشاید و آنچه صاحب برهان این را ماضی رخنه کردن گوید خلاف اصل است بلکه ماضی مطلق
بشکلیدن است بهمه معانیش که بر (ب) می آید و آنچه بمعنی اوّل زبان کشاد اغلب که به پیروی
صاحب تحفه در غلط افتاد و (ب) بقول سروری بکسر با ولام وسکون شین معجمه وکاف تازی
(۱) نشان کردن وبقول جهانگیری (۲) رخنه کردن بناخن یا بسر کارد و فرماید که (۳) رخنه شدن
هم بسر تیر وخار چنانچه اگر جامهٔ کسی بخار در آویزد و بدرد گویند (بشکلید) و (۴) چیزی را که
پهن کرده باشد صاحب رشیدی همزبانش در معنی دوم وسوم واز معنی چهارم ساکت صاحب
برهان بذکر معنی دوم وسوم وچهارم نسبت چهارم صراحت کند که پهن کردن چیزی را. صاحب
ناصری بذکر معنی دوم وسوم وچهارم می فرماید که مقلوب بگسلیدن می نماید صاحب جامع همزبان
برهان وصاحب بحر بذکر هر سه معانی آخرالذکر گوید که کامل التصریف است ومضارع این بشکلد
وصاحب موارد بذکر هر ۳ معنی آخر فرماید که به بای فارسی هم آمده وکلام کسائی را که بالا
گذشت سند معنی چهارم قرار می دهد. لاله ٹیکچند بهار در نوادر بذکر معنی دوم وسوم نسبت معنی

چهارم بحوالهٔ کسائی فرماید که ببین کردن است و فرماید که الاوّل هو الصحیح یعنی مقصودش همین
قدر می نماید که معنی آخرالذکر را صحیح نداند و خان آرزو قفل بر دهان قلم کرد یا بشکل خاموشی را در
کلیدان دهن. تا زبان نکشاید و بمعرض اعتراض نیاید **مؤلف** حقیر عرض کند که همه محققین
ازما خذ این بی خبر اند و نمیدانند که اسم این مصدر همان بشکل است که برزبان سراج المحققین
است فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت مصدر دن او ر آخرش آورده مصدری
وضع کردند که باصول ما قیاسی و اصلی است و بقاعدهٔ مقننین هند نژاد مصدر جعلی که فرق
هر دو بر (اسم مصدر) گذشت بالجمله معنی حقیقی این بشکل در کلیدان انداختن ولیکن بدینمعنی
مستعمل نیست و کنایه باشد از نشان کردن بچیزی که بر معنی اوّل بقول سروری گذشت و این
مجاز معنی حقیقی است و معنی دوم و سوم مجاز مجاز و معنی چهارم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
که همه مدعیانش از کلام کسائی استناد کرده اند و آن را متعلق بمعنی اوّل می دانیم صاحب جهانگیری
به تعریف معنی چهارم معذور است و بخیال ما همان معنی اوّل است که ورای سروری دیگری توت
بیان نداشت و همه با آئینه وطرزی نوشتند که معنی چهارم قائم شد. مقصود ازان همین
قدر است که انگشت بر چیزی نهادن و نشان بر چیزی کردن است و بس. انچه صاحب ناصری
این را مقلوب بگسلیدن خیال می فرماید. شایان اوست **سبحان الله** چه خوش بیان
ماخذ است که از مطابقت لفظی و معنوی هر دو معترا است. بیچاره نمیداند که مقلوب بگسلیدن
بسکلیدن به سین مهمله می شود و بر معنی بگسلیدن هم غور نمی فرماید که چه نسبت دارد با بشکلیدن این
است طبع آزمائی محققین با نام و نشان و صاحب زبان (اردو) الف (۱) رخنه. بقول آصفیه

فارسی اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید (۲) ب کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل (ب)(۱) نشان کرنا (۲) سوراخ کرنا (۳) سوراخ ہونا (۴) کسی چیز کو پھیلانا۔

بشکم بقول سروری بکسر با و سکون شین معجمہ و فتح کاف تازی (۱) صفّہ (شہاب الدّین ع) خانہ چون سرای جان خورّم ز بشکمش غیرت فضای ارم ز صاحب برہان گوید کہ بارگاہ و ایوان وصفہ و (۲) خانہ تابستانی و خانہ را گویند کہ اطراف آن شبکہ باشد و بادگیر ہم داشتہ باشد و فرماید کہ بالفتح ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند۔ خان آرزو در سراج ذکر این با بجکم کردہ گوید کہ بعضے پتکم بباے فارسی و تاے قرشت خواندہ اند و این تصحیف بشکم است و بای فارسی خطاست نیز فرماید کہ صاحب رشیدی بکسر اوّل و بای فارسی آوردہ ولیکن صحیح ہمان بشکم بہ موحدہ و فتح است کہ قول قوسی ہم موافق ہمین است (انتہی) **مؤلف** عرض کند کہ بجکم بہ موحدہ و جیم عربی ہم آمد کہ ذکرش گذشت وبصراحت ماخذش ہم در انجا گفتہ ایم کہ بشکم اصل است بمعنی دوم و بجکم و پچکم و پتکم ہر سہ مبدلش بمعنی اوّل این مجاز معنی دوم انچہ خان آرزو پتکم بہ بای فارسی و فوقانی تصحیف خیال می کند ما تصفیۂ آن بر بجکم بہ جیم عربی کردہ ایم (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بجکم۔

بشکن بشکن اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) ہنگامۂ جوش و خروش و بقول بعض گوید کہ (۲) در اصل بمعنی انگشتک زدن است کہ ارباب رقص را باشد صاحب غیاث نقلش برداشت و صاحب بحر لفظ بلفظش نگاشت (سلیم ع) یکی نالد چو بلبل دیگری رقصد چو شاخ گل ز بہ بین ای توبہ میخواران چہ بشکن بشکنے دارند ز (ثابت ع) شکستی توبۂ شیخ و خماری پرستان ہم ز برقص ای جام ارشادی

که بشکن بشکن است امشب ۱۲ (عالی ۵) ز زلف
پر شکن سر رشتهٔ عیشی بدستم داده ۱۲ دلم را شکن از
حسرت که بشکن بشکن است امشب ۱۲ زلّه بردارش
بهار گوید که بمعنی (۳) جشن بزرگ است که جمیع سامان
و اسباب رقص و راگ و رنگ دران باشد و می
فرماید که این از اهل زبان به تحقیق پیوسته (ملّا
وارسته چکنی امام قلی بیک نام ۵) سرو و رقص
است و قمری مست و دست افشان چنار ۱۲ وقت
بشکن بشکن توبه است ساقی می بیار ۱۲ **مؤلّف**
عرض کند که معنی اوّل اصلا درست نیست و نه
معنی دوم را تخصیص باین اصطلاح است
تلمیذ حقیر مؤلّف فقیر اعنی بهار زلّه بردار خان آرزو
نامدار هر چه بر معنی سوم نوشته است درست است

یعنی فارسیان جشن بزرگ را بدین نام موسوم کردند
و حقیقت این چنین نیست که تکرار بشکن مبالغه ایست
و اشاره بسوی توبه شکن یکی از خوش طبعان معاصرین
عجم گفت که چون بزم طرب مهیّا و دور می آغاز می شود
بعض از شرکا جام نمی گیرند و معذرت کنند که ما توبه
کرده ایم و در جواب شان از هر طرف صدای
بشکن بشکن بلند می شود تا اصرار شان معذرت جو
را مجبور می کند و از توبه را می شکنند و شریک دور جام
می شود از ینجاست که اهل سرو و محفل
رقص و سرود و نشاط را در اصطلاح فرس
بشکن بشکن نام کردند دیگر هیچ **(اردو)**
محفل سرور جس میں دور مے اور رقص و سرود
سب کچھ ہو۔ مؤنث۔

بشکنج بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث دست و دست چپ و فرماید که بیای
فارسی هم آمده **مؤلّف** عرض کند که همهٔ محققین فارسی زبان از ین لغت ساکت اگر سند استعمال
این بدست آید توانیم گفت که اسم جامد فارسی زبان است که از لفظ پیش مخفف پیش و کنج بمعنی بیرون
کشیده وضع شد و معنی لفظی پشکنج چیزی که از پیش آستین بیرون آمده است کنایه از دست و آنانکه

به تخصیص دست چپ استعمال کرده باشند بر سبیل مجاز باشد پس بر وی ماخذ بالکسر باشد و بر زبان عوام بالفتح که تصرّف زبان است و پس بای فارسی بدل شد بموحّده چنانکه تپ و تب - **(اردو)** ہاتھ اور بایاں ہاتھ - مذکّر -

بشکنه صاحبان جهانگیری و سروری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و مؤیّد ذکر این کرده اند مرادف بشکله که بجایش گذشت خان آرزو در سراج می فرماید که گمان تصحیف است از بشکلاز (یتکه) هیچ کسی مثال این نیاورده **مؤلّف** گوید که برای (در) قول محقّقین اهل زبان بهتر است از مثال صاحب سروری و ناصری و جامع رانمی شناسی که فارسی مال ایشان است مجرّد قول این هر سه بهتر از شاعری (کی) و نثاری است که یک مصرع آن و یک فقرهٔ این را سند خود میدانی و همین سند را مثال می خوانی و نمیدانی که قواعد فارسی ذکر تبدیل لام با نون کرده است چنانکه بتخاله و بتخانه پس این را مبدّل بشکله می خوانیم و باعتبار هر سه محقّقین فوق الذکر اسم جامد فارسی زبان می دانیم **(اردو)** دیکھو بشکله -

بشگوفه بقول جهانگیری باوّل مکسور و بثانی زده و کاف مضموم و واو مجهول (۱) شگوفه را گویند (حکیم فردوسی ؎) بهنگام بشگوفهٔ گلستان ز * برون برد لشکر بزابلستان ز * و (۲) استفراغ نمودن و قی کردن بود که آنرا اشگوفه و شگوفه نیز خوانند صاحب رشیدی بذکر هر دو معنی اشگوفه و نقل سند فردوسی می فرماید که درین شعر اشگوفه هم میتوان خواند **مؤلّف** حقیر می پرسد از و که چرا و بچه حجّت سند لغت زیر تحقیق را از سند محروم می کنی و امن چه آئین تحقیق است که در کلام قدما اصلاح می دهی - ولے بر تو که حقیقت طلبان را گمراه می کنی و در لغتی که صحتش مسلّم است شکّی و شبهی پیدا میکنی بالجمله صاحب برهان هم ذکر هر دو معنی کرده و تسامح جهانگیری را که در معنی دوم واقع شد درست کرده

یعنی عوض (قی کردن) بر مجرّد قی واستفراغ قانع که مقصودش غیر از حاصل بالمصدر نباشد صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا از کلام خودش وظهیر فاریابی سندها پیش کرده که استعمال اشکوفه وشکوفه در انست حیف است از و که موضوع خود را نگه ندارد صاحب جامع هم ذکر هر دو معنی فرموده سراج المحققین وزلّه بردارش بهار هر دو ازین لغت ساکت. صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلّف** عرض کند که ما بر اشکوفه بیان کرده ایم که اصل این وآن شکوفه به کاف فارسی است واز ماخذ هم اشارهٔ و بر اشگفت صراحتی کامل کرده ایم واین مزید علیه اصل است بزیادت موحّده در اوّلش چنانکه اشکوفه بزیادت الف وصلی پس آنانکه این را بکاف عربی دانسته اند پی بماخذ نبرده اند وباعتبار صاحبان زبان اعنی جامع وناصری وغیر آن توانیم گفت که این مبدّل آنست که می آید که کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکه گَند وکَند (اردو) دیکھو اشکوفه۔

(الف) **بشکول**	(الف) بقول سروری بشین معجمه وکاف تازی بوزن معقول (۱) قوی
(ب) **بشکولی**	هیکل و (۲) رنج کش و (۳) جلد در کار و (۴) حریص باشد و فرماید که همین

معنی بژکول هم آمده شمس فخری ؎ چون در ارزاق بیش وکم نشود٭ فارغ البال مردم بشکول٭ صاحب جهانگیری فرماید که مرد قوی وحریص وجلد و (۵) هشیار وچست در کارها حکیم اسدی ؎ بهر کار بیدار وبشکول باش٭ بدل دشمن خواب فرغول باش٭ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده وصاحب برهان باتّفاق جهانگیری فرماید که بفتح وکسر اوّل هر دو آمده و (۶) بمعنی وسمه نیز و آن رستنی باشد که زنان ابرو را بدان رنگ کنند صاحب ناصری باتّفاق برهان گوید که بشکولیدن مصدر اینست صاحب جامع باتّفاق ناصری فرماید که بمعنی ششم بالفتح وباقی معانی بالکسر است

صاحب مؤیدی فرماید که بمعنی جلد بالضم و (۷) امر حاضر بشکولیدن - خان آرزو در سراج ارشاد کند که بکسر اوّل بمعنی چهارم و بحوالهٔ برهان ذکر معنی ششم و بحوالهٔ قوسی بالفتح معنی دوم را جناکش نوشته (ب) بقول مؤید اگر یای مصدری باشد (۱) بمعنی جلدی و سختی کشتی و حریفی و اگر یای خطاب باشد (۲) بمعنی بشکول هستی و اگر یای تنکیر بود (۳) بمعنی یک مرد بشکول و بحوالهٔ دستور گوید که (۴) بمعنی شور - صاحب هفت نسبت معنی اوّل فرماید که قوی هیکلی و سختی کشتی و چیستی و چابکی و حریفی و هوشیاری و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب شمس فرماید که آنچه در بشکول گذشت **مؤلف** عرض کند که خدایش بیامرزد که فرقی در الف و ب نکرده مخفی مباد که الف اسم جامد فارسی زبان است مزید علیه شکول که بمعنی جلدی و چابکی بجایش می آید و آن مبدّل ژکول است که زای فارسی به شین بدل شده شکول شد چنانکه بازگونه و باشگونه پس بنیاد و اصل این لغت همان ژکول است مگر محقّقین فارسی زبان این را ترک کرده اند و مبدّلش شکول را قائم داشته اند و شاهد وجود ژکول مزید علیه آن بژکول است که گذشت و ما ماخذی که بر بژکول عرض کرده ایم (بهتر از آنست این ماخذ که بژکول را مزید علیه ژکول دانیم و ژکول را اسم جامد فارسی زبان و شکول را که می آید مبدّلش خوانیم و بشکول یعنی لغت زیر تحقیق جز این نیست که مزید علیه شکول است بزیادت موحّده در اوّلش - حالا عرض میشود نسبت معنی که قوی هیکل معنی اصل و دیگر هر چهار معانیش مجاز آن که معاصرین عجم تصدیق این می کنند البته معنی ششم خلاف قیاس است که وسمه یعنی برگ نیل را هم بعض محقّقین بشکول گفته اند و چارهٔ نیست جز این که به همین معنی هم اسم جامد دانیم و حقیقت طبیعت و خاصیت این برگ نیل) گذشت نسبت معنی هفتم همین قدر بس است که یکی از مشتقات بشکولیدن است که

می آید شاال بر ہمہ معانیش بر سبیل امر مخفی مباد کہ (ب) اسم مصدر بشکولیدن است بزیادت یاے مصدری در آخر الف و شامل بر ہمہ معانی مصدری کہ صاحب ہفت خوب صراحتی کردہ است کہ نقلش بالا گذشت و نسبت معنی چہارم این عرض می شود کہ اگر باعتماد صاحب دستور این را تسلیم کنیم باید کہ عوض شور۔ شورش گوئیم و شور را معنی ہشتم الف قرار دہیم کہ در معنی مصدر بشکولیدن کہ می آید این را دخل و تعلق است و آنچہ صاحب مؤید برای تائید فضلا صراحت معنی دوم و سوم (ب) کردہ است حسن لیاقت اوست کہ فضلا را کودک نادان خیال می کند تا بای مخاطب و وحدت را نشان می دہد وای بر موضوعش حیف است تالیف خود را مؤید الجہلا چرا نام نہاد کہ فضلا محتاج آنیقسم تائید شرمناکش نبودہ اند (اردو) الف (۱) قوی ہیکل۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ قوی جثہ۔ زور آور (۲) جفاکش کہہ سکتے ہیں۔ محنتی محنت کے ساتھ کام کرنے والا۔ (۳) پھرتیلا۔ بقول آصفیہ چست۔ تیز۔ ہوشیار۔ جلدی سے کام کرنے والا۔ چالاک (۴) حریص۔ دیکھو آزغندہ۔ (۵) ہوشیار (۶) وسمہ بقول آصفیہ نیل کے پتے جن سے خضاب کیا جاتا ہے (دیکھو برگ نیل) (۷) بشکولیدن کا امر حاضر (۸) شور بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ غل غپاڑا آشوب فتنہ (ب) (۱) قوی ہیکلی مؤنث۔ جفاکشی مؤنث۔ پھرتیلا پن مذکر۔ حرص مؤنث۔ ہوشیاری چستی۔ مؤنث (۲) بشکلیدن کا واحد امر حاضر (۳) ایک بشکول (۴) شورش۔ بقول آصفیہ کھلبلی۔ ابتری۔ پریشانی۔ مؤنث۔

بشکولیدن بقول سروری بفتح با و دال مہملہ و سکون شین معجمہ و ضم کاف و کسر لام (۱) جلدی نمودن و (۲) در کار حریص بودن صاحب برہان مذکر ہر دو معنی گوید کہ بکسر اول ہم درست

باشد ـ صاحب غیاث برچالاکی نمودن قانع
که متعلق بمعنی اوّل است وحوالۂ برہان می دہد
ونمی دانیم که چرا معنی دوم را می گذارد که ذکرش
در برہان موجود است ـ صاحب بحرمی فرماید
که بہر دو معنی بالا کامل التصریف ومضارع
این بشکولد وصاحب نوادر گوید که مرادف
شکولیدن[1] و وشکوریدن[2] و (وشکریدن[3])
و (وشکردیدن[4]) و (وشکولیدن[5]) بمعنی چابکی
نمودن درکارہا صاحب موارد همز بانش و
(وشکلیدن[6]) راهم مرادف این گفته و
نقل قول برہان ہم کرده وبشکول را حاصل
بالمصدر این آورده و درنسخۂ مؤیّد
(مطبوعه مطبع نولکشور) بمعنی رخنه انداختن
است معلوم می شود که مصحّحان مطبع ـ رخنه
درمعنی انداخته اند ومعنی بشکلیدن را بربشکو
لیدن نقل کرده اند و در دیگر نسخ قلمی ذکر
معنی اوّل است وبس مؤلّف عرض کند

که ما صراحت ماخذ این برلغت بشکول کرده ایم
واسم این مصدر همان بشکول است و
این مزید علیه شکولیدن[1] که می آید بزیادت
موحّده و (وشکولیدن[5]) ہم مبدّل این که
موحّدۂ اوّل بدل شد به واو چنانکه آب
و آو و (وشکوریدن[2]) مبدّلش به تبدیل
لام به رای مہمله چنانکه الوند و اروند و
(وشکلیدن[6]) و (وشکریدن[3]) مخفّفش که واو
حذف شد چنانکه مغول ومغل و وشکردیدن[4]
بزیادت دال مزید علیه آن چنانکه پیہن
و پیرہند و ناردن و ناروند وصراحت
کافی حقیقت ہریکی بجایش کنیم ـ مخفی مبادکه
قیاس متقاضی آنست که به ہمه معانی مصدری
بشکول این را گیریم که بجایش مذکور شد
ولیکن تصرّف زبان بیش نیست که استعمال
این بہمین دو معنی یافته شد وبرشکولیدن
که اصل ہمین مزید علیه است معنی شورانیدن

هم می آید که ذکرش بر بشکول گذشت و درینجا متروک (اردو)	(۱) کام جلد کرنا۔ چستی اور چالاکی کرنا (۲) حریص ہونا۔ حرص کرنا

بشکوه بقول سروری۔ بوزن بهبود بمعنی صاحب حشمت و هیبت (استاد لبیبی ۵) ز لبس بود بشکوه و با فرهی ٭ جهان دیدا ورا خورای شهی ٭ صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری گوید که از قبیل بخرد که اصلش با خرد بود پس اصل این (با شکوه) است **مولف** عرض کند که بهتر ازان است که موحده را بمعنی معیت گیریم و تصرف محاوره در اعراب دانیم که حرکت شین را ساکن کرده اند (اردو) صاحب شکوه و حشمت۔

بشگ بقول سروری بر وزن رشک (۱) شبنم و (۲) برق و (۳) خمره و بالضم (۴) بمعنی جعد و زلف و (۵) غمزه و عشوه **مولف** عرض کند که این همان است که بکاف عربی در آخر گذشت و به تحقیق ما هم کاف عربی متحقق و صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم و همه معانی بالا همه را سنجا مذکور الا معنی سوم که صاحب برهان خمره را بالضم بمعنی خم کوچک و خمچه آورده و صاحب منتخب در عربی زبان ظرفی را گفته که دران خمیر و غیر آن کنند اگر باعتماد صاحب سروری که از اهل زبانست این را بمعنی خمره گیریم اسم جامد باشد و مخفف بشتنگ و بدلش که کاف عربی بفارسی بدل شد چنانکه کند و گند (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بشک کے دوسرے اور چوتھے معنے (۳) دیکھو بشنک (۴) دیکھو بشک کے تیسرے معنے (۵) دیکھو بشک کے پہلے معنے۔

بشگرد بقول برهان بکسر اوّل و فتح کاف فارسی بر وزن بهمرد (۱) شکار (۲) شکار رگاه (۳) شکاری را گویند و فرماید که بحذف دال هم آمده صاحبان انند و هفت هم همزبانش **مولف** عرض کند که تسامح و بی خبری هر سه محققین از ماخذ است و این همان لغت است که بکاف عربی

گذشت وصراحت ماخذکه همدر اینجا کرده ایم تردید کاف فارسی می کند ومحققین اہل زبان که در اینجا باکاف عربی ذکر این کرده اند معتبرتر ازین ہرسه (اردو) دیکھو بشکرد۔

بشگفته (الف) صاحب شمس نسبت (الف) گویدکه بالفتح یعنی (۱) کشاده و (۲) افراخته و (ب) **بشگفد** (ب) بکسر یکم وضم سوم کشاده وپہن کرده و (ج) **بشگوفه** (ج) بالکسر ہمان اشگوفه (فرہنگ سہی) بہنگام اشگوفه گلستان ہا برون بر و لشکر بزالبستان ہا (صاحب) انند تبرک (الف وب) ذکر (ج) کرده وبمعنی (۱) شگوفه و (۲) قی آورده **مؤلف** عرض کند که الف ہم بالکسر و ماضی مطلق مصدر بشگفتن بزیادت ہای ہوز در آخر که افاده معنی مفعول کند بمعنی کشاده وگل شده واصلا بمعنی افراخته نیامده و (ب) بکسر موحده وضم کاف فارسی وفتح موحده مضارع بشگفتن واصلا بمعنی کشاده وپہن کرده نیست بی خبری محقق از قواعد فارسی است پس معنی (ب) کشاده شود وگل شود و ج ہمان که ذکرش بر (بشگوفه) کرده ایم که بکاف عربی گذشت مزید علیه شگوفه بزیادت موحده در اولش ومرادف اشگوفه (اردو) الف (۱) کھلا ہوا۔ پھولا ہوا (ب) کھلے۔ پھولے (ج) شگوفه۔ دیکھو اشگفته۔

بشگیر بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) رومال ودست مال راگویند صاحب سوار السبیل این رابمعا ورهٔ حال عرب معرب نوشته گویدکه (۲) اصل این پیشگیر بہای فارسی وتحتانی چہارم است چادری را نام است که دراز باشد وبوقت خوردن طعام بجانب پیشین برزانوہا کشند تالباس از شوربا وغیره محفوظ ومصئون ماند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است استعمال این معرب در فارسی زبان بنظر نیامده وقول محققین ہندنژاد بدون سند

استعمال تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم و محققین صاحب زبان ازین ساکت اند و حقیقت پیشگیر بجایش مذکور شود اگر استعمال این ... مبادل و محقق پیشگیر دانیم کہ بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و تحتانی حذف ... (اردو) (۱) رومال - بقول آصفیہ - فارسی اسم مذکر - منہ پونچھنے کا کپڑا - تولیا - بینی پاک - دست مال - دست پاک (۲) وہ رومال یا تولیا جو کھانے کے وقت حفاظت لباس کے لئے زانو پر ڈالتے ہیں - مذکر -

(الف) **بشل** بقول سروری بحوالہ نسخہ و فائی بشین معجمہ بوزن عمل (۱) بمعنی بچسپ و درآویز (شمس فخری ع) گرت باید کہ بگزری زسہا ٭ دست خود در کاب شاہ بشل ٭ و فرماید کہ نشل بنون ہم بنظر رسیدہ و گوید کہ (۲) بمعنی دو چیز ہم کہ برہم گیرند صاحب برہان فرماید کہ بمعنی گرفت و گیر یعنی دو چیزے کہ بر یکدگر چسپند و درہم آویزند و بذکر معنی اوّل گوید کہ امر است از بدر آویختن و چسپیدن و بذکر ....

(ب) **بشلد** فرماید کہ یعنی بچسپد صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (ناصر خسرو ع) آتش بیشک بیانست در بشلد ٭ چون تو بچیز حرام در بشلی ٭ صاحب ناصری نسبت (الف) ہمزبان برہان و بذیل آن ذکر (ب) ہم کردہ خان آرزو ازین لغت گریز کرد و در ردیف نون نشل را نوشتہ می گوید کہ بفتحتین دو چیز برہم دوختن و چپاندن و فرماید کہ برین قیاس نشلیدن و نشلیدہ و گوید کہ در سروری بجای نون موحدہ آوردہ و خیال خود ظاہر می کند کہ ہمین صحیح است و فرماید کہ قوسی ہم بجای موحدہ آوردہ و بالآخر اعتراض کند بر صاحب برہان کہ بہ ہمین معنی نشبل بہ نون اوّل و بای سوم نیز آوردہ خطا در خطا ست و نسبت معنی بشل می طراز د کہ یعنی درآویز و درآویزندہ

ودرآویختن است وبرینقیاس جمیع باب (انتهی قوله) **مؤلّف** عرض کند که این چه آئین تحقیق
است که لغتی را از مقام حقیقیش ترک کردن وبجای مابعدش ذکرش کردن جزین نیست که حقیقت جویان را
بغلط اندازد می پرسیم ازو که هرگاه در ردیف نون نشل را به موحده صحیح میدانی پس نشل را به نون
چه میدانی طرز بیانت جزین نیست که نشل غلط است انچه صاحب برهان نشبل را به نون وبا
مرادف این گفته که آنرا خطا در خطا میدانی نسبت آن عرض کنیم که خطای تست که حقیقت را
دریافتن نمی توانی وازین اعتراض بی محل تو ما برخوردیم وبه حقیقت رسیدیم که اصل بشل ونشل
(هردو) نشبل است به نون اوّل وموحدهٔ سوّم که فارسیان این اسم جامد را وضع کردند از
لغت عرب نشب که بقول منتخب بمعنی درآویختن از چیزی است ومعنی اسمی این آویزش و
درآویختگی . فارسیان بزیادت لام درآخرش مفرّس کردند وبه همین معنی استعمالش نمودند
ولیکن محقّقین بالا در عرض معنی از احتیاط کار نگرفتند چنانکه صاحب برهان معنی (الف) را گرفت و
گیر نوشت وانچه نسبت معنی می فرمائی که بمعنی درآویز است خبر می دهیم بتو که این معنی امر حاضر
بشلیدن است که قابل ذکر نبود وانچه بمعنی درآویزنده می گوئی خطای تست که اینمعنی بدون
ترکیب امر حاضر با اسمی از مجرّد امر حاضر حاصل نمی شود وانچه بمعنی درآویختن میدانی غلط است
که لفظ آویزش برای عرض اسمی در فارسی زبان موجود است وبشل اصلاً بمعنی درآویختن نیست
بلکه بشلیدن بمعنی درآویختن می آید بالجمله نشل که در ردیف نون می آید مخفّف نشبل است که
تعریفش بصراحت مانندش بالا گذشت وبشل به موحّده مبدّلش که نون به موحّده بدل شد چنانکه
نرسک وبرسک واین اسم مصدر بشلیدن است ونشل اسم مصدر نشلیدن که هردو معنی مرادف یکدیگر

است پس حقیقت معنی دوم همین قدر باشد که اسم مصدر و حاصل بالمصدر بشلیدن هر دو آمده یعنی آویزش و آنچه صاحب برهان بذکر معنی اوّل آنرا امر حاضر بدر آویختن وچسپیدن گفته خطای اوست که امر حاضر بشلیدن باشد بجائی که موضوع مالفظ است و از معنی کار گرفتن صحیح نباشد و (ب) مضارع همان بشلیدن که می آید (ا ر د و) الف (۱) دیکھو بشلیدن یہ اس کا امر حاضر ہے (۲) آویزش - دیکھو آویزش (ب) مضارع ہے مصدر بشلیدن کا - اسکے تمام معنوں پر شامل

بشاشکہ بقول برهان بکسر اوّل وثانی وفتح شین نقطه دار دکاف بلغت یونانی بهنیست سرخ رنگ از انگشت دست گنده تر که هم بیونانی جنطیانا گویندش بول وحیض راند صاحب محیط ذکر این کرده گوید که اسم رومی جنطیانا است و بقول بعض اندلسی و بر جنطیانا فرماید که بکسر جیم وکسر طاء مهمله اسم یونانی شنبلی رومی است واهل روم اسیلسیقان واهل مغرب بشاشک وقنا رالحیه وبسریانی قیسانا ردین وبفارسی کوشاد وبعربی دواء الحیه وکف الارنب وکف الذئب وبانگلیسی جنشین روٹ وبهندی پکهان بید نامند و فرماید که پکهان بید شاید جنطیانای هندی باشد و وجه تسمیهٔ این همین که اوّل کسی که این را یافته جنطین پادشاه روم بود گرم وخشک در اوّل سوم وگویند گرم در سوم وخشک در دوم - قوّت آن سه سال باقی ماند مفتّح ودران قبض اندک وبیخ آن در تقطیع وتلطیف وجلا بالغ ومحلّل ومنقّی ومسکّن اوجاع ومنافع بسیار دارد - صاحب برهان بر کوشاد فارسی گوید که بروزن فولاد گیاهی است خوش رنگ که آنرا جنطیانا گویند تریاق جمیع زهرهاست **مؤلّف** عرض کند که فارسیان باوجودی که اسم این در فارسی زبان موجود همین لغت یونانی یا رومی را اکثر استعمال کنند ازینجاست که

صاحب برهان این را جا داده است (اردو) پٹھان بید۔ مذکر۔

بشلنگ بقول سروری بشین معجمه و لام بوزن نیرنگ(۱) قلعه ایست در هند (حکیم عنصری ع)
بکوه و ساده ز تو مرگ برنخواهد گشت ٭ همی در آید در روی توازان آژنگ ٭ اگر بخواهی بر دشت ساده
شوی نشیمن ٭ دگر بخواهی در شوی بقلعهٔ بشلنگ ٭ (استاد فرخی ع) آنکه زیر سم اسپان سپه خورد
بسود ٭ بزمانی در و دیوار حصار بشلنگ ٭ صاحبان برهان و ناصری هم ذکر این کرده اند و
آخر الذکر صراحت مزید کند که بر کوهی بلند واقع بوده و سلطان محمود آنرا فتح نموده و بحواله جهانگیری
گوید که باوّل مضموم و بثانی زده (۲) بمعنی ناقص و معیوب و هرزه و بی معنی است **مؤلف**
عرض کند که آغا هر چه صاحب جهانگیری نوشته است پشتلنگ است به بای فارسی و تای فوقانی سوم و
سندش از حکیم سوزنی که نقلش درینجا هم کرده پشتلنگ ظاهر است نه بشلنگ و هو هذا (ع) نمرود
پشه خورده و فرعون پشتلنگ ٭ پس اگر درین مصرع پشتلنگ را بشلنگ خوانده باشی خطاست
که وزن شعر اجازت آن نمی دهد و در آخر بحث میفرمائی که بنا برین شعر لغت دیگر است و بایستی
که پیش ازین نوشته شود ما می گوئیم که غور نمی کنی که به بای فارسی است پس باید که پس ازین
بجایش نوشته شود نه پیش ازین و خود تو در ردیف بای فارسی ذکر آن کرده و همدر انجا میفرمائی
که پشتلنگ بمعنی ناقص و معیوب به حذف فوقانی هم آمده یعنی پشلنگ پس ضرورت تداخلش
بالغت زیر بحث چه بود و عجب از تو که در ردیف بای فارسی پشلنگ را به بای فارسی بمعنی
همین قلعه گفته و همین سند (استاد فرخی) را درانجا نقل کرده که بالا مذکور شد بس العجب که این
چه آئین تحقیق است بیچاره فرخی بدست اختیار تست که در کلام واحدش درینجا نقل بشلنگ

بہ موحدہ می کنی و درانجا ببای فارسی نمی دانیم کہ این چہ پریشان بیانیست کہ دربنجا ذیل پشلنگ پشتلنگ را داخل کردی و درانجا بہ تحت پشتلنگ ۔ پشلنگ را بمعنی قلعہ جا دادی حق آنست کہ پشلنگ بہ بای فارسی اصل است بمعنی قلعہ کہ ذکرش بالا گذشت وصراحت ماخذش ہمدرانجا کنیم و فارسیان برسبیل تبدیل آنرا بہ موحدہ ہم خواندہ اند چنانکہ تپ وتب و اسپ واسب برخلاف آن پشتلنگ بمعنی ناقص ومعیوب بہ بای فارسی است کہ بجایش می آید و مخففش پشلنگ ہم کہ ہمدرانجا بجایش مذکور شود و مبدلش بمعنی ناقص ومعیوب ببای عربی نیامدہ محقق اہل زبان بی وجہ و بی محل ذکرش باین لغت کرد درحقیقت جریان را پریشان ذہن نموده ازینجاست کہ ما صراحت کامل راہمدرینجا پسند یدیم الحاصل معنی دوم دربنجا ہیچ است و ہیچ بنیادی ندارد (اردو) پشلنگ ایک قلعہ کا نام ہے جسکو سلطان محمود نے ہندوستان میں فتح کیا تھا جس کی کامل تعریف اور تاریخی کیفیت معلوم نہ ہوسکی کہ وہ کس مقام پر واقع ہے ۔ فارسیوں نے اسکو بای عربی سے بھی استعمال کیا ہے ۔ مذکر ۔

بشلوارریدن

مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر مرادف (برپاچہ ریدن) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند وشک نیست کہ موافق قیاس است وما حقیقت این بر (برپاچہ ریدن) نوشتہ ایم حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ما این را با وجود مطابقت قیاس مرادف (برپاچہ ریدن) درہمان وقت تسلیم کنیم کہ سند استعمال پیش شود ۔ صاحب بحر استاد فارسی زبان ما و واجب التعظیم است ولیکن درتحقیق این لغت مجرد قولش را بدون سند استعمال معتبر ندانیم کہ محققین زباندان واہل زبان

ومعاصرین عجم ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیده اند وعوض این	(بر باچه ریدن) استعمال می کنند (اردو) دیکھو بر باچه ریدن

(الف) **بشلی** بقول سروری بشین معجمه بر وزن وغلی یعنی بچسپی و درآویزی (ناصرخسرو ؎) هیچ نیابی فراز وپند وقران ٭ بر غزل و می بطمع در بشلی ٭ صاحب برهان هم زبانش خیر گذشت که صاحب ناصری ذکر این با بشلیدن کرده دانست که واحد امر حاضر بشلیدن است با یای خطاب از بشل که امر است و ....

(ب) **بشلیدن** مصدریست بقول برهان وناصری بر وزن چسپیدن بمعنی (۱) درآویختن صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید که (۲) گرفت و گیر کردن هم صاحب سروری فرماید که بمعنی (۳) دوسانیدن و برچسپانیدن (استاد آغاجی ؎) در گل غربت بپا بشلیدنم ٭ نیست ممکن روی یاران دیدنم ٭ صاحب موارد نسبت معنی اوّل گوید که (۴) چنگ زدن هم و ذکر معنی اوّل هم کرده چسپیدن را معنی جداگانه قرار می دهد بحالیکه داخل معنی اوّل است و فرماید که (۵) بمعنی فرو رفتن در چیزی و بند شدن و بسند اینمعنی نقل همان کلام آغاجی کند که بالا مذکور شد بهار در نوادر بذکر معنی اوّل و پنجم فرماید که بنشلیدن بزیادت نون هم آمده و ظاهرا تصحیف این است صاحب بحر بر معنی اوّل پیچیدن را اضافه کند و (۶) معنی خوابیدن را بیفزاید و فرماید که کامل التّصریف و مضارع این بشلد **مؤلّف** عرض کند که اسم این مصدر همان بشل که گذشت و اشارهٔ این مصدر انجا کرده ایم - فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت مصدر (دن) را با بشل مرکّب کرده مصدری وضع کردند که قیاسی است و باصول شان جعلی و باصول ما اصلی است که تعریف هر دو بر لغت (اسم مصدر) گذشت بالجمله معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم غیر از اوّل نباشد که طرز بیان صاحب جامع

معنی دیگر قائم کرد قیاس ما همین قدر است که محقق اہل زبان از گرفت وگیر (در آویزش) خیال کرده
و محاورهٔ زبان در ہر دو فرق دارد فتامل و اگر باعتبار محقق اہل زبان معنی دوم را جدا داریم چنانکه
عمل کرده ایم جز این نیست که مجاز معنی اوّل باشد و معنی سوم بیان کردهٔ سروری تعجب خیز است آغا خیال
نکرد که از سند آغاجی ....

(ح) **بشلیدن بپا** مصدر مرکبی پیدا می شود که معنی لفظی این در آویختن بو ساطهٔ پای و
بشلیدن درینجا هم بمعنی اوّل است و این مرکب کنایه ایست از پا بگل شدن خصوصاً بقرینه که
در مصرع اوّل ذکر گل آمده آغاجی گوید که در گلِ غربت بشلیدن من به پا یعنی پا بگل غربت شدم
مشاهدهٔ روی یاران را خارج از امکان کرد پس آنکه معنی سوم باستناد همین یک شعر قائم کرد سکندری
خورد و نمیدانیم که معنی متعدی چسان ازین شعر پیدا فرمود۔ عجب است از محقق اہل زبان که
در تحقیق لغات زبان خود از غور کار نگرفت حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم که چنگ زدن
است۔ اصلا اینمعنی را در کلام فارسیان نیافتیم و مجرد قول ہند نژادی بدون سند استعمال
اعتماد را نشاید و معنی پنجم بیان کردهٔ موارد هم نتیجه بی غوری اوست که بسند همان شعر آغاجی معنی
فرو رفتن در چیزی و بند شدن قائم کرده و بر لفظ (بپا) خیال نکرد اگر (بشلیدن در گل) می بود
البته معنی مذکور پیدا می شد حیف است که صاحب موارد حل معنی شعر نکرد و بخیال سطحی کار گرفت
و معنی ششم را هم تسلیم نکنیم که استاد ما (صاحب بحر) بدون سند استعمال ذکرش کرده و ما استعمال
این بدینمعنی در کلام فارسی ندیدیم۔ استاد ما در کلام فارسیان دیده باشد تا از کلکش چکیده مگر بشاگرد
تلمیذ حقیرش نرسیده و معاصرین عجم قیاس تلمیذش را پسندیده اند والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) (الف) بشلیدن کے امر حاضر کا واحد۔ (ب) (۱) لپٹ جانا (۲) گرفت وگیر کرنا۔ پکڑنا۔ پھانسنا (۳) لپٹانا۔ (۴) پنجہ مارنا (۵) پھنس جانا (۶) سوجانا۔ (ج) پھنس جانا۔ کیچڑ وغیرہ میں۔

بشم بقول سروری بروزن چشم سفیدی را گویند که بامداد بر سبزه نشیند مانند شبنم استاد فرلادی ۵) چون مور سبز بود کهن موی من همه ﷺ دردا که برنشست بران موی سبز بشم ﷺ صاحب جهانگیری فرماید که شبنم ریزه که سحرگاهان بر سبزه زار نشیند و سپید نماید صاحب رشیدی گوید که همان بشک است که گذشت۔ صاحبان برهان وناصری وجامع وسراج هم ذکر این کرده اند

مؤلف عرض کند که این مبدل بژم است که بجایش گذشت وصراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم زای فارسی بدل شد به شین معجمه چنانکه باژگونه وباشگونه دیگر هیچ (اردو) دیکھو بژم۔

(۲) بشم۔ بقول سروری بروزن چشم قماشی است سیاه که در عربستان پوشیدن آن متعارف

مؤلف عرض کند که عجبی نیست که اصل این پشم به بای فارسی باشد وتعریبش به موحده که بر زبان فارسیان هم مستعمل شد وجا دارد که این قماش را از پشم ساخته باشند وموسوم شد به پشم وباشد که تعریب نباشد وفارسیان بای فارسی را بموحده بدل کرده باشند چنانکه تپ وتب

(اردو) بشم ایک کپڑے کا نام ہے سیاہ رنگ کا جو عربستان میں زیر استعمال ہے کچھ عجب نہیں کہ پشمی ہو اسکی حقیقت مزید معلوم نہو سکی۔ مذکر۔

(۳) بشم۔ بروزن چشم بقول سروری نام موضعے است درمیان ری وطبرستان که بغایت سرد سیر است۔ صاحبان رشیدی وبرهان وناصری وجامع وسراج وجهانگیری هم ذکر این کرده اند

مؤلف عرض کند که عجبی نیست که فارسیان نظر بر سردسیری این موضع بدین اسم موسومش

گرفته شدن پس بر سبیل مجاز متعلق بہ معنی اوّل باشد (اردو) ایک موضع کا نام بشم ہے جو رے اور
طبرستان کے درمیان واقع ہے ۔ مذکّر

(۴) بشم ۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین ملول صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی
و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ لغت عرب است بمعنی ملول شدن
مؤلّف عرض کند کہ نہ چنان است بلکہ صاحب منتخب گوید کہ بفتحتین در عربی زبان بمعنی ستوہ
آمدن از چیزی است یعنی عاجز آمدن پس خیال ما برخلاف خان آرزو ست کہ این را مطہر ما
دانیم بمعنی فوق الذکر این وجہ با معنی ستوہ تعلّق دارد و قول سروری و ناصری و جامع کہ از اہل
زبانند معتبر تر از وست (اردو) ملول بقول آصفیہ عربی ۔ رنجیدہ ۔ غمگین ۔ اُداس ۔ اندوہگین ۔

(۵) بشم ۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین معجمہ بمعنی ناگوار صاحبان جہانگیری و برہان
و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ لغت عرب است بمعنی ناگوار شدن
مؤلّف عرض کند کہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی ناگوار شدن طعام است پس استعمال
فارسیان بمعنی مطلق حاصل بالمصدر کہ ناگواری است بر سبیل تفریس میتوان گرفت و قول محققین
اہل زبان اعتماد را شاید (اردو) ناگوار بقول آصفیہ اجیرن ۔ خلاف طبع ۔ مکروہ ۔ ناپسند خاطر
(زکی ؎) مرگ تری ناگوار زیست تری تجھ پہ بار ٭ تیرے لئے زکی دوست دعا کیا کریں ٭

(۶) بشم ۔ بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و بثانی زدہ ملحد و بی دین را نامند (حکیم سوزنی ؎)
بشمے کہ بہ رسول خدا افسر آلکند ٭ با آل او ندیم سگالے مر آکند ٭ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع
و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ ملحدی و بی دینی ناگوار

خاطر دیندار انست (اردو) ملحد دیکھو (بد دین)۔

بشماق بقول برہان در ملحقات پای افزار صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بدینمعنی لغت فارسی زبان گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ در پیروی ملحقات ... ان سکندری خوردہ بشمق بمعنی نعل لغت ترکی است و باشماق ہم کہ صاحب کنز ذکر ہر دو کردہ و صاحب لغات ترکی بشمق را آوردہ باتی حال فارسیان بتصرف خفیف بطور تفریس استعمال این کردہ باشند و تصرف چنین نباشد کہ در رسم الخط تبدیل کنند (اردو) دیکھو افزار پا۔

بشمخ بقول ملحقات برہان بروزن برزخ (۱) نام دعائے است صاحب ہفت بمعنی مطلق دعا گوید و صاحب انند می فرماید کہ لغت فارسی است بفتح اوّل و ثالث نام دعائے بزبان سریانی انجیل و توریت و عام آنست کہ (۲) بمعنی بزرگوار است و بکسر اوّل بہ تنوین مکسورہ حرف چہارم (۳) بمعنی ای پروردگار صاحب انند نقل عبارت (موئید الفضلا) مطبوعہ مطبع نولکشور برداشتہ و صاحب مؤید این را اندیل لغات فرس نگاشتہ ولیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید ذکر معنی اوّل است و بس بخیال **مؤلف** کہ تصدیقش ز دشتان معاصر می کنند لغت سریانیست معنی سوم کہ در آغاز بریک دعا می گویند و فارسی زبان نیست از ینجاست کہ محققین اہل زبان یعنی جامع و ناصری و سروری این را ترک کردہ اند (اردو) (۱) انجیل و توریت کی دعا کا نام ہے جو سریانی زبان میں ہے اور مطلق دعا کو بھی کہتے ہیں (۲) بزرگوار (۳) اے پروردگار۔

بشمشیر در آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی کشتہ شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم اگرچہ بر زبان ندارند ولیکن غلط نمی دانند از قبیل (بقلم در آمدن) کہ بمعنی

نوشته شدن مستعمل است (اردو) قتل ہونا۔	مارا جانا۔ تہ تیغ ہونا۔

بشمه بقول سروری بحوالهٔ شرفنامه بوزن چشمه پوست خام که آنرا سرم نیز گویند صاحب جهانگیری فرماید که با اوّل مفتوح بثانی زده (۱) پوستے که دباغت نکرده باشند و (۲) دانه که برهیئات عدس سیاه رنگ وبرّاق باشد ودر دواهای چشم بکار برند وآنرا چشمک وچاکسو هم نام است صاحب برهان بذکر هر دو معانی بالا فرماید که بعض این را لغت عرب گویند صاحبان جامع وسراج هم ذکر این کرده اند **مؤلّف** عرض کند که برشبه صراحت کافی با بیان ماخذ کرده ایم که این اصل است وبشبه که گذشت مبدّل این (اردو) دیکھو بشبه کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بشن بقول سروری بروزن جشن (۱) بدن را گویند (انوری ۵) وه که بر خی زپای تا سر او کز بشن وبالای چون صنوبر او بُز صاحب جهانگیری باستناد همین شعر انوری بمعنی (۲) قد و بالا گوید صاحب برهان بفتح اوّل وثانی بذکر هر دو معنی بالامی فرماید که (۳) سرمه آن واطراف هر چیز را هم گویند صاحب ناصری گوید که بمعنی قد و بالا واندام وبدن آدمی وفرماید که بمعنی بر وسینه اصح است که از شیرازیان مکرّر شنیده شد که در مقام برهنگی وگرسنگی گفته اندکه نه بشنم پوشیده و نه شکمم سیر است۔ صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بودمی فرماید که بالا و تن واندام مردم تا جائیکه جامه پوشیده می شود وبشن وبر همه اندام است۔ خان آرزو در سراج بذکر معانی بالا گوید که از (بشن وبالا) که داخل سند است موی کاکل مراد است پس بدون نون باشد وبه بای فارسی بود **مؤلّف** عرض کند که سبحان الله از پارسی زبان ذوق خوشی داری وبسخن سنجی شهرتی از اینجاست که (بشن وبالای) را که در سند واقع است بمعنی موی کاکل گرفته ومعنی شعر را خوب فهمیده۔ در لغت فارسی زبان

دربرابر سروری وناصری وفدائی (صاحبان زبان) بحذف نون خوب اصلاحی کردهٔ آسے" این کار از تو آید ومردان چنین کنند" **مؤلّف** حقیر نه برمجرّد اعتبار محققین اہل زبان این را بمعنی اوّل ودوم تسلیم می کند بلکه درمعنی شعر انوری ہم بشن وبالا را بہ تمثیل صنوبر مطابق می داند ونون را حذف نمی کند که این قسم پیراستگی کار محقّقین نیست وبای فارسی را ہم درین لغت جا نمی دہد که این قسم تصرّف از موضوع ما خارج است۔ اعلم یا ایہا المحقّق که بژن به زاے فارسی گل سیاه را نام است فارسیان به تبدیل زای فارسی باشین معجمه چنانکه بازگونه وباشگونه بشن کردند واسم جامد قرار دادند برای جسم خاکی که معنی اوّل است ومعنی دوم مجاز آن وحقیقت معنی سوم جز این نباشد که صاحب برہان تعریف خوشی نکرد از سرتا پا ہمه بدن و اعضا را بشن گویند واین داخل معنی اوّل است ومعنی سوم را بر مجرّد قول برہان بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم واگر پیش شود آنرا ہم مجاز معنی اوّل دانیم وای بر ناصری که صاحب زبانست واین را مخصوص کند با بر وسینه وسندی که از مقوله گدایان پیش می کند درمعنی آن تن بہتر از بر وسینه می نماید (فتاملوا یا ایہا النّاظرون) **(اردو)** (۱) بدن مذکّر (۲) قد مذکّر (۳) ہر چیز ہیکل۔ مؤنّث۔

بشنید بقول غیاث بکسر اوّل وفتح شین معجمه وسکون نون وفتح بای پارسی نوعی از سرود ہندی است مثل (دہرپد) وصاحب انند ہمنوای اوست واین قدر اضافه بر وکند واجمال صاحب غیاث را بصراحت می فرماید که لغت فارسی است **مؤلّف** عرض کند که ہمین است راہکار دہنده اگرچه گمنده وہمین است حق تحقیق که حقیقت جویان را در غلط می اندازد۔ ہمانا این لغت سنسکرت است بقول ساطع ترانه که برای وشنو می سرایند۔ بشن بلغت سنسکرت خدائی را نام است که خود را بصورت نگہبان جلوه گر کرده وپد بمعنی حال وشان وجاه ومنزلت وسرود پس آہنگی را که به حمد خدا می سرایند آن را بر ہمنان

بشنپد گویند و فارسیان استعمال این نکرده اند و محققین اهل زبان این را نیاورده (اردو) بشنپد بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ حمد کا گیت۔ بشن کی تعریف کا گیت ایک قسم کا ہندی راگ جیسے دہرپد آپ نے پد کی نسبت فرمایا ہے کہ سنسکرت میں گیت کو کہتے ہیں۔

بشنج | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا بوزن شکنج (۱) تابش روی و بحوالہ نسخہ سامی فی الاسامی گوید که (۲) خشکی که بر روی افتد که بعربی کلف خوانندش و فرماید که این بصحت اقرب است از قول میرزا صاحب جهانگیری می فرماید که طراوت رخسار و آبرو است صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل نقل معنی دوم بحواله سروری کرده گوید که سیاهی روی صاحب برهان معنی دوم را بکسر اوّل گوید و معنی اوّل را بفتحتین صاحب ناصری نقل نگار هر دو معنی بحواله برهان و گوید که در فرهنگ ها همچنین است و (هکذا صاحب جامع) و خان آرزو در سراج می طراز د که تحقیق آنست که بمعنی دوم بکسر و بمعنی اوّل بفتح باشد **مؤلف** عرض کند که چرا نباشد که این تحقیق حضرت نیست اگرچه نقل برهان کرده و به حقیقت پی نبرده حق آنست که بشنج اسم جامد فارسی زبان است بالفتح بمعنی شکستگی و ناهمواری و بالضم نوعی از صدف و کلف و در عربی زبان بقول منتخب گنبد و ردی بمعنی سیاهی و سرخی که بروی ظاهر شود پس معنی لفظی بشنج با بای صحبت چیزی که بشنج دارد و کنایه از روی کلف دار و خشک دار و این در حقیقت مرضی است که از حدت سودا بر جلد ظاهر میشود و اکثر بر روی که قطع نظر از سرخی سیاهی مائل (۱) ناهمواری جلد و تابشی هم ازان سر زند از ینجاست که صاحب سروری معنی دوم را اصل قرار می دهد و معنی اوّل را مجازا آن وجا دارد که برای معنی اوّل از معنی دوم بشنج ماخذ گیریم اندرینصورت باید که بضم شین خوانیم و بهر دو معنی فتح اوّل است که بای صحبت همیشه مفتوح باشد که آن در حقیقت مخفف کلمه باست بای حالی فتح و کسره اوّل متعلق

بہ محاورہ وزبان است کہ از اہل زبان سروری این را بالکسر گفتہ وصاحبان ناصری وجامع در معنی اوّل
بفتح اوّل گرفتہ اند واین اختلاف چیزی نیست جز این کہ تصرف لسبیہ بہنجی مقامات (اردو) (۱) منہ کی چھپ یا
تاب ۔ مؤنث (۲) کلف بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ چہرہ کی چھائیاں ، سیاہ دھبے جو خون کے بگاڑ کی وجہ سے منہ پر ہو کے ہیں

بشنجہ | بقول جہانگیری (۱) دست افزاری مرجلاہگان را کہ بدان آہار برتان بکشند وبقول
بعض گوید کہ (۲) آہاری باشد کہ بر تان بمالند وآنرا صلب خوانند (نظامی ؎) بشنجہ روی وارزق
چشم ودانشقرۂ سزاوار خم گل نی خم زرۂ (ربیع الدہر ؎) تار وپود مرادمن نشود ۂ بافتہ بی بشنجہ ا
لطف ۂ صاحب رشیدی نقل نگارش صاحب برہان گوید کہ بروزن شکنجہ ونسبت معنی اوّل صراحت
مزید کند کہ آن دستہ گیاہی باشد مانند جاروب بہم بستہ وذکر معنی دوم ہم کردہ صاحب ناصری
ہمزبانش وبہر دو معنی بکسرتین گفتہ وصاحب جامع بفتح وکسر دوم خان آرزو در سراج می طرازد
کہ بکسرتین ونون است **مؤلف** عرض کند کہ بی صراحت ماخذ این دعوی مجرد را بی دلیل دانیم
حقیقۃ این لغت مرکب است از لغت گذشتہ یعنی بشنج وہای نسبت یعنی چیزی کہ نسبت دارد با بشنج
بمعنی دوش وکنایہ از آشی وآہاری کہ جلاہگان برتان می مالند تا سخت شود وجلائی در د پیدا شود چنانچہ
آب رو کہ مردم وطراوت آن پس معنی دوم اصل است ومعنی اوّل مجاز آن کہ آلہ را ہم بہ ہمین نام موسوم
کردند کہ بواسطۂ آن آہار برتان می ریزند محققین بالا نسبت آن تعریف خوشی نکردہ اند کہ دستہ گیاہ مانند
جاروب گفتہ معلوم می شود کہ این آلہ را مشاہدہ نکردہ باشند درین روزہا از موہای سخت وگلفت
سا ... بشود وشاید در زمانۂ سلف ہمین کار از خس وگیاہ می گرفتہ باشند بالجملہ موہای سخت را جمع کردہ
یک سر او در چوب یا عاج مستحکم کنند وآن دستہ را مانند تا مجموعۂ آن پریشان نشود واز طرف دیگر

کارگیرند مثلاً رنگ سازی کنند یا اہار یا روغن بچیزی رسانند کہ تار تار باشد تا بوسیلۂ این موہا در یک تار اثر آہار یا روغن می رسد و جولاہگان ہم ہمین قسم آلہ درست کنند کہ بواسطۂ آن آہار در تان داخل می کنند تا ہر رشتۂ تان بواسطہ دستہ موہا اہار گیرد و ہمین آلہ را در اردو کونچی و در انگلیسی زبان برش نامند۔ پس ماخذ متقاضی آنست کہ این را بکسر اوّل و فتح دوم خوانیم و اختلاف اعراب بیان کردۂ محققین بالا تصرف لب ولہجہ مقامی دانیم۔ مخفی مبادکہ از ہر دو سند بالا کلام نظامی را متعلق بہ لغت گذشتہ یعنی بشنج دانیم بزیادت ہای نسبت و کلام قریع الدہر را متعلق بہ معنی دوم این فتامل (اردو) (۱) وہ کونچی (مونث) یا بڑا برش (مذکر) جسکے ذریعہ سے جُلاہے تانے میں اہار لگاتے یا چھڑکتے ہیں (۲) دیکھو اہار۔

(الف) **بشنجیدن** (الف) بقول موارد — (ب) **بشنجیدن** بمعنی پاشیدن و ریختن وفرماید کہ مضارع این بشنجد (استاد لبیبی ۵) بشنجر ہمہ تنش انجیدہ اندر ٭ بر خاک خونش بشنجیدہ اندر ٭ صاحب نوادر گوید کہ بالکسر و فتح دوم و کسر جیم تازی است و بہ بای فارسی نیز آمدہ۔ و ہر دو محقق بالا می فرمایند کہ در مصرع ثانی سند لبیبی کلمۂ بر بمعنی علی را ناچار بسکون باید خواند و در نصورت اگرچہ سکتہ می شود و لیکن این قسم سکتہ در کلام قدما بسیار واقع شدہ صاحب ناصری بر ذکر (ب) قانع و فرماید کہ بالکسر بمعنی پاشیدہ و فرماید کہ بر این قیاس بشنجد بمعنی بپاشد و بشنج امر است بپاشیدن و (الف) مصدر است و می طرازد کہ این لغت در دری مستعمل و اہل تبرستان بسیار استعمال کنند و بحذف جیم ہم آمدہ کہ مخفف است چنانکہ گویند ٭ آب کاسہ را بشن ٭ یعنی بپاش و بزیر۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب رشیدی نسبت (ب) می طرازد کہ بمعنی پاشیدہ شدہ و (بشنجیدہ شد) یعنی پاشیدہ

شد و (بشخبیده شود) یعنی پاشیده شود و خان آرزو در
سراج بذکر قول رشیدی گوید که بدون با بمعنی پژمرده
شده وافتاده ولغزیده و درین صورت لازم خواهد
بود نه متعدی بمعنی از هم پاشیده لیکن اغلب که شخشیده
است بدو شین. **مؤلف** عرض کند که ما چه
می گوئیم وطنبوره چه می سراید. نمیدانیم که خان آرزو
از موضوع خود چرا پای بیرون می نهد و نمیداند
که تحقیق مصدر شخبیدن در پیش است و (ب) اسم
مفعول اوست و شخشیدن بدو شین بمعنی لغزیدن
مصدری است جداگانه که بجایش می آید هیچ
نفهمیدیم که مقصودش از ارشاد (اغلب که شخشیده
است بدو شین) چیست وحاصلش جز این نباشد
که شخبیدن یعنی (الف) اصلا مصدری نیست
(اعلم یا اخی) که شخبیدن وشخبیده بدون موحده
نیامده ومعنی لغزیدن را که متعلق بمصدر شخشیدن است
و بدون موحده به دو شین معجمه می آید ازین
مصدر زیر تحقیق هیچ تعلق نیست و آنچه همین مصدر
به بای فارسی می آید مبدل این است به تبدیل موحده
با بای فارسی چنانکه تب وتپ واسم مصدر این
همان شخبه که بمعنی آش وافراز جولاهگان گذشت
پس فارسیان های هوز را به تحتانی بدل کردند چنانکه
شاهگان وشایگان وعلامت مصدر دن
در آخرش مرکب کرده مصدری وضع کردند که
معنی لفظی این همان افراز جولاهگان را بکار
بردن که بواسطهٔ آن آش در تان باشیده می شود
وبمجاز بمعنی پاشیدن مستعمل شد (اگر تحقیق راهوس
است همین قدر بس است) وآنچه این را لازم
قرار می دهی غور بر معنی نکرده وازسند استاد لبیبی
نخورده وآنچه صاحبان موارد ونوادر دربیان
سکتهٔ مصرع دوم سند لبیبی سخن سرائی کرده اند
نسبت آن عرض می شود که در اکثر کتب لغات مصرع
دومش را چنین یافته ایم وصاحب ناصری هم همین
طور نقل کرده اعنی (ع) بران خاک خونش بشخبیده
اند پس نقل سند به هر دو محققین بالا بحذف الف

ونون بدست آمده باشد بتحریف خطاط بیش نباشد ولکی تلاش حقیقت جویان خنده برریش که (بران خاک) راکاتبش (برخاک) نوشت وهر دو بیچارگان راضرورت سکته لاحق شد که مرضی است بلکه خدا ایشان رابیامرزد ـ بالجمله حالاسکته باقی نماند وانچه صاحب ناصری بشنج را امر بپاشیدن نوشته عرض می کنیم باوکه حاشا بلکه امر حاضر بشنجیدن است وانچه می فرماید که بحذف جیم هم آمده نسبت

آن عرضه می داریم " لاوالله " بلکه حذف جیم مخصوص است برای بشنج که سوقیان عجم دراکثر الفاظ حرف آخر حذف کرده میگویند وصاحبان ادب در نوشت وخواند از اتباع شان بپرهیزند این تخفیف صورت است دیگر هیچ که بشنج رابشن گویند وایشان راایشا دانند این لب ولهجه لازم نمی آید که بشنجیدن را بشنجید ، بشنجیدن وبشنجیده هم خوانیم (اردو) چهڑکنا۔

بشند بقول جامع با دوکسره بوزن ترنگ آلتی مانند کلنگ که بدان دیوار سوراخ کنند ، کلنگ و (۲) اسکنه وتیشه نجاری وبنائی راگفته اند **مؤلف عرض** کند که اگرچه همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتماد قول صاحب جامع که صاحب زبان است این رامعتبر دانیم واسم جامد فارسی زبان خوانیم معاصرین عجم تصدیق وجود این لغت کنند واین آهنین بیرم مختصری است که نقب زنان بکار می برند وبه زبان شان آلة النقب است وتیشه بنائی هم همان است که بنایان هم ازهمین آله برای سوراخ دیوارها کارگیرند وبمعنی دوم استعمالش برسبیل مجاز باشد که برمه هم سوراخ کند در چوب چنانکه بشند در دیوار که تعریفش بر اسکنه کرده ایم پس درتعریف بالا تیشه نجاری متعلق است به اسکنه وتیشه بنائی متعلق به بشند (اردو) (۱) آلة النقب ـ نقب کا آله ـ وه مختصر سا آله جسکی ایک جانب تیز نوک هوتی ہے اور دوسری جانب

پھیلا ہوا سر جسکو نقب زن سینہ پہ جماکر دوسری جانب سے دیوار میں سوراخ کرتے ہیں صاحب آصفیہ نے ستّبل پر فرمایا ہے مذکر آلۂ نقب زنی ہماری رائے میں یہ تعریف قابل غور ہے (۲) برمہ دیکھو سکنہ۔

پشنزہ بقول جہانگیری با اوّل مضموم ثانی زدہ و نون مکسور و زای منقوطہ مفتوح چگالی نان

بشنژہ گویندکہ ازنان تنک و خرما سازند (بسحق اطعمہ ع) من بمالم بپای بشنزہ روی گویم از دست زخم بربان داد ۵ صاحب ناصری این را بہ زای فارسی آوردہ و فرماید کہ بانان تنک وخرما روغن ہم شریک کنند وبیک دیگر بمالند و بخورند و ہمان کلام بسحق اطعمہ را بسند خود آوردہ کہ دران نقل بشنژہ بہ زای فارسی است۔ صاحب برہان بہ زای فارسی آوردہ می فرماید کہ بر وزن مضمضہ ہم آمدہ صاحب رشیدی ہم این را بہ زای ہوّز آوردہ فرماید کہ بشنیزہ بہ تحتانی چہارم ہم بہ ہمین معنی می آید و صاحب جامع متفق با برہان و خان آرزو درسراج بذکر اقوال محققین بالا فیصلۂ تحقیق برین کرد کہ این بحذف تحتانی مخفف بشنیزہ است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اصل لغت یعنی اسم جامد فارسی زبان بشنژہ بہ زای فارسی است کہ تصدیق این از معاصرین عجم میشود و این مبدّل آن کہ زای فارسی بہ زای ہوّز بدل میشود چنانکہ ژند و زند وانچہ بزیادت تحتانی می آید مزید علیہ این چنانکہ بست و بیست کہ در وسط کلمہ یای زاید می آید ہمین قدر است حقیقت این اسم جامد فارسی قدیم وانچہ بہ تای فوقانی عوض نون و رای مہملہ عوض زای ہوّز گذشت مبدّل نیست و ما ہمانجا اشارہ این کردہ ایم خان آرزو کہ بالعکس این بشنیزہ را اصل واین را مخففش داند خلاف حقیقت است و تصدیق دعوی ما از ینست کہ اصلی بشنژہ می شود و پشنیزہ بہ زای فارسی با تحتانی نیامدہ (اردو) ایک شیرین غذا کا نام تنک نان سے بنی ہے بشنژہ ہے جو روٹی اور

کھجور اور گھی سے بنائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

بشنگ بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و سکون نون و کاف آلتی که سرش مانند کلنک دراز که بنایان بدان دیوار را سوراخ کنند و اسکنه را هم گویند صاحبان انند و ناصری و مؤید هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مبدّل همان بشند است که گذشت دال مهمله بدل شد به کاف فارسی چنانکه در ورغ و گروغ و پرند و پرنگ دیگر هیچ همین لغت به بای فارسی هم می آید که آن مبدّل این است **(اردو)** دیکھو بشند کے دونوں معنے ۔

بشنو بقول مؤید (مطبوعه مطبع نولکشور) ای بوکن و در دیگر نسخ قلمی بجای این (بوی شنو) را به همین معنی نوشته **مؤلف** عرض کند که قطع نظر از این اختلاف که نتیجه هر دو یکی است عرض می شود که ما از مصدر (شنودن) که بمعنی بوئیدن هم می آید خبر داریم و از موحّده زائده هم واقف که در اوّل افعال می آید ولیکن علما و فضلا شاید بی خبر اند از ینجاست که صاحب (مؤید الفضلا) از برای تائید شان امر حاضرش را بیان کرده است شکر الله او ندیده او شان است و آنچه معنی (سماعت کن) و (هجوم کن) را ترک کرده است نسبت آن خیال بنده همین است که خود او از دوم خبر ندارد و از اوّل فضلا را خبر دار می پندارد البته یک چیز نازکی است که همدرینجا قابل عرض می دانیم یعنی متقنین فارسی زبان شنو را امر حاضر و (شنود) را مضارع (شنیدن) میدانند و ما عرض می کنیم که (شنیدن) کامل التصریف نیست و مضارع و امر حاضر این نیامده و آنچه شنو و شنود بر زبان است مضارع شنودن است که کامل التصریف آمده تسامح متقنین است که از حقیقت خبر ندارند و حقیقت جویان را به مؤید الفضلا می سپارند حاصل این است که این امر حاضر مصدر شنودن

است بہمہ معانیش کہ متصل این می آید باموحدۂ زائدہ (اردو) سونگھ۔ دیکھو بشنودن۔

بشنودن بقول بحر بکسر اول و واو معروف بمعنی شنیدن و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این بشنود **مؤلف** عرض کند کہ موحدۂ اول جزو کلمہ نیست بلکہ زائد است و اصل این مصدر شنودن است کہ بجای خودش می آید بمعنی (۱) شنیدن یعنی گوش کردن و (۲) بوئیدن و (۳) ہجوم نمودن و جمعیت کردن و (۴) شناوری کردن۔ پس استاد واجب التکریم ما را بہ بخشد کہ تامِ اوست و ذکر این باہای زائدہ درینجا کردن و دیگر معانی را گذاشتن نقصان حقیقت جویان کند (عفی اللہ عنہ) ولیکن ذکر این باتصال لغت گذشتہ لطفی وارد تا حقیقت جویان (بشنو) انتظار ردیف شین معجمہ نکشند (اردو) (۱) سُننا (۲) سونگھنا (۳) ہجوم کرنا۔ جمع ہونا۔ (۴) تیرنا۔

بشنود یا نشنود من گفتگوئی می کنم مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مثل نیست بلکہ مقولہ ایست ولفظ کس از اصل مقولہ ترک شد کہ بزبان فارسیان الی الآن است (کس بشنود یا نشنود من گفتگوئی می کنم) ھلذا این مصرعی است بروزن (چار مستفعلن) فارسیان چون کسی را ناسخن شنو بینند و خواہند کہ بحق اوان موعظت و پند و نصیحت باز نیایند اول این مصرع را می خوانند و آخر پندی و نصیحتے (اردو) میاں کوئی سُنے یا نہ سُنے ہم تو کہے جائینگے" یہ مقولہ ہے اہل دکن کا جو بالکل ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

بشنو صدای توپ را مثل۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ برادر این مثل نباشد بلکہ مقولہ ایست کہ فارسیان بحق کسی گویند کہ از بداعمالی خود خبر ندارد و شہرتی کہ از آن گرفتہ پیش کند مقصود آن ہمین قدر است کہ شہرت بداعمالی

ہای تو مانند صدای توپ بلند است اگر می خواہی بشنو وخبردار شو واصلاح اعمال خود کن (اردو) دکن

میں کہتے ہیں ۔ آپکے بداعمالیونکا ڈنکا بج رہا ہے یعنی اگر ہمارے کہنے کا تم کو اعتبار نہیں ہے تو خود سُن لو ۔

بشنیز بقول سروری بشین معجمه ونون بروزن برخیز ۔ بوی مادران باشد که آنرا برنجاسف نیز گویند صاحبان برہان وناصری وجامع ہم ذکر این کرده وہر دو آخر الذکر می فرمایند که به ہای ہوز آخره ہم آمده **مؤلف** عرض کند که حقیقت این برارطمیسا گذشت وآسان تر است که اسم جامد فارسی زبان دانیم مگر ماخذ این انچه بقیاس ما قرین است این است که مخفف بشنیزه که به ہمین معنی می آید به حذف ہای ہوز باشد صراحت ماخذش ہمدرانجا کنیم (اردو) دیکھو بشنیزه ۔

بشنیزه بقول برہان ورشیدی بذیل بشنیزه) وہفت وسروری (۱) ہمان بوی مادران مرادف بشنیز که گذشت **مؤلف** عرض کند که بخیال ما موحده اوّل زائد می نماید وشنیزه به ہای نسبت در آخرش بمعنی منسوب به شنیز وشنیز مخفف شونیز وشونیز لغت فارسی است بمعنی سیاه دانه وحبّ السودا که بہندی کلونجی نام دارد

تند بو که بحث کاملش بجایش می آید پس فارسیان بزیادت ہای نسبت در آخرش (بوی مادران) یعنی ارطمیسا را نام نہادند نظر به تندی بویش وصراحت کافی برارطمیسا مذکور شد واللہ اعلم بحقیقة الحال وانچه ہمین لغت (۲) بمعنی لشنزه آمده حقیقتش را ہمدرانجا بیان کرده ایم وصراحت ماخذش ہم (اردو) (۱) دیکھو ارطمیسا (۲) دیکھو بشنزه ۔

بشنین بقول برہان وناصری بضمّ اوّل بروزن گلچین گلیست در مصر وآن مانند نیلوفر پیوسته در میان آب می باشد گویند ہر صباح سر از آب برمی آورد وشام ته آب فرو می رود وساقی دارد بی برگ وببزرگی غوره خشخاش می شود وتخم آن سفید ودر عطریات بکار برند وازان

روغنی سازند بجہت علت سرسام و بیخ آن مقوی باہ است۔ صاحبان جامع وانند ہم ذکر این کردہ اند صاحب سوار السبیل گوید کہ عربان ہمین را بکسر موحدہ و نون معرب کردہ اند صاحب محیط باعراب معرب ذکر کردہ فرماید کہ بیونانی لوطوس نامند و اہل مصر عرائس النیل۔ در دیار مصر کثیر الوجود آن بناتیست شبیہ بہ نیلوفر کہ در جوف آب می روید و ہر قدر کہ آب بلند می شود سر آن از آب بر می آید و سر آن مانند کوزۂ خشخاش و بزرگتر ازان۔ اہل مصر دانہای آن را خشک و آرد کردہ نان می پزند و بیخ آن مانند شلجم و سیب و بہ و آن را پیارون نامند و خام و پختۂ آنرا می خورند بالجملہ سرد در دوم و تر در اول سوم و در جمیع افعال مانند نیلوفر و بقول گیلانی دران قوت محللہ باشد و تحلیل ریاح و رطوبات مرخیہ معدہ کند و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ صاحب مخزن این را بصورت لغت عرب نوشتہ اندرین صورت استعمال فارسیان بہ تصرف در اعراب مفرس را ماند ولیکن قیاس ما قول صاحب سوار السبیل را می پسندد و آنچہ صاحبان پابند لغات فرس این را مثل لغات فارسی جا دادہ اند باصراحت صاحب اند کہ لغت فارسی گوید متقاضی آنست کہ ما این را مرکب دانیم بالغت بشن کہ بمعنی سراپا و بدن است و یا و نون نسبت و کنایہ از گلی کہ سراپا درخت است یعنی برگ ندارد و بشکل نبات است (اردو) نیلوفر سے شبیہ ایک پھول جس کا وطن مصر ہے جسکو فارسیوں نے بشنین کہا ہے بالضم اور عربوں نے بالکسر اس کی تعریب کی ہے افسوس ہے کہ اسکا متعارف نام معلوم نہ ہو سکا۔ مذکر۔

بشو بقول موارد بمعنی ترجمہ کن دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وادعای صاحب موارد بدون سند تعجب خیز است وضع لغت متقاضی آنست کہ موحدہ را زائد گیریم و شو را امر حاضر

شودن دانیم که بمعنی شدن می آید و متقنین فارسی زبان آنرا امر حاضر شدن خیال می کنند ونمی دانند که شدن مخفف شودن است وشود هم مضارع همین شودن نه شدن ـ مخفی مباد که ماخذ مصدر شودن را همین جا ذکر می کنیم تا حقیقت جریان در انتظار ردیف شین معجمه نباشند اسم مصدر این شود بضم اوّل وسکون واو و دال است و مخفف آن شد بالضم وهر دو در فارسی زبان بمعنی رفت وگذشت (هکذا فی البرهان) پس فارسیان علامت مصدر دن را بر هر دو زیاده کردند واز و دال مهمله یکی را حذف کرده دو مصدر وضع کردند یکی شودن و دیگرے شدن که معنی حقیقی این رفتن وگذشتن و بمجاز واقع شدن هم تکمیل بحث این بجای خودش کنیم و در ینجا همین قدر کافی است که این هر دو مصادر اصلا بمعنی ترجمه کردن نیامده پس اگر بای زائد در اوّل امر حاضر شودن زیاده کنیم معنی (ترجمه کن) نیست و نباشد صاحب موارد سکندری خورد ونمیدانیم که مقصودش چیست وغیر از انکار قولش چاره نیست وبار ثبوت بر ذمهٔ مدعی است

(اردو) دیکھو شدن اور شودن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

بشوتن بقول سروری بشین معجمه و تا بوزن نمودن (۱) نام برادر اسفندیار و بحوالهٔ نسخهٔ وفائی گوید که (۲) بمعنی بوزنه ـ صاحب برہان بذکر هر دو معنی می فرماید که بفتح وکسرهٔ اوّل هر دو آمده صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می طراز د که همان برادر اسفندیار و پسر گشتاسب شاه در عقل و دانش واخلاق پسندیده مشهور و معروف بود وبالمعنی وزارت اسفندیار می نمود (فردوسی) ؎ بشه گفت یزدان گوای من است ٭ بشوتن درین رهنمای من است ٭ و می فرماید که معنی لفظی این (تن خود را بشوی) و ذکر معنی دوم نکرده صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده ـ خان آرزو در سراج

ذکر این بکسر اوّل و واو مجهول و فوقانی مفتوح کرده بنقل هر دو معنی بالا گوید که غالب که بمناسبتی نام برادر اسفندیار کرده باشند **مؤلّف** عرض کند که برادر۔ این قیاسی است بسیار آسان ولیکن از ماخذ این چه می فرمائی بنده عرض می کنم که معنی اوّل اصل است و مرکّب از بش که بمعنی ناقص و ناتمام بر معنی پنجبش گذشت و تن بمعنی بدن و واو زائد درمیان دو کلمه چنانچه قاعدهٔ فارسی است چنانچه تنومند و برومند که معنی تن مند و بر مند آمده پس بشوتن بمعنی حقیقی۔ ناتمام و ناقص در خلقت کنایه باشد از بوزینه که آنرا انسان ناقص الخلقت گویند که مغز کامل ندارد و باوجود این نقص خلقی بوزینه خیلی چالاک و هوشیار و این صنعت مسلّم پس برادر اسفندیار و پسر گشتاسپ را عجبی نیست که از همین صفت چالاکی او بدین لقب موسوم کرده باشند و جادارد که نظر به استواری اعضایش بدین اسم موسوم شده باشد که بش بند آهنی وغیر ذلک را هم نام است که بر مفاصل صندوق و امثال آن برای استواریش نصب کنند چنانکه بر معنی اوّلش گذشت و واو زائد درمیان دو کلمه همان که بالا مذکور شد یعنی معنی لفظی این استوار تن و هر عضو او بند آهنی دارنده و خیلی استوار و خیال ما این است که این لغت مرکّب در محاورهٔ فارسی مستعمل و عَلَم است برای آسامی فارسیان۔ لقب نباشد بلکه اسم است برای موسوم انیست حقیقت این نازک خیالیهان بر ترجمه (بیان کردهٔ ناصری) ریشخندی کنند اختلاف اعراب نتیجه لب و لهجه مقامی است (**اردو**) (۱) بشوتن اسفندیار کے بھائی اور گشتاسب کے بیٹے کا نام ہے (۲) بندر بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بوزنہ۔ میمون۔ ایک جانور جو آدمی سے بہت مشابہ ہے۔

(۴۳۵۵) (الف) **بشور آمدن** مصادر اصطلاح۔

(۴۳۵۶) (ب) **بشور آوردن** الف شور و غوغا کردن و (ب) آماده و مجبور بر شور و غوغا کردن مخفی مباد که الف متعدّی بیک مفعول است و (ب) بدو مفعول

(ظهوری ؎) نمکین پسندم ام بشور آمد ٭ تلخ کرد است زهر با دامم ٭ (وله ؎) لذّت شهدم بهم هرگز نمی آرد بشور ٭ تلخ کام شکّر کنج دهن افتاده ام ٭ (وله ؎) شکر شیرینی تلخم که بشور آورد است ٭ کامم از چاشنی زهر تو لذّت خیز است ٭ (اردو) (الف) شور و غوغا کرنا (ب) شور و غوغا پر آماده اور مجبور کرنا۔

بشوریدن بقول بحر بر وزن نکوهیدن (۱) نفرین کردن مر (۲) دعای بد کردن و (۳) جوشیدن و در غضب شدن و فرماید که بضم اوّل هم آمده (کامل التصریف) و مضارع این بشور د صاحبان موارد و برهان هم ذکر این کرده صاحب ناصری بذکر هر سه معانی بالا می فرماید که با پژولیده در معنی متناسب است و فرماید که شوریده ـ پریشان گشته و جذبه یافته را گویند چنانکه سعدی گوید (؎) چنین دارم از پیر دانندهٔ یاد ٭ که شوریدهٔ سر بصحرا نهاد ٭ خان آرزو در سراج می فرماید که بهر دو معنی اوّل بسین مهمله هم گذشت و بمعنی شوریدن از این باب نیست **مؤلّف** عرض کند که فدای اجمال تو چرا نمی فرمائی که بمعنی اوّل و دوم مبدّل (بسوریدن) است چنانکه گستی و کشتی و صراحت ماخذش همدر اینجا کرده ایم و بمعنی سوم مزید علیه شوریدن که در ردیف شین معجمه می آید و اسم مصدرش شور و موحده در اوّل این زائد باشد نیست صراحت اجمال سراج المحقّقین و شرح زائد از مقصود متن همین را نام است که کرده ایم ـ صاحب ناصری غلط کند که این را با پژولیده در معنی متناسب داند زیرا چه این مصدر نیست و پژولیده افادهٔ معنی اسم مفعول کند و مصدر پژولیدن من حیث اللّفظ والمعنی با این نسبتے ندارد و ذکر شوریده مثل اسم جامدی کند و نمی داند که بر ماضی مطلق شوریدن های هوّز زیاده کرده اند که افادهٔ معنی مفعولی کند و سند شوریده از شیخ شیراز همدر اینجا پیش می کند و حفظ موضوع خود نمی فرماید ـ عرض می کنیم که آن از مشتقات شوریدن است که با ردیف شین معجمه تعلّق دارد و سندش برای

این مصدر چرا (اردو) (۱) نفرین کرنا (۲) بددعا کرنا دیکھو (بسوریدن) (۳) دیکھو شوریدن۔

بشوش بقول هفت بحوالهٔ قنیه بکسر اوّل وضم شین منقوطه بواو رسیده وشین منقوطه زده مکاس کردن در بیع ای تاخیر کردن در فروختن تا بها زیاده شود **مؤلّف** عرض کند که سکوت همهٔ محقّقین فارسی زبان سیما سروری و ناصری وجامع و برهان ما را مجبور کند برین بیان که وضع لغت بلحاظ معنی تقاضای آن می کند که عربی دانیم یا ترکی ولیکن محقّقین عرب و ترک و معاصرین عجم هم ازین ساکت ونظر برین که محقّق با نام ونشان پابند لغات فرس است می گوئیم که اگر سند استعمال این بهم رسد معنی حاصل بالمصدر گیریم یعنی بی پروائی در بیع چیزی بامّید گران بهائی حیف است که صاحب هفت غیر مصدر را بمعنی مصدر نگاشت وبدون سند استعمال و حوالهٔ محقّق علم ادّعا برافراشت۔ اعتبار را نشاید (اردو) زیادتی قیمت کے لئے کسی چیز کی بیع میں تاخیر کرنا۔

بشول بقول سروری و برهان بشین معجمه بروزن رسول (۱) بمعنی گذارندهٔ کارها وصاحب برهان این را بکسر وضمّ اوّل هم صحیح داند وصاحب ناصری بر اعراب کسر اوّل قانع **مؤلّف** عرض کند که ماخذ این شور ورای مهملهٔ آخر بدل شده به لام چنانکه چنار و چنال وموحّدهٔ اوّل زائد است وازهمین اسم جامد مصدر (بشولیدن) وضع شد که می آید ومعنی حقیقی آن (۱) پریشان کردن و برهم زدن وبمجاز (۲) درمانده ومتحیّر نشستن و (۳) کارسازی وکارگذاری نمودن و (۴) دیدن و (۵) دانستن پس امر حاضر همین مصدر بشول است وبترکیبش با اسمی اسم فاعل ترکیبی می شود و ولیکن بدون ترکیب بمعنی فاعلی (متذکّرهٔ بالا) را سند استعمال باید که خلاف قواعد فارسی است و بر خلاف قواعد از برای تسلیم محاوره۔ قول هر سه محقّقین را بدینوجه کافی ندانیم که این هر سه پروای

قواعد نمی کنند و در عرض معانی لغات سکندریها می خورند و عادت ایشان است کہ اکثر اسم فاعل ترکیبی را از مجرّد امر حاضر پیدا می کنند (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اوس کے تمام معنوں پر شامل۔

(۲) بشول بقول سروری و برہان بروزن رسول بمعنی بیننده و داننده (ابوشکور ے) کار بشولیکہ خرد کیش شد ؎ از سر تدبیر و خرد پیش شد ؎ صاحب برہان این را بضمّ اوّل و کسر اوّل ہم صحیح داند و صاحب ناصری براعراب آخر الذّکر قانع و صاحب جامع فرماید کہ اسم فاعل از بشولیدن **مؤلف** عرض کند کہ حیف است از اہل زبان کہ حقیقت این لغت بر معنی اوّلش ظاہر کردہ ایم و بی پروائی محقّقین اہل زبان را ہم ہمدرا انجا عرض کردہ ایم وہمین یک سند ابوشکور نہ سند ادعا بلکہ سند بی غوری ایشان است کہ (کاربشول) درین شعر بمعنی (کاردان) است وا ینمعنی اسم فاعل ترکیبی از ترکیب لفظ بشول بالفظ کار پیدا شد بس ابستنا داین مجرّد بشول را بمعنی فاعلی گرفتن کار ایشان و بعید از کار بشولی است کہ از قواعد زبان خود خبری ندارند (اردو) دیکھو بشولیدن اسی مصدر سے (کاربشول) اسم فاعل ترکیبی ہے۔

(۳) بشول۔ بقول سروری و برہان بروزن رسول بمعنی امر بگذاردن کار و دیدن و برہم زدن (حکیم اسدی ے) نریما بید شاد و گفتا مول ؎ ہمی کارہای دگر بر بشول ؎ (اثیر اخسیکتی ے) بر بند دست آسمان ببشول بنگاہ جہان ؎ بمزن زمین را برزمان انداز در قعر سقر ؎ صاحب برہان این را بضمّ و بکسر اوّل ہم صحیح داند و گوید کہ یعنی بدان و ببین و کارسازی کن و برہم زن و پریشان کن و صاحب ناصری براعراب آخر الذّکر قانع صاحب جہانگیری گوید کہ با وّل مکسور و بثانی مضموم بمعنی ببین و بدان (انوری در ہجو قاضی کیرنگ ے) زرد گشت از فراق لقمہ بشول کہ

روی سرخ من ای سیاه ودل ۚ (اثیر الدین اخسیکتی ؎) خشمش انجا که داد نامیه را گوشمال ۚ لقمه بشولی نکرد خار بیزم رطب ۚ صاحب رشیدی همزبانش و می فرماید که درین معنی تامل است و فرماید که در متن ابیات بشول بمعنی پریشان کننده مناسب تر است ـ صاحب جامع فرماید که امر از بشولیدن ـ خان آرزو در سراج گوید که در بیت اخسیکتی بهیچ وجه معنی بهمین وبدان درست نمی شود و در بیت انوری معنی پریشان کننده اصلا راست نمی آید و فرماید که (لقمه بشول) لفظی مقرر معلوم می شود و معنی آن ازین نسخها خوب بوضوح نمی پیوندد و فرماید که انچه قوسی وصاحب برهان نوشته بمناسبت آن معنی دو میتوان گفت **مؤلف** عرض کند که سراج المحققین اینمعنی را روشن نکرد و به بحث معنی شعر از اصل مقصد کناره فرمود شک نیست که این امر حاضر مصدر بشولیدن است شامل بر همه معانیش که می آید و از کلام حکیم اسدی تصدیق این معنی می شود و قاعدهٔ فارسی هم تائیدش می کند و در ماخذ این با وصفیکه موحدهٔ اول زائد است اثیر اخسیکتی در شعر اول بشول را بشول گفته یعنی بای بشول را جزو کلمه دانسته موحدهٔ دیگر بر و زائد کرده عیبی ندارد که بی خبران ماخذ همچنین کارها کنند و شک نیست که این سند از برای امر حاضر بشولیدن است انچه صاحب رشیدی در کلام انوری و شعر دوم اخسیکتی بشول را بمعنی پریشان کننده گیرد نسبت آن عرض می شود که الحق انوری در کلام خود (لقمه بشول) را که اسم فاعل ترکیبی است بصفت روی سرخ خود آورده می فرماید که روی سرخ من که (لقمه بشول) بود از فراق لقمه زرد شده است و مقصودش از (لقمه بشول) پریشان کنندهٔ لقمه از جاویدنش اند نیصورت بی غوری رشیدی است که مجرد بشول را بمعنی (پریشان کننده) خیال کرد و این معنی بدون ترکیبش با کلمه لقمه حاصل نمی شود و در سند دوم اخسیکتی همان (لقمه بشول)

بزیادت یای مصدری (لقمه بشولی) است بمعنی چاویدگی لقمه که حاصل بالمصدر (لقمه بشولیدن) باشد
و درین جا هم صاحب رشیدی از غور کار نگرفت که مجرد بشول در (لقمه بشولی) بمعنی پریشان کننده
نیست و نباشد و بوجه یای مصدری ـ اسم فاعل ترکیبی هم باقی نماند ـ خان آرزو ـ اینقدر راست
می گوید که در شعر دوم اخسیکتی ـ بشول بمعنی به بین و بدان مستعمل نیست و درست می فرماید که در بیت
انوری بشول بمعنی پریشان کننده نباشد و لیکن خطای اوست که نخستین معنی اشعار را حل نکرد از ینجا ست
که (لقمه بشول) را نمی داند و (لقمه بشولی) را بر زبان نمی راند و انچه بمعنی دوم می گیرد دور از عقل و بعید
از تحقیق است ـ حقیقت جویان بدانند که این است طرز تحقیق محققین سلف و درینجا همین قدر کافی
است که سند انوری و سند دوم اخسیکتی برای معنی امر حاضر نیست (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اسکے
تمام معنوں پر شامل ـ

(۴) بشول ـ بقول سروری و برهان ـ بروزن رسول بمعنی پریشانی و برهمزدگی (ابن یمین ؎)
بیان طره تو کردمی ولیک دلم ٭ زبس بشول که دارد بکنه آن نرسید ٭ (فریدالدین عطار ؎) بدو
گفتا که ای مرد فضولی ٭ من سرگشته را تا کی بشولی ٭ صاحب برهان این را بضم و کسر اول هم صحیح داند
و صاحب ناصری همزبانش با اعراب آخر الذکر و صراحت مزید فرماید که بشولش بروزن نکوهش
مصدر آنست و بشولیدن و بشولیده یعنی برهمزدن و برهمزده و پریشان کردن و پریشان شده ـ براین قیاس
مؤلف عرض کند که سروری خطای فاش کرد که کلام فریدالدین عطار را برای این معنی آورد
شک نیست که در کلام ابن یمین بشول بمعنی حاصل بالمصدر بشولیدن است و لیکن در کلام
عطار صیغهٔ واحد حاضر امر است بیای خطاب و هیچ تعلق با معنی پریشانی و برهمزدگی ندارد و تا معنی

ستم یا الستم می کند که بشولش را مصدر گوید اعلم یا اخی مصدر بشولیدن را حاصل بالمصدر یکی بشول است و دیگری بشولش - پس بشولش را مصدر بشول گفتن کار محققین اہل زبان نیست (اردو) پریشانی مو

(الف) **بشولش** بقول سروری بشین معجمه و لام بوزن پژوهش یعنی برهمزدگی و پریشانی (عطار ۵) صبح ار گشته نفس را در دهان تو کی رسیدی این بشولش در جهان تو و فرماید که بمعنی کارگذاری و بینندگی و دانندگی نیز صاحب برهان همزبانش و...... آورده و صاحب نوادر بذکر معنی سوم می فرماید که لغتی است در شولیدن با جمیع مشتقات و بنای فارسی هم آمده و صاحب مؤید می طراز د که بمعنی بشوریدگی است کذا فی الشرفنامه و هم بحواله آن گوید که شولیدن بمعنی متحیر و درمانده نشستن اصل است و موحده اوّل زائد و فرماید که مگر آنکه با اصلی باشد آنوقت لغت مختلف باشد و نیز گوید که در فصل لام بشول بمعنی دیدن و دانستن آورده است - پس باید که معنی این و آن متحد باشد زیرا چه مشتق ازین است و بذکر.........

(ب) **بشولیدن** بقول سروری بمعنی (۱) دیدن و (۲) دانستن و (۳) برهمزدن و پریشان کردن و (۴) گذاردن کار (بهرامی ۳۵) غلاک در بشولیدن کار اوست تو بنشین و بگذار بستان ز دوست تو صاحب موارد بذکر هر چهار معنی بالا گوید که (۵) درمانده و متحیر نشستن نیز و با معنی چهارم - کارسازی نمودن هم نوشته - صاحب بحر بهر پنج معانی بالا این را کامل التصریف گوید و مضارع این بشولد صاحب برهان بهر پنج معانی بالا گوید که بکسر و فتح اوّل هر دو آمده و صاحب بحر بهر سه حرکات اوّل

(ج) **بشولیده** می گوید که شوریده و پریشان صاحب برهان نسبت این گوید که بروزن نکوهیده بمعنی دیده و دانسته و کارسازی کرده و آشفته و پریشان و برهمزده و بشوریده **مؤلف** عرض کند که بشول که گذشت اسم مصدر (ب)

چنانکہ اشارۂ آن ہم در انجا کردہ ایم و (الف) حاصل بالمصدر۔ (ب) مصدر و (ج) اسم مفعولش وصراحت ہر پنج معنی (ب) بر بشول کردہ ایم وحقیقت ماخذ ہم ہم در انجا کہ اصل بشول شور است و موحدۂ اول زائد وشوریدن وشولیدن ہر دو بجایش می آید ومعنی سوم اصل است و دیگر ہمہ معانی مجاز آن صاحب مؤید کہ شولیدن را اصل داند خیال سطحی اوست کہ نظر بزیادت موحدہ در اول بشولیدن خیال کرد کہ شولیدن اصل است ولیکن غور نکرد کہ شولیدن ہم مبدل شوریدن است وشوریدن اصل باشد کہ از ماخذ شور وضع شد۔ پریشان بیامیش طبیعت را پیشوراند ومحقق کم التفات بشول را در ترادف دیدن ودانستن می نشاند للہ العجب کہ معنی اصلی آن من حیث اسم مصدر یا حاصل بالمصدر مشاہدہ یا معائنہ ودانستگی

وعلم چیزی است۔ این است تائید فضلا کہ صاحب مؤید الفضلا موضوع لطیف خود قرار دادہ۔ وای برہمچو محققینی کہ موضوع خود را نگاہ ندارند وحقیقت طلبان را بہ گمراہی سپارند خدایش بیامرزد (اردو) (الف) حاصل بالمصدر ہے (ب) کا (۱) مشاہدہ مذکر (۲) علم۔ مذکر۔ واقفیت۔ مؤنث۔ (۳) پریشان سازی۔ مؤنث (۴) کار گزاری مؤنث (۵) درماندگی مؤنث اور تحیر مذکر (ب) (۱) مشاہدہ کرنا۔ دیکھنا (۲) جاننا۔ (۳) پریشان کرنا۔ (۴) کام کرنا۔ کارگزاری کرنا۔ (۵) درماندہ اور متحیر ہونا۔ (ج) ب کا اسم مفعول (۱) دیکھا ہوا۔ (۲) جانا ہوا (۳) پریشان (۴) کام کیا ہوا (۵) درماندہ متحیر۔

بشولیدن بقول برہان واند بضم اول وکسر رابع وتحتانی بواو رسیدہ وبنون زدہ لغت

یونانی بزرقطونا را گویند که سپیوش باشد **مؤلف** عرض کند که ذکر این بر اسبغول گذشت و صاحب

محیط این را لغت سریانی گفته باتی حالِ بیان این از موضوع محققین پابند فارسی زبان خارج

نمیدانیم که صاحب برهان با وصفیکه اسم متعارفۂ فارسی زبان دارد چرا این لغت سریانی نامی نگارد

(اردو) دیکھو اسبغول۔

بشوکیه ابراهیم | اصطلاح ۔ بقول برهان باتحتانی وکاف وهاو حرکت غیر معلوم وابراهیم

که خود معلوم است بلغت اندلس نوعی از خار است که در زمین های سنگستان وخشن و درشت می روید

و در صحراهای شیراز بسیار ومگس عسل از گل آن خورش سازد وآنرا قرصعنه خوانند منفعت بسیار دارد

صاحب هفت گوید که بفتح اوّل وضم شین منقوطه بواو رسیده ومثناه تحتانی ساکن وفتح کاف و

کسر همزۂ مبدّله که آنرا قرصّنیه نامند صاحب انند نقل نگار برهان وصاحب محیط بر قرصعنه به

فتح قاف ورای مهمله وسکون صاد مهمله وفتح عین مهمله ونون وهای فرماید که لغت عربست . حافظ النحل

نیز نامند واهل شام (شوکه ابراهیم) و (شجرۂ ابراهیم) گویند وبیونانی بولوقیمن وبفرنگی لارین

جیم) نام دارد نباتی است خار دارد ۔ برگ آن مفروش بر روی زمین وازمیان برگها ساقی گرهٔ دار

بقدر یک شبر وزیاده بران روئیده وبرگ بعضی مائل بسپیدی وخار بعضے سبز ۔ منبت آن کوهستانی

قدس وافریقه وبلاد عرب وفارس وگویند که هشت قسم است ویک قسم آنرا بفارسی هیوزه نام

است وبزبان قومی که مگس عسل می پرورد خارخسک نام دارد وبشیرازی شوه ۔ بالجمله بیخ آن مستعمل

ومزاج مطلق آن گرم وخشک در آخر اوّل شرب آن مدر حیض ومحلل ۔ بیخ آن نافع دمد جگر

امتلائی ومنافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که لغت عرب (شوکه ابراهیم) را ابزبان

موحدہ و درآوش و تحتانی بعد واو در فارسی زبان قائم کردن کار برہان و این عملش بی برہان سند استعمال بدست نمی آید معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکرد و ما این تصرف لفظی را نمی پسندیم و بدون سند استعمال این را لغت صحیح ندانیم (اردو) ایک خاردار درخت کا نام حافظ النحل اور شوکہ ابراہیم اور شجرۂ ابراہیم ہے۔ شہد کی مکھیاں اس کے پھول سے شیرہ حاصل کرتی ہیں۔ مذکر۔

(۱) **بشہر خود رومم و شہریار خود باشم**	امثال
(۲) **بشہر خویش ہر کس شہریار است**	صاحبان

خزینۂ امثال فارسی ذکر ہر دو مثل کردہ اند واز معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم (۲) را برزبان دارند و (۱) موافق محاورہ۔ فارسیان این امثال را بموقع بیان خوبی ہای وطن می زنند کہ آرام و راحتی کہ در وطن حاصل می باشد اصلا در غربت نباشد و مبالغۂ این بحدی کہ در وطن شہریاری حاصل است (اردو) دکن میں کہتے ہیں " وطن کی فقیری اور غربت میں امیری دونوں برابر ہیں " اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن میں بحالت غربت و فقیری جو راحت و آرام حاصل ہو سکتا ہے وہ پردیس میں بحالت امیری نہیں نصیب ہوتا۔

(۳۲۵۹) **بشیرازہ آوردن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آئین انتظام و دفع برہمی کردن چنانکہ از شیرازہ بستن اوراق۔ کتاب پریشان درست و یک جا بترتیب جمع نشود (صائب ع) خطی کان رخ تازہ می آورد ؎ جہان را بشیرازہ می آورد (اردو) انتظام کرنا۔ مرتب کرنا۔ برہمی دفع کرنا

بشیر نشاندن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ بشین معجمہ بیای رسیدہ و دال مہملہ (۱) در ولایت مقرر است کہ زہر خوردہ یا مارگزیدہ را در شیر می نشانند تا رفع سمیت کنند

(تاثیر ے) آنکه بشیرم نشاند زهر عتابش ؛ غمزهٔ شیرین
نمی شود شکر آبش ؛ سند دیگر هم پیش کرده اوست
(لاادری ے) گویا بیاد زلف تو شبهای ماهتاب ؛
مارم گزیده است و بشیرم نشانده اند ؛ ناقل اوّل
بهار زلّه بردارش و صاحب انند نقل نگارش و صاحب
متّفق باهر دو مؤلّف عرض کند که ورای معنی
حقیقی (۲) کنایه باشد از معالجهٔ مسموم کردن و (۳)
آب آب کردن از ندامت یا خوف اگر یکی را از ین
دو معنی نگیریم معنی کلام تاثیر بر دل و جان نکته سنجان
اثری نمی کند و محققینے که عادت نشاندن در شیر را بر
سبیل معالجه ذکر کرده اند از مجرّد این تذکره چه حاصل
و تا آنکه لطف کلام تاثیر را از استعمال این محاوره ظاهر
نکنند ذکر این تحصیل حاصل -(**اردو**) (۱) دودھ
میں بٹھانا (۲) دفع سمیت کا علاج کرنا (۳) آب آب
کرنا۔ بقول امیر شرمندہ اور خفیف کرنا۔ گھلا دینا۔
(بحر ے) کیا ہے موتیوں کو آب آب دانتوں نے ؛
کریگا سیم کو سیماب سیمتن کا رنگ ؛ (کیف ے) بت
ہیں تیرے سامنے خوشرو انہیں کر آب آب ؛ (آتش)
رخسار سے عطر گل تصویر کھینچ ؛ (ناصر ے) جگر و
دل کو اپنے بسمل کے ؛ رعب قاتل نے
آب آب کیا ؛

بشیر و شکر بر آمدن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر که استاد ما مخاطب بشیرین سخن است
(۱) پرورش یافتن در شیر و شکر صاحبان بہار
عجم دانند هم ذکر این کرده از ملا شانی تکلو سند آورده
اند (ے) کجا بزهر سوالم لب جواب کشاید ؛ شکر
لبی که بشیر و شکر بر آمده باشد ؛ **مؤلّف** عرض
کند که محققین اهل زبان از ین مصدر اصطلاحی
ساکت ما همین هرسه محققین به استناد همین یک
شعر طبع آزمائی به قائم کردن این مصدر کرده اند گویا
از همین کلام شانی تکلو این مصدر مرکب را بر آورده
اند۔ شاعر گوید که شکر لبی که شهرت بشیر و شکر دارد
یعنی در شیرین کلامی مشهور است یا مخلوق به لبهای
شکرین و کلام شیرین است در جواب زهر سوالم

بجز الب کشاید - مخفی مباد که شعرای فرس از هر دو
لب معشوق یکی را شیر گفته اند و دیگری را شکر و
به ثبوت بی دهانی معشوق می گویند که لب های او
شیر و شکر است که جدا شدن هر دو محال و در این
هم بمعنی شهره شدن بر معنی دهمش گذشت بعض
محققین هند نژاد بر معنی ششمش پرورش یافتن
را ذکر کرده همین شعر را باستنادش آورده ندو ما
هم را انجا خیال خود را خلاف شان ظاهر کرده ایم
و سند شان را متعلق به معنی دهمش قرار داده ایم
که شهره شدن است و ذوق سخن هم اجازت
نمی دهد که درین سند معنی پرورش یافتن گیریم
زیرا که پرورش اطفال عموماً با شیر و شکر می شود یعنی
شیر مادر و عموماً شکر نیست آنانکه با شیر ماده
گاو یا ماده بز پرورش اطفال می کنند شکر را
با او شریک دارند تا ذائقه شیرین طفل را مرغوب
کند. پس پرورش یافتن در شیر و شکر ندرتی و
تخصیصی برای معشوق شکر دهن لب نیست عنوان
تخصیصه این کنند که ذوق شان کدام معنی را می
پسندد بالجمله (۲) بمعنی شهرت یافتن یا مخلوق شدن
بالب های شیرین و شیرین کلامی باشد (اردو)
(۱) شیر و شکر میں پرورش پانا (۲) شیریں لبی اور
شیریں کلامی سے شہرت پانا یا مخلوق ہونا -

(الف) بشیز (الف) بقول مؤید (۱) پول
(ب) بشیزه (ب) ریزهٔ نازک بسیار تنک
رائج - صاحب شمس فرماید که (۲) نام داروی که
بوی مادران نام دارد و بحواله سنجری می گوید که به بای
پارسی چهارم حصه از دانگ و بحواله ادات می فرماید
که درم کم که بجای خرید و فروخت رواج دارد
صاحب هفت فرماید که معنی اول بکسر موحده و
شین منقوطه بمثناه تحتانی مجهول رسیده و زای
هوز زده باشد و فرماید که بجای موحدهٔ تحتانی - بای
فارسی هم درست است و (ب) بقول صاحب شمس
بضم بای تازی و کسر نون حلوائی که از خرما و کنجد
سازند و بالفتح به بای فارسی چرمی که در دامن خیمه دوزند

ونیز چیزی کہ میان نیفہ و دستۂ کار و وصل کنندش
مؤلّف عرض کند کہ نسبت معنی اوّل الف ہمین
قدر کافی است کہ مبدّل پشیز است کہ بہ بای فارسی
می آید چنانکہ تپ و تب و محقّقین فارسی زبان ذکرش
کردہ اند و این را ترک فرمودہ اند پس صراحت
ماخذش ہمانجا کنیم و برای این مشتاق سند استعمال
می باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ محقّق
بی تحقیق ہمان بشنیز را کہ بہ نون سوم و زای ہوّز
پنجم بمعنی مذکور گذشت بحذف نون نقل کرد و اگر
این را مخفّف آن می داند سند استعمالش یابد کہ
مجرّد بیانش اعتبار را نشاید کہ معاصرین عجم و
محقّقین فارسی زبان ازین ساکت حالا عرض
می شود نسبت معنی (ب) کہ بی تحقیقے ہمان بی تحقیق
است کہ (بشنزہ) را کہ بنون سوم و زای ہوّز چہارم
و ہای پنجم بجایش گذشت در سلسلۂ ردیف لغت
بحذف نون نوشت و بضمن حلیۂ لفظ نون
مکسور را ذکر کرد ـ دیگر کسی از محقّقین با او نیست
و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و آنچہ نسبت
دیگر معانیش خامہ فرسائی کند بذیل آن خود
او صراحت بای فارسی ہم کند و تعریف آن
درینجا از موضوع ما خارج پس تصفیۂ آن
در ردیف بای فارسی کنیم ـ پریشان خیالی
بعض محقّقین نذیل موحدہ بای فارسی را
داخل می کند اگر ادعایش ما بای تازی ہم
می بود تصفیۂ معانیش ہمین جا می کردیم ـ
(**اردو**) (الف) (۱) کم سے کم درجہ کا خُردہ جیسے
سلطنت آصفیہ اور انگلشیہ میں پائی کا سکّہ
ہے ـ مذکّر (۲) دیکھو بشیز (ب) دیکھو بشنزہ ـ

بشیش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی نیک روی و دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این
نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم
عرض کرد کہ با مالہ بشّاش و تخفیف تشدید شین معجمہ ـ مفرس باشد کہ بشّاش در عربی زبان بمعنی